

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَبْلَ تَطْيِيعِ السُّبُحَانَ فَقَدْ اَطَاعَ اللَّهَ الْكَبِيرَ
حَسْبُ رُسُلِ كَا حَمْدُ مَا تَوْفِيقًا اُسْرَے اللّٰه كَا حَمْدُ مَا
(ترجمہ کنز الایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخلیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۳۷۸	اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۳۷۹	۷۔ کتاب الزکوٰۃ
۳۸۲	۹۔ کتاب الدعوات	۳۸۵	کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
۳۹۰	ذکر الہی اور تقربِ خداوندی	۳۹۱	صدقہ فطر کا بیان
۳۹۸	۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۳۹۳	صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟
۵۰۱	تبیح، تنہید، تکبیر اور تسلیل کے ثواب کا بیان	۳۹۶	سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟
۵۰۸	توبہ و استغفار کا بیان	۴۰۱	خرچ کرنے کا بیان اور گنجوی کی بُرائی
۵۱۸	رحمت اللہ کی وسعت کا بیان	۴۰۹	صدقہ کی فضیلت کا بیان
۵۲۳	صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جلتے والی دعائیں۔	۴۱۸	بہترین صدقہ کا بیان
۵۲۴	مخصوص اوقات کی دعائیں	۴۲۲	خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے
۵۲۳	پناہ مانگنے کا بیان	۴۲۴	جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے
۵۲۸	جامع دعاؤں کا بیان	۴۲۵	۷۔ کتاب الصوم
۵۵۴	۱۱۔ کتاب المناسک	۴۲۸	چاند دیکھنے کا بیان
۵۶۰	احرام اور تلبیہ کا بیان	۴۳۱	سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان
۵۶۲	حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۴۳۴	روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟
۵۶۹	مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۴۳۸	مسافر کے روزے کا بیان
۵۷۵	وقوفِ عرفات کا بیان	۴۴۰	روزے کی قضا کا بیان
۵۷۸	عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۴۴۱	نفل روزوں کا بیان
۵۸۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۴۴۸	روزے کے دیگر متعلقات
۵۸۲	ہدی کا بیان	۴۵۰	شبِ قدر کا بیان
۵۸۶	سرمنڈانے کا بیان	۴۵۲	اعتکاف کا بیان
۵۸۷	قریانی	۴۵۵	۸۔ کتاب فضائل القرآن
۵۸۷		۴۷۳	تلاوت کے آداب کا بیان

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۶۰۰	حرم مکہ معظمہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۵۸۸	دس ذی الحجہ کا خطبہ اور آیات تشریفی
۶۰۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۵۹۳	رمی اور طوافِ وداع
۶۱۰	جدول	۵۹۶	مُجرم کن کاموں سے بچے؟
۶۱۱	قطرۃ تاریخ طباعت	۵۹۸	حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے
			روکے جانے اور حج فوت ہونے کا بیان



فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب
۱۰۴	جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۲	عرصہ ناشرین
۱۰۸	پانی کے احکام	۳	عرصہ مترجم
۱۱۰	نجاتوں سے پاکی حاصل کرتے کا بیان	۶	فہرست
۱۱۴	موزوں پر مسج کرنے کا بیان	۱۲	خطبہ کتاب
۱۱۶	تیمم کا بیان		
۱۱۹	مستون غسل کا بیان	۱۵	۱۔ کتاب الایمان
۱۲۰	حیض کا بیان		
۱۲۳	مستحاضہ کا بیان	۲۷	کبر و گناہ اور نفاق کی علامتیں
		۳۰	دوسرے کا بیان
۱۲۵	۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۳۲	تقدیر پر ایمان کا بیان
		۳۴	عذاب قبر کا ثبوت
		۳۹	کتاب و سنت پر یقین و عمل
۱۲۸	اوقات نماز کا بیان		
۱۳۱	نماز میں جلدی کرنا	۶۲	۲۔ کتاب العلم
۱۳۷	نماز کے فضائل		
۱۳۹	اذان کا بیان	۷۷	۳۔ کتاب الطہارۃ
۱۴۲	اذان اور جواب اذان کی فضیلت		
۱۴۷	بقیہ دو فصلیں	۸۱	جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں
۱۵۸	مساجد اور نماز کی جگہیں	۸۶	بیت الخلاء کے آداب
۱۶۲	ستر کا بیان	۹۲	مسواک کا بیان
۱۶۵	سترہ کا بیان	۹۴	وضو کی سنتیں
۱۶۸	نماز کی صفات کا بیان	۱۰۱	غسل کا بیان

صفحہ	مضامین البراب	صفحہ	مضامین البراب
۲۷۲	ماہ رمضان میں قیام	۱۷۵	مکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟
۲۷۸	نماز چاشت کا بیان	۱۷۸	نماز میں قرأت کا بیان
۲۸۰	نوافل کا بیان	۱۸۶	رکوع کا بیان
۲۸۲	صلوۃ التسبیح	۱۹۰	سجدہ کا بیان
۲۸۴	سفر کی نماز کا بیان	۱۹۳	تشہد کا بیان
۲۸۸	جمعہ کا بیان	۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔
۲۹۲	وجوب جمعہ کا بیان	۲۰۰	دوران تشہد کی دعا کا بیان
۲۹۴	طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۰۳	نماز کے بعد ذکر کرنا
۲۹۸	خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۰۸	دوران نماز کون سے کام جائز نہیں ہیں اور کون سے جائز ہیں۔
۳۰۱	نماز نحر کا بیان	۲۱۵	نماز میں سبھل جانے کا بیان
۳۰۴	نماز عیدین کا بیان	۲۱۷	قرآن کریم میں (آیات) سجدہ
۳۰۹	قربانی کا بیان	۲۲۰	جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے
۳۱۳	عتیرہ کا بیان	۲۲۲	نماز باجماعت اور اس کی فضیلت
۳۱۴	سورج گرہن کے وقت کی نماز	۲۳۰	صفت سیدھی کرنے کا بیان
۳۱۸	سجدہ شکر کا بیان	۲۳۴	نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ
۳۱۹	نماز استسقاء کا بیان	۲۳۶	امامت کا بیان
۳۲۲	ہواؤں کا بیان	۲۳۹	امام پر مقتدیوں کے حقوق
۳۲۵	۵۔ کتاب الجنائز	۲۴۰	مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مصلوب کا حکم
۳۲۹	بیمار پر کسی اور مریض کا ثواب	۲۴۲	جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے
۳۲۳	موت کی تمنا اور اس کی یاد	۲۴۷	سنتیں اور ان کے فضائل
۳۲۵	مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۲۵۲	رات کی نماز کا بیان
۳۵۱	میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۲۵۸	جب رات کو اٹھتے تو کیا کہے؟
۳۵۳	جنازے کے ساتھ جانا اور اس پر نماز پڑھنا	۲۶۰	راٹول کو نماز پڑھنے کی ترغیب
۳۶۲	میت کو دفن کرنے کا بیان	۲۶۴	عمل میں میاں روی ہر
۳۶۷	میت پر رونے کا بیان	۲۶۷	وتر کا بیان
۳۶۹	زیارت قبور کا بیان	۲۷۲	قنوت کا بیان

عرض مترجم

نَحْمَدُ ذُوْكَرْہِ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ ابا بعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر
معرض وجود میں آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبا گتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری
ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم و دینیہ کی نشر و اشاعت کا
بست بڑا ذریعہ یہی شعبہ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جیکہ معیاری تصانیف شہرت عام
اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ اسی سراپا بخت کے لٹ جاتے پر شاعر مشرق یوں نوہ
کناں ہوئے تھے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی !
انہیں دیکھیں جو روپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو معلوم نہیں کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری
ناقص عقل مجبور ہے کہ کلام الہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم حق اور سنت رسول اُس
کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اردو زبان میں بھی کتاب و سنت پر ہونا چاہیے تھا اور ہونا بھی
شایان شان چاہیے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہل حق نے اس ضرورت کا کما حقہ احساس نہیں کیا اور نہ اس خطرے
کو محسوس کیا کہ برکش گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجر اسلام میں اپنے زرخیز عمار کے
ذریعے بڑے پُر اسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگوا رہی ہے۔ اگر اس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو
قرآن مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیری مکھ کر بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اسی طرح کتب احادیث
کے اردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمان کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے
پُر فتن دور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے۔

سوچ تو دل میں لقب ساتی کا بے زریا تجھے ؟

انجن پیاسی ہے اور پیانہ بے مہیا ترا

قرآن مجید کے مفہوم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہوا کہ
۱۳۳۰ھ کو کنز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظر عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال تک
کوئی شایان شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچا دیے
ترجمانی کے پردے میں مقدس شجر اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگائی۔ جب اُنہوں نے میدان
مار لیا تو آج علمائے اہل سنت روئے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اوپر ظلم

کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دلوں کو توڑ دیا ہے۔ ان مسلمانوں سے کوئی پرچھے کہ آپ ایکلے کسز الایمان پر انکفائیوں کر بیٹھے تھے؟ مگر انہوں نے قرآن مجید کے میں پچیس اردو ترجمے کیسے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کر ڈالتے متعدد تفسیری لکھتے اور ان کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ تب پچھو کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ربے یا لمبی ان کر سگئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیران نظام کچھ انگلیں کھولتے تو پیر خانوں میں اندرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ لیتے تو عوام اناس کی جیبوں پر ہتھیاریں جھا کر لچھے دار تقریبی جھاڑنے سے یہ۔ پس اس کے سوا باقی سب تخیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے عاجز بنا بیٹھے تو نتیجہ بھی اسی صورت حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:-

سہ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے خرم ضعیفی کی مزا مرگ مغاجات

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآن کریم کے یہ جملہ اردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کھلانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں انھوں نے باقی دین کا دلیا بنانے میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہوگی۔ جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں انھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بدخواہ؟ ان کے نام رہنماؤں کے خلع میں آتے ہیں یا پراسرار رہزنوں کی فرست میں؟ وریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ ان میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اسے ہر نظر پر علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلتے گا کہ وہ اسلام کو دور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے ہی خواہوں نے اس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا ان حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام ان کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ وہ متوہ!

ایسا نہ ہو یہ درد بسنے در دل دوا

ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمہ اس حدیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کا رفرار ہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دل کھول کر ان کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کہتے ہی علماء کو خرید کر اصلاح و تحقیق کے نام پر ان سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے مستند خانہ ساز اسلام اور معرین وجود میں آگئے جنہوں نے اصلی اسلام کو اپٹے ترے میں سے لیا۔ ہر گراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جاتا۔ اس سازش کے باعث صورت حال سے بے خبر عجیب پکڑ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برکش عمر منٹ کی اس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اتنی کھلائے واسے، قرآن مجید کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے واسے اور ایک ہی قتلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے واسے بھانت بھانت کی بریاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈنلی اور اپنا رنگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہل حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو ان کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو انہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ادھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے ہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوچنا ہی نہیں۔ سوچنا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا دُرخ کفر و دشمنی سے بٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا چھلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سواِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا بے

۵ دل کے چھپوے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پراسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ماتحتوں کتبِ احادیث کے اردو ترجمے ہونے تو نظا ہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہو گا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو گا؟ بہر حال کسی طرح بھی سہی، لیکن اس میدان میں بھی کام ہوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولانی دکھائی۔ میرے خیال میں اس کام کی اب تک ڈولریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے برفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریباً ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی ۱۸۹۰ء کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں متحدے لاکر ایک منحوس پروانگایا گیا تھا جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا ڈھول بجانے کے لیے سرمایہٴ مکت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ نزاجم کی ابتدائیوں ہونی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (المتوفی ۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصاً صحاحِ ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر ویسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف نکر معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرستے کو اپنی نشوونما کے لیے کافی سارا ملے اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگی اور دوسری جانب اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وطنیت کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے :-

بعد حمد و صلوة کے فقیر حقیر سراپا تقصیر و حیدر الزمان عفا عنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعانِ شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ سلسلہ ۱۲۹۲ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پوتا میں وارد ہوا تو جناب انجی معظی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض آباد، تاجی بدعت، انجی سنت، نواب والا جاہ، امیر الملک سید محمد صدیقی حسن خاں بہادر دام اقبال، ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستہ کی مفتوح فرمائی اور واسطے گزراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے کھٹنے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔ ۱۷

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطے مسلمانوں کے ناجی گردہ اور ملت اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومرود فرستے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پالنے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی ٹرنگا کر یہاں تک لکھ گئے :-

کیا عجیب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول پر یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالت اغال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر کھجکا کر عالم خلوت میں تصوراتِ الہی میں مصروف تھا۔ دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔ ۱۸

دیکھو تو دلفریبی اندازِ نقش پایا مروجِ خرام یا رہی کیا گل کتر گئی

۱۷ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷
۱۸ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہوا بلکہ جس عالم سے ہر سکا اُس نے ایک ادھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ فیوض الہی کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لارہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہارتھک کرچھوڑ بیٹھے۔ تقسیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ چھ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اشعة اللمعات کا مولانا سید احمد نقشبندی مدظلہ آٹھ جلدوں میں اردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور سنہ ۱۹۸۰ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی حجراتی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء نے ذوالمرآت کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اردو میں یہ کام بہت حقوڑا اور ناکافی ہے۔ معلوم ہوئی ہوتا ہے کہ علامہ نے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشر عشر بھی نہیں ہوا۔ گویا یہ میدان بھی سرمایہ ملت کو بازیچہ اطفال بنانے والے شعبہ بازوں اور گمراہ گروں کے ایسے خالی پھوڑا ہوا تھا۔

وہائے ناکامی متابع کارواں جاتا رہا !

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ بلیت اسلامیہ کی کشتی تھک سیر طوفانوں میں گھر کرے رحم مہجوں کے تھپیرے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی بلیت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خراب خوگوں کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو داور محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ بلیت اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشن اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بیابانوں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرمن کا احساس کرتے ہوئے حق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سید سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نصوص دین کے کسی ظاہر یا پُر اسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے۔ یوں اُمت مرحومہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جنوں اور علموں کی لالچ رکھتے خائفانہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حروف نہ اُٹنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خیر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہل حق کی اس بے بسی اور بے بسی پر خدائے ذوالجلل کو ترس آگیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیوں جنھیں چاروں طرف سے بھیڑیے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیب پروردگار کی بھیڑیوں ہیں۔ پروردگار عالم نے اہلسنت وجماعت کی بھیڑیوں میں ہی زندگی کی کچھ روح چھونک دی جس کے باعث

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لمبی دور گئی ہے۔ اور بر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کام زیادہ تر وہی حضرات کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرنے سے عاجز ہوئے ہیں بلکہ پوری ہمت سے انہیں بدنام کرتے اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں۔ ہاں گزری جن جن راستوں سے جسدِ ملت میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر متذہب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں ہمالیہ کا حال خاموش اور خود غلاموش ہیں۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت و جماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اردو ترجمے کا کام شروع ہوا۔ یوں کہ داتا گنگائی دلا ہور کے ڈسٹریکٹ برادرانِ اس کام کا عزم یا تجویز لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا سامان اثاثہ وادو پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ ڈوڑ کر دنیا سے جاتے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پرتول رہا تھا۔ ترجمہ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

خرید بک مثالِ عالمی سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیے اور بفضلہ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اردو ترجموں سے مزین ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادۂ عوام کی خاطر منصفہ شعور پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں نیاری کے جلد مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام برابر جاری ہے۔ میرے جیسا کہ کسی بے بس اور ناکارہ انسان دعا سے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ خداوندِ کریم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین۔

خدا نے دو الممن نے اس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کچھ عجیب بیان کو اس سادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد مولانا امام مالک اور سنن ابوداؤد کو اردو ترجمہ تحفہ کے ساتھ پیش کرنے کی سادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہے۔ یہ میرے دلی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اشرف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۹ھ کی لگاؤ بظف و کرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدا نے رحیم و کریم نے اپنے اس عہدیان شہار بندے کو اپنے محبوب اکرم، خلیفہ اعظم، رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال و افعال کی اردو ترجمانی سے نوازا اور پیغم نواز تا ہی جارہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

نطقت و کرم ہے یہ میرے رب کریم کا
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۷۶ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر اس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں۔ قدم اٹھ نہیں رہے بلکہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق و مالک

کا نالا کرم سے کہ جہانی علامات و نقاہت کو راہِ ہدایت کے راستے میں حاصل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دستِ قدرت کے اُس شہکار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی ترجمانی کتابِ جہن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنگروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا جس خلاصہ کائنات کے فیضان و عجاز کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنا دیا ہو تو :-

پھر کر گلی گلی تباہ مٹھو کر سب کی کھائے کیوں

دل کو جو عقل سے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیثِ مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسئلہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جہالت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، یا محاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پلصراط یعنی حفظِ مراتب کو صاحبِ کثر الایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آئندہ اور قہر پروری کے دور میں بڑی حد تک فوط ہے اور اکثر فخر زمین و آسمان نے اسے علامہ و درال بھی بڑی حد تک اسے طاقِ نسیاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ کہا وہ کتبِ معتبرہ و معتدہ کی روشنی میں کہا ہے کیونکہ اُمتِ محمدیہ کو ان کی دینِ فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تاقیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتبِ احادیث کے متعدد اردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ انہیں دیکھا تو آنکھیں کھل کی کھل رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انیلے کرام کے وارث کھانے والے بعض حضرات تو احادیثِ مطہرہ کے تقدس سے کھلتے رہے ہیں۔ عظمتِ خداوندی اور ناموسِ مصطفوی کا پاس لیا ظا اگر رکھا ہے تو صرف یہی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح نا آشنا ہیں صرف جتوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ و خم کی پذیرائی کے زعم میں جو چاہا کہہ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ :-

میرِ حرفِ آخری ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنہوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی رد و بدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ جتنی کہ حقوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کا رگزار کی کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بری جب دیدہ دینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علامہ دین حبیبی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتے دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتانے والے اور انہیں راہِ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوفِ خدا اور خطرہٴ روز جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردہ سترل ہو جاتے ہیں تو خود فرمایا ہے ایسے حالات میں گروہِ علماء کی قدر و قیمت ان کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورتِ حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتبِ احادیث کے تمام اردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جو حاصل ہر کے ان سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی ان حضرات کی بے جسی پرونا کیا جو علمِ میر کے وارث کہلاتے

رو منزل میں سب لگے ہیں مگر افسوس تو یہ ہے

میرے کارواں بھی ہے انھیں گم کردہ راہوں میں

میر کا روال بھی ہے انھیں کلمہ کردہ راہوں میں
معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایہ بگت کے صرف برائے نام و دام اور در حقیقت اپنے اپنے کاروباری
و حسد و دل کے ٹنگیاں ہیں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اس دولت دین و دنیا کے ساتھ کیا سلوک چور رہا ہے۔ اپنے جیتے جی کبھی
بدخواہوں اور نا اہلوں کو من مانی کا رروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلام کی اس مقدس امامت کو کبھی با ز پیچہ اطفال نہ بنانے دیتے
بلکہ اس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایہ بگت کے مقدس شجر میں کبھی من مانی قلبیں نہ لگانے
دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کی مقدس زندگیوں میں اس فرض سے بعد براہ کرنے کے لیے کوئی وقت ہی
نہیں ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسبانی کے لیے انہیں فرصت ہی نہیں
ملتی۔ دیریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہ ہمالیہ سے اوجھل روی و حوائج بندیاں کس
مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ ان کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم تو ان کی بارگاہوں میں بصداد ب
صرف یہ التماس کرتے ہیں۔

۴۰۰
 اے چشم اشک بار درو و کجھ تو سی
 یہ گھر جو بہر بابے بسیں تیرا گھر ہو

اس ناچیز کو اپنی نا اہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے گھر کے عجیدی کی طرح لٹکا ڈھانے والا نفس امارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہذا انہیں کہہ سکتا کہ اس مقدس میدان میں یہ ملی ظفل نادان کتنی جگہ پر خطو کریں کھا بیٹھا ہو۔ وہی حالات اُن حضرات کا بھیہرست احسان ہر گاہ جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرما میں گئے تاکہ شکریہ کے ساتھ پہلی فرصت میں اُن کی اصلاح کر دی جائے اور کتب احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز قارئین بھی میرے ساتھ اُن غلطیوں کی مشرت سے محفوظ رہ جائیں۔ امید ہے کہ اس مرحلے پر اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدا نے دو اہلن اپنے خیر بند سے کہ اس ناچیز کا دش کو شرف قبولیت بخشے۔ اسے میرے لیے کفارہ سینات، توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اُمَّتُ الْمُتَّقِیْنَ الْعِیْمِ وَبُ عَلَیْکَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الشَّرَافُ الرَّحِیْمُ وَصَلِیْ اَللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلٰمِہٖمُ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے دیوالیہ :- عبدالحکیم خاں اختر

فقیر ری، منٹھری، شاہجہان پوری

1997

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

مطابق: امر جون ۱۹۸۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُطْبَةُ كِتَاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسَبِّحُهُ وَنُثَنِّقُهُ وَنُغَنِّقُهُ وَنُفَنِّقُهُ وَنُفَنِّقُهُ
 مِنْ قِبَلِ الْقِسْمَةِ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدٍ وَانْهَى
 فَلَا مَهْلَ لَكَ وَمَنْ يُضِلُّكَ فَلَا هَادِيَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِهَادِي تَكُونُ لِلنَّبِيِّ وَرَسُولِهِ وَرَسُولِهِ
 كَيْفِيَّةً وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي بَعَثَكَ وَ
 طَرَفَ الْإِيمَانِ قَدْ عَمَّتْ أَنْكَارُهَا وَخَبَتْ أَوَارِغُهَا وَهَمَّتْ
 أَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا فَتَبَيَّنَ صُكُوتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَدَّ بِهِ
 مِنْ عَمَلِيهَا مَا عَلَى وَشَلَّى مِنَ الْعَمَلِ فِي تَارِيخِ كِتَابِ
 الشُّعْبَةِ مَنْ كَانَ عَلَى شَقٍّ وَأَذْهَمَ سَبِيلَ الْيَهْدِ يَتَمَنَّى
 أَرَادَ أَنْ يَمْلِكُهَا وَأَقْبَلَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ يَتَمَنَّى قَصْدَ آتِ
 تَبَيَّنَ مَا آتَا بَعْدَ قَوْلِ الشَّيْءِ يَهْدِيهِ لَا يَسْتَبِيحُ إِلَّا
 بِالْإِقْبَالِ لِمَا صَدَّرَ مِنْ تَشْكُرُ وَالْإِعْتِسَامَ بِعَبْلِ اللَّهِ
 لَا يَتَبَيَّنُ إِلَّا بِبَيِّنَاتٍ كَشَفَتْ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَائِيحِ الْيَوْمِ
 صَنَفَهُ الْإِمَامُ الْمُحْيِي الشُّعْبَةُ قَائِمُهُ الْيَوْمَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدٌ
 بْنُ مَسْعُودٍ الْفَرَّازِيُّ الْبَغْدَادِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَحِمَتْ أَجْمَعُ كِتَابِ
 صُنِعَتْ فِي تَابِهِ وَتَضَيُّعُ الشُّعْبَةِ الْأَخَوِيَّةِ وَأَدَا يَوْمَهَا وَكُنَّا
 سَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَرَفِي الْإِحْصَانِ وَحَدَّثَ الْأَسَانِيدَ
 تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الشُّعْبَةِ قَوْلًا كَانَ تَقْدِيرُهُ وَإِنَّ مِنَ الرِّفَاقِ
 فَا رِسَادَ لَكِنْ لَيْسَ مَا يَوْمَ أَعْلَمُ كَأَلَا عَقَالٍ فَاسْتَحْوَتْ
 اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَوْفَتْ مِثْرَهُ فَأَعْلَمْتُ مَا أَغْلَفْتُ فَأَوْصَعْتُ
 كُلَّ حَيْثُ مِثْرُهُ فِي مَقَرِّهِ كَمَا رَدَّاهُ الْإِقْلَةُ الْمُتَعَوِّثُ
 فَالْبَقَاتُ الرَّابِعُونَ وَمِنْ إِلَى عَمَلِ اللَّهِ مُعْتَمِدٍ تَبَيَّنَ لِيَكُنْ
 الْيَوْمَ وَالْأَيُّ الْخَمِينَ مَسْلُومٍ مِنَ الْحَقَائِدِ الشَّعْرِيَّةِ وَ
 آفِي عَمَلِ اللَّهِ مَا لَيْكَ بَيْنَ آفِي الْأَصْبَحِيِّ وَآفِي عَمَلِ اللَّهِ
 مُحَمَّدٍ بْنُ رَافِعٍ الشَّافِعِيِّ يَوْمَ آفِي عَمَلِ اللَّهِ أَحْمَدُ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں
 اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے
 اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے
 بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو
 راہ حق کی ہدایت دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
 دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
 جو نہایت کا وسیلہ اور ترقی درجہ کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں
 تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول پر نہیں
 اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے استوں کے نشان مٹ
 چکے تھے ان کی روشنی مٹ چکی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور
 اور منزل پر تھیں ہو گئی تھی ان شی کمزور نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور
 برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ نور سیدنا سید سے ہمار
 کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور راہ ہدایت کے تھیں
 کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خیزوں کو ماسل کرنے والوں کے لیے
 ان کی نشاندہی کی۔ حمد و صلوة کے بعد بیشک آپ کی سنت سے استفادہ
 اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن
 ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب علی المرتضیٰ
 قانع بلندہ ابو محمد حسین بن مسعود فرما بغوی نے تصنیف فرمایا تھا راہ اللہ تعالیٰ
 ان کے دربارت کو بلند فرمائے، اس موضوع پر جامع کتاب تھی جس میں مشر
 اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن قاضی مصنف نے
 اختصار کو مد نظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر
 بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن تقدیر عالم ہونے کی وجہ آپ کا نقل کرنا
 ہی کافی تھا اور بمنزل سند کے بھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا
 آیا میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب نہیں کی یعنی استیفاء کیا۔

الْبَرَاءَةِ لَا إِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَذَلِكَ فِي
الْبَرَاءَةِ حَاسًا يَشُو مِنْ ذَلِكَ تَجَمُّعًا اللَّهُ مَرَّتْ إِذَا
وَقَعَتْ عَلَى ذَلِكَ تَبَهُتَا عَلَيْهِ وَارْتَدَّ تَابِطَيْنِ الصَّوَابِ
وَلَمْ أَلْ جُهِدًا فِي التَّنْزِيهِ وَالسَّغِيثِ بِقَدْرِ الرَّسْمِ
وَالْعَاقِبَةِ وَنَعَدْتُ ذَلِكَ الْإِحْتِلَافَ كَمَا وَجَبَتْ وَمَا
أَشَاءَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرِيبٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ
عَرِيبٍ مِمَّا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشَدَّ لِيهِ
مَتْنًا فِي الْأَصُولِ فَقَدْ قَعَيْتُ فِي تَكْلِيمِ إِلَّا فِي
مَوَاضِعَ لَفْظِيَّةٍ وَرُبَّمَا قَعَيْتُ مَوَاضِعَ مَهْمَلَةٍ وَ
ذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَكَلِمَةً عَلَى رَاوِدٍ فَتَكَلَّمْتُ الْبَيَانِ
لِقَوْلِ عَائِشَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ أَنَّ نَفْسَ اللَّهِ جَزَاءً وَ
سَمِعْتُ الْكَشْبَ بِمَشْكَوَةِ الْمَصَابِيحِ وَاسْأَلُ
اللَّهُ التَّخْفِيفَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالْوَسِيَّةَ وَ
شَيْئًا مِمَّا أَقْصَدْتُ وَأَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْخَيْرِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَحَبِيبِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ وَفِيهِمُ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ -

امام حمیدی کی جمع میں الصمیمین اور رباعی الاصول اور طریقہ تخریج حدیث
کے بعد شیخین کی صمیمین (بخاری و مسلم) کے تخریج پر اعتماد کیا ہے اگر تم
حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد ہیں لیکن
شاید میں اس اصل میں حدیث پر مطلق ذہور کا جس کو جناب مصنف نے
نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے یہ لکھا ہے
کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف کہی
ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس
کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے گا کہ جناب شیخ راشد تعالیٰ ان کے دربار
کو بلند فرمائے کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے
تصور و خیال مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس
سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے
میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق
کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہ نقل کر دیا
ہے قاضی مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی
طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں
نے اشارہ نہیں کیا اذالہ میں نے اصول کے بیان کرنے میں شیخ کی چرخی
کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا

ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے
میں نے وہ جگہ خالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب
کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق۔ مدد و ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ
اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دینا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمان بن بھلا اور نیکوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے
اللہ تعالیٰ بہترین و کمال ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچا اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب اور مکرر

حضرت مولیٰ خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور
ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت صرف
اللہ اور رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی
خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خالوک
سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لیے اس
نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا كَرَى كَسَمٍّ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَدَعَا إِلَى اللَّهِ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَدَعَا
إِلَى دُنْيَا يُوسِيئُهَا أَوْ أَمْرًا يَكْرَهُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى
مَا هُوَ جَدُّ لِيهِ -

(متفق علیہ)

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ الشَّيْبَانِيَّ وَآبِي عَيْسَى مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى
الْبَرْمِذِيَّ وَآبِي دَاوُدَ سَيْفَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيَّ وَ
آبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ الشَّيْبَانِيَّ وَآبِي عَبْدِ
اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ سَاحَةَ الْقَزْوِينِيَّ وَآبِي مُحَمَّدٍ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيَّ وَآبِي الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ
عَمْرِ الدَّارِ قُطَيْبِيَّ وَآبِي يَكْرِ أَحْمَدَ بْنَ حَسَنِ الْبَيْهَقِيَّ وَآبِي
الْحَسَنِ رِزْقِيَّ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدِرِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ وَكَاسِيَّ
تَمَّازَكَ دَلَّيَّ إِذَا سَبَّتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسَنَدْتُ
رَأَى الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْفُرُ قَدْ قَرَعُوا مِنْهُ وَ
أَخْرَجُوا مِنْهُ وَسَوَدَتْ الْأَنْبَابُ كَمَا سَوَدَ هَذَا
اِقْتَضَتْ أَكْثَرُهُ فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ عَالِيًا عَلَى مَصُولٍ
كَذَلِكَ أَزَلُّهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاسْتَفَيْتُ
بِهِمَا قُلُوبَ الشُّرَكَاءِ فِيهِ الْعَمَلُ لَكُمْ دَرَجَتَانِ فِي الْوَدَايَةِ
وَنَاسِئَهُمَا مَا أَدْرَاكُمْ عَلَيْهِمَا مِنَ الْأَيْمَةِ الْمَذْكُورِينَ وَكَانَ لَهَا
مَا اسْتَحَقَّ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ لِمَعْنَى الْفَتْحَةِ
عَلَى التَّوْبِطَةِ وَإِنْ كَانَ مَا تَوَرَّعَ عَنِ التَّكْوِينِ وَالْخَلْقِ ثُمَّ
إِنْ كَانَ فَقَدْ تَوَرَّعَ عَنِ مَا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْوِينِ
أَسْوَطُهُ ذَلِكَ وَحَدَّثْتُ أَخِي بَعْضَهُ مَسْرُودًا عَلَى
اِخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُونًا إِلَيْهِ تَمَامًا فَعَنْ دَاوُدَ هَذَا
الْمَرْكُوكُ وَالْحَقُّهُ ذَلِكَ عَدَّتْ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصَلَيْنِ
مِنْ دَوَئِرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَدَوَئِرِهِمَا فِي الثَّانِي
فَأَعْلَمْتُ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي مَتَابِعَ الْجَمْعِ بَيْنَ التَّوْبِطِ
لِلْحَمِيدِيَّ وَجَمَاعَةِ الْأَصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحِي
الشَّيْخَيْنِ وَمَعَانِيهَا كَأَنَّ كَلَامِي اخْتِلَافًا فِي تَفْسِيرِ
الْحَدِيثِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ تَعْقِبِ طَرِيقِ الْأَحَادِيثِ وَكَيْفِيَّةِ
مَا أَطْلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَكَّهَا الشَّيْخُ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَوَلَّيْتُهَا مَا كُنْتُ أَقُولُ مَا جَدَدْتُ هَذَا
الرِّوَايَةَ فِي كِتَابِ الْأَصُولِ أَوْ جَدَدْتُ خِلَافَهَا فِيهَا
كَأَنَّا وَقَعْتُ عَلَيْهِ قَاسِبُ الْقُصُورِ لَقَدْ رَوَيْتُهُ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور
ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ ہدایت کے اماموں تقدیروں
نے مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری
ابو عبد اللہ مالک بن انس صلی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبد
الحسن محمد بن حنفیہ شیبانی، ابویسٰی محمد بن مسلم ترمذی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ابوجابر
احمد بن شعیب نسائی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، ابو محمد
عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الحسن علی بن حمزہ دارقطنی، ابوبکر احمد بن
حسین بیہقی، ابو الحسن رزق بن معاویہ العبدری، فیروہ سے مروی ہیں اور وہ قلیل
ہیں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے
گویا اس کی سند حوالہ فعل اللہ علیہ وسلم تک پہنچا رہی ہے کیونکہ سند حدیث
کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی
کر دیا ہے میں نے کتابوں اور اسناد حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح
صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوش قدم کا
اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل
میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے ان دونوں میں سے
کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ
کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے
راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک ہے ہوں دوسری فصل میں
وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکورہ امام میں سے کسی نے
بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر
مشتمل ہیں اور اس سے مناسبت تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے
مطابق ہیں اگرچہ وہ ہماری یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہو اگر کسی باب میں
کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف
کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے
ترک کیا گیا ہے یا بالقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب انتہام کی
وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں
طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی
احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل
ثانی میں تو ملاحظہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَاةَ الزَّكَاةَ وَاتَّخَذَ رِضْوَانًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۔ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمَانُ يَشْرُفُ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدَاكَهَا رَامَاةُ الْأَذَى عَيْنَ الظُّلُمِ وَالْغِيَاةِ شُعْبَةً مِنَ الْإِيمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۔ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ الْمُسْلِمِ مِنْ سَلَامِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَدِينِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَقَدْ أَتَى الْبُخَارِيَّ وَابْنُ سُلَيْمٍ قَالَ إِنْ رَجَعْتَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَدِينِهِ -

۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَالِدِهِ وَدَلِيدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاةَ الْإِيمَانِ مَنْ حَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا سِوَهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْفَلَ اللَّهُ مِثْلَهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ -

۷۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ طَعْمُ الْإِيمَانِ مَنْ تَقَرَّبَ بِاللَّهِ دِينًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا دِينًا مُسْلِمٌ -

۸۔ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ لَا يَسْمَعُ فِي كَلِمَةٍ مِنْ هَذِهِ الرُّمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ تَقَرَّبَ يَمُوتُ وَلَمْ يَمُوتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس کی شہادت دینا کلمات کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان خیراتوں میں تقسیم ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور دوسرے حصے تکلیف دہ چیزیں جیسے حج اور جہاد ایمان کی شاخوں میں سے ہیں (محقق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال ایمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ہر ماہ حج و عمرہ کی چیزوں کو ترک کر دے جن کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے نیز الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کمال ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو دین اور دنیا کا تمام مال انسانیت اختیار کر لے اور میری شہادت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پانی نہائیں وہ ایمان کی علامت اور جانشینی کو پاسے گا وہ جس کو اسوی سے اللہ اور اس کا رسول محبوب ہو جائے اور دوسرے انسان کہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب ہو سکے اور جو حالت کفر میں نہ رہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ اسے اس کو اس حالت سے نکال لیا ہے ہر سبکی پر جانے جتنا کہ آگ میں ڈالے جائے کہ (محقق علیہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا سوا کچھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اسلام کے دین کا کمال ہے اور سرکار و امام صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر مبنی ہو ایمان مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سے بغیر نہ کرے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَكُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا آذَى حَتَّى أَشُوذَ حَقُّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاوُهَا فَأَذَى بِهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَحَسَنَ تَقْوِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَرَوُجُهَا ثَلَاثَةُ أَجْرَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰- وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي فِتْنَةً وَآمَنُوا بِمَا وَعَدْتُ وَلَا يَحِقُّ لِلْمُسْلِمِ دِيْنٌ حَتَّى يَتَّقِيَ اللَّهَ مُتَّقٍ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ اللَّهُ بَيْنَ كَرَاهِيَّتَيْنِ أَوْ بَيْنَ كَرَاهِيَّةٍ -

۱۱- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَمَعَ قَوْلَنَا وَآمَنَ بِحُجَّتِنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْطَرُ دِمَاؤُهُ فِي ذِمَّتِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ لِلْمَكْرُوبَةِ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَوْحَانًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرَى عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا وَلِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳- وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّغْلِبِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْخِلُنِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْ أَحَدٍ

اذا اس دین و شریعت و احکام پر ایمان نہ لایا میں کہیں لایا ہوں تو وہ بھی نہیں میں سے ہو گا روایت مسلم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیجہ درہم اجر و ثواب پہلے وہ اہل کتاب ہیں جنہیں نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا دوسرے اشخاص کا غلام ہو چکے وہ متقون اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کاٹتے اور اگر تیسرے شخص سے کسی چیز کے پاس باندھ دی تھی جس سے صحبت کرتا تھا چھڑائی گا چھ آداب سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر دیا یہ تین ایسے اشخاص ہیں جو ہرے قراب کے ستمی ہیں (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں (دڑائی کروں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں۔ تا زمانہ کہ تم گریں اور زکوٰۃ نہ دو اگر میں اللہ و اس کے رسول کے سامنے جواب دہ ہوں تو انہوں نے (مجھ سے) اسلام کی وجہ اپنی جانوں اور اموال کو بخیر کر لیا اور حساب بدل دیا ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الا یعنی الاسلام یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا اسی شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضمانت میں لے گا اس کے ذمہ ہر شے میں اللہ تعالیٰ سے حمد شگنی نہ کروں گا اور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جس پر عمل کر کے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرادیں میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ فرمیں ناز و نواں کواد کرادو مقررہ زکوٰۃ کرادو درمضان کے روزے رکھو یہ ہیں کراس دیہاتی نے کہا اس خدا کی قسم میں کبھی جنت میں نہ جی رہا ہوں ہے میں، انہیں تو زوالی کروں گا اور نہ کی یہ کہہ کر مجھ پر واپس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھو اس شخص کو دیکھو (متفق علیہ)

سفیان بن عیینہ اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام سکھ

بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ اسْتَعْمِدْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ قَبِيلِ ثَاوِلِ بْنِ
لُحَيْمٍ دُوَيْحِي حَنْزَلَةَ وَلَا نَفَقَةَ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ رِيْسَانُ عَنِ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفْصٌ مَكُونُكَ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى عِيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا
أَنْ تَطْلُوْعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوسِيَامُ
شَهْرٍ وَمَصَانُ فَقَالَ هَلْ عَلَى عِيْرِهِمْ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْلُوْعَ
قَالَ وَدَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذُّكُورَةَ
فَقَالَ هَلْ عَلَى عِيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْلُوْعَ قَالَ فَادْبَرَ
الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا أَنْ تَخْتَصُصَ
مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ رَجُلًا
إِنْ صَدَقَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ
كَمَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنْ الْوَقْدِ قَالُوا رَبِّ بَعَثْ
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَقَوْمٍ أَوْ يَا لَقَوْمٍ غَيْرَ خَدَايَا وَلَا
مَدَاغِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ
تَأْتِيَنَا إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَدَامِ وَبَيْتِنَا وَبَيْتَكَ هَذَا
الْحَقُّ مِنْ كَقَدَرِ مَحَرِّ قَوْمًا يَا مَعْ قَصِدِ نَعْيِي بِهِ
مَنْ دَرَأَنَا وَتَدَخَّلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ
الْأَسْبَابِ قَامَهُمْ يَا رَبِّهِمْ وَفَهْمُهُمْ عَنْ أَرْبَعِ
أَرْبَعٍ يَا إِيْمَانُ يَا اللَّهُ وَخَدَهُ قَالَ أَنْتَ رَدُّتَ مَا
الْإِيْمَانُ يَا اللَّهُ وَخَدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ
لِقَامِ الْبَشَرَةِ فَإِيْمَانُ الذُّكُورَةِ قَوْسِيَا مَدْرَمَصَانِ وَ
أَنْ تُعْلَمُوا مِنَ الْمَعْتَمِرِ الْخُمْسَ وَفَهْمُهُمْ عَنْ أَرْبَعِ

بارے میں ایسی دھتھی بہات جی نہیں کے جو مجھے کسی دوسرے سے سوال کی گمانت
دہرایا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جبکہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان حال
شہید و بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گفتگو رہا تھا کہ ادا توئی
بارہی تھی لیکن ایک لفظ بھی مجھ میں نہ آتا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بالکل قریب نہ گیا اور سلام کے واسطے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: شب و روز میں پانچ غزیریں رو کرنا ہیں یہ سائل نے حدیث ثابت
کیا ان کے علاوہ کچھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھنا سائل نے کہا
رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے کھنکھیں سرکار نے فرمایا: مگر تو توہم سے
کھنکھنے کے بعد سرکار نے ذکر و تلاوت فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ اور بھی
کچھ ہے سرکار نے فرمایا: اگر تو یہ ہے تو صدقہ کر دین کر دین اور اس پر دیکھتا ہوں
تھا خدا کی قسم میں اس میں زیادتی ہونے کا اور نہ کسی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دلہنے فرمایا اگر یہ صادق التو ہے تو فلاں پاسے گئے۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جبکہ عبدالقیس کے روزے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ ان کی قوم (شک وازن) یا کوہ بادند ہے کہنے لگے کہ ہم قوم
دوہیہ ہیں تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک نہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور نہ پیشانی سے اس کے بعد نہ کہ روزہ کے بعد نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درست دلت یعنی جس کے ملاوہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کی طاقت نہیں رکھتے
کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مسافت قلیل آباد ہے جو کہ فرمایا اب آپ
میں ایسے امر حکم تعلیم فرمادیں تاکہ ہم اپنے پیمانہ گان کو جا کر سکھادیں اور وہ
ہمارے لیے نسبت میں رہا کہ سبب ابن عباس نے پھر نہ کہ لوگوں نے پہنچنے کے بعد
کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا
اور مزید پارکاموں کے کرنے اور پارکام کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں کی وحدانیت
کے اقرار کا حکم فرمایا کہ دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار
کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں تب سرکار نے
فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

عَنِ الْحَنَفِيِّ قَالَتْ بَاءُ وَالشَّوْكَ وَالْمَرْوَاتِ وَقَالَ حَقَّقُوا عَنْ
وَأَخْبَرُوا عَنْ مَنْ قَدْ بَاءُ كَمْ - مَعْنَى عَلَيْهِ وَ
لَفْظُهُ لِلْبَحَارِيِّ -

۱۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
بِأَيْعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُكْفِرُوا وَلَا
تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَمَزَانٍ تَعْتَرِدُنَّ
بَيْنَ آيَاتِنَا وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ
فَمَنْ دَلَّ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَاجْبُوهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ
أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ
بِئَاءٌ عَقَابُهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِبَةُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ -
(مَعْنَى عَلَيْهِ)

۱۷ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَدَّجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي أَوْ يَطْلُبُ إِلَى الْمُصَلِّي قَسَمًا
عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ تَصَدَّقَنَ كَيْفَ
أُرِيْتُمْ كُنَّ أَلَّا تَرَاهُمُ الشُّكْرَ فَكُلُّنَّ وَبِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
تَكُلُّنَ اللَّعْنُ وَتَكُلُّنَ الْعَصِيَّةَ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ نَاقِصَاتٍ
عَلَيْكُمْ قَوْمِينَ أَذْهَبَ لِلْبَيْتِ الرَّجُلُ الْخَارِجُ مِنْ إِيحَدِكُمْ
فَكُنَّ وَمَا تَقْصَاتُ وَيُنَبِّئُكُمْ قَوْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ
بِهِمَا هَذِهِ الْمَرْفُوعَةُ يَنْصِبُ بَيْنَهُمَا ذِكْرُ الرَّجُلِ فَمَنْ بَلَ
قَالَ فَذَلِكَ مِنْ تَقْصَاتٍ عَلَيْهِمَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا احْتَامَتْ
لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُومْ فَمَنْ بَلَ قَالَ فَذَلِكَ مِنْ تَقْصَاتٍ
وَيُنَبِّئُكُمْ - (مَعْنَى عَلَيْهِ)

۱۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّابُنِي أَدَمُ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَقِيحِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَامَّا كَذَّابُنِي
إِنِّي كَعَمَلِهِ لَنْ يُؤْبَقَ فِي كَيْفَاءٍ أَوْ فِي دَلِيلٍ أَوْ فِي الْخَلْقِ
يَا كُفْرًا عَلَى مَنْ لَا عَاقِبَةَ وَأَمَّا شَقِيحُنَا إِنِّي كَعَمَلِهِ لَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اگر کوئی کافر یا کافر کا ذکر کرے اور اس کا نام نہ لے کر کہے
روزے رکھنا، مال فقیرت سے یا نیکو مال سے دینا اور چار باتوں سے منع کرنا
میں سے لکھی ترن لکھ کر توجہ جوئی برحق اور مدنی برحق کہے استعمال

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی
آپ نے فرمایا میرے آئینہ ہیں باتیں بیست کرو کہ اللہ کے ساتھ جہالت میں کسی کو
شرک نہ کر دو گے نہ پوری کر دو گے اور نہ انکار کتاب نہ اپنی اولاد کو قتل کر دو گے نہ
اسی بہتان طرانی کر دو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا
سب یعنی ان باتوں کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کئے میں
نا فرماں کا اظہار کر دو گے پس جو اس حد کو چور کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے
لیکن اگر کسی نے ان میں سے عمل کا ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
ماتحت میں کفارہ ہے اور اگر کسی نے ان میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
یہ وہ ہیں جن کو اللہ کے ذریعہ چاہے تو اس بندہ کو ذاب کر دے یا اس کا نام نہ لے کر کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی
آپ نے فرمایا میرے آئینہ ہیں باتیں بیست کرو کہ اللہ کے ساتھ جہالت میں کسی کو
شرک نہ کر دو گے نہ پوری کر دو گے اور نہ انکار کتاب نہ اپنی اولاد کو قتل کر دو گے نہ
اسی بہتان طرانی کر دو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا
سب یعنی ان باتوں کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کئے میں
نا فرماں کا اظہار کر دو گے پس جو اس حد کو چور کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے
لیکن اگر کسی نے ان میں سے عمل کا ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
ماتحت میں کفارہ ہے اور اگر کسی نے ان میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
یہ وہ ہیں جن کو اللہ کے ذریعہ چاہے تو اس بندہ کو ذاب کر دے یا اس کا نام نہ لے کر کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی
آپ نے فرمایا میرے آئینہ ہیں باتیں بیست کرو کہ اللہ کے ساتھ جہالت میں کسی کو
شرک نہ کر دو گے نہ پوری کر دو گے اور نہ انکار کتاب نہ اپنی اولاد کو قتل کر دو گے نہ
اسی بہتان طرانی کر دو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا
سب یعنی ان باتوں کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کئے میں
نا فرماں کا اظہار کر دو گے پس جو اس حد کو چور کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے
لیکن اگر کسی نے ان میں سے عمل کا ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
ماتحت میں کفارہ ہے اور اگر کسی نے ان میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ یا تو یا میں سے ایک کلمہ
یہ وہ ہیں جن کو اللہ کے ذریعہ چاہے تو اس بندہ کو ذاب کر دے یا اس کا نام نہ لے کر کہے

اللَّهُ وَلَكَ اَوْ اَنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَیْهِ كُفُوًا اَحَدٌ فَوَیْ وَادِّیَ اَبْنِیَّ عَلَیَّیْنِ وَ اَمَّا شَعْنُهُ اِنِّیْ اَنْتَ عَلَوْنِیْ وَلَكَ وَ مُسَبِّحَاۤیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا -

(رواه البخاری)

۱۹- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی یُعَذِّبُنِیْ اَبْنُ اَدَمَ یَسِیْرُ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ یَسِیْرُی الْاَمْرُ اَتَقْبَلُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۲۰- وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی الرَّشَعْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَدٰیِّ الْبَصْعَةِ مِنْ اللَّهِ یَنْ عَوْنُ لَه الْوَلَدُ ثُمَّ یُعَارِیْهِمْ وَ یَرْفُضُهُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۲۱- وَعَنْ مُعَاذِ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لِّیْ یَتَنَبَّیْ دَبِیْنَهُ اِلَّا مَوْجِدَةً الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ تَعَارِیْ مَا حَقَّ اللَّهُ عَلٰی عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلٰی اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلٰی الْعِبَادِ اِنْ یُعْبَدُ دُوًّا وَلَا یُشْکَرُ کَوَیْہُمْ شَیْئًا وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلٰی اللَّهِ اَنْ لَا یُعْبَدَ مِنْ دُوَّا وَلَا یُشْرَکَ بِہ شَیْئًا قُلْتُ یَا رَسُولَ اللَّهِ اَفَلَا اَنْتَ یُشْرَکُ بِہ النَّاسُ قَالَ لَا یُشْرَکُہُمْ فِی شَیْءٍ کُلًّا -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۲۲- وَعَنْ اَبِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَ مُعَاذٍ رَدِیْتُہُ عَلٰی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَیْکَ قُلْتُ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَیْکَ قُلْتُ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَیْکَ قُلْتُ قَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْتَ مَعْنَا الرَّسُولُ اللَّهُ صِدْقًا مِّنْ قَبْلِہ اَلَا حَرَمَہُ اللَّهُ عَلٰی الشَّارِکِ اَلَا

نہیں ہے (یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے سال ہے اور ابن آدم کے کمال دینے مراد ہے کہ اس نے جو پرستان باندھا کہیں نے اپنے لیے بیٹا بنایا ہے یا لاکھوں ایک اور بچے پر اور ہرگز بڑھتا ہے نہ جانیگا اور نہ میرا کرتی ہمسرے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے کوئی بیٹا نہ ملا کہ میری عمر اور زاد و بچے پاک نہ ہوئے اور میری عمری اللہ عز و جل سے کہنے کی دعوت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے فرمایا کہ ابن آدم کچھ ایذا دیتے ہیں اور نہ مذکور ہوا کرتے ہیں مالا لاکھ نہاد میں خود میں اقتدار اور اختیار میرے دست تقدیر میں ہے اور میں ہی شب و روز کو تبدیل کرتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر صبر کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ نہ وہ اس کے لیے دنیا ثابت کرتے ہیں بلکہ اس کے باوجود بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک نرہ رحمت اور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دراز گوش پر سواری کا شرف حاصل رہا جس وقت میرے دل پہلے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملے تو دعا مانگنے سے فرمایا اسے سوا ذنہم انہم کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کثافتی ہے اور بندوں کے کرتے حقوق اللہ تعالیٰ پر ہیں میں نے عرض کیا اللہ ہر اس کار رسول فرما دے وہاں سے وہاں سے تب سرکار نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق یہ ہے کہ ہر بچہ کو شخص شریک کا اور شریک کے اس کو شریک نہ بنائے و فرماتے ہیں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں نے غیری و سرول کو پہنچا دوں سرکار نے فرمایا یہ بات دوسروں کو نہ بتانا کیونکہ وہ خبر دے کر بیٹھیں گے و اس کو کہیں گے متفق علیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے کہ انہوں نے فرمایا اسے معاذ یہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حاضر ہوں اور ہمیں خوش بھی دیکھاتے سرکار نے میں نے عرض فرماتے سرکار نے فرمایا کہی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ناز و روزخ عطا فرماتا ہے ابھی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں کو سنادوں تو سرکار نے فرمایا کہ لوگ ابھی سے استہزاء کر رہے ہیں گے اللہ جناب

معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے سرخ و سفید خواب گئے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا میں بندے نے منہ کی روایت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر قرآن و فرائض بہت ہو گئیں نے عرض کیا ہمارے چہرہ چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو جس نے ان کلمات کا اعادہ کیا پاس ہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا پاس ہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور اللہ کی ناک خاک آلود ہو منہ اب اللہ کا رسول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جھڑکتے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کلمات و اعمال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہارا جاس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں بلا شک و شبہ یعنی اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی ہمتی کے فرزند اور اللہ کی نشانی اور وہ روح اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب سے بھی گئی حضرت اور وہ مذرا کا وہود بنی ہے یہاں تک کہ وہ غنی کرے گا اس کو سنت ہیں خواہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بنی کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک برساتیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں حضرت وصال نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کیلنجیا تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اسے عمر دیا کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کہ جو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت کہ من کر سرکار نے فرمایا اسے عمر دیا کیجئے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو دور کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو غمگین کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَا أَخْبِرْ بِي النَّاسَ قَبْلَ تَبَيُّرِ مَا قَالُوا
إِذَا تَبَيُّرُوا فَخَبِّرْ بِهَا مَعَاذِ عَذَابِ مَوْتِهِمْ سَأَلْنَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَوْبُ أَبِيصَ وَهُوَ تَوْبُكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَكُنِيَ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ قَدَانِ زَيْدٍ إِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ زَيْدٍ قَرْنٌ سَرَقَ قُلْتُ قَدَانِ زَيْدٍ إِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ زَيْدٍ قَرْنٌ سَرَقَ قُلْتُ قَدَانِ زَيْدٍ إِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ زَيْدٍ قَرْنٌ سَرَقَ عَلَى رَعِيهِ أَنْعَبَ أَبِي ذَرٍّ فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ قَدَانِ رَعِيهِ أَنْعَبَ أَبِي ذَرٍّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴ وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَآتَى مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولَهُ وَأَتَى عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَآتَى أُمِّيَّةً وَكَلِمَةً الْقَهَّارِ إِلَى مَرِيَّةٍ وَرَسُولِهَا وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ رَحَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُحَابٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْسَرُ يَمِينِكَ قَوْلًا يَأْتِيكَ قَبِطُ يَمِينِكَ فَقَبِطْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْرَكَكَ قَالَ لَسْتُ بِكَ مَاذَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ يُعَذِّبُنِي قَالَ أَتَا عَلِمْتُ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِيكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِيكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَقَّ يَهْدِيكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّحْدِيثُ أَنَّ الْمَرْوَاتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءُ عَنِ الشِّرْكِ وَالْأَهْلُ الْكَثِيرُ يَأْتِي رِجَالِي سَنَةَ نَوَافِلِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لَيْسَانِهِ
وَبَيْتِهِ وَآلِهِ وَمِنْ أَمْرِ الْكَاسِ كُلِّ وَتَمَاتُوهُمْ وَ
أَمْوَالُهُمْ رِوَاةُ الرَّحْمَنِ وَالشَّافِي وَرَأَدَ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعْبِ الْإِيمَانِ بِرِوَايَةٍ قَضَاةً وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ
نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَ
الذُّلُوبَ.

۳۰- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْنَا حَفِظْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا
دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

(رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اللہ سے دوسرے مسلمان محفوظ
رہیں اور وہ جس سے انسانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں اور وہ جس سے
نساء، لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں فضائل کی روایت سے یہ اضافہ کیا ہے کہ
مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے اور وہ
وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن سب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے جو امانت دار
نہیں وہ کامل ایمان نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا دیندار نہیں
(بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

تیسری فصل

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو گواہی سے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر روزِ آخر کی
اُگ بڑا جزا فرمادیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ داخل جنت ہوگا (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
جو چیزیں کروا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وہی کیا یا رسول اللہ وہاں جہنم کے دروازے
دو چیزیں ہیں جن سے گناہ سے فرمایا جو اللہ کی ذات کے ساتھ شریک کرے ہوئے سوا وہ
روزِ آخر میں جہنم کا اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شریک کر
شرکاب نہ کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
وہم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے ہم سے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے سرکارِ دوں
سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور دستِ درگاہ میں نہ گئے تھے میں تشریف لے کر
کیوں ہمارے دم کو جو روٹی میں دشمن نے آپ کو اذیت دی کہ خدا تعالیٰ کی
عالم میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے سب پہلے میں تلاش میں نکلا یہاں تک کہ تلاش کرتا

۳۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۳۲- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۳۳- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ مُحَمَّدٌ قَالَ دَخَلَ النَّارَ
وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۳۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ أَحْوَلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا
فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُغْتَلَمَ دُونَنَا وَقَرِعْنَا فَمَعَنَا
فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ قَرِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتِغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ وعلیہ وسلم حتیٰ آتیت حاطباً لئلا تفسد لی فی النجاة
فدانت بہ هل اجد لہ نجاتاً فلم اجد فادارتہ فیکون
فی جوف حاطب من یخرب حارثۃ والتریبۃ الحد وکان
فاحتمل فاحتمل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو ہریرۃ فقلت لعمری رسول اللہ قال ما شانک
قلت کنت بین اظہرنا ففعلت فافطت علیک فذویت ان
تفعلکم وذننا فکرمنا فکنت اول من فزع فآتیت هذا
الحاطب فاحتمل فکما یحتمل النعلب وهو لاوی الناس
وزانی فقال یا ابا ہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذهب
یتعلی ہاتین فمن لیتک من ذراو هذا الحاطب یشہد
ان لا الہ الا اللہ مستیقنا لہا قلبہ بشیرۃ بالجنۃ
فکان اول من لیت عمر فقال ما ہا تان النعلان یا
ابا ہریرۃ فقلت ہا تان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بعدنی بہما من لیت یشہد ان لا الہ الا اللہ
مستیقنا لہا قلبہ بشیرۃ بالجنۃ فضرب عمر بین
قدی فخرت یسری فقال ارجع یا ابا ہریرۃ فوجعت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجہشت یا لک
فکرہت عمر فادارہ علی اترقی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مالک یا ابا ہریرۃ قلت لیت عمر یخبر
بالذی یصنعی بہ فہوب بین الذی ضریرۃ فخرت یسری
فقال ارجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر
ما حملک علی ما فعلت قال یا رسول اللہ یا ائی انت ذی
بعثت ابا ہریرۃ یتعلی من لیت یشہد ان لا الہ الا اللہ
مستیقنا لہا قلبہ بشیرۃ بالجنۃ قال نعم قال فلا تفعل
فای اشدنی ان یشکل الناس علیہا فخیلہم یعملون فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعلہم

(رواہ مسلم)

۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا خَيْرًا مِنْهَا دُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہو ائی تجارت کے باغ تک آیا میں اس باغ کے گرد گھومتا رہا تاکہ اس کا دروازہ
مے تو نہ دیکھ جا کر ستر علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے نکاس کی
ایک بڑی مانی نظر آئی میں نے اس مانی کے نکاس کو تلاش کیا کہ میں آسانی سے
اس کے دروازہ داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح کوڑی
داخل ہوتی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرۃ جو میں نے عرض کیا ایک
یا رسول اللہ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یہاں
آپ ہمارے پاس روٹی افروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور یہاں
وہی سہری تو ہم تشریف میں مبتلا ہو کر تلاش میں تھے میں سب آگے آیا اور کوڑی
کی طرح سب کو اس باغ میں آیا ہوں فقیر ساری محنت میں آ رہے ہیں سرکار نے
فرمایا اسے ابو ہریرۃ میری دونوں ٹہلیں لے جاؤ اور اس باغ کی راہ کے پار
جو کوئی بھی نہیں لے اور وہ اللہ کی وعدائیت کا صدق دل سے گواہ ہوا کہ
جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو شخص مجھے سب سے پہلے لے
وہ جناب ستر تھے دریافت کرنے لگے اسے ابو ہریرۃ یہ ٹہلیں کسی میں سے عرض
کیا کہ سرکار کی ٹہلیں مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا کہ راستہ
مجھے جو شخص لے اور وہ اللہ کی وعدائیت کا صدق دل سے اقرار کرنا ہوتی
اس کو جنت کی بشارت دے دو میں کہ جناب ستر نے میرے پیچھے پروردگار
اور میں پشت کے بل گر پڑا ستر نے مجھ سے کہا اے ابوس جاورچنا منچ میں ہٹ کر کرا
کی خدمت میں حاضر ہو کر روئے جناب ستر میرا تعاقب کرتے ہوئے آئے ہیں
وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابو ہریرۃ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ بیان
کرنا ستر نے جناب ستر سے فرمایا اسے ستر نہیں کس بات نے اس بل پر پروردگار کی عظمت
کرنے عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ ابو ہریرۃ کو
ہ حکم دیا تھا کہ میری ٹہلیں لے کر جاؤ اور لوگوں کو بشارت دو کہ جو صدق دل
سے توحید الہی کا ستر ہوگا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت
ستر نے عرض کیا سرکار ایسا نہ کری مجھے یحرف ہے کہ لوگ مل کر ناچوڑ کر مغفرت کے
بھر رہے ہیں مجھے جائیں گے اللہ آپ انہیں عمل کی توفیق سرکار نے فرمایا اچھا
انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

سحرۃ مسافین جیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کھیاں یہ

يَعْمَلُهَا كَتَبَ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

جاتی ہے یہاں تک کہ وہ رہندہ، اللہ سے ملاقات کرے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰ وَعَنْ أَبِي هَامَةَ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا اسْتَرْتِكَ حَسَنَتَكَ وَسَاءَتَكَ سَيَحْكُمُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي لِقَائِكَ شَيْءٌ قَدَّعَهُ -

حضرت ابو ہامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری نیکی تجھے مسرور کرے اور برائی تمہارے لیے تیرے تب کو کمال ایمان ہے سائل نے دہرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ يَطِيبُ أَنْفَكَ وَفِي طَعَامِكَ طَعَامُ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْقَصْدُ فِي السَّائِغَةِ قَالَ قُلْتُ أَفِي الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنَ سَلِمَ النَّسِيمُونَ مِنْ تَيْسَانٍ وَيَوْمَ قَالَ قُلْتُ أَفِي الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلِّيَ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَفِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوَّلُ الْقُتُوبِ قَالَ قُلْتُ أَفِي الْهَجْرِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ قَائِلُ الْيُحَاوِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ مَحَرَّجُوا دُخَانُ وَأَهْرَاقِي دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَفِي السَّاعَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْدُ اللَّيْلِ الْخَيْرُ -

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ لایتمہ میں اس دین پر کون کتنا مسرور ہے فرمایا ایک آواز اور ایک غلام و جناب صدیق اور نزدیک سارے راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ افضل اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھانا ہم نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت میں نے دریافت کیا اسلام میں کون فرہور ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی چیز بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا طویل قیام والی نازدہنت کے وقت میں ایک اور بات یہ دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اس عمل کو بھڑک کر ترک کر دے یا نرمی میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا امر افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا گھوڑا اندر دیا جائے اور اس کا نر نہ پایا جائے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ (جہاد کے لیے)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ أَثَمٍ أَتَى اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَوْمَئِذٍ -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ سے اس مال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو یا نیکو نازنین روزانہ پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں تو اس کا مغفرت ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو بشارت سناؤں سرکار نے فرمایا بھڑک اور انہیں اسے عمل کرنے دو (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ اللَّهَ وَتُحِبَّ النَّاسَ وَتُحِبَّ نَفْسَكَ وَتُحِبَّ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَاتُ تُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لَنَفْسِكَ مَا تُكْرَهُ لِنَفْسِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی کو دینی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے تو اللہ کی خدمت میں اس کے بعد کیا ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تو دوسروں کے لیے اس پر جو خیر ہو اس کا جو خیر ہے یا ہر جاہ اور دوسروں کے لیے اس پر جو کدواؤں کے

يَدَّيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ وَيَمْنُ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
قَالَ عُمَرُوهُ فَلَمَّا بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ إِلَيْهِمَا مَعَهُ
قَالَ هَكَذَا أَوْشَكَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ كُنْ
تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا أَوْشَكَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ
اللهٍ لَا يَكُونُ هَذَا أَمْرًا نَافِعًا وَلَا يَكُونُ لَهُ نَوَافِلُ يَحْتَمِلُ
هَذَا لَفْظُ الْجَارِي -

۴۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهَ الْمُسَافِقِ تَلَكَّ رَأْسُكَ فَلَنْ تَمُوتَ
وَصَلَّى وَرَعَى أَنْ تَمُوتَ ثُمَّ اتَّعَا إِذَا أَحَدُكَ كَذَابٌ وَإِذَا
وَعَدَ أَخْلَفَ فَإِذَا أَتَيْتَ حَاتٍ -

۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُمْ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُتَافِقَةً لِمَا
دَمَنَ كَانَتْ فِيهِ حَصْلَةٌ مِمَّنْ كَانَتْ فِيهِ حَصْلَةٌ مِنَ الْيَقَانِ
حَتَّى يَدَّعِيَا إِذِ الْيَقِينُ حَاتٍ وَإِذَا أَحَدُكَ كَذَابٌ وَإِذَا أَحَدُكَ
عَدَا وَإِذَا أَحَدُكَ جَدَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَلُ الْمُسَافِقِ كَالْكَافَةِ الْعَائِقَةِ بَيْنَ الْيَقِينِ
وَالْيَقِينِ هَذِهِ مَرَّةٌ قَالَى هَذِهِ مَرَّةٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی روایت کے مطابق کوئی آدمی کسی شخص کو مال یا جان میں قتل نہیں کرتا مگر وہ فریقت
یہ کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے اعمال کے کرنے والے کا ایمان
کس طرح سلب کیا جاسکے تو اپنے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑا پھر یہ دعا
کر کے فرمایا اگر وہ توہر کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں
کو مروڑا اور بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص یقیناً کامل نہیں رہتا اور اس کا ایمان
مخدور نہیں رہتا۔ (ربانہذا بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص کسی آدمی کو قتل کرے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرے اگرچہ وہ
مسلمان ہوئے گا وہ یہ درجہ نہ ہی پڑھے گا اور وہ بھی رکھے گا اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اس کی
پس از ایک بات کہے تو جو شہید ہو گا وہ کہے تو اس کی عقاب درازی کرے اور یہ اس کے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ اگر آپ کسی شخص میں پالی جائیں وہ خالص منافق ہو گا اور جس
شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہو گی جہاں تک
کو اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے
جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد یا وعدہ کرے تو پھر شکنجہ یا وعدہ خلافی
کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ جو شخص کسی آدمی کی مثال اس بکری کی سمجھے جو در در لڑوں یا گلوں کے
درمیان پھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱- عَنْ صَعْدَانَ بْنِ عَسَايَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِمَنْ كَفَرَ أَنْ يَكْفُرَ كَيْفَ يَكْفُرُ
لَوْ سَمِعْتُمْ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ عَيْنٍ كَمَا تَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَسَايَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِمَنْ كَفَرَ أَنْ يَكْفُرَ كَيْفَ يَكْفُرُ وَلَا تَقُولُوا
وَلَا تَقُولُوا النَّفْسُ النَّفْسُ حَقًّا لِمَنْ كَفَرَ لَا يَكْفُرُ وَلَا تَقُولُوا
يَكْفُرُ لِمَنْ كَفَرَ لَمْ يَكْفُرْ وَلَا تَقُولُوا وَلَا تَقُولُوا وَلَا تَقُولُوا

حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے
دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اس شخص نے
پہلے دے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہوجائیں
گاہ الغرض اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صوفی
روشن نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو اللہ تعالیٰ تم کو شہید کرے گا کہ تم کہو اگر وہ یہودی کہتا ہے اس میں قتل کو
میں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو قتل کرنے کے لیے بارش

۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا الْيَقَاقُ كَانَ عَلَى عَقْدِ
 ۱۴ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا الْيَوْمَ قِيَامَهُمَا هُوَ الْكَفَرُ
 آوَالِإِيمَانٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یقاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں نقاب یا کفر ہے یا ایمان۔
 (بخاری)

بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

وَسْوَسةِ كَابِيَان

پہلی فصل

۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 ۱۳ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَعْنُ امْتَحِنِي مَا دَسَّوَسْتُ بِهِ صُدُورُهُمَا
 مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَلْقُ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
 ۱۴ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
 إِنَّا نَحْنُ فِي الْفِتْنَةِ مَا يَتَّبَعُ ظُلْمُ لِحْدِنَا أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ فَإِنْ
 أَوْفَدَ وَجِدًا لِمَنْ قَالُوا لَعَنَهُ قَالَ ذَلِكَ صَوْنُ الْإِيمَانِ
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۵ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ ائْتِدِمْهُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا
 خَلَقَ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ قَالُوا أَبْلَغُ فَلْيَسْتَوِدْ يَا شُوْدَ
 كَيْفَتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۶ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا آخِلُ اللَّهِ الْخَلْقِ
 فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجِدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ أَمِنْتُ
 بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۱۷ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَجَلَ بِهِ قَيْدُهُ
 مِنَ الْحَيِّ وَكَرِيْمُهُ مِنَ الْمَقْنُكَةِ قَالُوا وَآيَاتُكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ وَفَاقِي وَكَفَى اللَّهُ أَهْلِي عَلَيْهِ قَالُوا فَكَلَّا
 يَا مَرْفُؤُ الْإِدْحَانِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائی نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہوئے وہ دوسری کوئی نہ کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر متوجہ نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے کہ ہمارے دل میں ایسے
 دوسرے آفتوں ہیں کہ ہم زبان پر لانا مناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعہ تم پر گذر رہا ہے صیاب نے
 عرض کیا بیشک تب سزاوارتہ فرمایا کیا ایمان رکھ کر کسی کی صحبت نشانی ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور پکارتا ہے کہ اس چیز کو کس نے
 بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تم اللہ رب
 کو کس نے پیدا کیا ہے پس جس شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جو شخص یہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ کیا تمام
 مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب
 کسی کو ایسا خیال آئے تو لپکا بیٹے کو وہ کہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں

پر ایمان رکھتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصائب
 و ہول و فتنوں اور محول میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو صیاب نے دریافت کیا یا رسول اللہ
 آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے ارشاد فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی
 ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْبِرُنِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ - (متفق عليه)

۴۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ مِنْ جَنْبَيْهِ يَمْسَحُ بِصَاحِغَيْهِ مَسَّ الشَّيْطَانِ عَمِيرَ مَرْيَمَ قَاتِلِيهَا -

(متفق عليه)

۴۳- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ الْمَوْلُودَ جِنٌّ يَقَعُ نَزْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ - (متفق عليه)

۴۴- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرِشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَجْعَلُ سَوَاقِهِ يَقِفُونَ النَّاسُ فَأَذْنُهُمْ مِنْهُ مَنَازِلَةٌ أَنْظِرُهُمْ وَنَسْفَتُهُمْ يَجْعَلُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ قَوْلًا كَذَا وَكَذَا أَقْبِلُوا مَا صَنَعْتُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجْعَلُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُ لَكَ فِي خَوْفَتِ بَيْتِهِ وَبَيْنَ أَمْرَاتِهِ قَالَ فَيُذَنَّبُ مِنْهُ فَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ قَالَ أَلَا عَمْسُ أَرَادَ قَالَ فَيَكْتَنِزُهُ -

(رداء مشرق)

۴۵- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آتَى مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي حِزْبِ نَزْوَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ - (رداء مشرق)

دوسری فصل

۴۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِأَشْيَاءَ زَكَّ أَنْتَ وَنَحْوُ حَمَمَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَةِ - (رداء أبو داود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں (خون کے ساتھ) سرایت کر جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو میں کئی آدمیوں کو دیکھا ہوں، اللہ انہیں مگر وقت ولادہ میں ہی لگا دیا کہ وہ چھوڑتا ہے اور اس چھوڑنے کی وجہ سے وہ چھوڑتا ہے سوئے حضرت خیرم اور وہ کے صاحبزادے کے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولادت کے وقت بچے کا چھینا شیطان کے ٹھونکنا ہارنے کی وجہ سے ہوتا ہے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھا آتا ہے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گراہ کرنے کے لیے ڈال کر دیتا ہے اس ذریت میں ابلیس کے قریب ترین اس کا وہ آدمی ہے جو وہی ہوتا ہے جس نے بڑا افسوس کیا یا جو جب وہ اپنی کارگزاری سنا کہ کہیں نے ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تو نے تو مجھ سے نہیں کیا ہے اس کے بعد جب وہ سنا آتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کو کس مال میں چھوڑ کر آیا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے شہر اور دیہات کے درمیان بھری کر لیا ہے سرکار نے فرمایا کہ شیطان اس بچے کو اپنے غریب کر لے گا ہے کتاب کہاں اس کو نے کام کیا امش کہتے ہیں کہ میری حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بزرگ عرب کے نازیلوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں ابلیس میں دیر نہ لائے۔ (روایت مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئی نیک بادل اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے سلام لیں میں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا تعریف ہے اس اللہ کی جس نے اپنے ساتھی کی

۶۷ وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَنْ يَأْمُرُ بِالْمَلِكِ لَبَّاسَةً فَإِنَّمَا لَبَّاسَةُ الشَّيْطَانِ قَائِلُهُ يَا لَشَيْءٍ وَكَذِبُهُ يَا لِحَقٍّ وَأَمَّا لَبَّاسَةُ الْمَلِكِ قَائِلُهُ يَا لَعَبْرٍ وَتَعْبِيرٍ يَا لِحَقٍّ فَهَمَّ وَجَدًا ذَلِكَ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلَمَّا حَسَدًا اللَّهُ وَمَنْ دَجَدًا لَعْنَى فَلَمَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ تَرَقَّبًا الشَّيْطَانُ يَبْعُدُ ثُمَّ الْقَمَرُ وَيَأْمُرُهُمُ بِالْحَقِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنُ النَّاسُ يَسَاءَ لَوْنَ حَتَّى يَقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَفَعَلُوا اللَّهُ تَحَدَّ اللَّهُ الْعَمْدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ عَنْ قِسْمِهِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ تَعْبُدُ يَا اللَّهُ مِمَّنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - (رواه أبو داود)

وَمَنْ كَرِهَ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ الْاَحْوَصِ فِي تَابِ حُطْبَةِ بُوَيْرِ الْحَمْدِ لَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

تیسری فصل

۶۹ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَبْرَحُ النَّاسُ يَسَاءَ لَوْنَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ يُسْلِمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَسُوءُ لَوْنَ يَقُولُونَ مَا كُنَّا أَمَا كُنَّا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۷۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْنُ الشَّيْطَانِ قَدْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِيَامِي يَكْتَسِبُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَكَ خَيْرٌ قَرَأَ أَحْسَنَ فَمَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَأَنْتَ عَلَى يَسَارِكَ كُنْتَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَذَّبَهُ اللَّهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتہ کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس ایمان والوں کا فقر یا اسے شیطان کا کام ہے کی گفیب کرنا یا برائی کی طرف توجہ دانا ہے لیکن فرشتہ کا کام نیکی کی طرف توجہ کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے جو کوئی فرشتہ کی بات کو یا توجہ دے کہ یہ فرضی النبی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو یا توجہ دے تو اس کو یا شیطان سے استدعا کی پناہ سے اس کے بعد کچھ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ شیطان ہمیں فخر کی طرف داتا ہے اور برائی کا کام کرتا ہے اسے تمذیٰ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ غریب -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں عنیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آپس میں ہمیشہ سوال کرتے ہیں کہ اس مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے وہ جب دیکھتے ہیں تو نہیں پتہ چلتا جواب دیا ہے کہ اللہ رب العالمین ایک اور تہجد ہے یا ہے اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ کسی نے پیدا کیا گیا اس کا کوئی گنہ ہے وہ تو نہ ہے پھر وہ بندہ اپنے اس طرف میں ترجمہ شکار سار شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (ابو داؤد) ہم اللہ اللہ مردود بن آدم کی حدیث کو خلیلہ یوم النور میں ذکر کریں گے -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا اور نہ کسی نے اس کو پیدا کیا کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ کیا ہے یعنی تعالیٰ اشیا کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا ہے کہ کہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا -

عمران بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرأت کے درمیان مائل ہوتا ہے اور مجھے شہادت میں مبتلا کرتا یا سرکار نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام شرب ہے جب تم اس کی مخالفت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب میں مترجہ تھکا کر اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جہ سے دور

عَلَىٰ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

کردیا۔

(مسلم)

۴۱- وَكَانَ الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ
 رَأَىٰ أَحْمَدَ فِي صَلَاتِهِ فَيَكْبُرُ بِذَلِكَ عَلَىٰ فَقَالَ لَمْ أَصِفْ
 صَلَاتَكَ يَا نَدْلَنَ يَدَاهُ بِذَلِكَ عَنْكَ حَتَّىٰ تَنْصَرِفَ أَنْتَ
 تَقُولُ مَا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي -

(رَدَّاهُ مَا لَكَ)

(مکمل)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے
 صلیت کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میں نے آپ کو نماز میں جو مجھے بہت ناگوار ہے اس
 کو بتایا کہ تم نماز میں جتنے کبیرے پڑھو وہ دوسرے سے زیادہ ہیں اور وہ کبیرے
 کر کے پکڑ کر اس نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ الْبَقَاءَ لِلْمُتَّقِينَ
 قَبْلَ أَنْ يَخْلُقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَتَيْ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ
 كَانَ عَرِشُهُ عَلَى الْمَاءِ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۴۳- وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يَقْدَرُ حَتَّى الْعَجُوزُ وَالْكَلْبُ -

(رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۴۴- وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ وَمُوسَىٰ وَنُوحًا فَخَلَقَ أَدَمَ وَمُوسَىٰ
 قَالَ مُوسَىٰ أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ يَسِيرًا وَتَقَدَّرَ فِيكَ
 مِنْ نُوحٍ وَأَسْجَدَ لَكَ مَدْرُكَةً وَأَسْكَتَكَ فِي جَنَّةٍ ثُمَّ
 أَهْبَطَكَ النَّاسَ فَخَلَقَكَ رَأَى الْأَكْرَهَ قَالَ أَدَمُ أَنْتَ
 مُوسَىٰ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِجَنَابَتِهِ وَأَعْطَاكَ
 الْأَنْوَارَ فِيهَا نَبِيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقَدَّرَ لَكَ نَجَاتٌ فَخَلَقَكَ وَجَدَّكَ
 اللَّهُ كَتَبَ الشُّرُوءَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَالَ مُوسَىٰ يَا رَبِّعِينَ عَامًا
 فَكَانَ أَدَمُ فَهَلْ وَجَدَّكَ رَبُّكَ وَعَفَىٰ أَدَمَ رَبُّكَ فَقَوَّى قَالَ
 نَعَمْ قَالَ أَمَّا مُوسَىٰ عَلَىٰ أَنْ عَلِمْتُ أَنَّكَ كَتَبْتَ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ
 أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ يَا رَبِّعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَقَ أَدَمَ وَمُوسَىٰ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پہلے ہزار سال قبل
 آسمان کی تقدیر کی تھی کہ کون سی چیزیں ہوں گی اس وقت عرض الٰہی آیا ہر شے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدّر ہو چکی ہے حتیٰ کہ نالوں کی اور قرعہ بازی یا دانائی کو
 حاکمیت (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و نوح علیہما السلام آئیں نبی رب تعالیٰ کے سامنے
 مصروف مذاکرہ ہوئے اور اس مذاکرہ میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب نوح
 نے حضرت آدم سے کہا اے آدم آپ بد شخصیت میں نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے
 دست قدرت سے پیدا فرمایا اسی روح جھوٹی جھوٹی شکل کا سمجھو دنیا یا دنیا
 میں رکھا لیکن آپ کی غرض کہ وہ سے جہنم کی طرف آکر دیا جناب آدم نے
 اس کا جواب اس طرح دیا کہ میں نے آپ کی وہ نصیحت میں نہیں اللہ تعالیٰ نے
 اپنی رسالت اور کلام کے شرف کثرت فرمایا آپ کو الٰہی قوربت میں جن میں ہر
 چیز کا بیان تھا اللہ کرکشی کے لیے آپ کو تعزیر و عطا ہوا اور آپ کو بھی
 معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالین نے الٰہی قوربت میں
 موسیٰ علیہ السلام کے جوہر یا پائیس سال قبل آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے
 دریافت کیا کہ آپ کو قوربت میں یہ آیت پیش فرمائی کہ موسیٰ جناب موسیٰ نے فرمایا

لَمْ يَخْلُقْ قَآمًا مِّنْ أَعْمَىٰ ذَا نَفْسٍ يَّالْخُسْفَىٰ ۖ
(مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ)

۸۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الْمِرْيَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا يَحَالَةَ فَرَأَى الْعَيْنُ النَّفْرَةَ وَرَأَى الْإِنْسَانُ الْفُتُورَ وَالنَّفْسُ تَمْلِي وَتُكْسِرُ هَوَىٰ وَالْفَرْجُ يُصَيِّدُ ذَلِكَ وَتَلْبِذُ بِهِ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ فَبَيَّ بَرْدًا يَمْسِيهِ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِرْيَا مَذْيُكَ ذَلِكَ لِامْعَالَةِ الْعَيْنِ رَأَى هَا النَّفْرَةَ وَالْأَذْيَانِ رَأَى هَا الْإِسْتِمَاعَ وَاللِّسَانَ رَأَى هَا الْكَلَامَ وَالسَّيِّدَ رَأَى هَا الْبَطْشَ وَالرَّجُلَ رَأَى هَا الْخُفَى وَالْقَلْبَ يَقْذِي وَيَتَمَلَّى وَيُصَيِّدُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَتَلْبِذُ بِهِ۔

۹۰۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَا رَجُلَيْنِ مِنْ مُّحَبِّينَ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْفُرُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ نَفَضَى عَلَيْهِمْ دَمْعِي فِيهِمْ قَدْ سَبَقَ أَوْفِيئَتَا يَسْتَقْبِلُونَ بِمِمْسَا أَنَّهُمْ بِمِمْسَا نَفْعُهُمْ وَتَبَسَّتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ دَمْعِي فِيهِمْ وَتَصَدَّقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقِسْمُ وَمَا سَوَّيْتُ قَالَهُمَا فَجَوَّزَهَا وَتَقَرَّبَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجُلًا شَاكَ وَآتَا أَخَاهُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتِ وَلَا أَحَدٌ مَّا اتَّزَجَّرِيهِ الرِّسَالَةُ كَأَنِّي كُنْتُ فِي الْإِخْتِصَامِ قَالَ كُنْتُ عَنِّي مُشَفَّقٌ قُلْتُ وَمَنْ ذَلِكَ قُلْتُ عَنِّي لَمْ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ قُلْتُ عَنِّي لَمْ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْعَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاتَّقِمْ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُلُوبٌ بَيْنَ أَدْمَتِهَا بَيْنَ رُصْبَتِهَا

ہوگی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (وہمیرہ) لیکن میں نے دیا اور تھوہرہ گاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی (وہمیرہ) لیکن میں نے دیا اور تھوہرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زمانہ کا حصہ نکھ دیا ہے جو اس کو لایا ہو رہے گا کیر غوا کھ کا زمانہ انی سے دیکھنا اور زبان کا زمانہ بری بات کرنا ہے نفس شہوت دلا کا اور خواہش پیدا کرنا ہے لیکن شرنگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (مشفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زمانہ کا حصہ مقدور ہے جو اس کو یقیناً ملے گا کیر کھ کا زمانہ کھانا کھانا کا زمانہ اسٹان اور زبان کا زمانہ بری بات کہنا ہے ہاتھ کا زمانہ برائی سے کیرنا بریوں کا زمانہ برائی کے لیے پھنادل میں شہوت اور آرزو ہوتی ہے لیکن شرنگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائی کہ کونسا جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوشاں رہتے ہیں کیا وہ جہنم کے لیے مقدمہ کر دی گئی ہے نزل سے کھس باجکی ہے وہ ان پر گندہ رکھی ہے یا مستقبل میں پیش آنے والی جہنم ان کے لیے ہے کہ اسے اور ان پر بندوں، جنت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ نازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الہی سے ہوتی ہے جنت میں۔ جسے تم ہے مہان اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور دل میں برائی اور بھلائی کو ڈالا (مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جہنم میں اور اپنے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ نکاح کروں کیا میں کسی ہو سکتا ہوں ابو ہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکوت ہی فرمایا لیکن جب میں نے جو حق سترہ وہی بات کہی تو آپ نے فرمایا تو پر جو کر رہے دانی ہے اس کو کہو کہ قلم خشک ہو چکا ہے اب قلم خسی ہوئے گا اور وہ کر دیا چھوڑ دو تقدیر پر شا کر جو جاؤ ہو گا وہی جو مقدمہ ہو چکا ہے (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت

کی دوا انگلیوں کے درمیان میں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا
جھکیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اسے دلوں کو چھیننے کے لئے خالق و مالک
ہمارے دلوں کو اپنے بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نوولود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس
کے ماں باپ اس کو یہودیت یا نصرانیت و مجوسیت کی جانب
مائل کر دیتے ہیں جس طرح چار یا یہ لڑا بچہ بنتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس
کرتے ہو اس کے بعد سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر کس نے

پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدل نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے گھر سے برائے اور فرمایا بیشک
اللہ تعالیٰ نہ تو اسے اور نہ سزا اس کے نمایاں شان ہے وہ ترازو کو پسند اور
بند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اہمال دن کے اہمال سے پہلے اور دن
کے اہمال رات کے اہمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے عجائبات
نور ہمال کہیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک
اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو سچا دلائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت چھوٹے ہوتے ہیں اور شب
روز کا غرض اور صفا دن کو نالی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے
آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا غرض کیا ہے اور اس کے دست قدرت کچھ
بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرض پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان دروازوں

تسلیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت اپنے
سے ان ریزے ہیں کہ اس کے دست قدرت چھوٹے ہوتے ہیں اور شب روز کی کوئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منکرین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
ان کے اہمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عبادہ بن مسامتہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مِنْ أَصَابِعِ الْمُرْسَلِينَ لَقَدْ كَانَ جَاحِدًا يُصَوِّرُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَصْرِفَ الْقُتُوبِ صَوِّفْ
قُلُوبَنَا عَلَى مَا تَحْتَكُ -

(رواہ مسلم)

۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُولَدُ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَهُودَ فَإِنْ
أَدْبَحُوا لَهَا أَوْ مَسَّحُوا بِهَا كُفًّا فَتُجْعَلُ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً أَوْ
مَجُوسِيَّةً ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي قَطَرُ
النَّاسِ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِهَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ الْفَتِيمَةُ -

(متفق علیہ)

۸۴- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُقُ اللَّهُ الْبَشَرَ عَلَى الْفِطْرَةِ لَا يَهُودِيَّةً وَلَا
نَصْرَانِيَّةً وَلَا مَجُوسِيَّةً يَخْلُقُ الْفِطْرَةَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ
الْمَلِكِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ
حِجَابُ الشُّرُكِ كَشْفُ الْأَعْوَجِ سُبْحَاتُ قُحُومٍ مَا أَتَاهُ
إِلَّا بِعَمَلٍ مِنْ خَلْقِهِ -

(رواہ مسلم)

۸۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُولَدُ الْبَشَرُ عَلَى الْفِطْرَةِ نَفَقَةً سَحَابٍ لِلَّيْلِ وَ
النَّهَارِ أَوْ يَمُرُّ مَا أَتَقَى مِنْ خَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِنْ
لَمْ يَخُصَّ مَا فِي بَيْتِهِ وَكَانَ قَرْمُشًا عَلَى الْمَاءِ وَبَيْتُهُ الْمِيْزَانُ
يَخُفِّضُ دَرَجَتَهُ - (متفق علیہ)

وَقِي رَوَايَةٌ تَسْلِيْمُ بَيْتِ اللَّهِ صَلَاتُهُ قَالَ إِنَّ شَيْئًا مَلَأَ
سَحَابًا لَا يَخْفِضُهَا شَيْءٌ إِلَّا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ -

۸۶- وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَهْلُهُ يَمَّا كَانُوا عَامِدِينَ
(متفق علیہ)

۸۷- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ
اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبُ الْقَدَرَ فَكُتِبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ
كَائِنْ إِلَى الْآخِرَةِ.

(رواہ ابو یوسفی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ شَرِيفٌ اِسْنَادًا)

۸۸ وَعَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ

عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ قُلْ أَخَذْتُ نَذِيرًا مِمَّنْ خَلَقْتُ لَهُمْ

فَرِيضَةً الْأَيَّةِ قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُسَائِلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَمْرَ لِسِتَّةِ ظُهُورَةٍ

يَحْيِيهِمْ فَأَسْتَحْجِرُ مِنْهُ فَرِيضَةً فَقَالَ خَلَقَتْ هَذِهِ الْفَجْرَةَ

وَرَبْعَ مِائِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَحْمِلُونَ ثَمَرَهَا ظُهُورَةُ بَيِّنَةٍ فَاسْتَحْجِرُ

مِنْهُ فَرِيضَةً فَقَالَ خَلَقَتْ هَذِهِ النَّارَ وَبَعَثَ فِيهَا أَهْلَ النَّارِ

يَحْمِلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَيُصِصُ الْعَمَلُ بِأَوَّلِ سَوْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَمَلَ لِلْجَنَّةِ

اسْتَعْمَلَ يَحْيَى أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ وَثَقِيلٍ

أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْخَلُ بِهَا الْيَمُّ ثُمَّ إِذَا خَلَقَ الْعَمَلَ

لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَ يَحْيَى أَهْلَ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ

ثَقِيلٍ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَنْخَلُ بِهَا النَّارُ.

(رواہ مالك و الترمذی و ابو داود)

۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَمَّا رَدُّنَا

هَذَا إِنْ الْوَكَايَاتِ فَمَا كُنَّا نَدْعَى رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ

لَكُنِي فِي يَدِيهِ الْيَمْنَى هَذَا الْكِتَابُ وَفِي يَدِي الْخَلِيمَةِ فِيهِ

أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى

آخِرِهِمْ فَلَا يَرُدُّ فِيهِمْ وَلَا يَقْصُرُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي

فِي يَدِي هَذَا الْكِتَابُ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيُخْبِرُنَا أَهْلَ النَّارِ

وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يَرُدُّ فِيهِمْ

وَلَا يَقْصُرُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ قُضِيَ الْعَمَلُ سِتًّا

وَسُورَةُ الشُّورِ كَانَ أَمْرًا خَرِجَ مِنْهُ فَقَالَ سِتًّا دُونَ

قَارِئًا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُحْمَلُ لَهَا يَحْيَى أَهْلَ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے
اس کو کہہ کر اگر کوئی قلم نہ پوچھا کیا ممکن ہو کہ تقدیر کو لکھ لکھا اس نے مائیں
تجزیہ اور مستقبل میں ہونے والے سب کچھ لکھ دیا (ترمذی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث شریف ہے۔)

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت
کے بارے میں سوال کیا گیا ترمذی جب پڑھا تو فرمایا

اسے ہی سنی اللہ علیہ وسلم ہم پروردگار سے ہی آدمی کی پشت سے چیز ہونے والی
قدرت کو آزمائش تک حضرت عمرؓ فرمایا میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے ہم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا بیشک اللہ نے جناب
آدم کی تخلیق فرمائی اور ان کی پشت پر پناہ دست قدرت بھرا تو اس سے اولاد

برآمد ہوئی قرآن کے بارے میں فرمایا ان کو جس نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے وہ میری
مترجیب دست قدرت بھرا تو اس سے پھر اولاد نکلی تو اس کے بارے میں یہ بتایا

نے فرمایا یہ لوگ جس نے دوزخ کے لیے بنائے ہیں یہ جہنم کے لیے کام کریں گے
اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری عمر کیا ضرورت ہے

تو سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو مکتبیٰ بناتا ہے اس سے
جنتیوں جیسے کام کراکتب لکھا اس کا جنتیوں جیسے کام کرتے ہوئے فائز ہوگا

جس کے سبب اس کا دوزخ نہ ہوگا اور جب کسی بندہ کو دوزخی کے لیے پیدا کیا
تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرتے گا اور اس کام پر اس کا فائز ہوگا جس کے سبب وہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سامنے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کسی ہیں یا ماخرین نے

عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہ جانتے ہیں آپ ہمیں بتادیں فرمایا کہ یہ
کتابیں اللہ رب العالمین کی طرف ہیں اور پہلی اللہ والی کتاب میں اہل جنت

کے نام مع ولایت و قبائل کا تفصیل کے ساتھ درج ہیں پھر آخر میں ان کی
انحال تعداد و درجہ کی گئی ہے جو یہی قیامت تک اضافہ و کمی ممکن نہیں پھر ان میں

ہاتھی کی بابت اشارہ کر کے فرمایا اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپ و املاہ
اور قبائل کے نام درج ہیں پھر ان کا اجمال بھی آخر میں موجود ہے جس میں قیامت

تک اضافہ و کمی ممکن نہیں ہے سن کر مسلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ اب اس
کی کیا ضرورت جب سب کچھ لکھا یا چکا اور امر مقدم ہو گیا ہے سرکار نے فرمایا

قَالَ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ فَإِنْ صَلَاحٌ النَّارِ يُخَفِّضُ كَلْبَهُمْ
أَهْلِي النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ شَرٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّيْهِ قَتَبَانِ هُمَا كَلْبٌ قَالَ فَرَعَرْتُ رَجُلًا
مِنَ النَّبِيِّاءِ قَرْنَيْنِ فِي النَّجَّةِ وَفَرْنَيْنِ فِي الشَّعْرِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰ - وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ لِي لَيْسَ لِي شَيْءٌ دَدًا وَدَدًا تَدَاوِي بِهِ وَنَقَاةٌ
تَنَقِّيهِمَا هَلْ تَرُدُّهُنَّ قَدَرًا اللَّهُ شَيْءٌ قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَقَضَى
حَتَّى اخْتَرَدَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ أُنْفُوقِي فِي وَجْهِهِ حَتَّى كَانَتْ
فَقَالَ أَيْهَذَا أَمْرُهُمَا أَمْرِي هَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ فَأَهْلَكَ
مَنْ كَانَ مَبْدُوكُمْ حِينَ تَتَنَازَعُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ

حَدَّثَنِي -

۹۲ - وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قِصْفَةِ قَبْضَتَيْهِ مِنْ جَمِيعِ
الْأَرْضِ فَجَاءَ بِهَا آدَمُ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَ
الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالنَّحْلُ وَالْحَرِيُّ وَالْقَبِيضُ
وَالْقَلْبِيُّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۹۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ خَلَقَ خَلْقًا فِي ظُلُمَةٍ
فَأَنَّى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِمْ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ فَهُوَ
وَمَنْ أَخْطَاةٌ فَهُوَ فَإِنَّكَ أَقُولُ حَقًّا الْقَلْبُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۴ - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳

تم اپنے اعمال کو درست کر کے قرب الہی حاصل کرے جو جہنمی کا فائز ہو جائے
یہ تا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرے تاہم وہ جہنمی کا فائز ہو جائے
ہوگا اگرچہ وہ اس درمیان میں کتنے ہی نیک کام کرے تاہم اس کے بعد سرکار
نے اس کو تاول کو جس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احکام ختم
فرما دیے اب جہنمی جنت اور دوزخی دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

۱ - یہ ابو خزیمہ تابعی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انبیاء تعویذ پر ہم کرتے ہیں یا وہ ان
علاج کرتے ہیں یا بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ فرمایا
کہ یہ چیزیں بھی تقدیر کا حصہ ہیں (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر
بحث کر رہے تھے اس پر آپ اراغی کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے خفا
والہ ہو چکا کہ ہر ایک کا اندازہ کہ وہ ان کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں
سرخ آمار کے لئے نچر رہے تھے تھے آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو
کا حکم دیا گیا تھا کیا میری اجازت کا مقصد ایسا تھا کہ گفتگو کے لئے پہلے لوگ
نے جب اس موضوع پر گفتگو کیا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے ہیں قسمی کہتا ہوں یا نہیں
قسمی کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ میں تکرار کرنا ترمذی، احمدی روایت کو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا
فرمایا پھر تمام خطائے زمین سے حاصل کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاک میں رہا
ان میں سے سونے سفید اور کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم و سختی ہیں اور تند و نرمی ہونا
سبھی ہیں اور پاک بھی۔

(احمد - ترمذی - ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا
اور ان پر نور کی بجلی فرمائی جس کو یہ نورانیست بن گئی اس کو ہدایت نصیب
ہوئی اور جس کو اس نورانیست سے محروم ملا وہ گمراہ و سرکار سے فرمایا اسی لیے
میں کہتا ہوں کہ ظلم الہی پر ظلم مشک ہو چکا ہے (احمد و ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ يَا مُغْلِبَ الْقُلُوبِ بِكَتَ قَلْبِي عَلَى
دِينِكَ فَغَلَبْتُ يَا نَجِيَّ اللَّهِ أَمَّا بَيْتُكَ فَبِمَا جِئْتُ بِهِمْ فَهَلْ
تَحَاكُّ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ لَنْ أَلْعَلَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إَصْبَعَيْنِ مِنْ
أَصَابِعِ اللَّهِ يُغْلِبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ

(رواہ الترمذی فی دلائل مآجہ)

۹۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرَيْشِيَّةٍ يَأْرِضُ فَلَاةٌ يَفْلِيهَا
الرَّيَّاحُ كُلُّهَا أَلْيَطْنُ

(رواہ احمد)

۹۶- وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُمَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ قِسْمَاتٍ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ
وَالْجَنَّةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

(رواہ الترمذی فی دلائل مآجہ)

۹۷- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْدَانِ مِنَ أُمِّي لَيْسَ لَهَا فِي الْأَسْكَاهِ
تَصِيبٌ فِي الْمَرْجَةِ وَالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۹۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّةٍ نَفْسٌ وَفِي أُمَّةٍ نَفْسٌ وَفِي أُمَّةٍ نَفْسٌ
الْمَكِيدُ بَيْنَ الْقَدَرِ

(رواہ ابوداؤد ودری الترمذی فی حقہ)

۹۹- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَدَرُ مَجْرُوسٌ هَلْ فِي الْأَمْرِ مَنْ مَرُوضُوا فَلَا تَعُودُ وَهُمْ
قَرَانٌ مَا لَوْ فَلَا تَشْرَبُوا دَهْرًا

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۰۰- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَفْكَرُوا حُكْمَهُ

(رواہ ابوداؤد)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے دل کو بچھرنے والے میرے دل
کو اپنے دین پر قائم فرما دے گا وہی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ
ہم آپ پر اللہ جو آپ لائے اس پر ایمان لائے میں کیا اب بھی آپ ہماری دُ
ستِ غوث کہاتے ہیں سرکار نے نہایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت
کی درانگیوں کے درمیان ہیں انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے ترمذی ابن
حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی جیسی ہے یہ اللہ عزوجل کا ہے اور ہمارا اس
کو چھٹی رہتی ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہے۔

(روایت احمد)

حضرت ابی کریم اللہ وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو تا جب تک کہ وہ ان چار
باتوں پر ایمان نہ رکھے کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے (۲) اور میری راست
کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ جسوعت فرمایا ہے (۳) اور
اور میرے بعد خاصے جانے پر ایمان رکھے (۴) اور تقدیر پر ایمان رکھے (۵) ترمذی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں یہاں کا اسلام میں کوئی نقصان
نہیں ہو گا وہ جو اللہ اور تقدیر میں اسے توغی نے روایت کیا اللہ کا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے نزدیک اللہ عزوجل سے کہو کہ میں نے
امان کی حمد تو ان کا مستحق ہونا ہو گا اور یہ ان لوگوں کو بیش اسے کا تقدیر
کے منکر میں ترمذی۔ ابوداؤد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قدر یہ کہ لوگ
اس امت کے جو سبوں کے مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو
اگر مریاں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو (ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تقدیر لوگوں کے ساتھ نہ تو اٹھو نہ ٹھو اور نہ انہیں اپنا کام نہ کرو۔
(ابوداؤد)

كُلُّ شَيْءٍ هُوَ خَالِقٌ لَهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ
بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَأْسَيْنِ مِثْقَالَ مِثْقَالَيْنِ لَوْ رُفِعَ عَرْشُهُمْ عَلَى
أَدَمَ فَقَالَ آي رَبِّ مَنْ هُوَ لَأَقَالَ ذُرِّيَّتَكَ قَدَّايَ رَجُلًا
وَمِنْهُمْ فَاعْجَبُوا وَيَعِيشُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آي رَبِّ مَنْ
هَذَا قَالَ دَاوُدُ قَالَ آي رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عَمْرَهُ قَالَ سِتِّينَ
سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عَمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَلْفَعْنِي عَمْرًا أَدَمَ إِلَّا رُبْعِينَ
جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَدَمُ أَكْمَرُ بَنِي عَمْرِي أَرْبَعِينَ
سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تَعْطَهَا ابْنُكَ دَاوُدَ فَجَعَلَهَا أَدَمُ فَجَعَلَتْ
ذُرِّيَّتُهُ وَلَيْسَ أَدَمُ فَكُلَّ مِنَ الشَّجَرَةِ فَتَبَيَّنَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَ
خَطَا أَدَمُ وَخَطَا ذُرِّيَّتُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱ وَعَنْ أَبِي الدَّارِ أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْأَنْفَ عَيْنَيْنِ خَلَقَ لِقَضَاءِ نَفْسِهِ النَّبِيَّ
فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ بَيْضَاءَ وَكَأَنَّهُمُ الدَّارُ وَضَرَبَ نَفْسَهُ الْيَمْنَى
فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ سُودَاءَ وَكَأَنَّهُمُ الْحُمْرُ فَقَالَ لَلَّذِي فِي عَيْنَيْ
إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَايَ وَكَالِلَّذِي فِي يَمِينِهِ الْيَمْنَى إِلَى النَّارِ
وَلَا أَبَايَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۲ وَعَنْ أَبِي نُفْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَعُوذُ بِهِ وَهُوَ يَكْفِي فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ مَا يَكْفِيكَ الْكَفِيلُ
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَأْنِكَ ثُمَّ
أَقْرَأْ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَكَذَلِكَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِسَبْعِينَ
قَبْضَةً وَآخِرُهَا بِالْيَمَنِ الْآخِرَى وَقَالَ هَذِهِ لِي وَهَذِهِ
لِي وَهَذِهِ وَلَا أَبَايَ وَلَا أَدْرِي فِي آيِ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت ہر پناہ دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن
کو قیامت تک پیدا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں فردود لیست
فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے نہیں کیا جناب آدم نے رب کریم سے دعا کی
کیا خداوند ایکون میں باخلاق و مالک نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں ایک
شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور اسے دریافت کیا خداوند
کہ ان میں جناب ملائکہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوند ان کی عمر
کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوند انہیں میری عمر میں
پالیس اور دس سال کر کے منی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام
کی عمر کے پالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے
فرمایا کیا میری عمر کے پالیس سال باقی نہیں ہیں تو جناب ملائکہ نے فرمایا کیا
آپ نے اپنی عمر میں پالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دینے تھے تو جناب آدم نے انکار
کر دیا اس لیے ان کی زندگی میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم نے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ مر کر آنے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی
انکے داہنے کان سے ہر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت جو مردوں کی
طرح نکلی جو صاف شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کان سے
پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور گھٹے کی طرح تھی اس موقع پر رب
تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یا میں بائیں والی ذریت صاف اور

میری ذات بے نیاز ہے یا میں بائیں طرف والی ذریت جھنجھی ہے (احمد)
حضرت ابو نعروہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک صحابی جن کا نام ابو عبد اللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے
تو انہیں روتا ہوا پایا جب انہیں سوال کیا جناب رسول کا کیا سبب کیا آپ سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم جو کچھ خیال لو مٹنی انہیں کتراؤ اور کھل کر
مدد کرو یہاں تک کہ آخرت میں مجھ سے حقائق کو ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نہیں ابو عبد
نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبھلے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کی
سطح میں ایک جماعت کو لیا اور وہ مری جا رہی تھیں دست قدرت کا ٹھکانا اور انکا ٹھکانہ
ایک جانب (دست کی طرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوسرے طرف)
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ مری اور روزِ محشر میں اور میری ذات بے نیاز ہے ابو عبد اللہ کہتے ہیں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَى الْأَنْفُسَ مَا تَكُونُ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ جَبَلِ زَالٍ عَنْ مَكَانِهِمْ قَصِيصًا قَوَّهَ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ جَبَلِ تَعْيَرٍ عَنْ خَلْقِهِ فَلَا تُصَيِّرُوا قُرَابَ فَإِنَّهُ يَصْطَلِي مَا جَبَلِ عَلَيْهِ - (رواه أحمد)

۱۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ يُعَيِّدُنِي فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعَلَ مِنَ النَّفَاةِ الْمَسْمُومَةِ الْكَلْبِي أَكَلَتْ قَالَ مَا أَصَابَ بَنِي خَنِي وَمِنْهَا الْإِذَا هُوَ مَكْتُوبٌ عَلَى دَامٍ فِي طَبَقَتِهِ - (رواه ابن ماجه)

بَابُ اثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۱۷ عَنْ الْأَبَوَاءِ ابْنِ عَزَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سِيلَ فِي الْقَبْرِ يَسْأَلُ أَنْ لَكَ اللَّهُ دَابَّ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَوَلَّى تَعَالَى يَسْأَلُ اللَّهُ الْكَافِرُ أَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى اللَّهُ الْكَافِرُ أَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سَأَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يَسْأَلُ مَنْ رَيْكَ فَيَقُولُ رَيْكَ لَعَنَهُ وَبَنِي مُحَمَّدًا

(متفق عليه)

۱۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَلَوْ لِي عَنْ أَصْحَابِي لَأَنَّهُ لَيَسْمَعُ دَرَجَةً يَحْيَاهَا أَنَا هُوَ مَكْتُوبٌ فَيَقُولُ إِنْ يَقُولُ مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَوَلَّى فَيَقُولُ لَمْ أَظْهَرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَجَبْتُكَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنی والے واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو سچ مان لو لیکن اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ (راحمہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو نہ ہر آلہ و بکری کا گوشت کھالینے کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت مقرر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے سنی تھیں وہ رہی تھی (راحمہ)

عذاب قبر کا ثبوت پہلی فصل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی اللہ ہے اور اللہ کے رسول ہیں کیونکہ زمان الہی یہ ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول حکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کا زندگی میں ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت کریمہ یُسْأَلُ اللَّهُ الْكَافِرُ أَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَذَابِ قَبْرِ بَارِے میں نازل ہوئی۔ جب مرد سے پوچھا جائے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملک بند کو جب قبر میں رکھے گا اس کے ساتھی واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوڑوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس فرشتے آتے ہیں ہر اس مرد کو پوچھتا ہے کہ اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اب اس سے فرشتے

قَالَ اخَذَ اللَّهُ الْعَيْتَاقِي مِنْ ظَهْرِي اَدْرَيْتُمْ اَنْ يَغِيْرَ عَرِيْكَ
فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِي كُلَّ ذُرِّيَةٍ ذَرَاَهَا فَتَرَاهُمْ بَيْنَ يَدَيَّ
كَالَّذِي رَأَيْتُمْ يَوْمَهُمْ قَبْلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا
اَنْ تَنْزِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَعْلَمُوْنَ
اِنَّمَا اَشْرَكْنَا اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ
اَفْتَهِيَ كِتٰبًا بِمَا فَعَلَ الْبٰطِلُوْنَ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۴ وَعَنْ اَبِي اَبِي كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قُلْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ نَبِيِّ اٰدَمَ مِنْ ظَهْرِهِ ذُرِّيَّتَهُمْ
قَالَ جَعَلَهُمْ جَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاَسْتَخَذَهُمْ
فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ اخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِيْنَ قَالِ اَسْمِعْهُمْ
عَلٰى اَلْقِسْمِ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالِ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ
عَلَيْكُمْ الشُّلُوْبَ الشَّيْءَ وَالْاَمْرَ فَيَنْتِزِعُ الشَّيْءَ وَاشْهَدُ
عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اَدْرَا اَنْ تَعْلَمُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا
اَعْلَمُوْا اِنَّهُ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رِبَّ غَيْرِيْ وَلَا تَشْرِكُوْا فِيْ
شَيْءٍ اِنِّيْ سَاسِدٌ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يَنْزِلُوْنَ وَتَكْفُرْ عَنْهُ يَوْمَ
يُمِيْنًا قَالِ اَسْمِعْهُمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى اَنْتَ رَؤُفٌ
رَّحِيْمٌ لَا رِبَّ لَكَ غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ كُنَّا لَعَنُوْكَ فَاَقْدُوْا بِذٰلِكَ
وَرَفِعَ عَلَيْهِمْ اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ قَرَاىَ الْغَفٰى
وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةَ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ
تَوَكَّلْ سَوِيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَمْتُ
اَسْكُرُ وَرَاىَ الْاَنْبِيَاةَ فِيْهِمْ مِثْلُ الشُّوْبِ عَلَيْهِمُ
النُّوْرُ خُصُّوْا يَوْمَئِذٍ اَحْسَرٰى الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَ
هُرُّوْهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلَا اَخْذَ تَارَةً مِنَ النَّبِيَّةِ
وَيَمَّا فَهِمُوْا قَوْلَهُ يَوْمَئِذٍ اِبْنُ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ
الْاَمْوَاجِ فَارْسَلَهُ اِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَعَبَّاتٌ
عَنْ اَبِي اَنَسَةَ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۵ وَعَنْ اَبِي الدَّادِ اَوْ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ نُوْرٍ

جناب آدم کی پشت کا ذریت سے عہد و عیاق واری نعمان میں میدان عرفات
میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو برآمد کر کے
چند نشوونما کی طرح پھیلایا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا
رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں رب نے
فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے اپنے
کیا تھا اور یہ نہ کہنا کہ اولاد تھی کیا اسے رب تعالیٰ تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کو
سے پاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ
رب کریم فرما لکھ (ترجمہ آیت) جب اللہ تعالیٰ نے نبی آدم کی پشتوں سے ان کی
ذریت کو نکال دیا فرماتے ہیں ان سب کو حج فرمایا اور ان کو مختلف اقسام میں تقسیم
کیا ان کو صورت عطا کی نطق کی صلاحیت دی تو وہ بوسے پھر اسے عہد و عیاق لیا
اور ان کی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر مسلم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا
کیوں نہیں تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے
والد جناب آدم کو گواہ بنانا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے
غافل تھے اور یہی جانتے تھے جان تو کر میرے سوا نہ کوئی معبود ہے اور نہ کوئی
رب الہا میرے ساتھ کوئی شریک نہ تھے اور میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا
جو میرا عہد و عیاق تم سے یاد دلائے رہیں گے اور میں تم میں رہبریت کیلئے کتاب نازل
کر دوں گا تب ان سب نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو تمہارا رب

اور ہمارا معبود خیرے سوا نہ کوئی تھا اور یہ ہے اور نہ کوئی تیرے سوا معبود ہے اس کے
بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان
میں غنی بھی تھے اور فقیر بھی خوبصورت بھی تھے اور بد صورت بھی تب آدم علیہ السلام
نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوند تو نے سب کو ایک جیسا کیوں نہ بنایا ادب تعالیٰ نے فرمایا
میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا لشکر ادا کیا جائے جناب آدم نے اس میں
انبیاء کو دیکھا کہ وہ (اندھیرے میں) پراغوں کی مانند ہیں ان پر خاص قسم کی نوا
تھی ان سے جس طرح عوام سے عہد لیا گیا اس طرح انبیاء سے بھی عہد لیا گیا جسکی جانب میں
آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا جتنے انبیاء سے عہد (آیت کے دو حصے حصہ یعنی
ابن مریم تک جو کہ ان اوراق میں موجود تھے اور انہیں حضرت مریم کی طرف بھیجا گیا حضرت ابراہیم
بن کعب راوی حدیث بنا کرتے ہیں کہ رسول حضرت مریم کے منہ کے رات میں ہم میں انہوں نے
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم جوار

يَوْمَ مَقْعَدِائِهِمُ الْجَنَّةِ فَيَرَىٰ كُلُّ جَبَلٍ مِّنَ الْأَرْضِ عَرْشًا
الْكَافِرُ يَتَكَلَّمُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مَقُولًا
لَّا أَدْرِي كُنْتُ أَهْلًا مِمَّا يَقُولُ الْأَنفُسُ يَقُولُ لَوْلَا ذُرِّيَّتِي
وَلَوْلَا تِلْكَ بَيْتٌ يَبْتَغِيهِ مِنْ حَيْثُ يَبْتَصِحُونَ فَصِيبُهُ
صِيبُهُ يَسْتَصِفُّهَا مَنْ يَلِيهِ عَذَابُ السَّعِيرِينَ

(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَصَّارِيِّ)

۱۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَمُتَ أَمَاتَ عَرْصٌ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ بِأَعْدَاةٍ وَالْعَشِيرَةُ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَبْرُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَبْرُ أَهْلِ النَّارِ
فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۱۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَادَ ذَلِكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَواتِهِ
صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۱۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاكِيَةِ لَيْسَى النَّجَّارِ عَلَى بَعْدَةِ لَدَا مَعْنُ
مَعَهُ إِخْوَانَتُ بِهِ كُنَّا كُنْتُ تَلْفِيزُهُ فَلَمَّا أَقْبَرْتُهُ أَوْ
خَمْسَةً فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ قَالَ
رَجُلٌ أَنَا قَالَ كَمْ مَنَى مَا تَوَلَّوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ إِنَّ
هَذِهِ الْأُمَّةَ تَبْتَغِي فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَلْفُزُوا لَدَعَوْتُ
اللَّهُ أَنْ يُسَمِّعَهُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِرُحْمِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھنے کے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو
جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال
ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ
کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا کہ تو تو نے جانا اور نہ
بڑھا اس وقت اس کو یہ کہے کہ کوفہ سے عرب لگائی جاتی ہے جس سے اس کی صحیح ٹھکان
ہے لیکن یہ آواز جن انسان کو سنائی نہیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ) (لفظہ غایم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح
و شام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر مومن ہے تو جنت اور اگر کافر
ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اس کیطرت
اٹھایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک
یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا ذکر کئے کہا کہ اللہ تعالیٰ
میں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے سرکار سے
عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے حضرت
عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی غلامی نہ دیکھی جس کے
بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک
مترتبہ بنی نجار کے بارے کے قریب تھے سرکار اس وقت حجر پر سوار تھے جو
انتہائی شوخی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار حجر سے گر جائیں وہاں پانچ یا
چھ قریب تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے
ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے
انہوں نے کہا یہ حالت مشرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت
قبر میں آ رہی ہے لیکن یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ
دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو میں قبر کے عذاب کو سناؤ جس کو
میں سنا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب
قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوند! ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

تَعُوذُوا بِاللهِ مِنَ الْغِيَةِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ
 بِاللهِ مِنَ الْغِيَةِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
 قَالَ تَعُوذُوا بِاللهِ
 مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
 (رواہ مسلم)

کرتے ہیں سرگارتے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا کہ
 اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرگارتے فرمایا ظاہر و باطن گنتوں
 سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن گنتوں سے پناہ مانگی سرگارتے پھر
 ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطن گنتوں سے پناہ طلب کرو جسے اللہ سے ظاہر و باطن گنتوں
 سے پناہ مانگی تو سرگارتے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ہم نے کہا

دوسری فصل

۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُيِّرَ النَّبِيُّ أَنَاهُ مُلْكًا أَوْ دَارًا أَوْ مَنَاقِبًا
 يُقَالُ لِكُلِّ هَذَا الْمُسْكِرُ وَلَا خَيْرَ الْكِبَرِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ
 تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ كَوْنُ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللهِ
 وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا أَنْتَ يُضَمُّ لَكَ فِي
 قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَادِي بِهِ ثُمَّ يَقَالُ
 لَهُ تَهْنِئْ فَيَقُولُ أَرْجِعْ إِلَى أَخِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ سَخِرَ
 كَتَمْتُمُ الْعَرُوسَ الَّتِي لَا يُؤْخِطُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ
 حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا
 قَالِ يَمْعُكَ النَّاسُ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَذَرِي
 فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلَّذِي
 النَّبِيُّ عَلَيْهِ فَيَنْتَقِبُهُ عَلَيْهِ فَتَقُولُ أَهْلًا عَفَا بِيْزَالُ
 فِيهَا مَعْدًا بِأَخِي يَبْعَثُهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ
 (رواہ الترمذی)

میں اور اس وقت کہ اس عذاب میں سے کسی کو بچا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جائے تو فرشتے سیاہ ردائی والے آنکھوں والے قبر میں
 آتے ہیں انہیں سے ایک کو ٹھکرا اور دوسرے کو ٹھیکر کہا جائے اور وہ مردے سے حضور کے
 بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں اچھا کیا کیا کرتا تھا اگر مردہ ایسا نڈر ہے تو کہتا ہے
 کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رسول اللہ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اگر شہادت
 پر مضطرب تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس مردے
 کیلئے ستر ستر گز قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور
 فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سو جا تو مردہ کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر
 دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلے رات کی دلہن کی طرح سو جا
 جس کو گھر کا سب سے محبوب فری جگاتا ہے۔ پھر وہ سوتا ہے تو اس کو اس کے
 ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہو جائے تو وہ
 فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے کہے (رسول اللہ) بارے میں سنا وہ یہ ہیں
 بھی کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا محبوب یہی
 ہو گا اس کے بعد زمین سے کہا جائے تو قریب ہو جا تو زمین اس قدر مستحکم ہے اور قبر
 اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں چلی جاتی

حضرت بلال بن عابد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے لڑکے
 میت کے پاس وہ فرشتے آتے ہیں اور مردے کو جھاتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ
 کہتا ہے تیرا رب اللہ ہے وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کب ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اسلام ہے
 وہ کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے کہتے ہیں کہ تیرا رب جوش کی گئی تھا مردہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں
 فرشتے کہتے ہیں ہمیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ان پر ایمان آیا

اور اس کی تصدیق کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا اے اللہ تعالیٰ مسلمان
 بندوں کو قول حکم پر ثابت رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک منادی

۱۲۳ وَكَانَ الْبَرَاءُ ابْنُ قَارِظٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيَّ مَنْ كَانَ فَيُجَلِّسَانِ فَيَقُولَانِ
 لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولَانِ لَنَا مَا دِينُكَ فَيَقُولُ
 دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُؤْمِنُ بِكُمْ
 فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ
 كِتَابَ اللهِ فَأَمْنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ قَوْلَهُ يَنْبَغِيْتُ اللهُ
 الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْآيَةُ قَالَ فَيُنَادِي مَنَادٌ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْلُطَ عَلَى الْكَافِرِينَ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ
 بَيْتًا تَهْتِكُ وَتَلْدَغُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ بَيْنَهُمَا
 لَفَجْرٌ فِي الْأَرْضِ مَا أَتَيْتَ خَفَرًا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَدَرَوِي
 الْبَرْمِيُّ فِي تَحْوَةِ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلًا تِسْعَةً وَتِسْعُونَ.

تیسری فصل

علیہ وسلم نے فرمود کہ قبر میں تیس سو تیس گھر ہوں گے
 جو اس کو قیامت تک ڈسنے میں آئیں اور اگر ان میں ایک سانپ بھی
 زمین پر چھنکار مارے تو زمین کی سرسبزگی ختم ہو جائے اور آسمان پر جنگ
 (داری نرندی) اور ترندی سے نثار سے کی جگہ شتر کہا ہے۔

۱۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ جَعَلَ ثَوْبِي فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ وَنُصِيَ
 عَلَيْهِ سَبْعِمِائَةِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَبْنَا طَوِيلًا
 ثُمَّ كَبَّرَ كَبْرًا فَنُصِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ هَذَا كَبْرًا
 قَالَ لَقَدْ نَفَّخَانِي عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى
 قَرَّحَهُ اللَّهُ عَنْهُ.

(رواہ احمد)

۱۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هَذَا النَّبِيُّ يَحْكُمُ لِمَا أَمَرَ بِهِ وَنُفِخَتْ لَهُ أَبْوَابُ
 السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ نَفْسًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِقَاءَهُ
 صُبَّةً ثُمَّ قُبِرَ عَنْهُ.

(رواہ الشافعی)

۱۲۹ وَعَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبْتُ كَذَا كَرَفَسْتُ الْقَبْرَ الَّذِي يُعْتَقَرُ
 فِيهَا الْعَرُوقُ فَلَمَّا ذُكِرَ ذَلِكَ لِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَجَعَلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 هَكَذَا أَفْعَادَ النَّاسِ حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَقْبَهُمْ فَكَلَّمَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنْتُ فَجَعَلْتُ لِي رَجُلِي
 قَرِيبٌ مِنِّي أَيْ بَارِكَ اللَّهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ قَدِيمٌ قَالَ قَالَ قَدْ أُدْخِلَ إِلَى أَمْرِهِ
 تُغْتَبُونَ فِي الْقَبْرِ قَرِيبًا مِمَّنْ وَثَنَ النَّجَالِ.

۱۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 أَدْخِلَ النَّبِيُّ الْقَبْرَ مَوْتَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے سرکار
 نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو بند کر کے
 مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح اور اذکار اور ہم
 بھی حضور کے ساتھ ہمت و درجہ تسبیح و تہلیل کرتے رہے اس کے بعد سرکار
 نے مجھ پر بھی توہم بھی سرکار کے ساتھ پڑتے رہے بعد میں ہم نے تسبیح
 تین سو و تیس سو بار تک کہ میں یہ تو اپنے مرزا پر مجھ پر ہر ہر

تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرمادی (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہیں جس کے لئے عرش الہی بل گیا آسمان کے دروازے
 کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پہلے ان کی
 قبر چھینچی گئی جس طرح چھینچی جاتی ہے پھر اس میں وسعت فرمادی گئی۔
 (نسائی)

حضرت اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے
 فتنہ قبر کے بارے میں کہیں کہ انسان مبتلا ہے ذکر کیا اس خطبہ کے دوران حاضرین
 دعا میں لگے کہ روئے لگے بھاری امام نسائی نے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ حدیث
 کو نقل کیا تو لوگوں کی گریہ و زاری کہ آواز میں میری سماعت اور سرکار کے کلام کے
 درمیان مزاحم ہوئیں اور میں سرکار کا کلام نہ سنی سکی جب انکار و ناکم ہوا تو میں
 نے اپنے قریبی شخص سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے کہ سرکار نے انسانی
 کلمات کیا فرمائے تھے تو ان صاحب نے تمہارا سرکار نے فرمایا تمہارے پاس
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر کے ماحول

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرمادی (احمد)

فَيَجْلِسُ يَسْمَعُ عَيْنِيهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصْرِي -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ يَصُورُ إِلَى الْعَذَابِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ قَرِيعٍ وَلَا مَشْغُورٍ كَمَا يَقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ يَقُولُ كُنْتُ فِي الرِّسَالَةِ كَمَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ سَاحِدًا بِالْبَيْتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْتَهُ كَيْفَ قَالَ لَهُ هَلْ نَأَيْتَ اللَّهُ فَيَقُولُ مَا يَكْبِي لِاحْتِإَانِ يَرَى اللَّهُ فَيَعْتَرِجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ كَيْفَ يَخْطُهَا بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا دَوَّكَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَعْنَاكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تَبِعْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ يَسْمَعُ الرَّجُلُ الشَّوْءَ فِي كَبْرِهِ فَذَرَعًا مَشْغُورًا كَيْفَ قَالَ لَهُ فِيمَا كُنْتَ يَقُولُ لَا أَذِيْعُ فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَعَلْتُ فَيَلْتَمِزُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى نَهْرٍ فِيهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا صَوَّفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَىهَا يَخْطُهَا بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَعْنَاكَ عَلَى الشَّقِيقِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تَبِعْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کئی نعمتوں سے بھر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کا کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو نعمت کر رہا

بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنت پر عمل اور یقین

پہلی فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کئی کئی باتیں

۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

فَقَدْ رَدَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَابَعْتُ قُرْآنَ خَيْرِ الْحَيَاتِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَيَاةِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مَحَدٌ فَأَتَاهَا وَكُلَّ يَدَّ عَنَّا صَلَاحًا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴- وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْقِضُ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ تِلْكَ مُلْجِدَانِي الْحَدَامُ وَمُتَّبِعِي فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُتَّبِعِي هِمَامِي مَسْلُومٌ يَغِيرُ حَقِّي لِي يُؤْتِيَ دَعَا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَعْيُنٍ يَنْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ آتَى وَبِيلَ وَمَنْ آتَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ آتَى.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۶- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْكَ مَلَكَةٌ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَائِبٌ فَقَالَتْ إِنَّ لِي صَاحِبًا كَوْهًا مَثَلًا قَاضٍ لَوْ لَكَ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ لَكَ تَائِبٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَكَ الْعَيْنُ تَائِبَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ وَجْهِ بَنِي دَاوُدَ جَعَلَ فِيهَا مَادِيَةً وَبَعَثَ خَاصِيًا فَحَمَلَ أَجَابَ النَّاسَ دَخَلَ الدَّارَ وَآخَلَ مِنَ الْمَادِيَةِ وَمَنْ لَمْ يَجِبِ النَّاسَ لَمْ يَجِبِ الدَّارَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ الْمَادِيَةِ فَقَالُوا أَوَلَوْ هَاكَ يَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ لَكَ تَائِبٌ قَالَ بَعْضُهُمْ لَكَ الْعَيْنُ تَائِبَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالنَّاسُ مُحَمَّدٌ مَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَفُجِدَ قُرْبَى بَيْنَ النَّاسِ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی جو اس میں پہلے سے نہ تھی۔ وہ عمل یا اسکا کرنا والا مردود ہے (متفق علیہ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد سترین بات قرآن کریم ہے اور پڑھنے میں بر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فائدہ ہے اور پڑھنے میں جو دین میں زنجاد کی گئی اور دین میں ہر نئی بات گمراہی ہے۔

(بخاری)

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ ستر میں حرم پر بے راہ روی کرنے والا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی رسوم کو پٹانے والا اور خونِ مسلم کا ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کو پہلے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کیا مطلب ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ داخل جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے تو کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے تو یہ آپس میں کہنے لگے تمہارے لئے اس معزز شخصیت کی ذات ایک مثال ہے اس کو بیان کروا لیا میں سے بعض نے کہا آپ آرام فرما رہے ہیں تو بعض نے کہا بظاہر تو سو رہے ہیں لیکن آپ کا دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے کہا کہ آپ کی مثال اسی ہے کہ ایک آدمی نے مکان بنایا اور اچھے کھانا تیار کر کے کسی کو بھیج کر لوگوں کو کھانے کیلئے بلا دیے پس جو بلائے والے کی بات مان کر آیا اور اسے کھانا کھایا اور جس شخص نے بلائے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس سے آکر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپس میں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا آپ کی آنکھیں معروض خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلائے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ

کی نافرمانی کی اور جو اس میں پہلے سے نہ تھی وہ عمل یا اسکا کرنا والا مردود ہے

۱۳۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْدَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانُوا يَقُولُونَ مَاذَا نَقُولُ إِنَّ هَذَا رَجُلٌ مِمَّنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَا اللَّهُ لَهُ مَا تَقَعَّدَ مِنْ دَنِيَّتِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا إِنَّا قَالُصَلَّى النَّبِيِّ أَهْدَىٰ وَأَقْوَمُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَهْوَمُ الْفَقَارَ أَهْدَىٰ وَلَا أَقْوَمُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَعَزُّ الْبَيْتِ أَهْلًا وَأَزْوَاجُ أَهْلٍ أَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُمْ الثَّلاثَةُ فَلَمَّحُوا كَمَا أَوْكَدَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ لَأَحْسَنُكُمْ فَلَهُ مَا تَحْكُمُ لَهُ لِيَكُنِيَ أَهْوَمُ وَأَقْوَمُ وَأَصْبَىٰ وَأَزْوَاجُ الْبَيْتِ أَهْلٌ كَرِيبٌ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ بِمَيِّتٍ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ لِيَّ فَنَزَلَهُ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَسْتَرْكُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا قُوا أَفْعَالِي لَا عِلْمَ لَهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهْ خَشْيَةً.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۹۔ وَعَنْ زَادِجِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ قَدِمَ مَرْيَمُ بْنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُؤْتِرُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا إِنَّا نَصْنَعُ قَالَ لَكُمْ تَوْلَا تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَنَزَلَهُ فَنَقَضَتْ قَالَ كَذَبُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَجِدْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ أَفْعَلْتُمْ بَشَرًا قَالُوا قَدْ رَأَيْنَا قَالُوا إِنَّا نَسُو.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۔ وَعَنْ أَبِي مُوَسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَقِيلٌ وَمَقِيلٌ مَا يَعْتَقِلُ اللَّهُ بِهِ كَمَقِيلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا كَذِبُ رَأَيْتُ الْجَيْشَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکارِ اکرام کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے انکو کم سمجھا کہنے لگے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایک نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزاروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکارِ شریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ زیادہ دینا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں رہے یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی یعنی ترک کر دیا لیکن لوگوں نے اس صورت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوات کے بعد فرمایا کہ کوئی کس حال میں ہے جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ کو اسے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرتا ہوں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لڑکا اٹھ کر لوگ کھجور کا دھنوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے اسے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے اگر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں نکو دین کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا اس سے جیسے کہ ایک شخص اگر اپنی قوم سے کہے کہ

ہوں زمین میں ایسا ہی ہوں۔

بَعِثَنِي وَلَقِيَ أَنَا الشَّيْخُ الْعُرَيْكِيُّ قَالَا لَتَجِدَا النَّجَّاءَ قَالَا نَعَمْ
فَلَا تَفُتُّهُ مِنْ قَوْمِهِ قَالَا كَجُورًا قَالَا تَطْلَعُوا عَلَى مَهْدِيهِمْ فَتُجَبُّوا
وَكُنَّا بَيْنَ طَائِفَتَيْنِ وَتَهْمُ قَالَا صَبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمْ
الْجَبِيشُ قَالَا هَكَكَهُمْ وَاجْتَأَهُمْ فَنَزَلَ مَسْكُ مَرْتٍ
أَطَاعَنِي قَالَا تَبِعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَسْكُ مَرْتٍ عَصَانِي وَكَذَّبَ
مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

(متفق علیہ)

۱۳۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ
نَارًا فَلَمَّا أَصَابَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْقَوْمُ فِيهَا وَهْنًا
وَالنَّارُ كَاتِبُ النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ
يَحْجِزُهُمْ وَيَقْلِبُهُمْ فَيَمْتَصُّ مِنْ رَيْبِهَا قَالَا أَجِدُ
يُحْجِزُهُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَمْتَصُّونَ فِيهَا هَذَا
وَيَا أَيُّهَا الْبَخَارِيُّ دَلِمَ سَلِمَ نَحْوُهَا وَقَالَ فِي الْخَبَرِ
قَالَ فَنَزَلَ مَسْكُ مَرْتٍ وَمَكَانَهُمَا الْخَبَرُ يُحْجِزُهُمْ عَنِ
النَّارِ هَلْكَ عَنِ النَّارِ هَلْكَ عَنِ النَّارِ فَتَمْتَصُّونَ فِيهَا -

(متفق علیہ)

۱۳۲ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي مَا بَعِثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى الْقَلِيلِ
كَمَثَلِ الْخَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَهْلًا نَكَاتٌ وَمِنْهَا طَائِفَةٌ
طَلِبَةُ قِلَابِ الْمَاءِ قَالَا لَبِثَ الْكَلَاءُ وَالْعَثَبُ الْكَثِيرُ
كَانَتْ مِنْهَا أَحَادِبُ أَمْسَكْتَ الْمَاءَ فَتَفَعَّ اللَّهُ بِهَا
النَّاسُ فَتَقَدَّرُوا وَسَقُوا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ
أَهْلَ رِائِئِهَا هِيَ رَيْبُهَا لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَكْبِتُ كَلَاءً
فَنَزَلَ إِلَيْكَ مَثَلٌ مِنْ قَعَةٍ فِي دِينِ اللَّهِ وَتَفَعَّ مَا بَعِثَنِي
اللَّهُ بِهِ كَعَلِمِهِ وَعَلِمِهِ وَمَثَلٌ مِنْ تَمْتَصُّونَ إِلَيْكَ رَأْسًا
وَلَمْ يَقْبَلْ هَدَى اللَّهِ الْيَوْمَ أَنْزَلْتُ بِهِ -

(متفق علیہ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہذا جلدی کرو
بلکہ کرو اس طرح اسی کی قوم میں سے ایک جماعت نے سبکی بات کو مانا اور
وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے قیام
کو گوندنے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر
کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور
جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے
جس نے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں نے لے کر آیا ہوں اس تکذیب کی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی اور عیب
اسکے گرد گردو شاخی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پر دانے اس میں
آکر گرے گئے تو اس نے ان کو رد کیا یا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ
میں گرے گئے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے کمر بٹو
کر رکھ لیتا ہوں جبکہ تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم
نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے: میری اور تمہاری کشاکش
اسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمر سے پکڑ کر رکھ لیتا ہوں
اور تمہارا ہونا آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات میں
ملنے اور آگ ہی گرتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز کی مثال جس کو دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث
فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک
خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس لگائی
اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے
فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا
خنجر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس
شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی کچھ عطا فرمائی اور اس نے
اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسرا کچھ بھی
فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نہ اٹھایا
اور اسے نہ تو لشکر کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)

(وختیاری)

(رواه البخاري)

۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُفَى بِالْمَرْءِ كِبًا أَنْ يُعَذِّبَ يَوْمَ يَكْفَى مَا سَمِعَ
(رواه مسلم)

١٣٩ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ١٨
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا
 كَانَ لَهَا فِي أُمَّةٍ حَوَارِيُّونَ وَأَصْلَابٌ يَأْخُذُونَ بِكَلِمَةٍ
 يَقُولُونَ يَا مَعْرُومُ لِمَ أَتَيْتَ هَؤُلَاءِ مِنْ بَعْدِ هَؤُلَاءِ
 يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقُولُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ
 جَاهَدَ هَؤُلَاءِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ
 فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ
 وَرَاءَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَتَّى خُودَلِي -

(رواه مسلم)

۱۵۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ
أُجْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ
دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ
لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رواد مسیح

۱۵۱- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ عَرَبِيًّا وَتَمَّعَهُ يَهُودِيًّا وَتَقَطَّعَ قَطْلِي

(روایت علی)

١٥٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِبْهَانَ لَيَأْزِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْزِلُ الْحَبِيبَةُ
إِلَى جُحْرٍ هَامِئَةٍ عَلَيْهِ وَسَنَدٌ كَرَحِيْبٍ إِنِّي مُرِيْرَةٌ
دَرُوْ فِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَعَيَّيْتُمُ مَعَاوِيَةَ
وَعَبَّيْرَ لَازِلٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي
بَابِ تَوَابٍ هَذَا الْأَمْرُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

(وختیاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے میں کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو نقل کر دے (مسلم)

حضرت ابی اسحق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کس امت میں عہد سے پہلے عمران بنی امت میں ان کے مددگار ہونے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوتے جن کا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مؤمن اور جو دلائل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مؤمن اور اس کے بعد راہی کے دانے کے برابر بھی ایمانی نہیں ہے (اسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اسکو اس میں اجر ملے گا۔ اس عمل کو نبی کے کو ملا ہے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور اگر کسی شخص نے کسی کو برائی کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ مبرا نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتدا غریبوں سے ہوئی اور ایسا ہی ہو جائے گا جب تک کہ شروع ہو جائے پہلے غریب ہی خوش قسمت ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر عرشہ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ ساتھ اپنے بل کی طرف متمسک ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابوہریرہ کے پیش ذہنی ماثور کلمہ کو کتاب النبیۃ میں اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ و لایزال کا ایضاً قبضہ اشقیاب باب ثواب طہارۃ المؤمنۃ کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۱۵۳ عَنْ رُبَيْعَةَ الْجَرَشِيِّ قَالَ أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَ لَكَ لَتَنْتَوَّعَيْنَاكَ وَلَتَسْمَعَنَّ أَدْنُكَ دَلِيلُكَ قَبْلَكَ قَالَ قَنَامَتْ عَيْنَايَ وَجِئْتُ أَذْنَايَ وَعَقَلْتُ قَلْبِي قَالَ قَبِيلُ لِي سَيِّدَا بَنِي دَارَا فَصَنَعْتُهَا مَا دُبَّهَ وَأَرْسَلْتُ حَارِثًا فَمَنْ لَكَبَابِ الدَّارِغِيِّ مَكَدَ الدَّارِ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادُودَةِ وَدَخَلَ عِنْتُ السَّيِّدِ وَمَنْ لَكَبَابِ الدَّارِغِيِّ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادُودَةِ وَصَحَّطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللَّهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّارِغِيُّ وَالذَّارُ الرِّسَالَةُ وَالْمَادُودَةُ الْحَقَّةُ.

(رَدَاهُ الدَّارِغِيُّ)

۱۵۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ لَا أَمْرَ مِنْ أَمْرِي وَمَا أَهْرُتُ بِهِ أَذْهَمْتُ عَنْهُ قِيْلُوا لَا أَدْرِي مَا هَذَا نَأَى بِكِتَابِ اللَّهِ أَتَبَعْتَاهُ.

رَدَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ.

۱۵۵ وَعَنْ الْيَمْعَدِ بْنِ مَعْدٍ يُكْرِبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا قُلْتُ الْقُرْآنُ دَوَّشَلَةٌ مَعَهُ لَا يُؤْثَرُ لَكَ بَعْضُ شَيْءٍ عَلَى آيَتِكَ يَقُولُ عَلَيْهِ كَلِمَاتُ الْقُرْآنِ كَمَا وَجَدَ تُصَفِّدُ مِنْ حَكَايَ قَاجَلُوهُ وَمَا وَجَدَ تُصَفِّدُ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا لَا يَحْسِلُ لَكُمْ لِحْمًا وَلَا هَبْلًا وَلَا كُلُّ ذِي نَاقٍ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَلَا لَعْنَةُ مُعَاوِيَةَ إِلَّا أَنْ يَشْتَكِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ يَقُومُ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ قُرْآنَ كَلِمَةٍ فَكَلِمَةٌ أَنْ يَقُومَ يَسْجُدُ فَرَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَحْوُهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ.

اور کتب میں بھی ہے

دارالکتاب میں بھی ہے

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک شخص آیا اس نے گنگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوں کان میں اور دل مجھے حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں محو خواب ہیں کان میں رنج ہیں اور میں حضور علیہ السلام کے گھر رہا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے گھر میں ایک مردانہ گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا اس دعوت کو جس نے قبول کر لیا اور اگر دعوت کھائی تو مردار اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جس نے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو مردار کے گھر آیا اور نہ اس کی دعوت میں شرکت کو ترسندہ اس سے ناراض ہو گیا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مردار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بلانے والے) کو اسلام میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں کسی شخص کو اس حال میں دیکھوں کہ وہ چھ کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم نہ پایا گیا ہو یا کسی بات کو کرنے سے منع کیلئے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو وہی کیلئے یا کرینگے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن اور اس کی مثل ایک ہنر عطا کی ہے وہ حقیقت ایک پیٹ بھر شخص حق پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہے ہیں کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال جاننا اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھنا اور حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمایا ہیں خبردار ہو جاؤ تمہارے لئے گھر لو گھر سے ملال نہیں ہیں اس کی طرح پیٹا کھانا اور جانور (شیر و چیتا) کا وغیرہ بھی۔ اور معاہدہ کا لفظ (پہچان) ہوا

مسلمان مگر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پردا ہو اگر کوئی شخص کسی قوم میں مسلمان ہو تو میرا ہونا کرنا ہے کہ اس مسلمان داری کریں لیکن اگر وہ میرا ہونے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس مسلمان کو چاہیے کہ اسے زبردستی مہمان نہ لے

(ترجمہ احمد ابوالداند)

۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّهُ إِلَيَّ مَنْ كُنِيَ بِسَمِيٍّ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ أَمَّا الْقُرْآنُ أَوْ الْفُرْقَانُ اللَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بَيْتَ أَحَدٍ مِنْكُمْ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا تَسْرُبْ لِسَائِيهِمْ وَلَا أَكْفَلْ بِشَمَائِهِمْ إِذَا آعَظَوْكُمْ أَلَيْسَ عَلَيْهِمْ رِوَاةُ الْبُرْدِ إِذَا دَفِنَ رِشَادُهُ أَشَعَتْ ابْنُ شُعْبَةَ الْيَمُومِيُّ قَدْ تَحَلَّوْهُ فَيَدُ -

۱۵۷ وَعَنْ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَوَعظَهُمْ عَقِبَهُ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيْدُونَ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْعُتُوبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ كَانَ هَذِهِ عَقِبَهُ مَوْجِعٌ فَأَوْصِيَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاسْمِعُوا وَالْقُلُوبَ وَإِنْ كَانَ عَمِدًا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْنِي وَمَنْ يَعْنِي فَسَمِعَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ كَيْفَ يُرَى كَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ لِمَتَكُلُّوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا يَا لَتُحْجُوا ذَرَفَتْ مِنْهَا عَقِبَهُ الْأُمُورُ فَإِنْ كَانَ مُخَدَّعَةً يَدُ عَدُوِّكُمْ يَدُ عَدُوِّكُمْ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَرَا الْفُرْقَانُ -

۱۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ فَخَطَبَنَا عَنْ تَبِيِّنَا وَعَنْ خَلِيفَتِهِ وَقَالَ هَذِهِ سَبِيلُ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ تَمَّهَا شَيْطَانٌ كَيْفَ تَحُولُ الْيَدُ وَخَرَادُ أَنْ هَذَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوا الْآيَةَ - رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالْإِسْرَافِيُّ وَالْإِسْرَافِيُّ -

۱۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ مِنْكُمْ حَتَّى يَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسبری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرے کہ میں حرام کا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے خبردار جو بلا شک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ حرمت میں، بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اپنی کتاب کے گھر میں ان کی امارت کے بغیر نہ جاؤ نہ ان کی عورتوں کو نہ وہ گویا گروہ دار نہ ان کے بچے کا و جب تک کہ وہ تمہیں عیسایان کے ذمہ واجب ہو اس کو روایت کیا ابو داؤد نے مگر اس کے راویوں میں بعض ہیں

مسیحی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نصیحت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اللہ تعالیٰ خشیت سے بھر گئے اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی نصیحت ہوئے کی طرف وصیت ہے پھر نہیں وصیت ہی فرمادیا سن کر سر کرنے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے سے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر یہ حکم کر لو الا بعضی ظالم ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت پابند خلیفہ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور ان کے طریقہ کلاموں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم میں میں ابھار کر وہ نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت م

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خطبہ بھیج کر فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اس کے بعد واجب اور بائیں جانب خطوط بھیج کر فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے اس کے بعد آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدہ صلیہ اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو

بِمَا لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ رَوَاهُ فِي تَرْجُومَةِ الشَّعْرِ وَكَانَ الْمَدَوِيُّ
فِي أَرْبَعِينَ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَبِيبَةَ كَذِبًا فِي كِتَابِ
الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -

۱۶۰ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ
سُنَّتِي كَمَا أُوتِيَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ غَيْثًا وَ
مِنْ أَمْتٍ عَرَبِيَّةً صَلَاحًا لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ
عَلَيْهِمْ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ الْقَارِ وَمَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ أَثَرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَّاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ -

۱۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَزَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْتِي إِلَى الْحِجَازِ كَمَا
كَانَ الْحَقُّ إِلَى جَعْدِهَا وَلَيَحْقُلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ
مَعْقُولَ الْأَرَوِيَّةِ مِنْ دَائِسِ الْجَبَلِ إِنْ الدِّينُ بَدَأَ عَرَبِيًّا وَ
سَيَقُولُ كَمَا بَدَأَ تُطْعَمُ لِلْفَرَسِ وَدَهْمُ الدِّينِ يُصْرَعُونَ مَا
أَكْثَرُ لَكُمْ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُقْيٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا آتَى
عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ حَتَّى وَالْقَعْلُ بِالْقَعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ
وَبَيْنَهُمْ مَنْ آتَى أُمَّةً عِلَاقِيَّةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَقْتُلُهُ
ذَلِكَ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَقُتِلَتْ عَلَى يَدِ ثَمُودَ وَ
سَبْعِينَ مَلَكًا وَ تَفَرَّقَتْ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ
مَلَكًا كُلُّهُمْ فِي الشَّارِ وَلَا مَلَكَةَ وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَتَا عَلَيْكُمْ وَأَمَّا بِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَآبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ
سَبْعُونَ فِي الشَّارِ وَوَاحِدَةً فِي الْحَجَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ
وَأَنَّ سَيَقُولُ فِي أُمَّتِي أَكْثَرُ تَجَارِي يَهْمُ بِذَلِكَ
الْأَهْلُ كَمَا يَتَجَارَى الْكُتُبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَتَّبِعُ وَشَيْءٌ

ابن ماجہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں نے کر
آیا ہوں (شرح السنہ اور ترمذی نے اپنی اربعین میں کہاہے کہ یہ حدیث صحیح
ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ کیا ہے)

حضرت بلال بن عمارت مرفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اسی سنت کو زندہ کیا جس پر
میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہو ۔ اسکو آنا ہی اجر ملے گا جتنا کلاس سنت پر
عمل کرنے والوں کو ملے گا اور ان عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور
جس نے گمراہی کی اسی نئی بات نکالی جو اللہ اور اس کے رسول کا عمل کا سبب
بنے تو اس کے نام اعمال میں اتنے ہی گنہگار بنے جتنے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے

نما اعمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی (ترمذی اور ابن ماجہ نے
کثیر بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اس حدیث کو روایت کیا)
حضرت حمزہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دین جواز کی جانب اسی طرح مٹے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرح
مٹتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح بگڑ جائے گا کہ جس طرح پہاڑی بکری
پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتی ہے ۔ بالمشک دین غریبوں سے پھیلا اور اس طرح
پھیلے گا جس طرح ابتلا میں پھیلا تھا اور خوشخبری غریبوں کے لئے ہے اور
وہ لوگ ہیں جو بری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ نبی اکرم
پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسا ہے جیسے کہ ایک جو تار دوسرے کے برابر ہوتا ہے ۔ جس طرح کہ کوئی
بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس ملائیے طور پر آیا ۔ تو ایسا ہی میری امت میں
ہوگا بالمشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بنی قریظہ اور میری امت تمہارے فرقوں
میں تقسیم ہوگی جو با سدا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے سرکارت دہشت

کیا کیا وہ فرقہ کر سب سے مرکارنے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں
ترمذی لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اس طرح منقول ہے ۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت
میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے ۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں
ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی جس طرح
کے میں مالک کی محبت سرایت کرتا ہے اور اس سے کوئی رنگ اور بوڑھے آدمی نہیں

عَزَّوَجَلَّ وَلَا مَقْصِدَ إِلَّا دَعَاكَ -

۱۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۳۲ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَقْصَى أُمَّةٍ
مُحَمَّدًا عَلَى صَلَاتِهِ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ
شَدَّ شَدًّا فِي النَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۳۳ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السُّرَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شَدًّا فِي
النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ذَابْنٍ
عَاصِمٍ فِي كِتَابِ الشُّدَّةِ -

۱۴۵ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۳۴ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ كَدَرْتُ أَنْ تُصِيبَ وَتُصِيبَ لَيْسَ
فِي قُلُوبِكُمْ عِشِّي لِأَخِي فَإِنَّهُ قَالَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
مِنْ سُبْحَتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُبْحَتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي
كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۳۵ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عَنَ قَسَاوِ أُمَّتِي فَلَا
أَجْرَ مَا تَدْرِي -

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ كَذَا مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۶ جِئْتُ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ وَنَحْبِسُهَا
أَنْتَرِي أَنْ نَكْتُبَ بِحُضْرَتِهَا فَقَالَ أَمَّا يَهُودُكُمْ فَكُنْ اللَّهُ كَمَا تَكُونُ
الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا أَيْضًا وَتُؤَيِّدُكُمْ لَوْ كَانَ
مُؤْمِنٌ حَيًّا قَامًا وَبَعْدَ الْأَوَّلِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي
فِي شُعَيْبٍ الْإِسْمَاعِيلِيُّ -

۱۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
۳۷ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَلَبًا دَعَا فِي سُنَّتِهِ

بچا رنگ اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہو قیامت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمدی اللہ علیہ
وسلم کو گراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہرگز تلپے
اور جو جماعت سے جدا ہو گیا وہ تنہا ہی آگ میں بڑا لالچے گا۔

(ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔
اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈال دیا جائیگا
(ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عاصم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بیشک اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے
ہو کہ تمہارے بیچ و خام ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف کینہ نہ
ہونا چاہیے پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے میری سنت ہے اور جس نے
میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے
ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میری امت کے لئے میری سنت کو نہ چھوڑنا چاہئے اس کے لئے سو شہیدوں کا
برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالہ سے
نقل کیا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت
عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے
کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالتی ہیں
کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں سرکار نے فرمایا کہ تم بھی
اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح کہ یہود حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں
تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر کوئی علیہ السلام پر غصہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جسے طلال روزی کھائے اور سنت پر عمل کیا اور لوگ ان کی زیارت میں نہ پہنچ سکے

أَمِنَ النَّاسُ بِوَاقِعَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لَهُ هَذَا الْبَيْتُ لَكَ شَرِي فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ
تَبْعِي فِي -

(رداء الترمذی)

۱۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا أَوْ
يَبْ هَكَذَا ثُمَّ بَاتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَوْزَرَ
بِهِ نَجَا -

(رداء الترمذی)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّى قَوْمٌ لَيْلَةً هَذِي كَانُوا عَلَيْهَا إِلَّا أُدْوَا
الْجَدَلُ ثُمَّ قِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ
الرَّيَّةُ مَا صَرَفُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خُفِيَ عَنْ -

(رداء أحمد والترمذی وابن ماجہ)

۱۵۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ لَا تَشْفِقُوا عَلَى الْفُجَاءِ فَيُشْفِدَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
فَإِنَّ قَوْمًا شَفِدُوا عَلَى الْفُجَاءِ فَشَفِدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
فَلَيْتَ لَكُمْ بَقَايَا هُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالْبُيُوتِ رَهَابًا وَتَرَى
أَيْدِيَهُمْ مَا كَتَبَتْهَا عَلَيْهِمْ -

(رداء ابو داؤد)

۱۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجٍ حَلَالٍ
وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَجَلُوا الْحَلَالَ
وَحَرَمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَامْتَنَوا بِالْمُتَشَابِهِ
وَاعْتَمَدُوا بِالْأَمْثَالِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَنَفَقَةُ قَوْمًا عَمَلُوا بِالْمَعْلُولِ وَاجْتَبَوْا
الْعَدَامَ وَاتَّبَعُوا الْمُحْكَمَ -

۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَكُنْ أَمْرًا بِمَنْ رَشِدًا فَاتَّبَعَهُ

رہے تو وہ داخل جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول
اللہ! آجکل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیات ظاہری
کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دوڑیں جو جس نے ان میں باتوں میں
سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہو گیا لیکن وہ وقت
بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو
نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ
نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑے اور فساد پر آمادہ ہوتے اس کے بعد سرکار
نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کہ ہے صرف
جھگڑا کرنے کیلئے یعنی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑا لو ہے۔ (احمد ترمذی ابوامامہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو وہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی نہ لے
گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوتے
اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور عیسائیوں کی بقیہ ہے اور جو
رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو ہم نے ان پر لازم نہیں
کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔
اس میں حلال، حرام، حکم، متشابہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں
پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ حکم پر عمل کرو اور متشابہ
پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو۔ مذکورہ الفاظ صحابہ کے ہیں
اور یہی حق نے شعب الایمان میں اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر
عمل کرو حرام سے بچو اور حکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریعت میں امور کا تین قسم ہے جن میں ایک

کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کرو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

وَأَمْرٌ بَيْنَ عَيْنَيْكَ فَاجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ خُتِلَتْ فِيهِ قِبْلَتُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
(رواہ احمد)

تیسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکرے کے پھیرنے کے طرح ہے جو گلے سے پھڑ جانے والے۔ گلے سے دور ہونے والے ہو کیونکہ پھیرنے والے کے کنارہ والے بکرے کو (آسانی سے) پکڑ لیتے ہیں لہذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور گھٹا کے ساتھ رہو۔ (احمد)

۱۴۴ م عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذُو ثَبْرٍ الْإِنْسَانُ كَنِيبِ النَّعَمِ يَأْخُذُ الشَّاذِلَةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالسَّاجِيَةَ وَإِيَّكُمْ وَالنَّوْعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ -
(رواہ احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پیر اپنی گردن سے اُتار دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد)

۱۴۵ م وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَادِيَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْعَةً إِلَى سَلَامٍ مِنْ عُنُقِهِ -
(رواہ احمد و ابو داؤد)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (موطا)

۱۴۶ م وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أُمُورَ لَنْ تَوَلَّيْتُهَا مَا تَسْتَكْمِرُوهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ -
(رواہ فی الموطا)

حضرت خضیف ابن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی نہ تھی لہذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

۱۴۷ م وَعَنْ خُضَيْفِ بْنِ حَارِثٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يَكُونُ لَهُ إِلَّا دُفْعَةٌ وَشَلْهُمَا مِنَ الشَّيْءِ تَمَسُّكَ لِسْتِهِ خَيْرٌ مِنْ لُحْمِهِ يَدْعُهُ -
(رواہ احمد)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اسی کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک دین میں نہیں کرتا (طبری)

۱۴۸ م وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا أَبْدَعَ قَوْمٌ دَعَا فِي دِينِهِمْ وَلَا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ شَرِّهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُؤَيِّدُهَا إِلَّا بِكَيْدٍ عَلَى يَدِهَا الْبَقِيَّةُ -
(رواہ الدارقطني)

حضرت ابراہیم بن میسرور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

۱۴۹ م وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرَ صَاحِبَ يَدْعُهُ فَقَدْ

أَعَانَ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا.

۱۸۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى أَشْبَعَ مَا فِيهِ هَذِهِ اللَّهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَرَّ الْحَسَابِ قَدْرِي يَدَايِمُهُ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْغَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمَنْ أَشْبَعَ هَذَا أَيْ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَى.

(رداۃ ذریعہ)

۱۸۱ ۵۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاحًا مُشْتَبِهًا وَعَنِ جَبْرِ الْقِرَاطِ وَحَدَّثَنِي فِيهَا أَبُورَافِعٍ مُفْتَحُهُ وَعَنِ الْأَنْبِيَاءِ سُورَةُ مَرْحَاةٍ وَعِنْدَ رَأْسِ الْقِرَاطِ دَائِمٌ يَقُولُ اسْتَعِظُوا عَلَى الْقِرَاطِ وَلَا تَعْرَجُوا وَهَوَىٰ ذَلِكَ دَائِمٌ رَيْدٌ عَوَا كَلِمَاتُ هَمَّ عِبْدٌ أَنْ يَفْتَحَهُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَجَبَّكَ لَا تَفْتَحُهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحُهُ تَنْبُجُهُ مَشَقَّةٌ فَسَدَهُ فَتَعَبَّرَ أَنَّ الْقِرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمَفْتَحَةُ مَحَارِمُ اللَّهِ وَأَنَّ الشُّرُكَاءَ الْمَوْحَاةَ حُدُودُ اللَّهِ وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الْقِرَاطِ هُوَ الْفَرَّانُ وَ أَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ قَرْبِهِ مَوَدَّاعُظُ اللَّهِ فِي كُلِّ كَلْبٍ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ كَزَيْنٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا الدُّرُومِيُّ فِي عَمَلِهِ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْصَرِيَّةً.

۱۸۲ ۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًا فَلَيْسَتْ يَمَنُّ قَدَمَاتُ فَإِنَّ النَّحْيَ لَا تُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أَوْ تَلَفَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَها قُلُوبًا وَأَعَمَّهَا عِلْمًا وَأَقْلَبَهَا تَكْلُفًا لَيْسَتْ أَرْهَمُ اللَّهُ لِيُصْغَبَ نَبِيَّتِهِمْ وَلَا قَامَرُ دِينِهِمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَصَلُّوهُمْ وَأَتَّبِعُوهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ وَكَسُوا بِمَنْ أَسْطَعُوا

کی عزت کا بے شک احسن اسلام کی غارت کو گرانے میں مدد کی دہیقلنے اس روایت کو شعب الایمان کے حوالے سے مرسل نقل کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس میں جو احکام ہیں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائے گا ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جسے کتاب الایمان کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلا شقاوت ہوگا (زریں)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی بدایم ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اس راہ کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے سیدھے راستے چلتے رہو اگر کسی نے ٹیڑھے نہ چلوا اس سے آگے ایک اور پکارنے والا آج جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرے تب تو اس وقت ندا کرے کہ تیرے چہرے پر خرابی ہو سکتی ہے کھول کیونکہ اسکے بعد تو اس میں داغی کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور کھلے پردوں سے مراد حسد و الحی ہیں اور پہلا منادی قرآن کریم ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد

مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار ہونے میں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت زریں) احمد بیہقی نے شعب الایمان میں نواس میں سمجھا ہے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپناتے جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو مضبوط بنانے پر تامل

مِنْ أَخْلَافِهِمْ وَسَيَرِهِمْ فَأَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهَدَى
الْمُسْتَقِيمِ۔

(دَوَاۃُ رَزَوِي)

۱۸۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْحِقُ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ سُحُفٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَكُنْتَ تَجْعَلُ
يَقْرَأُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَعُّهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَبَيَّنَتْ لَكَ الْخَوَاطِلُ مَا سَأَلْتَنِي بِوَجْهِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرُ عُمَرُو إِلَى وَجْهِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ وَعَذَابِ رَسُولِهِ نَعْنِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَيَا قَبِيحَ حَتَّى نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَوَيْدَ الْكُفْرَ مُؤْمِنِي
فَأَتَتْهُمُوهُ وَتَوَكَّلُوا عَلَى أَنْصَلَهُمْ عَنْ سَوَابِ السَّيِّئِ
وَلَوْ كَانَ مُؤْمِنِي حَيًّا وَآذَرَكَ يُبْقِي لَا تَبْعِي۔

(دَوَاۃُ النَّارِي)

۱۸۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ يَسْمَعُ كَلَامِي
كَلَامُ اللَّهِ يَسْمَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

۱۸۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَحَادِيثُكَ يَسْمَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَسَمْعِ
الْقُرْآنِ۔

۱۸۶۔ وَعَنْ أَبِي تَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَرَضَ قَرَائِينَ فَلَا
تُصْبِرُوهَا وَحَرَمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْهَكُوهَا وَحَدَّ حَدَدًا
فَلَا تَعْتَدُوا وَهَذَا سَمِعْتُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نَسِيَانٍ فَلَا
تَبَحُّثُوا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارُ قُطَيْبِي۔

کرنے کے لیے جناب ہذا انکی فضیلت کو پہچاننا انکے نقش قدم پر چلنا
اور مکمل حد تک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرنا کہ وہ
سیرت راستہ پر تھے (زرین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ
لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ توراۃ کا نسخہ ہے سرکارِ خراموش
زہے حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو پرچھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے
اسوقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا کہ تم غریب الیاء نہیں
گم کر دیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو! حضرت عمر نے پھر
ایک دفعہ چہرہ نبوی پر ڈال کر کہا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے غضب سے پناہ مانگا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل)
ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔ اسوقت
سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے
چھو کر ان کا ابتداء کرو تو تم راہ راست سے ہٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام
حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری
حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میرا کہا ہوا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام
اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اسطرح بعض کلام الہی بعض کو منسوخ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس
طرح کلام الہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض قرآن مقرر کر دیے ہیں
لہذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزوں کو حرام فرمایا ہے انکے قریب نہ
جاءو اور سب سے حدود متعین فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور سب
سے باتیں اس میں ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہذا ان پر
بحث نہ کرو۔ (مذکورہ بالا تینوں احادیث دارقطنی سے مروی ہیں)

علم کے فضائل

پہلی فصل

کِتَابُ الْعِلْمِ

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي ذِكْرَ آيَةٍ وَحَدِيثًا عَنِّي بِحَيْثُ إِسْتَأْذَنْتُمْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعِدًّا أَفْلَيْتُمْ جَدًّا مُتَعِدًّا مِنَ النَّارِ - (رَدَّاهُ الْمُبَاحِيثِيُّ)

۱۸۸۔ وَعَنْ سُرَّةِ ابْنِ جُنْدَابٍ وَالْمَوْجِزَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّ كَذِبَ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۹۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الْإِسْلَامِ وَدِينِ النَّاسِ أَتَانَا قَائِمًا قَالَهُ يُعْطَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۔ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَا دُونِ الدَّهَبِ وَالنُّقْضِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُفِّهُوا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۱۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَخَاطَهُ قَلْبُ هُلْكِهِ فِي الْهَوَى وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَعْصِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۔ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَنْصُرُهُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح نبی اسرائیل کی احادیث نقل کرو میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (بخاری)

حضرت سمر بن جندب اور سفیان بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ ز نفل کرنے والا (جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے) متفق علیہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی کچھ عطا فرماتا ہے اور بے شک میں قسم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کا گھر ہے جس میں طرح طرح کے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو درجہ باہلیت میں بستر افراختہ ہو وہ اسلام میں بھی بہترین جگہ ان میں بن کی سوجھ بوجھ (نقد) ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکروں کو فراہم کر کے سو کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (کچھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے بیٹھ کر دین اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو ان کے اعمال کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)

۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنَ الْبُكَاوِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ وَحَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُحُودًا فَاسْتُلُوا فَاسْتُلُوا بِخَيْرٍ عَلَيْهِ فَفَضَّلُوا وَاصْلُوا

(متفق علیہ)

۱۹۶ وَعَنْ شُعْبَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَنْبُذُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ عَشِيرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدٍ الرَّحْمَنِ تَوَدُّتُ أَنَّكَ وَكَرَّمَتَا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْتَعْنِي مِنْ ذَلِكَ أَيْ أَنْزَعُ أَنْ أَمْلِكُ فَلَا يَأْتِيَانِي أَنْتَوَانِ بِالسُّعْيَةِ عَمَلٌ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَذُ لَهَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

(متفق علیہ)

۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَقَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى يَلْقَاهُمْ عَنْ قَلْبِهِ أَوْ عَلَى قَوْمٍ فَسَمِعَهُ عَلَيْهِمْ سَمِعَهُ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا

(رواہ البخاری)

۱۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ نَصَرَنِي قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَبْرَأُ عَنِّي فَاجْلِسْ فَقَالَ مَا بَعْدُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذُلٌّ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أُخْرٍ فَإِذَا عَلِمَ

(رواہ مسلم)

۱۹۹ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عَرَاةٌ مُجْتَنِفَاتٍ الْيَدَايَا وَالْعَبَاوُ مَسْقُودِي السُّيُوفِ فَأَمَّهُمْ مِنْ مَضَرٍ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مَضَرٍ فَتَمَعَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَأَى بِهَمٍّ مِنَ الْمَقَادِرِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو حب واپس لینا چاہتے گا تو ان سے جیسے گا نہیں بلکہ علم کو کسی طرح واپس لینے کے اہل علم کو اپنے یہاں بلا کے گا اور حب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سر دار جھلا کر کوہنیا لیں گے اور حب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت شعیب بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کر کے دین کی باتیں بتاتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبداللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کر کے تنگ کر دوں اور یہ عجیب پسند نہیں آتا میں نامحادثہ افراد میں تعملاً فی غیر گیر کر رہتا ہوں جس طرح ہمارے آگاہ جاننے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری غیر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ لے اور جب کہیں کسی مجمع میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری سواریا تنگ لگی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سواریا دلوانی ہے سرکار نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواریا نہیں رہا میں یہ سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں سکو ایسا شخص بنا سکتا ہوں جو سواریا جیسا کہ کتاب ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرے گا (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ شغل بدل کھل یا قبائیں لیٹے تھواریں لٹکتے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک لاوی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے

نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لئے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رہنمائی کے حصول کیلئے اپنے بازو بکھپا دیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں وحی کی پانی کی پھلیاں ہیں عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح جو دعویٰ دلت کے چاند کو ستاروں پر۔ بلا شک تمام انبیاء کے وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا اور احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابی یوسف ترمذی نے ملاوی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقع پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح بھٹے تم میں سے ایک دلی غریب اس کے بعد رکاوٹ نہ فرماتا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسے والے یہاں تک کہ قبول ہیں رہنے والے چپو تھیاں دریا میں رہنے والی پھلیاں بھی اس شخص کے لئے دعا فرماتے ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے ترمذی اور دارقطنی اس مضمون کو جناب کھنوز سے سنا روایت کیا ہے ہمیں مذکورہ حدیث سے تصور اس فرقہ ہے ہمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں مگر سرکار کا یہ قول نقل کیلئے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی تحقیق لہذا درست ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت کے کلمات حکیم کی کھوٹی ہوئی دولت ہے۔ لہذا جہاں بھی تم اس کو پاؤ تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے راہن ماجہ و

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَوَقَّعُ أَجْبَعَتَهَا رِضًا طَالِبِ الْعِلْمِ وَرَأَتْ الْعَالِمَ لَيْسَ خَيْرٌ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْغَائِبِ فِي جَوْنِ الْمَاءِ وَرَأَتْ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْأَكْوَابِ وَرَأَتْ الْعُلَمَاءُ دَرَجَةً الْأَنْبِيَاءِ وَرَأَتْ الْأَنْبِيَاءُ لَمْ يَرَوْا رَدِيًّا رَأَوْا وَرَهْمًا وَرَأَتْ مَا دَرَوْا الْعِلْمُ مَنْ أَحَدًا أَخَذَ بِحَبِطٍ ذَا قِرْدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَاعُ بْنُ شُعْبَةَ وَابْنُ كَثِيرٍ

۲۰۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيٍّ عَلَى أَذَنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ فَاهَلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي حِجْرِهَا وَحَتَّى الْحَوْتِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرْدَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُسْلَمٍ وَمَوْلَانِ لَوْ رَجُلَانِ ذَكَرَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيٍّ عَلَى أَذَنِهِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ دَرَجَةً لِمَنْ يَشَاءُ مِنَ عِبَادِهِ وَالْعُلَمَاءُ وَسِرَّةُ الْحَبِيبِ إِلَى الْخَيْرِ

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمُ مِمَّا رَأَى رَجُلًا لَا يَأْكُلُ لَكُمْ مِنْ أَطْعَامِ الْكَرْمِ يَتَعَفَّوْنَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَأَسْرَوْا بِهِمْ فَخَبِّئُوا

(درواہ الترمذی)

۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ كَرِهَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

ترندی لیکن امام ترندی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل ماری ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیر شیطانی پر ہزار مالدولت بھی بھاری ہے۔ (ترندی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکلم کا اصل کرنا ہر مسلمان مرد و عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نا اہل کو پر جانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زرد جو اہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الاایان ان کہ روایت میں صرف لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہ ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کا کچھ بوجھ۔ (ترندی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلے وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترندی و دارمی)

حضرت سہروردی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (ترندی۔ دارمی لیکن امام ترندی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باقیہار سند ضعیف ہے کیونکہ اسکا راوی ابو داؤد ضعیف ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شرم میں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے (ترندی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ہذا احیٰ ثبث غریباً ولنا وھما بین الفصل السراوی یضعف فی الحدیث۔

۲۰۵
۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ وَلَجِدُ أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْغَيْبِ - (رواه الترمذی وابن ماجہ)

۲۰۶
۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلِدِ الْحَنَازِيرِ الْجُرْجَمِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَبُتٍ مَثْنًا مَثْنًا هُوَ رَوَاهُ اسَّادُ صَدِيقٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ أَوْجَعِ كُتُبِهَا ضَعِيفٌ۔

۲۰۷
۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَلَتَانِ لَا تَجُوعَانِ فِي مَنَافِقِ حَسَنٍ تَمِيتَ وَلَا لَفَ فِي الْيَمِينِ - (رواه الترمذی)

۲۰۸
۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (رواه الترمذی ودارمی)

۲۰۹
۲۲ وَعَنْ سَهْبَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارَةٍ لَيْتَا مَضَى رَوَاهُ الترمذی ودارمی وَقَالَ الترمذی هَذَا أَحَدُ ثَبُتٍ ضَعِيفٌ الرَّشَادُ وَالْبُورَادُ وَالزَّوْءُ يَضَعُفُ۔

۲۱۰
۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ تَمَعَهُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا الْجَنَّةُ - (رواه الترمذی)

۲۱۱
۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْجَمْعِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَلْجَأُ مِنْ تَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُورَادُ وَالترمذی وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۱۲
۲۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَتَارِيَ بِهِ أَشْقَاهُ أَوْ يَصُوفَ بِهِ سُجَّةَ النَّاسِ إِلَيْهِ
أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۱۳
۲۶
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا وَمَا يَنْتَعِلُ بِهِ دَجَّةً فَلَا يَنْتَعِلُ
إِلَّا لِيُضَيِّبَ بِهِ عَرْمًا وَمِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ رِيحًا مِدَادُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۱۴
۲۷
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُ اللَّهُ عَمَّا سَمِعَ مَعَالِي فَحَقَّقَهَا وَ
وَعَاَهَا قَدْ أَهْلًا قَرِيبَ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقْهٍ قَرِيبَ حَامِلٍ
فَقِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ لَا يُعِلُّ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ
لِيُخَلِّصَ الْعَمَلُ بَيْنَهُ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ دَلُّوا مَرَجًا عَمَهُمْ
فَإِنْ دَعَوْهُمْ تَحِيظًا مِنْ دَرَاهِمِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي
فِي الْمَدِينَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالنَّارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَابْنُ دَاوُدَ
يَدَّكُرَا أَنَّكَ لَا يُعِلُّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

۲۱۵
۲۸
وَعَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَعْلَمُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَعَالِي فَهَلَّا
كَمَّا سَمِعَ قَرِيبَ مُهَلِّهِ أَوْ عَنِ كَذِبٍ سَمِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّارِيُّ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا -

۲۱۶
۲۹
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْلَمُوا الْحَدِيثَ عَقِي إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ قَمَنْ كَذَبَ
عَلَى مُنْعَدًا فَلْيَتَّبِعُوا مُنْعَدًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَامِلٍ وَلَقَدْ يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمُوا
الْحَدِيثَ عَقِي إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ -

۲۱۷
۳۰
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَذَّكِّرُنِي فَلْيَتَّبِعُوا مُنْعَدًا مِنَ النَّارِ وَفِي
يَذَّكِّرُنِي مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَذَّكِّرُنِي فَلْيَتَّبِعُوا مُنْعَدًا مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرنا ہے کہ اس کی وجہ سے
علا پر فخر کرے یا ان پر حسد سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اس کی طرف
متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ درترمذی لیکن ابن ماجہ
لے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کی بجائے دنیا
فوائد کے لئے علم حاصل کرنا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا کی
ندگی کی راہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جسے میرے کلام کو
شکر اسکو صرف اتنی طرح یاد رکھا بلکہ اسکو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض
فہمہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور بعض
مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت میں کرتا وہ غالباً رشتہ رکھتا حصول

کیلئے عمل کرتے ہیں مسلمانوں کو خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی دوسلانیوں جماعت
میں شامل رہتے ہیں لوگوں کی دعا عقب سے ہیں انکی معاونت پر ہوتی ہے
روایت شافعی و ترمذی بحوالہ مغل لیکن احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ اور
دارمک نے جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو خوش و خرم رکھے جسے میرے
حدیث کو سنکر اسکو سن و عن نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ
یادداشت رکھتے ہیں ترمذی ابن ماجہ دارمک روایت حضرت ابو داؤد۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں احتیاط کرو اور وہی بیان
کر دو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجہ کر کس حدیث کو چھپائے غلط سمجھ
کر نہ کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے درترمذی ابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی

علم کے الفاظ تک حضرت ابی مسعود و جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جسے قرآن
میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنائے ایک اور روایت میں اسطرح ہے
جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا۔

وَمِنَ النَّبِيِّينَ رَوَاهُ الرَّحْمَنِيُّ

۲۱۸ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ فِي الْقُرْآنِ بِآيَةٍ فَاسْتَبَقَ فَهُوَ خَطٌّ
رَوَاهُ الرَّحْمَنِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

۲۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمِعُوا أَعْيُنَكُمْ وَأُصُولَكُمْ وَأَبُو دَاوُدَ

۲۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَعُونَ فِي الْقُرْآنِ
فَقَالَ إِنَّمَا هَؤُلَاءِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَهْدُوا أَصُولَهُمْ لَكُنَّا بِنُصْبِ اللَّهِ
بَعْضُ بَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَّلَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا
فَلَا تَكُونُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ كَمَا كُنْتُمْ مِنْهُ فَكُونُوا وَصَائِحُكُمْ
فَكُونُوا لِي عَالِمِينَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْدَفٍ لِكُلِّ آيَةٍ
فِيهَا ظَهْرٌ يُبْطَنُ وَرِجْلٌ حَيٌّ مُظْلَمٌ رَوَاهُ فِي تَرْجِمَةِ السُّنَنِ
۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تِلْكَ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْسَمَةٌ قَاسِمَةٌ
أَوْ قَرِيبَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ يَسْوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۲۳ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشَجِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضَى إِلَا أَمْرٌ أَوْ مَا مَوْزُودٌ
مُحْتَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي رِوَايَتِهِ أَوْ مَرَاتٍ بَدَلًا أَوْ
مُحْتَالَ

۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بِخَيْرٍ عَلَيْهِ كَانَ إِشْمًا عَلَى مَنْ أَتَاهُ وَنَ
أَشَارَ عَلَى آخِيهِ بِأَمْرِ يَعْلَمُ أَنَّ الرَّشِدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۔ (ترمذی)

حضرت ابن ابی ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جسے قرآن کریم کے مفہام میں اپنی دل سے کوئی غلط دیا اور مفہام
تک رسائی حاصل ہی کر لی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی ص ۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے۔ (اصح ابی داؤد)

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد ابو ہریرہ ان کے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک جماعت
دو مفہام قرآن میں جھگڑا کرتی ہے تو اپنے فرمایا اہم سابقہ اس وجہ سے
میں پڑیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ
تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم
اسکے بعض کی بعض سے ٹکریب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں
کو بتاؤ اور جو علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا
ہر ایک ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور اس کے بعد میں ظاہر ہونے کے ساتھ میں شرح اس
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت تمکد (قرآن کریم) سنت قائمہ
(جو ضرور دارالعلوم سے منقول ہوں) فریضہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ
ان کے علاوہ ہے وہ لایعنی ہے (احمد ابن ماجہ)

حضرت عرو بن مالک اشجی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں نصیحت کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور ہمارا
شریعہ مالک ہے اور ہمارے مالک ہیں ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا
حکم کیا گیا ہے۔ (ابو داؤد)۔ دارمی نے اس حدیث کو عمر بن شعیب کے حوالے سے نقل
کیا ہے۔ (ان کی روایت میں مشکب کی جملہ دیکھو کہ اس کے الفاظ ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے
والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت
میں وہ کام اسکے لئے مناسب نہ تھا تو اسے قیامت کا ارتکاب کیا۔ (ابو داؤد)

۲۲۵ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَعْلَمُ تَمَنُّ الْأَعْلُوْطَاتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالتَّحْقِيقَ وَاعْلَمُوا النَّاسَ قَرَأَنِي مَقْبُورٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ فَتَخَصَّصَ بِصَوْدَةٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَقَاتٌ يُخْتَسَرُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَتَّبِعُوا دَوَائِمَهُ عَلَى شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ يُونُسُ أَنَّ يَصْرِيَابَ النَّاسِ

أَكْبَادُ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَكَيْفَ يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ

الْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَاتِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأَيْتُ

مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَوَسَّطَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ

مَوْسَى وَجِئْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعَبْدِيُّ الرَّاهِدَةُ

أَسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ -

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ فِيمَا أَعْلَمَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَلِدْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ لِي فِيهِ رَأْسًا

عَلَى رَأْسِ كُلِّ بَنَاتٍ سَنَةٍ مِنْ يَحْيَى دَلَّهَا وَيَنْهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ

حَتِّفٍ عَدُوٍّ فَلَمْ يَنْعَوْنِ عَنْهُ حَرِيفُ الْعَالِيَيْنِ وَأَنْفَعُ الْبُطَيْيْنِ

وَتَأْوِيلُ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَدِينَةِ مِنْ مَدِينَةِ

نَوَاسَةِ بْنِ الْوَكِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَسِيدٍ

الرَّمْثِيِّ الْعَدَنِيِّ وَسَمِعْتُ كُرَيْشَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَهُمَا شَفَاؤُ الْبُحْبُوحِ

السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّحْقِيقِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف دین سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن حفظ کرنا اور علوم قرآنی کو حاصل کرنا اور دیکھنا میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھایا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا چیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ الفاظ حدیث میں ایسی کوشش ہے کہ قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن حدیث کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی) ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبدالرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحق بن مویس کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے اس سے مراد عمری زاہد عبدالعزیز بن عبداللہ کی ذات ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے جو ان کے بے ان کے دین کو تازہ کر دے

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کو لے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے (بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کو بقید بن ولید معان بن رفاعہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمان عذری بن کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث ماننا مشہور انہی اس سوال کو ہم اب انسیم میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مراد مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیاء اسلام کے لئے ہمیں علم حاصل کرنا ضروری کیا اور

۲۳۱ عَنِ الْحَسَنِ مَوْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُجِزَّ بِهِ

حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور (بیاد) مسلم السلام کے درمیان میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے وفاء کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم ہے جو فرض نماز کا ذکر کے بیٹھے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عالم پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت ماں ہے جتنی کہ مجھے تباہ سے اذنی آدمی پر حاصل ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص دوسرے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے مسلمات کی باتیں پوچھیں تو جواب دے اور اگر اس سے بد پر دہائی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے۔ (دارمی)

حضرت مکرّم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کبھی اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دوبارہ خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا تو ان کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی مجاہد اور دہائی لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کر کے انکی گفتگو میں دخل دے مقورات کر کے انہیں پریشان کر دالے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت کمال سے ہمہ گیر کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

حضرت داؤد بن اسحق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کر لیا اس کو دوبارہ ثواب ہے اور ارادہ کرے حاصل نہ کر سکا تب بھی اس کو ثواب ہے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال غیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اور لا حشر دینی یا قرآن کریم کو دیا۔ مسجد یا سرے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی

الْإِسْلَامَ قَبِيْلَةً وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲ وَعَنْهُ مُسْلَقًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتٍ لِمَنْ يَكُونُ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّيُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيْهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّيُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْغَائِبِ الَّذِي يَقُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَقَعْلِي عَلَى أَذْنَاءِ كَلْبٍ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۳ وَعَنْ عَنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمُ الرَّجُلَ الْقَصِيَّةَ فِي الْبَيِّنَاتِ إِنْ أَحْبَبَ جَرَّ الْبَيْتَ نَعَمَ وَإِنْ اسْتَعْفَى عَنْهُ أَعْفَى نَفْسَهُ (رَوَاهُ دُرَيْمٌ)

۲۳۴ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَتَوْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُؤْمَلِ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْوَيْلَ لَكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَيَقْبَلُوهُمْ وَكَذَلِكَ أَنْصَبْتُ قَوَادِمُ الْأُمُورِ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ لَيْسَ هُوَ وَأَنْظِرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاؤِ فَجَنِّبْ قَائِي عَمَلَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵ وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْعَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَبَ الْعِلْمَ فَأَذَرَهُ كَانَ كَذِيْلًا مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يَذَرِهِ كَانَ كَذِيْلًا مِنَ الْأَجْرِ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِمَّا يَأْتِيهِ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلٍ وَحَسَنَاتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ عَلِمًا وَنُفْرَةً وَوَلَدًا أَصْلَحًا تَزَكَّى أَوْ مَصْحَفًا قَدَرَةً أَوْ مَصْحَفًا بَنَاءً أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاءً أَوْ مَهْرًا جَرَاءً أَوْ

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد امدت فائدہ ہو گا (ابن مابہ یحییٰ نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جس نے رسولِ علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اس کے لئے جنت جاراہ آسان کروں گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں لڑکھا تو جنت اس کیلئے ستر کر دیا گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے اور دین کی بنیاد پر سیرگاری ہے۔ روایت کیا اسے یحییٰ نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کیلئے تھوڑی رات جاگن پوری نیت جاگنے سے بہتر ہے (رواہی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔

ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لوٹنے کے ہوتے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیکھ اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقیر کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکاری معلمین کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (رواہی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کر کے انسان فقیر بن سکے یا نہ کر سکے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ سنی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سنی اللہ رب العالمین اور نبی آدم میں سب سے بڑا سنی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سنی ہے جو علم حاصل کر کے اسکی اخلاص کرے وہ قیامت کے دن الیکل امیر یا الیکل امین کر لیا جائے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دو چیزیں ہیں کاپیٹ کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والا تاکہ اس سے اس کاپیٹ کبھی

صدقہ اشرجھا من مالہ فی معیتہ صحیبتہ تکلفا من بعد موتہ رداه ابن ماجة والبیہقی فی شعب الایمان۔

۲۲۷- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَكَنَ مَسْجِدًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَكَنَتْ كَرِيمَتُهُ أَكْبَسَتْ عَلَيْهِمَا الْحَبَّةَ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمِهِ خَيْرًا مِنْ فَضْلِ فِي عِبَادَتِهِ وَفِي عِبَادَتِهِ خَيْرًا مِنْ فَضْلِ فِي الْوَرَعِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۲۲۸- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ أَعْلَمُوا سَاعَةً مِنَ النَّبِيِّ خَيْرٌ مِنْ إِيَّائِيهَا۔ (رواه الداريمی)

۲۲۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدٍ فِي مَسْجِدٍ فَقَالَ كَلَّا هَذَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِمَا أَفَّا هُوَ لَدَا فَيَنْتَوُونَ اللَّهُ دَرَّ عَمِيرٌ إِلَيْهِ فَإِنْ سَأَلَهُ أَعْطَاهُ وَإِنْ سَأَلَهُ مَنَعَهُمْ وَأَفَّا هُوَ لَدَا فَيَنْتَوُونَ الْفَقْرَ أَوِ الْوَلَمَّ دَيْسَ لَمَوْنُ الْبَاهِلِ فَهَذَا أَفْضَلُ وَأَفَّا يَنْتَوُونَ مَعْلَمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ۔ (رواه الداريمی)

۲۳۰- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكًا أَعْلَمُ الَّذِي إِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ كَانَ فِقْهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أَمْرٍ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهِ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمَا وَكَفَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاقًّا وَشَدِيدًا۔

۲۳۱- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَدَارَسَ مِنْ أَجْوَدِ جُودًا قَالُوا اللَّهُ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُ هُمْ مِنْ بَنِي آدَمَ سَجَّلْتُ عَلَيْهِمْ عِلْمًا فَتَسَرُّوا يَا فَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا وَاحِدًا أَوْ كَالْأَمَةِ وَاحِدَةٍ۔

۲۳۲- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هَوَّنَ لَا يَشْبَعَنَّ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعَنَّ مِنْهُ وَمَنْ هَوَّنَ فِي

الدُّنْيَا لَا يَتَكَبَّرُ مِنْهَا رَجُلٌ إِلَّا جَاءَتْهُ الرَّحْمَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْهُارٍ
شُعْبُ الْإِيمَانِ وَكَانَ قَالَ الرَّبَّامُ لِحَمْدٍ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ
الَّذِي آوَى هَذَا أَمْرٌ مَشْهُورٌ فِي بَيْنِ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ -

۲۴۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
لَا يَتَّخِذُ بَيْنَ صَالِحِ الْعُلُوِّ وَصَالِحِ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَكْثَرُ
صَالِحِ الْعُلُوِّ فَيُزَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَالِحِ الدُّنْيَا
فَيَقْتَضِي فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَدْ عَصَى اللَّهُ كَلَامَ الْإِنْسَانِ
لِيُطْعِيَ أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْفَى قَالَ وَقَالَ الرَّحْمَنُ لَهَا يَحْيَى اللَّهُ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ - (رواه الدارقي)

۲۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَنْ أَمِنَ سَيِّئَةً هُوَ فِي الدِّينِ
وَيُقَرَّرُونَ الْقَدْرَانِ يَعْلَمُونَ نَاقِي الْأَمْرَةِ فَتُصِيبُ مِنْ
دُنْيَاهُمْ وَتَعْتَرِ لُحْمُهُمْ بَيْنَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَجُوزُ
مِنَ الْقِتَالِ وَلَا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يُعَذِّبُ مَنْ قَرَّبَهُمْ إِلَّا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبَاءِ كَمَا يَعْنِي الْفُطَاهَا - (رواه ابن ماجه)
۲۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَوَاتَّ أَهْلُ
الْعُلُوِّ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِ كَسَادِهِمْ أَهْلُ
لَمَانِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ نَفْسٌ إِلَّا هِيَ الدُّنْيَا لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُنْيَاهُمْ
فَمَا تَوَاتَّ عَلَيْهِمْ سَمِعَتْ نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
حَبَلَ اللَّهُ مَوْتَهُ أَوْ لَحِقَ أَهْلُ الْخَيْرِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ
وَمَنْ كَسَفَتْ بِهِ اللَّهُ مَوْتَهُ أَوْ لَحِقَ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي
أَيِّ أَوْتِيَهَا هَلَكَ (رواه ابن ماجه) (رواه البيهقي في
شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَوْتَهُ

إِلَى الْخَيْرِ -

۲۴۶ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الْعُلُوُّ لِلدُّنْيَا دَامَتْ عَيْنُ الْخَوَاتِيمِ
غَيْرَ أَهْلِهِ -

(رواه الدارقي موصلاً)

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حرص کا پیٹ کہیں نہیں بھرتا۔

(مذکور بالا تین حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور امام
احمد نے حضرت ابو الدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن اگرچہ
ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

میں سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دو چیزیں ہیں جن کو سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنا اور دوسرا
دنیا کو حاصل کرنا اور یہ دونوں برابر نہیں، صاحب علم کو فضائل خداوندی کیلئے
کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنا اس کو کشتی میں غرق رہنے کے بعد
ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اس لئے سرکش کر لیا ہے تاکہ خود کو
بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی ہے بیشک بندوں میں سے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآن کے
علوم حاصل کر کے یہ کہیں گے کہ ہم امراؤ کی صحبت حاصل کر کے ان کے ذریعہ دنیا
تک رسائی حاصل کرینگے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ
خداوند عزت سے کاشا ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ان کے قریب کاشے ہی نیچے
جائیں گے۔ ابن عمر پر محمد بن سید نے کہا ہے کہ وہ اس گناہوں کو ملامت دیتے تھے (ابن ماجہ)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے

علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے
سرحار بن جائیں گے لیکن اہم اگر دنیا داروں کو سکھایا تاکہ دنیا حاصل
کر لیں تو انہیں ذلت ہوگی ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا کہ جسے صرف آخرت کو اپنا مقصد دینا یا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو
کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کو یہ پروردگار
نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ) بیہقی نے شعب الایمان
میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الہموم سے آخر تک

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا علم کے لئے آفت (نسیان) بھولنا ہے اور اس کو ضائع کرنا ہے
ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم رکھ جائے۔ اسے دینی سے مراد روایت کیا۔

ہے۔

۲۴۷
۱۶
وَعَنْ سَفِيَّانَ ابْنِ عُثَيْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكُلِّبِ مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ قَالَ الَّذِينَ يَحْتَمِلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ قَمَا أَخْبَرَهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ كُتُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الْقَطْعُ -
(رداء الدارمی)

۲۴۸
۱۸
وَعَنِ الْأَعْمَشِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُنِي عَنِ الشَّرِّ وَسَأَلَنِي عَنِ الْخَيْرِ يُعْزِلُنِي عَنْكَ ثُمَّ قَالَ لَا تَأْتِ شَرَّ الشَّرِّ يَتَرَأَّى الْعُلَمَاءُ وَلَا تَخْبِرَ الْخَبْرَ خِيَارَ الْعُلَمَاءِ -
(رداء الدارمی)

۲۴۹
۱۹
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ أَشْرَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِمْ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِمْ -
(رداء الدارمی)

۲۵۰
۲۰
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ فِي عَمْرِو بْنِ لَعْنَتْ مَا يَهْدِيهِ إِلَّا لِمَا حَلَّتْ لَا قَالَ يَقْدِرُ مِنْ زَكَاةِ الْعَالِمِ وَجِدَالِ الْمَنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمِ الْأَيْمَةِ الْمُؤْمِنِينَ -
(رداء الدارمی)

۲۵۱
۲۱
وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ الشَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي آدَمَ -
(رداء الدارمی)

۲۵۲
۲۲
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَايِنُ فَأَمَّا أَحَدُهَا فَمَنْعَتُكُمْ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ قَطْعُ هَذَا الْعِلْمُ وَمَنْ يَعْرِضْ مَجْزِي الْعُلَمَاءِ -
(رداء البخاری)

۲۵۳
۲۳
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَعْلَمْ إِنَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَنْتَفِعُ قُلُ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمَسْأَلِينَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴
۲۴
وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَرَأَيْتُ هَذَا الْعِلْمَ يَنْتَفِعُ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبانِ علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لا ینفع (دارمی)

حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کے بارے میں معلوم کیا تو براہِ کار نے فرمایا مجھ سے شرک کے بارے میں نہیں بلکہ غیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرماتے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے بڑے بھی علماء ہیں اور انہوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے بڑا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا (دارمی)

حضرت نرباد بن حذیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کبھی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز مستحکم کرتا ہے ماری نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ علم حاصل کیا سبحان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کیا ناکھانے کی رگ ہیں۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اس کو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرمادو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور میں تم کو کھٹ کر سنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہی میں ہوگا

النَّاسِ قَاتِلِيْ اَمْرِ مَّقْبُوْرٍ وَالْعُلَمَاءِ نَقِصٍ يُّظَاهِرُ الْفَقْرَ
يَخْتَلِفُ اَسْمَانُ فِيْ قَوْلِنَا لَا يَجِدُ اِنْ اَحَدًا يَقُوْلُ بَيْنَهُمَا
(رَدَّاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْاَدَارِيُّ)

۲۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَثَلُ عَلِيٍّ لَا يَنْتَفَعُ بِہٖ كَمَثَلِ كَلْبٍ لَا يَنْتَفِعُ بِوَسْمِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ - (رَدَّاهُ اَحْمَدُ وَالْاَدَارِيُّ)

کتاب الطہارۃ

پہلی فصل

۲۹۱ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ الطَّهْرَةُ سُلْطَانُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلِکُ الْاِيْمَانَ وَتُجَنِّبُ اللّٰهَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلِکُ الْاِيْمَانَ وَتُجَنِّبُ اللّٰهَ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بَرْقَانِ وَالصَّبْرُ ضِيَاؤُهَا وَالْعَزَائِمُ حِجَابُهَا اَوْ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَعُوْذُ بِهَا وَنَفْسٌ تَحْقِیْقُهَا اَوْ مَوْتٌ یُّرَدُّهَا رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَاۓ لَدَا اَبَا اللّٰه وَاللّٰهُ اَجْرُ تَمْلِکِ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اَحَدٌ هَذِهِ الرِّوَاۓ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ کِتَابِ الْحَدِیْثِ وَلَا فِي الْاَجْمَاعِ وَکُنْ ذَکَرَهَا الدَّارِمِيُّ بِدَلِّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ -

۲۹۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوْهُ اللّٰهُ بِِ الْخَطَاۃِ وَرَدَّہُ بِِ الدَّعَاۃِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَغَارِبِ وَکَثْرَةُ الْغُطَّی اِلٰی الْمَسْجِدِ وَاسْتِظَاۃُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ وَفِيْ حَدِیْثٍ مَّا لَکَ اَنْتَ اَنْتَ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ رَدَّاهُ مَرْثَبُیْنِ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَاۓ التِّرْمِذِيِّ کُنْکَ -

۲۹۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَاۃُ یَاہُ مِنْ

کروڑوں کا کیونکہ میرا وصال ہوسکتا والا ہے
..... علم کم ہوتا جائے گا اس کے بعد رفتہ ظاہر ہوں گے
یہاں تک کہ وہ شخص فرض کے بارے میں اختلاف کرے اور کوئی ان کے درمیان فیصلہ کرنے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو اسی ہے جیسا کہ
کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد و دارمی)

طہارت رپاکی کا بیان

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کتنا سیران کو جبر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ بھریتے ہیں یا پھر دیتے ہیں رنگ راوی (اسماں و زمین کی درمیانی فضا) کو نماز فور ہے اور صدقہ دلیل -
صبر کا وہ ثقبہ اور قرآن تیرے لئے یا تجھ پر رحمت (دلیل ہے) ہر شخص جو صبح کرتا ہے وہ اپنی جان کو فروخت کر دیتا ہے یا اس کا زاد کرنا تلبہ یا بلاکت میں مال دیتا ہے وسلم اور ایک روایت کے مطابق اس اعانہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کتنا میں آسمان کے درمیان حصہ کو بھر دیتے ہیں

میں نے اس روایت کو صحیح میں نہیں دیکھا۔ نہ حمیدی کی کتاب میں نہ جامع الاصول میں لیکن فارسی نے اس احاد کو سبحان اللہ و الحمد للہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر کے تمہارے درجات کو بلند کرے فربہ صواب ہے فرمایا کیا ہے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ شفقت کے باوجود مکمل وضو کرنا زیادہ تم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضر کرنا۔ نماز کے بعد درمی نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رابطہ ہے۔ حضرت مالک بن انس کی روایت کے مطابق رابطہ کے نفل کا رکنا سے دوسرے بار اعادہ فرمایا اور ترمذی میں تین بار اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسے جس سے تمام گناہ

جَبَّيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ -

رَحْمَتُكَ عَلَيْنَا

٢٤٣. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَضَى الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُرُوءُ فَعَسَلَ
وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ حَبِيطَةٍ تَطُورُ إِلَيْهَا بِمِثْقَلِ
الْمَاءِ أَوْ مِثْقَلِ خِطَرِ الْمَاءِ فَإِذَا عَسَلَ يَدِي يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
كُلُّ حَبِيطَةٍ كَانَ بِمِثْقَلِهَا مِثْقَلُ الْمَاءِ أَوْ مِثْقَلُ خِطَرِ
الْمَاءِ فَإِذَا عَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ حَبِيطَةٍ مِثْقَلُهَا رِجْلَاهُ
مَعَ الْمَاءِ أَوْ مِثْقَلُ خِطَرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَوَاصِي الْمَذَلُوبِ
(رَدَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٤٥ وَعَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ مَضَى مَضْلُوهٌ مَكْتُوبَةٌ فَتُحْسِنُ وَضْعَهَا وَخَوَّعَهَا إِلَّا كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنْ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كِبِيرَةً ذَلِكَ الدَّاهِرُ كُلُّهُ - (رواه مسلم)

٢٤٦ وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَرَهُ عَاشَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَمِلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ عَمِلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَمِلَ بِجِلْدِ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَوَضَعَتْ يَدَاهُ اللَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَوَضَعَتْ هَذَا التَّحْسِينِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُجِدُّتْ لِنَفْسِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

(مستفی علیہ ولفظہ البخاری)

(متفق عليه ولغة البخاري)

٢٩٤ وَتَعْنِ عُمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَوْتًا فَيَجْزِيهِ نَفْسُهُ
ثُمَّ يَقْرَأُ بِصَلَاتِي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيَّ مَابَقِيَ مِنْ قُرْبِهِمْ
إِلَّا وَجَدْتُ لَهُ الْجَنَّةَ.

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَقْبِضُوا عَلَىٰ الْأُتْرَاقِ فَكَانَ مِثْقَالِ الذُّبَابِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُ لَمْ يَكُن لِرَبِّكَ إِعْرَاضٌ لِّلْمَاجِجِ فَغَارَتْ عَلَيْنَا جَنَابُ طَبَقِ الْأُمِّيَّةِ ۚ فَجَعَلَ ثَمَرُهَا تُخَافُ ۚ

۲۴۸. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكْفُرُ مِنْ أَحَدٍ بِمَوْضِعٍ فَيَسْلُكُهُ أَوْ يَسْلُكُهُ
الْوُضُوءُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا تُفْتَنُ
لَهُ الْوُضُوءُ الْخَامِسَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيْهَا شَاءَ هَكَذَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي تَوْحِيدِهِ وَالْحَبَشِيُّ فِي أَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَ
كَذَا ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأَمْثَلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّوَيْثِيِّ فِي الْخُرُوجِ مِنْ مَسْجِدِهِ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ وَرَوَاهُ
الْقُرُونِيُّ فِي التَّوْحِيدِ مِنْ التَّوَارِيخِ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَّقِينَ وَالْحَبَشِيُّ فِي رِوَايَةٍ رَوَاهُ فِي التَّوْحِيدِ
اللَّهُ فِي الْخُرُوجِ مِنْ تَوْضِئًا فَحَسَنَ الْوُضُوءُ عَلَى الْخُرُوجِ
رَوَاهُ الْقُرُونِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ تَكُنْ
أَنَّ مُحَمَّدًا -

۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِبُّوا أَنْ تَكُونُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَا
مُحَجَّلِينَ مِنْ أَنْ تَكُونَ الْوُضُوءُ قَعْنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ
يُطِيلَ عَزَتَهُ فَلْيَفْعَلْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَلْبَعُ الْحِلْمَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ يَبْلَعُ الْوُضُوءَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۷۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَوْضِئُوا لَنْ تُحْصُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ
الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ - رَوَاهُ
مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۲۷۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
(رَوَاهُ الْقُرُونِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے
یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں
ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اسکا حق جنت کے آسمانوں دروازے
کھول دینے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہواں امام مسلم کی یہ روایت
حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جاتی الاصول میں کی ہے
اور شیخ علی الدین نورانی نے مسلم کے اخیر میں جاری روایت کے مطابق اس
حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوند جل جلالہ
توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔ لیکن جو حدیث علی السند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کی اس میں فرمایا ہے بیٹے وضو کیا اور اچھی طرح
سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث کے بعد یہ نقل کیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلانی جائے
گی کہ اس کے چہرے وضو کے اثر سے چمکے دکتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ
چاہے کہ اس کی پتیال چمکتی ہوئی ہوتا اسکو چاہیے کہ ایسا ہی عمل کرے تحقیق اللہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہاں تک مومن کے وضو کا پانی پینا ہے۔۔۔۔۔

وہاں تک وہ زہر سے آراستہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اعمال میں استقامت حاصل کرو تاکہ تم میں سے ہر ایک ملائمت
نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، صوم اور
وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک - احمد - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی
جاتی ہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْتَاخُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَهَفَّتَاخُ الصَّلَاةِ الطَّهْرَةُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے نماز کی کنجی طہارت (روضہ)

۲۴۴ وَكَانَ تَيْبِيبُ ابْنِ أَبِي رَجْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرَّؤُوفُ فَانْتَبَسَ عَرِيضًا مَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطَّهْرَةَ إِنَّمَا يَكُونُ مَنَيْنَا الْقُرْآنَ أَوْ لَيْسَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت تیبیب ابن ابی ریح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متناہیہ لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اچھا وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (مسائل) بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا مجھ سے شمار کرایا (شک روای) اپنے فرمایا سبحان اللہ کتنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمد للہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے تواری نے روایت کیا اللہ کا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ قَالَ قَالَ التَّيْبِيبُ نِصْفُ الْوَيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَمِلَادُهُ وَالْكَثِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْرَةُ نِصْفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الرَّمِيزِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۲۴۶ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَوْمًا الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمِنْهُمْ مَنْ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فَيْدِهِ وَإِذَا اسْتَشْفَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فَيْدِهِ وَجْهٌ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَشْفَاوُ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَظْفَارُ يَدَيْهِ فَإِذَا اسْتَشْرَبَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ لِسَانِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَظْفَارُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشِيْرًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاةً تَأْتِيكَ لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت عبد اللہ صائبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اس میں کلی کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھلتے ہیں یہاں تک کہ پٹکوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کثیروں تک) دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور سچ کرنے سے سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ منہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس پر مسجید کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے درجات کی بلند کا سبب ہوتا ہے (مالک و نسائی)

۲۴۷ وَكَانَ ابْنُ خُرَيْجَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُكُمْ وَمُؤْمِنِينَ قُلَاتَانِ شَاءَ اللَّهُ يَكُمُ الرَّحْمَنُ قَوَدَتْ أَتَاكَ رَأَيْتَا نَحْنَا قَالُوا أَدْنَسَا نَحْنَا نَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمَا أَصْحَابِي رَأَيْتَا نَحْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان انشرفین لے گئے وہاں جا کر آپ نے مومنین کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسلمانوں کی سر لے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے جاننا تو ممکن ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو کہیں

الَّذِينَ لَا يَأْتُوا بَدْلًا مَا زَكَّيْنَاكَ لَعْنَةُ مَن لَّمْ يَأْتِ بِبَدَلٍ
أَمْرِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ارْأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَفَلَ خَيْلًا
مُحْتَلَةً بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلِي دُهُمٌ لَّهُمْ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلًا قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ عَدَا مُحْتَلِينَ مِنَ الرِّمَّةِ
وَأَنَا كَرَّحُهُ عَلَى الْحَرَفِيِّ -

رواه الشيخان

٢٤٨ وَعَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ١٨ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَإِنَّا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَهُ وَأَسَدٌ فَإِنَّا نُنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ
 يَدَيْهِ فَأَعْرِضُ أَتَمُّ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ
 ذَلِكَ وَعَنْ تَيْرَمِذِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ حَمَّالِي مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أَمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا
 بَيْنَ نَحْنُ إِلَى أَمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرْمٌ مَحْتَمِلُونَ مِنْ أَمْرِ الْوُضُوءِ
 لَيْسَ أَحَدٌ كُنْزَ لِكَ غَيْرِهِمْ وَأَعْرِضْهُمْ أَنَّهُمْ يَرْتَوْنَ كَتَبَهُمُ
 بِأَنَّهُمْ نَهْمٌ وَأَعْرِضْهُمْ سَعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ-

(رواه أحمد)

کے لیے دیکھیں پھر اپنی قوم کو دیکھیں۔

وہاں موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آئیں گے صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج سلیاں گھوڑے ہوں جن کی پیشانیوں اور سرمہ سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ تب ہم کارنے فرمایا جب وہ مسلمان قیامت کے دن آئیں گے اور میں عرض کو فرماؤں گا تو میں انکو اعضاء و منجزات الوداد دار منی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرزند ہوں گا جسکو قیامت کے دن مسجدہ کی اہل آزدی جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے مسجدہ سے سراٹھانے کو کہا جائیگا۔ تب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لوں گا جو میرے ملنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اس وقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے ابو و ماں ہیں جو جناب نوح سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہر گاہ کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا انکے اعضاء و منجزات چمک دکھائے کیونکہ کوئی بھی ان جہلیا نہ ہو گا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہو گی کہ میری امتوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت اچھے آگے دھڑکتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

پہلی فصل

۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

(بیتوں میں)

۲۸۰۔ وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْغَائِطِ وَلَا صَلَاةُ مَنْ شَرِبَ
شَرْبًا مُّكْرَمًا (روزانہ مسکن)

٢٨١- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ذَكَنًا اسْتَحْيَى
 أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ ابْنُ قَامِرٍ
 الْيَقْدَادِ قَالَ فَقَالَ يَقُولُ ذِكْرًا وَيَتَوَضَّأُ (صَفِيحَةٌ عَلَيْهِ)

۴۸ رضویہ کراچی - تحقیق علیہا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وضو کر نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کر کے نماز نہ ادا کرے (مستفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مئی کثرت سے آتی تھی اور علما و پروفیسر کی وجہ سے سرکار سے مسئلہ دریافت کرتے شرح معلوم جہتی تھی لہذا میں جناب امجدیہ کے ذریعہ مسئلہ معلوم کرایا تو سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرح نگاہ کو دیکھو۔

۴۸ رضویہ کراچی - تحقیق علیہا

۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَدَّاهُ مُسَلِّمًا قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَحْمَدُ فِي السُّنَنِ حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذَا مَسْرُوقٌ بِحَدِيثِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ لَمْ يَصِلْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوَضُّعَ مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّعًا فَلَنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضُّعًا قَالَ التَّوَضُّعُ مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ تَعْمَقُ تَوَضُّعًا مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ أَصْبَحَ فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ قَالَ تَعْمَقُ قَالَ أَصْبَحَ فِي مَرَابِضِ أَلْعَنِي قَالَ لَا (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدٌ كُرْفِي يَنْكِبُ شَيْئًا فَاسْتَكَلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ رَبِّ لَكَ دَسْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمًا لَقِيَ بَعْضَ بَعْضٍ وَاجِبٍ وَصَحَّ عَلَى خَلْفِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُ فَقَالَ عُمَرُ أَصْنَعْتُ يَا عُمَرُ (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۷ وَعَنْ بُرَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِاللَّحْمِ بَابٍ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى حَيْبَرَ صَلَّى الْعَصَا ثُمَّ دَعَا يَا لَأَمْرٍ وَارِدَ فَدَعَا يُدْعَى إِلَّا بِالتَّوْبَةِ فَامْرَأَةٌ قَاتِلَةٌ قَاتِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامُوا إِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ مَضَمَضَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اگر پر کسی بونی چیز کو کھانے کے بعد منکر کر دے (مسلم) لیکن شیخ امام فی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاة کھایا اس کے بعد وضو نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھائے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو و یا ہو تو وضو نہ کریں میں سائل نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اور کتا کا گوشت کھا کر وضو کرنا سائل نے دریافت کیا کہ بکریوں کے باڑہ میں غازی چھ لیں سرکار نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑہ میں غازی چھیں سرکار نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑا گڑا ہٹ محسوس کرے اور وہ خشک میں پڑ جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلتا ہے یا نہیں تو وہ مجھ سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ میرے کاندھے سے باہر ہو محسوس کرے و مسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کلی کر کے فرمایا اس میں چکنا چٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کئی غازی ادا فرمائیں اور موزوں پر سج فرمایا اس موقع پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اپنے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمرؓ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت سوید بن ثعلابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام سبلا پر گئے جو خیبر کے قریب ہے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن سقو کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا یہ سقو آپ کے حکم کے مطابق گھوڑے کے منگو سرکار نے اور دوسرے صحابہ نے کھایا پھر

وَمَقْصِدُنَا اللَّهُ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (رداء البغاري)

ماز میں شروع کرتے ہیں کہ ان کے لئے اور اپنے ہمراہیوں کیلئے کس پیر نماز پر اہل
اور وضو نہیں کیا دیکھا۔

دوسری فصل

۲۸۸
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضُوعُوا لِمَنْ صَوَّبَ أَوْ يَرِيحُ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالْقُرْمِذِيِّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جائے اگر کسی کی آواز یا ہر بوسے۔

(احمد و ترمذی)

۲۸۹
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْوُضُوءُ وَمِنْ الْمَدِينَةِ الْغُسلُ (رداء البغاري)

حضرت امیر بن قنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مدینہ کے لئے وضو اور مدینہ کے لئے غسل کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

۲۹۰
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَمَّ الْوُضُوءَ اللَّهُ وَتَحَرَّيْهَا التَّكْبِيرُ وَتَحَرَّيْهَا الشَّيْءُ رِوَاةُ الْبُزْجَانِيِّ وَالْقُرْمِذِيِّ وَرِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کئی وضو ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی حرمت اور امام اس کی حرمت ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی، یحییٰ ابن ماجہ، نسائی، حدیث کوئی اور ابوسعد سے روایت کیا ہے)

۲۹۱
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْبَبْتُمْ تَوَضُّؤًا وَلَا تَأْكُلُوا الْبَسَاءَ فِي أَعْيَارِهِمْ. (رداء البغاري و ابوداؤد)

حضرت علی بن قنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو یہ آوازیں آئے (عزیز و سحر) غور تو رک کے پاس نہ جاؤ یعنی ان کے ساتھ مقصد میں جاسوت نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۲
وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وَكَأَمَّ الشَّيْءُ كَذَا قَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوُكُلُ. (رداء البغاري)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں سر میں کا ڈھکانا ہیں جب آپ آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ ڈھکن اللہ جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۳
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمَّ الشَّيْءُ الْبَيْتَانِ فَمَنْ تَامَ فَيَتَوَضَّأُ رِوَاةُ الْبُزْجَانِيِّ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مَجِيئُ الشَّيْءِ رَجْمَهُ اللَّهُ هَذَا فِي عَمْرِو النَّبِيِّ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّؤْنَ الْوُضُوءَ حَتَّى تَغِيظَ رُءُوسُهُمْ لَمْ يَصْلُحُوا وَلَا يَتَوَضَّؤْنَ رِوَاةُ الْبُزْجَانِيِّ وَالْقُرْمِذِيِّ وَالْإِسْلَامِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَتَأَمَّرُونَ بِدَلٍّ يَتَوَضَّؤْنَ الْوُضُوءَ حَتَّى تَخْلُقَ رُءُوسُهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہذا جب کوئی وضو کرتے تو اسکو چاہیے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام علی السمر رجمہ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم مجھے دے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ زمینک و مہ سے ان کی گردنیں ٹھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے ان کے سر ٹھک جاتے۔

۲۹۴
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَتَوَضَّؤَ عَلَى مَنْ تَامَ مَضْطَجِعًا قَرَأَتْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر نہ کر جو لیٹے اور سو جاتے ہوئے

يُرْسِلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَ الشَّاهِدِ ثُمَّ صَلَّى وَنَمَّ
يَتَوَضَّأُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۳ - وَحَدَّثَنَا قَالَ أَهْبَيْتَ لَهُ شَاةً فَجَعَلَهَا فِي الْوُجَدِ
فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا
أَبَا نَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أَهْبَيْتَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَبَخْتَهَا فِي
الْوُجَدِ وَقَالَ تَاوَلْنِي الْيَدَا عَيَا أَمَا زَارِعٌ فَنَازَلَتْهُ الْيَدَا عَ
ثُمَّ قَالَ تَاوَلْنِي الْيَدَا عَ الْآخَرُ فَنَازَلَتْهُ الْيَدَا عَ الْآخَرُ ثُمَّ
قَالَ تَاوَلْنِي الْيَدَا عَ الْآخَرُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّمَا الشَّاهِدُ
ذَوَا عَيْنٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ
كُوسَكْتَ لَنَا وَلَمْ تَنْهَ ذَوَا عَيْنٍ رَاعَا مَا سَكَّتْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فَنَقَضَ مَضْ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عَيْنَهُمْ لَحْمًا يَارِخًا فَكَلَّ ثُمَّ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَقَصَصَ وَلَمْ يَسْمَعْ مَاءَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ تَوَبَّعَهُ كَرَّمَ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى الْخَيْرِ -

۳۱۲ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَتَاذُنَ أَبِي دَاوُدَ
كَانَ حَتْمُورًا فَكَلَّمَنِي لَحْمًا وَخُبْرًا ثُمَّ دَعَوْتُ يَوْصُوعَ فَقَالَ
لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ أَتُحِبُّ
مِنَ الْكَلْبِ لَيْتَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)
۳۱۳ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ
وَجَسَدُهَا مِنَ الْمَلَامَةِ وَمَنْ قَبِلَ امْرَأَتَهُ أَدْبَحَتْهَا بَيْنَهُ
فَعَلِبَرُ الْوُضُوءِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)
۳۱۴ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ
امْرَأَتُهُ الْوُضُوءُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)
۳۱۵ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ
الْقُبْلَةَ مِنَ الذَّكْرِ فَتَوَضَّأُوا مِنْهَا -

۳۱۶ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَيْمِيمِ بْنِ دَاوُدَ

کا شاہد ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت بھڑنا تھا
آپ اس کو کھاتے اور بغیر وضو کے نماز ادا کر لیتے تھے (مسلم)

حضرت ابو رافع سی روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس دو بکری کا گوشت
تھے میں ان میں سے اس کو بانڈی میں رکھ دیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم تشریف لے گئے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ ابو رافع یہ کیا ہے میں
نے عرض کیا کہ بکری کا گوشت ہے جو تمہیں آیا ہے میں نے اس کو پکانے کے لیے لٹکا
دیا جب گوشت پک گیا تو سر کاٹنے فرمایا دو سنی ہمیں دو میں نے دستی پیش
کر دی تو آپ نے دوسری دستی طلب فرمائی اس کے بعد تیسری دستی طلب کی
تو میں نے عرض کیا کہ بکری میں صرف دو ہی دستی عورتی ہیں اس موقع پر سر کاٹنے فرمایا
اگر تم خاموشی کے ساتھ مجھے دستی پیش کرتے رہتے تو مٹی میں میرے حضور علیہ السلام
نے پانی منگا کر کھلی کی اور ہاتھ کی انگلیوں کو حویا بھر کر پھرنے پر کرنا میری فائزہ
فاز ہو کر جناب ابو رافع کے ہاتھ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ گوشت
کھا رہے ہیں تو آپ نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اس کے بعد بھی اگر نماز ادا کی لیکن میں
دوران پانی استعمال نہیں کیا راہم احمد لیکن دوسری نے اس حدیث کو ابو حنیفہ سے روایت کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی اہد
ابو طلحہ کے پاس بیٹھا تھا وہیں ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد میں نے وضو کے لیے پانی
طلب کیا تو ان حضرات نے کہا کہ تم وضو کروں کر رہے ہو میں نے کہا کہ کیا کھانا جو
کھایا ہے یہ حضرات کہنے لگے کہ پاک چیز یہ کھانے کے بعد وضو کی کیا ضرورت اسکا
کے بعد تو افضل نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھے۔ (راہم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آٹھ کا اپنی بیوی کی تقبیل اور اس کی علامت
کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کی تقبیل کرے یا اس سے علامت
کے پاس کر وضو کرنا لازم ہے۔

(راہم مالک، شافعی)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی
تقبیل کرنے سے وضو لازم آتا ہے۔

(راہم مالک)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عروض رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے کہ تقبیل بھی علامت ہے اس کے بعد وضو کرنا لازم ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضرت عیم دادی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ابو حنیفہ سے روایت کی گئی ہے

یہ حدیث ابو حنیفہ سے روایت کی گئی ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَوْا مِنْ بَيْتِ
دَمِي سَائِلٌ رَدَّاهُمْ النَّارُ قَطْعِي دَقَّانَ لِمَنْ ابْنُ سَبْرٍ الْعَرَبِي
لَهُ فَيُفَصِّلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ وَلَا رَأْيَ دَنِيْرِي ابْنُ خَالِدٍ وَ
يَزِيدُ بْنُ مَحْمُودٍ مَجْهُولَانِ -

سنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس شخص
کے بھٹے پر جو بے جا ہے و سونکرنا لازم ہے دروازہ قطعی ہے اس حدیث کو دہا
کرہت ہے کہ اکثر بن عبد العزیز نے نہ تو تمہیں دوسری کو دیکھا نہ اس سے روایت
کی اور اس سند میں زید بن خالد اور یزید بن خالد کا نام ہے۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء کے آداب

پہلی فصل

۳۰۷۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْخَلَاءَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا
الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَكَيْفَ تَقُولُوا أَوْعَرُوهَا مَقْفُورًا
عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مَعْنَى السُّتْرَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَلَا
الْحَدِيثُ فِي الْقُبْلَةِ وَدَعَا فِي الْمَقْبُورَةِ فَلَا بَأْسَ بِمَا
رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَرْتَقِبْتُ فَوْقَ بَيْتِ خَلْفَةٍ
يَبْعُثُ خَاصِيَةً فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
حَاجَةً مُتَدِيرًا الْقِبْلَةَ مَسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُسْنَدُ شَيْخٍ)

حضرت ابو الزبیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں
سے کوئی پائے کو جائے تو نہ سمت قبلہ کی طرف نہ کرے اور نہ پشت اس
کا نہ خرقہ نہ پہنا جائے نہ متفق علیہ لیکن امام محمدی استاذہ انہ کے کہا
کہ یہ تمہیں مشکل کے لیے ہے لیکن گھروں میں اس کی باندی نہیں کہ نہ نہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی کام پر تھا
تھوڑے کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قبلہ کی طرف سے پشت چہرہ شمالی جانب منہ کے قافلے نہ مت
فرار ہوتے (متفق علیہ)

۳۰۸۔ وَكَانَ سَمَاتٌ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِبِ أَوْ بَوَّلِ أَوْ
تَسْتَجِبِ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ تَسْتَجِبِ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ
أَوْ أَنْ تَسْتَجِبِ بِجَمِيعِ أَوْ يَعْطِيهِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمًا)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: قتلے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ کریں یا دھتے ہاتھ
سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوہر اور بدھنی سے استنجا
کریں۔ (مسلم)

۳۰۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و مسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں تمہاری
بے جاگوں سے تیری پناہ چاہوں (متفق علیہ)

۳۱۰۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَبْرِ بَنِي فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ
أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَفْرِغُ مِنَ الْبَوْلِ فِي رَدَائِهِ يُسَلِّمُ لَا
يَسْتَفْرِغُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَتْبَعِي بِالسَّيْفِ لَمْ
أَحَدٌ جَبْرِيْنَهُ لِيُطْبِقَهُ فَشَقَّهَا بِنَصْفَيْنِ ثُمَّ عَذَّرَ فِي
قَبْرِ وَاحِدَةٍ قَاتِلِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعَتْ حَتَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزرا تو فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے
اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں ان میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں
کرتا تھا اور دوسرا ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تارہ
اور دوسرا شمشیر رکھتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تارہ
اور ہاتھ شمشیر کو اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر رکھا تو یہ ہو گیا ہے

كَفَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا كُنَّا فِيْهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۱- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يَخْتَبِرُ قُلُوْبًا وَكَمَا اللّٰهُ يَخْتَبِرُ اَيُّ رَسُوْلٍ

اللّٰهُ قَالَ اَللّٰهُ يَخْتَبِرُ فِيْ طَرِيقِ النَّاسِ اَدْنٰى طَرِيقٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۲- وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا

اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَسْ ذِكْرًا وَبِحَيْثُ وَلَا يَتَمَتَّعُ بِمَنْزِلَةٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلَيْسَ يَسْتَنْبِذُ مِنْ اَسْتَجَرَّ فَلْيُزَيِّرْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۴- وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَاءًا وَعَلَا مُدَاوَةً مِنْ مَتْنِ

وَعَرَّةٍ يَسْتَنْبِذُ بِاَلْمَاوِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا بسرگارسے فرمایا امید ہے کہ شام

جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے خذاب میں تخفیف کیجئے گی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول

اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ راستہ اور سایہ وار درخت کے نیچے پیشاب

اور پائنا نہ کرنا (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اسی

طرح جب بیت الخلا رہائے تو سرگاہ کو دہسنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ

استنجی کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو

کوئی بیت الخلا رہائے اس کو چاہیے کہ طاق و حیلوں سے استنجہ کرے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو رہائے تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھڑاؤں

اور ایک کدال یہ بے ہمت ہوتے تھے فرغت کے بعد آپ پانی سے استنجہ کرتے

تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۱۵- عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ تَوَضَّأَ ثُمَّ رَوَّاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَ

الْبُخَارِيُّ وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ حَبِيْبٌ عَرَبِيٌّ وَقَالَ

اَبُوْدَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ مُسْتَدْرِكٌ فِي رَوَايَتِهِ وَفَحْمِهِ بِدَلِّ تَوَضُّعٍ

۳۱۶- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا ارَادَ الْهَرَادَ اَنْ يَطْلُبَ حَتّٰى لَا يَبْرَاهُ اَحَدٌ رَوَّاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

۳۱۷- وَعَنْ اَبِي مُرَّةٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدَا اَنْ يَبُولَ فَاَتَى قَوْمًا فِي اَصْبَلٍ جَدَالٍ

كَانَ لَكُمْ قَالَ اِذَا اَنَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُولَ فَلْيَزِدْ رِيْلًا

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

۳۱۸- وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے

ابوداؤد و نسائی لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح عربیہ اور

صاحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ مشکوٰۃ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح عربیہ اور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی وضو تشریف لے جاتے جہاں ان کو کوئی

حضرت ابو جہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے

دو بار کی ہڑی نرم بگڑا دی کہ فرغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب

تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم بگڑا دی کرے (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیت الخلا میں جاکر

إِذَا آتَاكَ الْحَاجَّةُ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَنْتَهِى مِنَ الْأَذَى -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مَبْلُوكٌ لَوْلَاكُمْ أَعْرَضْتُ عَنْهَا

أَتَيْتُهَا الْغَارَةَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْفَيْكَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَ

أَمْرٌ بِكَادَةِ أَحْبَابِي وَنَهَى عَنِ الرُّوْثِ وَالزُّفَةِ وَنَهَى أَنْ

يَسْتَبِيبَ الرَّجُلُ رَجُلَيْنِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۰- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِيُطَهِّرَهُمْ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُ الْيُسْرَى

لِيُحَلِّلَهُمْ وَمَا كَانَ مِنْ أَذَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۱- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ هَبَّ مَعْدِي بَلَاةٍ أَحْبَابِي

يَسْتَبِيبُ بِهِمْ فَإِنَّمَا تُجْزَى عَمَلٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۲- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَجُزُوا بِالرُّوْثِ وَلَا بِالْجُفَاءِ فَإِنَّهَا زَادَ

إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْوَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ

لَمْ يَذْكُرْ لَمْ يَذْكُرْ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْوَجْرِ -

۳۲۳- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْدُ لَعَلَّ الْخَيْرَ سَتَكُونُ بِكَ

يَجُودِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مِنْ عَقْدٍ يَحْيَتْ أَوْ تَقْتَدِرَا

أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجْعِهِ وَأَنْتُمْ أَوْ عَظِيمٌ فَإِنَّ مَعَهُ ثَابِتٌ بَرِيءٌ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَعْلِ فَلْيُفْرِغْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ

لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اسْتَجْبَرَ فَلْيُزِدْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ كَمَا تَخْلُكُ فَلْيُفِظْ وَمَا لَكَ

بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ

کی مادت کر رہی تھی کہ جب آپ قصار حاجت کا اظہار فرماتے تو اس وقت تک کپڑا

ڈالھاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ پہنچتے و ترمذی - (ابو داؤد و دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والدہ یعنی اولاد کو تعلیم

دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلا کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ

پشت - پھر میں حکم دیا کہ مستنجا کے لیے رکھ دو تم قین و حیلے استعمال کرو اپنے

جہیں ہڈی اور لید سے استنجا کر سنے منع فرمایا اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا

کرنے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے - البتہ طہارت اور گھنیا

کام بائیں ہاتھ سے کرتے تھے - (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلا جائے تو اپنے ساتھ قین و حیلے لے

جائے اور ان سے استنجا کرے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے -

(احمد ابو داؤد و نسائی و دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے

فرمایا کہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے - و ترمذی لیکن صاحب نسائی نے

جن بھائیوں کی غذا کا تذکرہ نہیں کیا -

حضرت ابو یوسف بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روایح امید میری حیات ظاہری کے

لید نہیں خول کرے گی لہذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے دائرہ حلی کو باندھا اگر وہ

لگائی، تو منہ کے طور پر یا گردن میں سرہ ڈالا یا جانوروں کے پیارے یا ہڈی سے

استنجا کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں - (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرد لگائے اس کو چاہیے کہ طاق مسائیاں لگائے

اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجا کے لیے

جائے اس کو چاہیے کہ طاق تبدیل کرے و حیلے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے

و نہ کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خلل سے کچھ دانتوں

سے نکالا تو اس کو بھی تک نہیں لیکن اگر اس سے زبان سے کچھ ملنے نہ دیکھا ہے تو اس کو ٹھک سے لے کر جس سے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی معاف نہ تھی اور جو شخص قصائے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ جگہ پر وہ دار ہو اور ایسی جگہ نہ تو اس کو چاہیے کہ ریت کا ایک چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف ہیست کرے کہ نہ کہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھینچا ہے اور جس نے ایسا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی منسل غلامیں پیشاب کر کے وضو یا غسل نہ کرے کیونکہ وہ سر سے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابوداؤد و دیگر امام ترمذی نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

ابو داؤد و دیگر امام ترمذی نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النور کی آیت ۲۴-۲۵ کی تفسیر فرمائی ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بائیں سے بیکر کو گدے لعنت کا سبب میں دیکھا تھا کہ راستہ میں اندر سایہ دار گرہاں لوگ بیٹھے ہوں (پر پانچاؤں کا) (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اس حالت میں قضاء حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے سر کھینے ہوں اور بائیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس صل سے ناراض ہوتا ہے۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہوں کی آنکھوں اور بقی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ ہے کہ جب کوئی پانچاؤں یا بے توہم اندر پہنچے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

وَمَنْ آتَى الْخَلَاءَ فَلَيْسَ بِرَقَاتٍ لَّمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجِدَ
كُتَيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلَيْسَ بِرَقَاتٍ قَاتٍ الشَّيْطَانُ بِتَعَبٍ
بِمَقَامِهِ بَنِي أَدَمَ مَن فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَن لَّا فَعَلَ
خَسِرَ -

(رداء ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی)

۳۲۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدٌ لَّكَ فِي مَسْتَحَبَةٍ لَّكَ
يُقْبَلُ لَيْسَ أَدِيمُ صَافِيَةٍ قَاتٍ عَائِقَةُ الْوَسْوَاسِ وَبِهِ
رَدَّاهُ ابُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ وَابْنُ تَيْمِيَّةٍ وَابْنُ كَثِيرٍ
يَنْكُرُ لَكَ يَقْبَلُ فِيهِ أَدِيمُ صَافِيَةٍ -

۳۲۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدٌ لَّكَ فِي جَنْبٍ -

(رداء ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۷- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ الثَّلَاثَةَ الْبَارِئِينَ الْمَوَارِثَةَ وَكَارِغَةَ
الْقُرْبِيِّ وَالْظِّلِّ - (رداء ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ يَفْقِرُ بَيْنَ الْفَاقَةِ كَالشَّيْخَيْنِ عَنِ
عَدْرِهَا يَجْعَلُ تَارَةً قَاتٍ لَّكَ يَفْقَرُ عَلَى ذَلِكَ رَدَّاهُ أَحَدٌ
وَابُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ -

۳۲۹- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْحُرُوسُ مُخْتَصَرَةٌ لَّكَ فَإِذَا آتَى
أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِالشُّوْمِ مِنَ الْخُبَرِ وَالْعَبَائِثِ
رَدَّاهُ ابُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ -

۳۳۰- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَرُّ مَا بَيْنَ أَهْلِ الْوَجْهِ وَعَدْوَانِ بَيْنِ أَهْلِ دَا
وَحَلَّ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ رَدَّاهُ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَبِيبِ قَدِ اسْتَأْذَنَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ

۳۳۱- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَدَاخْرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ عَقْرَانُكَ - وَدَاخْرَجَ
وَابْنُ مَلَجَةٍ وَالنَّارِي -

۲۳۲ ۲۴
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَدَاخْرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ أَيْتُهُ بِمَا فِي تَرَاوُذِ رُجْوَةٍ فَاسْتَجَبَ
لَهُ مَسْحُ يَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ لَهَا تَلَكُّ يَأْتِيهِ الْخَرَقُ مَسْحًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَدَى النَّارِي وَالنَّسَائِي مَعْنَاهُ -

۲۳۳ ۲۵
وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَعْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَاخْرَجَ أَبَالَ تَوْصًا وَنَفَسًا فَدَجَّجَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

۲۳۴ ۲۸
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مِنْ عَيْنَانِ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ
يَا لَيْلِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

۲۳۵ ۲۹
وَعَنْ عُمرَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّ الْبَوْلَ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمرَةُ لَا تَبْلُغْ قَائِمًا هَذَا بَلَّتْ قَائِمًا
مَجْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلَجَةٍ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْمَاعِيلُ
مُحَمَّدُ بْنُ الشَّعْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ سَمِعَ عَنْ حُدَّيْفَةَ قَالَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّاحَةً فَوَجَّهَ قِبَالَ قَائِمًا
فَتَشَقَّقَ عَلَيْهِ فَبَلَكَ كَانَ ذَلِكَ يُعَذِّبُهُ -

تیسری فصل

۲۳۶ ۳۰
عَنْ عَائِشَةَ كَالَتْ مِنْ حَدِّكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُهُ مَا كَانَ
يَبُولُ إِلَّا قَائِمًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِي)

۲۳۷ ۳۱
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرَيْلَ أَنْكَرَ فِي آوَلِ مَا أُوتِيَ إِلَيْهِ
فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَدَّرَ مِنَ الْوُضُوءِ
أَخَذَ عَرَقًا مِنَ الْمَاءِ فَخَضَّ بِهَا قَدَحِيَّةً -

ملیہ سلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلا سے نکلتے وقت غفرانگ کہتے
تھے۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن
یا چھال میں پانی دیتا جس سے آپ استنجاء فرماتے جب بیت الخلا سے باہر
تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ دگر کٹھن اور میں پانی کا دوسرا برتن لانا تو آپ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ملیہ سلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مار
تھے (ابوداؤد نسائی)

امیر ہست رفیقہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بستر کے نیچے میدان کی لکڑی کا چال کا ایک برتن تھا۔ رات کے
وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے

(ابوداؤد نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر
پیشاب کر رہا تھا رسول اللہ نے مجھے کھڑے پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے
بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام علی
سے ایک روایت حضرت مدنی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
قوم کی کوڑھی پر اسے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ متفق ملیہ کہا گیا ہے کہ
یہ عمل کسی جمہوری کی وجہ سے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی
یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سپاہ بانہ پیشاب
بیچ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

(احمد ترمذی نسائی)

حضرت زید بن عارثہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر
آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے
فارغ ہوئے تو ایک چلوں میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد دارقطنی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّارُضِيُّ)

۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي جَبْرِئِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَفِضْ رِوَاةَ الْقُرْمِيَّاتِ وَقَالَ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ عَرِيفٌ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْبَحَارِيُّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَحَارِيُّ الرَّادِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَى حَدِيثٍ -

۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّرْ عَمْرُكَ فَتَعَمَّرْ مَاءَهُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَمْرُ فَقَالَ مَا لَا تَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أَمَرْتُكُمْ لَكُمْ بَلَدٌ أَنْ تَتَوَضَّأُوا وَتَوَضَّأْتُمْ لَكُمْ سُبَّةٌ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰ وَعَنْ أَبِي أَيْوبٍ وَجَابِرٍ وَأَنْسِ أَنْ هَذَا الْأَثَرُ لَمْ يَكُنْ لِي فِيهِ وَجَالٌ يُجَوِّدُونَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا وَابْنُ مَاجَةَ الْأَمْطَقِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِ مَعْتَدُ الْأَنْصَارِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَى فَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الشَّهْرِ قَمَا طَهَّرَ لَهُ قَالُوا تَوَضَّأُوا لِلْمَسْكِينَةِ وَتَحْتَمِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتَحْتَمِلُ فِي الْبَاءِ قَالَ قَدْ فَهِمْتُ ذَلِكَ فَهَلْ تَعْلَمُونَ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ دَ هُوَ يَسْتَهْزِئُ بِي لَأَرَى صَاحِبَهُ يُعَلِّمُهُ حَتَّى الْخُرُوءَ قُلْتُ أَجَلُ أَمْرًا أَنْ لَا تَسْتَمِيلَ الْفُجْلَةَ وَلَا تَسْتَمِيلَ يَابِئًا وَلَا تَكْتُمِي بِذَوْنٍ ثَلَاثَةَ أَحْبَابٍ لَيْسَ فِيهَا رَحْمَةٌ وَلَا عَطْفٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ)

۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ لَدَى رَأْسِ خَوْصَتِهِا تَحْتَمِلُ دَبَّالٍ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبْرُؤُ كَمَا يَبْرُؤُ الْمَرْأَةُ فَمَجَّعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَجَحَكَ أَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَيْتِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ وضو کریں تو بانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فارغ ہوئے تو جنابِ سر پر کچے پیچھے لٹا کر بڑے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اسے نہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پاؤں پہ سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں تو اس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو میری سنت میں جاکے گا۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو ایوب سعید بن جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے کہ اگر پاکیزگی کا عمل سب پر ہم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور اپنی سے استنجا کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کو اپنے لیے لازم کر لو اور اپنی بھی

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنز کیا کہ وہ اہلِ مہاجرین (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ باغیانہ کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ سب سے حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف نہ کریں۔ وہ اُمیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استنجا نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجا میں استعمال نہ کریں۔ مسلم لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں،

حضرت عبدالرحمن بن حسان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کا تھمیں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں رضی اللہ عنہم نے اس کی بات سن کر فرمایا تم پر انفس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ تھا

إِذَا أَحْبَبَهُمُ الْبَوَلُ قَوَّضُوهُ بِالْمَقَارِئِضِ فَتَمَامُهُمْ فَعِيَابٌ
فِي تَكْرِيبِ رِوَاةِ الْبَوَلِ إِذَا دَابَّتْ مَاجَةٍ وَرَدَّى النَّسَائِيُّ عَنْهُ
كَهْنُ أَبِي مُوسَى -

۳۴۳ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَسَمَةَ
 ۳۴۴ أَنَّهُ رَاجِعًا مُسْتَقْبِلَ الْقُبَلِ لَمْ يَجْلِسْ يَرْجُلُ إِلَيْهَا
 فَقُلْتُ يَا عَمِيدَ الرَّحْمَنِ الْكَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلْ
 إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَصَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
 الْقُبَلِ شَيْءٌ لَمْ تَرْجُلْ فَلَا بَأْسَ -

(رواه الألباني)

٢٣٣ وَعَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَلَأَةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي
الْأَذَى وَخَفَانِي. (رواه ابن ماجة)

٢٣٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَفِئَةُ الْجَدِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَأْتُونَ رَسُولَ اللَّهِ
أَمَّا أَنْ يَسْتَنْبِجُوا بِعُظْمِهِ أَوْ رُفَّتِهِ أَوْ حُمَمَتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ
جَعَلَ لِكُلِّ وَفَاءٍ مِنْهُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جب ان کے جسم پر لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا بگڑ کر قیمتی سے کاٹ دیا جاتا تھا جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔
 راوی ابو داؤد۔ ابن ماجہ کن نسائی نے عبد الرحمن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا۔

حضرت مروان صفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دوران صفر اپنے اپنی اولادنی کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس کی اسٹیں بیٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابوجہر! رحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا تمہیں جبکہ جنگل میں تیرے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز مائل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بہت بیمار تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: **اے اللہ! میری عمر میں میری عزت کی چیز مجھ سے دور کر کے عافیت عطا فرمائی جاوے**۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جنوں کو کشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو انہوں نے فرمایا: **اے اللہ! اپنے امتیوں کو مریض قریبوں سے دور کر دے**۔ یہ دعا کوئی نئے سے مستجاب نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جوار اور ذوق بنایا ہے لہذا امر کا کرنے میں اس سے روک دیا ہے۔
(البدائع)

مسواک کا بیان

بَابُ السَّوَالِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو غازیہ عسائیہ تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر غازیہ میں مسواک کرنے کو کستا (مستحق ملیں)

حضرت شریح بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھر میں داخل ہونے کے بعد سب پہلا کام کیا کرتے تھے اپنے فرمایا کہ آپ سب پہلے جناب منڈیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غازیہ تک کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے پہلے منہ کو مسواک سے صاف

۳۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِ اسْتَقْبَلَ عَلِيٌّ أَصْحَابَ لَامِزِهِمْ بِلَاغِيهِ الْوَسَاءُ وَبِالْإِسْرَافِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالتَّوَكُّلِ - (رواه مسلم)

۳۳۸. وَعَنْ حَذِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ اللَّهُمَّ مُجِيبِ الدُّعَاءِ يَشْرُفُ فَأَتَاهُ الْبَرَاءُ -

قَالَ آتَانِي فِي الْمَسَاءِ اسْتَوَاكَ بِسَوَاكِ فَيَأْتِي رَجُلًا
أَحَدُهَا أَكْبَرُ مِنَ الْأُخْرَى فَكَوَلَتْ السُّوَّانَ الْأَصْغَرُ مِنْهَا
فَوَيْلٌ لِي كَيْفَ قَدْ قَعْتُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا - (مَنْفَعٌ عَلَيْكَ)
۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ مَا جَاءَ فِي حَبْرٍ مِنْ عِلْيَةِ السَّلَامَةِ قَطْرًا لَا أَسْرَى
بِاسْتِرَاكِ لَقَدْ خَبَّرْتُ أَنَّ أَخِي مَقْدَمٌ فِي رَدِّهِ أَحْمَدُ -
۳۵۶ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ أَلْعَنَ عَلَيْكَ فِي السُّوَّانِ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)
۳۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْ دُعُوهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْأُخْرَى
فَأُدْخِلَ السُّوَّانَ فِي قَطْرِ السُّوَّانِ أَنْ لَمْ يَأْخُذْ السُّوَّانَ الْأَكْبَرُ
(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقْضَى الصَّلَاةُ الَّتِي بَيْنَ أَنْ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَكُنْ
لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا -

(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)
۳۵۹ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ
عَلَى أُمَّتِي لَا سِرُّهُمْ بِالسُّوَّانِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خُفْرَتُ
صَلَاةٍ الْوُضُوءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
يَتَّبِعُهُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسَوَاكُهُ عَلَى أَدْنَى مَوْجِعَةٍ
الْعَبْدُ مِنَ الْأَذْنِ الْكَاتِبُ لَا يُؤْمَرُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَمَعَ
لَهُ رَدَّاهُ إِلَى مَوْجِعَةٍ رَدَّاهُ الْقَوْمُ عَنِ دَأْبِهِمْ وَكَرَاهَا
لَمْ يَكُنْ لَوْ لَا خُفْرَتُ صَلَاةٍ الْوُضُوءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَقَالَ
الْقَوْمُ فِي هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ وَحَسَنٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے غراب میں یہ کھایا گیا کہ میں سواک کروں میرے
پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو
سواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو سواک دوں لہذا
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے سواک کہنے
کو کہا اور مجھے یہ خیال ہوئے گا کہ کثرت سواک سے نہ کاٹا ظاہری حصہ چھین جائے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے سواک کبھی اسے میں نہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو اشخاص میں سے
تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس سواک
کی تفصیل میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو سواک
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لیے سواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر
درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے سواک نہ کی گئی ہو۔ اسے یہی
نے شنبہ الامان میں روایت کیا ہے۔

جناب ابوسلمہ حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی
مشقت کا خوف نہ ہو تو میں انہیں ہر نماز کے لیے سواک کا حکم کرتا اور عشا
کی نماز عشا کی رات تک بخیر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں
آتے تو سواک ان کے کان پر بول جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس
وقت تک ان کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ سواک نہ کر لیتے اور جہاں
کو کان پہنچ کر لیتے (ترمذی۔ ابوداؤد) جبکہ ابوداؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ
میں نماز عشا کرتا ہی رات کی پہلی رکعت میں ابوداؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ
صبح ۶۔

وضو کی سنتیں

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

پہلی فصل

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس چیز میں فطرت میں داخل ہیں راہبوں کو کم کرنا ۲۰، ارمی بڑھانا ۲۰، مسراک کرنا ۲۰، تاک میں پانی دینا ۵۰، ناخن تراشنا ۴۰، جوڑوں کی جگہ جوڑنا ۲۰، بقاوں کے بال صاف کرنا ۲۰، زبیرات بال مونڈنا ۲۰، پانی احتیاط سے استعمال کرنا۔ استنہا کو گناہ راوی کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کلی کرنا تھا۔ و مسلم البیہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے غلظہ کرنا ہے۔

صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابو داؤد سے بروایت عمار بن یاسر نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ ذُنُوبٍ أَلْفُظَةٌ قُتِلَ الشَّارِبُ وَدُمِعَتْ أَعْيُنُ اللَّيْثِيِّ وَالسَّيَّانُ وَالسَّيْفُ فِي الْمَاءِ وَقُتِلَ الْأُظْفَارُ وَغَسِلَ الرَّجُلُ حَتَّى دَرَسَتْ أَلْبِيطُ وَحُلِيَ الْعَانَةُ وَانْتَفَاسُ الْمَاءِ يَعْنِي الرِّسْمَ حَتَّى قَالَ الرَّادِيُّ وَقِيلَتْ الْعَائِزَةُ إِنَّ أَرْبَعًا تَكُونُ الْمَعْمُومَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ الْحَنَنِ بِدَلَالَةِ عَقْدَةِ اللَّيْثِيِّ لَمْ يَجِدْ هَذَا فِي رِوَايَةِ الصَّوْحَجِيِّ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَاوِيزِ وَكَذَلِكَ الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ سِرْدَانِيَّةَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيَّانُ مَطْهُرَةٌ لِلْفَقِيرِ مَرَضًا فَالْفَقِيرُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْحَمِيدِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْجَعْفَرِيُّ فِي مَرْجِعِهِ بِدَلَالَتِهِ

۳۵۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ مَنَاسِكٍ الْمُرْسِدِينَ الْحَيَاءُ وَيُؤَدَّى الْحَيَاتَانُ وَالشَّعْطُ وَالسَّيَّانُ وَالنَّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا نَهَارٍ يَسْتَقِظُ إِلَّا بَسْرُكَ قَبْلَ أَنْ يَبُوءَ قَوْمًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْنِفُ بِعَظْمِي السَّيَّانِ لِعَيْنِهِ قَائِلًا بِهِ قَائِلًا لِي ثُمَّ أَغْلِيهِ وَأَدْعُهُ لِلْيَمْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسراک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے رشاقہ، احمد، داری، نسائی، امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے۔

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت میں حیا کرنا اور روایت کیا گیا کہ غلظہ کرنا، خوشبو لگانا، مسراک کرنا، نکاح کرنا (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس وقت تک نہ سوئے کہ جب تک مسراک نہ کر لیتے۔ (احمد، ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسراک کرنے کے بعد مجھے دھوئے کیلئے دیتے تو میں دھو کر اسی مسراک کو استعمال کرتی اور دھو کر مسراک کو واپس کر دیتی (ابو داؤد)

حضرت ابن ماجہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

۳۵۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کانوں میں ایک چھپائی استعمال کیا۔

ثُمَّ عَسَلَ بِخُبَيْرٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي الْخُرَى لَهُ فَخَصَصَ
وَأَسْتَشْفَرْتُكَ مَرَاتٍ مِّنْ عُرْفَةٍ فَاحِدَةٍ -

۳۶۳ ۱۸
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَعَنَ عَلَى هَذَا -

(رداء النجاشی)

۳۶۴ ۱۹
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ - (رداء النجاشی)

۳۶۵ ۲۰
وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالنَّمْعَاءِ فَقَالَ لَا
أَرِيكُمْ مَضْرُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ
ثَلَاثًا ثَلَاثًا - (رداء مسنی)

۳۶۶ ۲۱
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ
خَلْفَ إِذْ الْكُنَاسَاءُ بِالْطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَنَا لَعَنَ فَمَضَوْا
وَهُمْ عَجَلٌ فَاتَّبَعْنَاهُ إِلَى مَعْدَا عَقَابٍ يَهُودِيٍّ لَعَنَ بَيْنَهُمَا
الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِئْسَ
لِلْعَقَابِ مِنَ الشَّيْءِ أَسِغُوا الرُّؤُوسَ - (رداء مسنی)

۳۶۷ ۲۲
وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَصِيحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَ
عَلَى الْكُعْبَيْنِ - (رداء مسنی)

۳۶۸ ۲۳
وَعَنْ قَارِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنٍ يَكَلِّمُ فِي طَهْوَرَةٍ
وَيُحْلِلُ وَيَنْحَلُ - (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہننا وغیرہ کرو تو ابتدا اپنی طرف سے کرو۔ (احمد ابو داؤد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس سے اس سے پہلے اللہ کا نام

۳۶۹ ۲۴
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسْتُمْ قِلَافًا تَوَضَّأُوا ثُمَّ قَابِدُوا يَدَايَاكُمْ
(رداء احمد ابو داؤد)

۳۷۰ ۲۵
وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوَ لِمَنْ لَبَسَ ثِيَابًا ثُمَّ رَدَّاهَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی تیند سے بیدار ہو تو پانچ باتوں میں سے اے یہاں تک کہ اس کو دھو کر پھر اس کو علم نہیں کہ اس کے لئے تین تہائی گزری (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تیند سے بیدار ہو تو پہلے وضو کرے اور اس وضو میں ناک کو جھاڑے کہ جو شیطان اس کے نشتے پر رات گزارتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھوں کو دو بار دھوا تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ چہرہ کو دھوا پھر ہاتھوں کو کہیں تک دو مرتبہ دھوا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا سے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو گردی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا پھر چہروں کو دھوا یا ناک، البواؤہ، انسان اور کسی طرح صاحب مایع نے نقل کیا لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہا گیا کہ آپ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھائیں تو انہوں نے غیانی کا برتن منگا لیا اور تین مرتبہ چہرہ کو دھوا تین مرتبہ کلی کی پانی دیا پھر برتن میں دو نول ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ چہرے کو دھوا۔ اسی طرح اس برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو کہیں تک دو مرتبہ دھوا پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو گردن کے مسح میں پہلے تو ہاتھ ابتدا سے آخر تک لے گئے اور پھر گردن کو دھوا لائے پھر چہروں کو ہاتھوں تک دھو کر فرمایا کہ سر کا دھوا یا تھا۔ لیکن ایک روایت اس طرح ہے کہ ابتدا میں سر سے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ دھوا واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر چہروں کو دھوا۔ ایک اور روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک سکنے میں تین چلو پانی استعمال کیا اور ایک روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق مسح صرف ایک مرتبہ کیا پھر چہروں کو ہاتھوں تک دھوا یا تھا۔ ایک اور روایت میں کلی کی اور ناک سکنے میں تین چلو پانی اور دونوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْسِئُ يَدَهُ فِي الْإِثْنَاءِ حَتَّى يَغْسِيَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ (متفق علیہ)

۳۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِئْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْسُطُ عَلَى خَبْثَتَيْهِ۔ (متفق علیہ)

۳۶۲۔ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَدْ عَاينَهُ وَضَوُّهُ فَأَذْرَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَضَ لثَمَنَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَرَّتَيْنِ رَأْسَهُ يَدِيراً فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ يَدَيْهِمَا وَأَعْيَنَ رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَعَاءِ لِحْيَتِهِمَا حَتَّى يَجْعَلَ إِلَى الْفَكَانِ الَّذِي يَدَاؤُهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ يَدَاؤُهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَرِافِيٌّ وَأَذْرَعَهُ ذِكْرُهُ صَاحِبُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمَشْفُوقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ عَاصِمٍ تَوَضَّأَ لَنَا وَضَوُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاينَهُ يَدَاؤُهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا فَغَسَلَ لَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَهْوَلَ يَدَاؤُهُ فَاسْتَنْشَقَ فَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاحِدٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَهْوَلَ يَدَاؤُهُ فَاسْتَنْشَقَ فَاسْتَنْشَقَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَهْوَلَ يَدَاؤُهُ فَاسْتَنْشَقَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَهْوَلَ يَدَاؤُهُ فَاسْتَنْشَقَ فَاسْتَنْشَقَ يَدَاؤُهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ يَدَيْهِمَا وَأَعْيَنَ رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَعَاءِ لِحْيَتِهِمَا حَتَّى يَجْعَلَ إِلَى الْفَكَانِ الَّذِي يَدَاؤُهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ يَدَاؤُهُ مَالِكٌ وَرِافِيٌّ وَأَذْرَعَهُ ذِكْرُهُ صَاحِبُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمَشْفُوقِ عَلَيْهِ اسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَوَاظِ تَمَامٍ وَفِي الْأَخْزَى فَهَضَمَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاحِدَةً فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي يَدَاؤِهِ يَلْبِغُ رِافِيٌّ فَهَضَمَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ إِسْحَاقُ
أَقْرَبُ لَا صَوۡنَةَ لِيَمَنَ لَا وَصَوۡنَةَ لَهُ -

۳۷۱
۲۶
وَعَنْ لُقِيۡطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوۡءِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوۡءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ
الْأَصَابِرِ وَبَالَغْ فِي الرَّيۡشَتَيْنِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَاحِبًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِرِ -

۳۷۲
۲۷
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِرَ يَدَيْكَ وَ
يَجْلِبِيۡكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَنَحْوُهُ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۳۷۳
۲۸
وَعَنِ الْمُسَوِّدِ وَابْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصَابِرَ يَجْلِبِيۡ
يُغۡصِرُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۷۴
۲۹
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفَّيۡنِ مَاءٍ فَأَخَذَهُ تَحْتَ حَنۡكِه
فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أُمِرَ رَفِی -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۵
۳۰
وَعَنْ عُثۡمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَجْلِبِلُ لِحْيَتَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۷۶
۳۱
وَعَنْ أَبِي حَنِيۡةٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَخَسَلَ
كَفَّيۡهِ حَتَّىٰ أَتَاهَا ثُمَّ مَضَمَصَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ
عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَوَرَأَعِيۡهِ ثَلَاثًا وَصَحَّ بِرَأۡيِهِ مَرَّةً
ثُمَّ عَسَلَ قَدَمَيۡهِ إِلَى الْكَعۡبَيۡنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَصَلَ فَطَهَّرَهُ
فَتَوَرَّعَ وَهَرَقَ يَدَهُ قَالَ أَحَبَبْتُ أَنْ أَرِيَهُ كَيْفَ كَانَتْ
طَهَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۷۷
۳۲
وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوسٌ نَشْغُرُ الْ

علیہ از ترمذی ابن ماجہ اور احمد و ابو داؤد نے جناب ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ
نے اس حدیث میں سے انہوں نے پسندالہ سے لیکن احمد نے اس اضافہ ساتھ
کہا کہ میں نے روایت نہیں کی کہ ترمذی نہیں لیکن احمد و ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ
حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دی تو آپ نے فرمایا چڑھ
وضو کرو۔ انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک
اسے ابو داؤد ترمذی ابو ہریرہ نسائی نے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور
دارمی نے میں اصابع تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلال
کیا کرو (ترمذی)۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس
حدیث کو غریب کہا ہے۔

حضرت مسعود بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھٹیاں سے
پیروں کی انگلیاں ملے تھے۔ (ترمذی)۔ ابو داؤد ابن ماجہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم وضو کیے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کی تپے سے تر کیا کرتے
اور اپنی دائرہ میں خلال کر کے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے ہی حکم فرمایا
ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت دائرہ میں خلال کیا کرتے تھے (ترمذی دارمی)
حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف
کیا پھر تین مرتبہ ہاتھ کی اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک
تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے
ہوئے اور وضو کا پیر پانی کھڑے ہو کر پیر اور پیر کے پاس پاتا ہوں کہیں آپ
کو روہ وضو دکھاؤں میں سا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے
دیکھا تھا۔ (ترمذی)۔ نسائی

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے

عَلَيْهِ تَجِيءُ تَوْصِيًا فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيَمْنَى فَمَسَحَ قِمَّةَ قَبْضَتِهِ
وَأَسْتَشَقَّ وَتَمَرَّ بِرِيهِ الْيُسْرَى فَمَسَحَ هَذَا أَيْضًا مَسَّاتِ
ثُمَّ قَالَ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَنْظُرَ لِي طُفُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا أَطْوَرُهُ - (رداه النساقي)

۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ قِمَّةَ قَبْضَتِهِ وَأَسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّ وَاجِبٍ
فَعَمِلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا - (رداه البزوفاد والترمذي)

۳۷۹ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بِأُظْفَارِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا
بِالْبَتَائِجِ -

(رداه النساقي)

۳۸۰ وَعَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَقْبَلَ مِنِّي
وَمَا أَدْبَرَ وَصَلَّيْتُ وَأَذْنِيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي رِوَايَةٍ
أَنَّهُ تَوْصِيًا فَأَدْخَلَ إصْبَعِي فِي جُحْرِي أَذْنِيَّ رِوَاةُ الْبُزْ
دَاوُدَ وَدَوْدَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةُ الْأُولَى وَأَحْمَدُ وَابْنُ
مَاجَةَ الثَّانِيَّةُ -

۳۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْصِيًا وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاؤِ عَظْمَيْنِ
يَنْبِذُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَرِوَاةُ مُسْلِمٍ مَعْرُوفَاتٌ -

۳۸۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ مَوْصُوعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَتَاعَيْنِ وَكَانَ
الْأُذُنَيْنِ مِنَ الزَّائِرِ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ وَالْبُزْزَاوَدُ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَيْنِ
مِنَ الزَّائِرِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ جَاءَ أَهْلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَلَّاهُ
عَنِ الْوُصُوعِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَلْ كُنَّا

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے اپنے سر میں سے داہنے ہاتھ سے پانی
لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈھالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین
مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ پاستا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے
تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (روایت)

حضرت عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی چھ کی اور ناک
میں پانی دیا اللہ جل جلالہ تین مرتبہ کیا (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ویشک میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو اپنے سر کا مسح کیا اللہ
کانوں کے اندر دینی مسح کا مسح کلہ کی انگلیوں سے اور بیرونی مسح کا انگلیوں
سے کیا (نسائی)

حضرت ربیع بن معمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کا مسح آگے اور پیچھے
سے کیا پھر کہنیوں اور کانوں کا مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ
دوران وضو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔
ابوداؤد نے حدیث کے پہلے حصہ کو روایت کیا (لیکن ابن ماجہ نے دوسری
روایت کو ترجیح دی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے مسح کرتے ہوئے ہاتھ
میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا (ترمذی) و مسلم البیہ امام مسلم نے اس حدیث
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے گوشوں کا مسح کرتے تھے (ابن ماجہ)
کانوں کا مسح سر کے حصے سے کیا کرتے تھے (ابوداؤد) ابن ماجہ لیکن جناب
حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے واسطے میں مجھے
معلوم نہیں کہ یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے وہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین مرتبہ

وضو کرنا تاکہ فرمایا، اسی طرح وضو سے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی، غلظ اور غلط کام کیا۔ رسائی۔ ابن ماجہ لیکن ابو داؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا خداوند امیں تجھ سے وہ سفید عمل جو جنت میں دائیں جانب ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کرو اور دوزخ سے بچاؤ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعائیں زیادتی کریں گے راہمہ۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کمر کا رتے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے دوسواں سے اپنی حفاظت کرو اور ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کا سند قوی نہیں ہے اور ہم غریب کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد آپ اپنے اعضاء کو خشک کیا کرتے تھے ولے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابو معاذ ملائی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

حضرت ثابت بن ابی صقیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے معلوم کیا کہ اگر آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو بار یا تین تین بار دوسری اعضاء کو دھویا اپنے فرمایا ہاں۔ ترمذی۔ ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک

الْوُضُوءُ قَمَرٌ رَادٌّ عَلَى هَذَا فَقَدْ اسَاءَ وَتَعَثَى وَظَلَمَ رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَدَوْدُ ابْنُ دَاوُدَ مَعْنَاهُ۔

۳۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْتَمِلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَتَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَهْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ تَبَيُّنِ الْحَقِّ قَالَ أَيْ بَيِّنَ سِلِّي اللَّهُ الْحَقَّ وَتَعَوِّذِي مِنَ التَّوَكُّلِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الظُّلُمِ وَالْكَفَاةِ (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۸۵ وَعَنْ أَبِي ثَابِتٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يُلَوِّضُونَ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَوَّضَاتُ فَأَتَعَوِّذُكَ مِنَ الْوَلَوَّضَاتِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ غَرِيبٌ وَلَيْسَ (سُتَادُهُ) بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَاهُ غَيْرَ خَارِجَةٍ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ۔

۳۸۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ۔ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفْرَةٌ يَلْبِثُ فِيهَا أَصْغَارُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ مُعَاذٍ الْبَزْزِيُّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

۳۸۸ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَقِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَثَوْبَيْنِ مَوْتَيْنِ وَكُلًّا ثَلَاثًا قَالَ تَعَمَّرَ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيرُ۔

دور قطنی مذکور بالا دونوں محدثوں کو روایت کیا عبدالبن ماجہ نے آخری حدیث کو

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

پہلی فصل

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ شَهْرَ جَهَنَّمَ هَذَا قَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۳۹۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُعْنَى الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْنُودٌ وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِخْتِلَافِ رَوَاهُ الدَّرَقُطْنِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا حدیث منسوخ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حقیقت پانی سے پانی کا مفہوم اختلاف ہے اس سے ترمذی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

۳۹۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَالَتْ تَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَوْلَ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ طَلْسٍ إِذَا اِخْتَلَسَتْ قَالَ تَعْلَمُ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَجُلَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّتْ بِمِثْلِكَ فِيمَا يُشْبِهُهَا وَلَكِنَّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَأَى مُسْلِمٌ كَرَاهِيَةً أَمْرٌ سَلِيمٌ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غُلِيطٌ أَبْيَضٌ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ أَشْبَهُمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ رِيحُهُ الشَّيْبَةُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دیانت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس حدیث پر غسل ہے جس کو احلام ہو سکا کہنے فرمایا ہاں جبکہ وہ بانی (تشری) دیکھے اس موقع پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ حیا کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احلام ہو تا ہے کہ کہنے فرمایا تمہارا دامن ہاتھ خال آلود ہو پھر کس طرح ہاں کے مشابہ ہو تا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلمہ کی روایت کے مطابق کتابت کہ مرد کی منی کا رسی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی چلی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں اس وقت

۳۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ مَاءً فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِمَسْلُوقٍ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَاءَ بَعْدَ فِي الْمَاءِ فَيَغْتَسِلُ بِهَا أَمْرٌ شَعْبِيٌّ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَسْتَبِشُّ ثُمَّ يَبْسُطُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى يَمُتِّقَ عَلَيْهِ دَفِي رَوَاهُ تَمِيمٌ يَسْتَبِشُّ بِدَائِيهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَاءَ إِلَّا أَنْ تَمَّ يُقْبِرُ بِمِثْلِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْتَسِلُ فَرَجَهُ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی کے کراپے سر کے بالوں کا غسل کرتے پھر سر پر پانی چھڑاتی ڈال کر پورے بدن پر پانی بکاسا کرتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَسَاكِرَ قَالَ قَالَتْ مِمَّنْ وَصَّيْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ امام المؤمنین

قَالَ اغْتَسَلَ أَحَدُهُمْ فَلْيَسِّرْ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ
كَرِهِي رَدَّيْتِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْرُقُ قَدْ أَرَادَ أَحَدُهُمَا أَنْ
يَغْتَسِلَ فَلْيَسِّرْ وَأَرِيئِي

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ میا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں
کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے والو ابو داؤد۔ شافعی۔ ایک روایت میں ان
طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتے والا ہے جب تم میں سے

کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کی
آڑ کرے۔

تیسری فصل

۳۱۲ عَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِثْلَ
الْمَاءِ رُخَصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُفِي عَنْهَا

(رَدَّاهُ الرَّضَوِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالذَّارِقِيُّ)

۳۱۳ وَكَفَى عَلِيٍّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَيَّيْتُ الْفَرْجَ
فَرَأَيْتُ قَدْ رَمَوْهُ بِحِجَابٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ صَحْتُ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأُكَ
(رَدَّاهُ أَبُو إِبْنِ مَالِجَةَ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتدا اسلام
میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر مجامعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب
نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کر دی گئی۔ (ترمذی۔ ابو داؤد اور دیلمی)
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا
اور مجھ کی ناز بھی پھیل بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھونے
سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو
تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

۳۱۴ وَكَفَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَ
الْعُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ التَّوْبِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ
عَلِيَّ جُعِلَتْ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَغَسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ
التَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نماز پانچ رکنوں پر
اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نازیں پانچ
برگئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا
(ابو داؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

جنسی کے لیے میل جول اور اس کے لیے جائز کام

پہلی فصل

۳۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَجَنَّبُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَصَبَّيْتُ مَعَهُ حَقِي
قَعْدًا فَاسْتَلَسْتُ فَأَتَيْتُ الرَّجُلَ فَأَعْلَسْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ
قَائِمٌ فَقَالَ آيَنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَكَ فَقَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَا يَجْعَلُ هَذَا الْفُطْرَ الْفُغَارِي وَلَيْسَ يَرَعَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار
نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں
سے اٹھا اور غسل کر کے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ
کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا

الشَّيْءُ بِقَطْرِ الْمَصَابِيحِ -

۲۲۳- وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخَمْدَ لَمْ يَكُنْ يَحْبِبُ أَنْ يَخْرُجَهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَكَيْسَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَهَرَجَةُ -

۲۲۴- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا الْحَبِيبَ حِينَ تَأْكُلُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهَرَجَةُ وَتَابُشَابَانِي وَكَانَتْ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن رَأَى هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الشَّجَرِ فَإِنِّي لَا أَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ لِحَاثَيْنِ وَلَا لِحَبِيبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۲۵- وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَسْجِدَ بِلَبَّاسٍ مَرَّةٍ وَلَا تَكَلِّبُ الْكَلْبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ)

۲۲۶- وَعَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تَغْرِبُهُنَّ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَجِئَهُ الْكَافِرُ الْمُنْتَوِمُ بِالْخَلْقِ وَالْجَنَابِ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزْرَمٍ أَنَّ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي حَزْرَمٍ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِ قُطَيْبِيُّ)

۲۲۹- ۱۵- وَعَنْ تَائِفٍ قَالَ أَطْلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَعَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَةً وَكَانَ مِنْ خِدْيَتِهِمْ يُؤْمِنُونَ أَنْ تَحَالَ مَرَّجُلٌ فِي سَكَنَةٍ مِنَ السَّكَنِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ قَالِطٍ أَوْ بَوَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَكَلِمَةً عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السَّكَنِ قَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْقَالِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ قَرَّبَ صُرْبَهُ لِحَزْرَمٍ فَسَمِعَ ذَرَامِيَةً ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَقْعَ ابْنُ عُمَرَ عَلَيْكَ السَّلَامُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَزَلْ أَكَلِمَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لاکر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشہ نشین بھی کھالیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں ہوائے جنابت کو کوئی بات مزاحم نہ ہوتی راہرو اور تسائی اور این ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاتقہ اور جنتی قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھر لو میں کسی جنتی اور عاتقہ کے لیے مسجد سکھانے کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتاب، قصہ پر یا جنتی ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد و تسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشرہ، خلوک را ایک خوشبو کا نام، لگانے والا اور جنتی مگر یہ کہ وہ وضو کرے وراہرو اور حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطابتیں ہارو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت تافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضا و حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراموش حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکار ہشام یا قضا و حاجت سے فارغ ہوئے تھے (شک داوی) پس اس شخص نے سرکار اسلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں غظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ ماسے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہنے لگوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور

۴۲۰ وَعَنْ الْمَاجِزِ بْنِ مُنْفٍ أَنَّهُ أَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَكَرَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَ يَزِيدَ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ تَوَضُّعًا رَافِعًا قَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَكُونَ أَمْتًا إِلَّا عَلَى طَهْرٍ زَادَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

تک کا ذکر کیسے کیا کہ مکر کے سلام کا جواب دیا

تیسری فصل

۴۳۱ عَنْ أُمِّ سَكْمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِئُ ثَمَرًا مِمَّا يَتَّقِيهِ ثُمَّ يَأْكُلُهُ زَادَ أَحْمَدُ
۴۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَتْ رَأَى اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُدْرِغُ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى يَدَيْهِ الشَّامِي سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ قَوْلِي مَرَّةً كَمَا أَدْرَعُ فَالْيَوْمَ قُلْتُ لَا أَذْرِي فَقَالَ لَا أَفْرَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَذْرِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَصَوَّاهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَمْلُوءِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ زَادَ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى رِسَالَةٍ يَقْبِضُ عِنْدَ هَيْدِهِ وَعِنْدَ هَيْدِهِ قَالَ قُلْتُ كَذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَجْعَلَنَّ عُنُقًا وَاحِدًا الْخَرَّ قَالَ مَلَأَ الْأَرَكِي وَالْطَّيْبُ وَالْهَرْدُ زَادَ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ.

۴۳۴ وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ تَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ يَقْبِضُ طَهْرًا لِلزَّوْجَةِ زَادَ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِزٍ وَالزَّوْجِي زَادَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَسُورُهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ.

۴۳۵ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَسْرُودٍ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَوَّبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَعَ عَيْنَيْنِ كَمَا صَحَّحَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ تَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ يَقْبِضُ الرَّجُلُ أَوْ يَقْبِضُ الرَّجُلُ يَقْبِضُ الْمَرْأَةَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَ

حضرت ماجز بن منف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو نہ کیا اس کے بعد غزوہ اہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں راہِ بوداؤد لیکن امام نسائی نے صرف غزوہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاتے اور دوبارہ سو جاتے تھے حضرت شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں شہیہ تجھے گھنے سے کس بات نے روکا شرمگاہ دھوئے کے بعد اسی طرح دھو کر تے جس طرح نماز کے لیے کرتے تھا پھر جسم پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سرگاہ بھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (راہِ بوداؤد)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اندامِ مطہرات سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرمایا رہے اس موقع پر میں نے دریافت کیا کہ یہ کافی نہ تھا آپ انہیں ایک مرتبہ غسل فرمائیے سرگاہ سے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی نفس کی زیادہ پاکی اور زیادہ طہارت والا ہے (راہِ بوداؤد)

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے ہونے پانی سے دھو کر منع فرمایا راہِ بوداؤد ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بتی کے جھوٹے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حمید مجیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی دی جس طرح کہ جناب ابو ہریرہ ماضی دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سرگاہ سے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچ کر پانی

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسِّدُ عَلَى رِوَاةِ أَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ.

۴۴۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ذُكِبَ الْبَحْرُ وَفُتِلَ مَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ كَرَانِ تَوَضَّأَ تَابِ عَظْمًا أَفْتَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهْرُ مَا عَطَا وَالْحِلُّ مِثْلُهُ رِوَاةُ مَالِكٍ وَالْقُرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَابْنُ مَسْلُومٍ وَالْإِسْرَاقِيُّ.

۴۴۲- وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ الْوَحْيُ مَعِيَ إِذَا دُرْتُ قَالَ كُنْتُ نَبِيًّا قَالَتْ تَمَرَةٌ كَبِيرَةٌ دُمَاءٌ طَهُورٌ رِوَاةُ أَبِي دَاوُدَ وَرِوَاةُ أَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ وَفَتْوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ الْقُرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْوَحْيِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَاةُ مُشَيْلٍ.

۴۴۳- وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ عَمَّتُ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَكَبَّرَتْ لَهُ وَصَوَّاهَا فَجَاءَتْ بِهَرَّةٍ فَشَرِبَتْ مِنْهَا صَغِيرًا لَهَا لَمْ تَخْشَ شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ قَوْلِي انْظُرِي إِلَيْهِ فَقَالَ الْخَبَرِيُّ يَأْتِي ابْنَةُ ابْنِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَاهِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْظُرِي أَفَاتِ رِوَاةُ مَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ وَالْإِسْرَاقِيُّ.

۴۴۴- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَوْلَاهُ أَرْسَلَهَا بِهَرَّةٍ رِوَاةُ ابْنِ عَرَبَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَاشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ صَبَّحْتُهَا فَجَاءَتْ بِهَرَّةٍ قَالَتْ مِنْهَا قُلْنَا انْصَرَفَتْ عَارِضَةً مِنْ صَدْرِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ الْبَهْرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَاهِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رِوَاةُ ابْنِ دِينَارٍ وَرِوَاةُ

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی را احمد و ترمذی ابوداؤد۔ نسائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سکر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ حضور پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو یہ اس سے نہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کر دے والا اور اس کا مردار ملال ہے۔

روایت ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ دارمی۔ ابو زید۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات جمعہ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھالگی میں کیا ہے میں نے کہا بیڑ۔ آپ نے فرمایا گھوڑیاں اور پانی پاک کر دے والا ہے ابوداؤد لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپ اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابو زید مسمول راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی بیوی ہیں کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے کبشہ نے ان کے وضو کرتے وقت پانی ڈالا اس دوران ایک بی بی آئی اور پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو بھینچا یہاں تک کہ اس نے پانی پر ایک کبشہ تعجب سے دیکھتی رہی ابو قتادہ نے کہا بھینچی نہیں تعجب ہو رہے ہیں نے کہا بیشک تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بی بی نہیں کہہ کر وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھومنے والا ہاؤر ہے (شک راوی)۔

را احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالک نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ پر لیسہ رکھا تھا لیکن وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھ کو کہنے کے لیے کہا لیکن ایک بی بی آئی اور اس نے ہر لیسہ کھا لیا جب حضرت عائشہ غار سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے دیں سے ہر لیسہ کھا یا جہاں سے بی بی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکارؐ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بی بی نہیں کہہ کر وہ گھروں میں گھومنے والا

(والد اولہ)

بیان ہے اور میں نے سرکار کو دیکھا ہے کہ آپ نے پانی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم گدھوں کے جھوٹے پانی وضو کر لیں، سرکار نے فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سمونہ نے ایک برتن سے غسل فرمایا حالانکہ اس پانی میں آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی، ابن ماجہ)

جناب محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن العاص بھی تھے ایک بکر پانی کا خوش ملا ترحاب عمرو بن العاص نے اس خوش کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے خوش پر درندے آتے ہیں اس پر حضرت عمر فرمایا کہ خوش ملک تم ہم کو یہ بات دے گا کہ جو ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر رالہ در زمین سے حضرت عمر کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک اور پینے کے قابل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان خوشوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس بارے میں آپ فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ صوبہ کے پانی سے وضو کر دیکر اس سے برص کا مد شہر ہوتا ہے۔ (رواق طبری)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَفْضُلُهَا (رَدَّاهُ الْبُذَاوَةُ) ۴۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَوَّعًا يَمَّا أَفْضَلَتِ الْخُمْرُ قَالَ لَعَنَ دِيْمًا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُفَّهَا. (رَدَّاهُ فِي سَوْرَةِ الشُّعْبِ)

۴۲۶ وَعَنْ أَبِي هَانِيَةَ قَالَ كَلِمَاتٍ أَفْضَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمُصَوِّنَةٌ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْخَمْرِ. (رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) تيسری فصل

۴۲۷ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَدُّوا الْخَوْصَ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ هَلْ تَرَى خَوْصَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ لَا تُخْبِرُنَا فَإِنَّا نَسِرُّ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا نَوَاحَ مَالِكٍ وَزَادَ زُرَيْجٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَرَأَى صَوْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بَطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ.

۴۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْحَيَّاضِ الْكَلْبِيِّ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرَدُّوْهَا السِّبَاعُ وَالْخِلَابُ وَالْحَمْرُ عَنِ الْخَلْجِ وَمِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا خَلَجَتْ فِي بَطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ. (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُسْتَشْرِكِ يُؤْرِثُ الْبَرَصَ. (رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

۴۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي لَنَاوَةٍ أَوْ أَحَدٍ كُفَّ فَلَْيَغْسِلْهُ

دھوڑا اور متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں فرمایا اگر تمہارے پاک برتن میں کتا نہ
ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ
دھوڑ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے
مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر مار مار کر رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو اس موقع پر چلا اس
مادہ اور ذوبان میں مار فرمایا (شک وادی) اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک اعرابی مسجد میں
آیا اور اس سے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن ہرکار
نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد
سرکار نے اس کو مار کر فرمایا کہ یہ مسجد غیشاب اور باغستان کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ
کے ذکر اور قرآن قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چھو جاؤں کسی کو تم کو کیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس میں پیشاب پر
ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے
کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکار نے فرمایا اگر تم
سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چکیروں سے مل کر اس
کپڑے کو دھوئے اور اس سے نماز پڑھے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر مٹی لگ جائے تو کیا کیا جائے
اپنے فرمایا اگر سرکار کے کپڑے کو مٹی لگ جائے تو میں اس کو دھویا کرتی اور جب
آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھلے ہوئے کا نشان ہوتا (متفق علیہ)
اسودہ اور جہام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنا نے منہا سے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں
سے مٹی کو ہل ڈالتی تھی۔ ہر مسلم لیکن ملکہ اور اسودہ حضرت عائشہ سے اس

سَبَّ مَرَاتٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنْتُ هُوَ زَيْنًا
أَحَدٌ مِّنْهُمَا وَأَوَّلُهُمَا الْكَلْبُ أَنْ يَغِيْلَ سَبَّ مَرَاتٍ أَوْ لَهْفَنَ
يَا لَعْرَابِ -

۲۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَحَدُنَا فِي قَهْلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَادَى
النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَ
هَرِّقُوا عَلَى بَرْبِهِ سَجَلًا مِّنْ مَّاءٍ أَوْ دَنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّمَا
يُؤْتِيهِمْ فَيُخَيِّرُونَ وَلَوْ شِئْتُمْ مَعِيرِينَ - (رواه البخاري)
۲۵۲ وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَعَامَ يَدُورُ
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا دَعَا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ
فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ فَحَلَّتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا
فَقَالَ لَكَرَاتٍ هَذِهِ الْمَسْجِدَ لَا تَصْلَحُ لَشَيْءٍ مِّنْ هَذَا أَتَبَلٍ
وَالْعَدَى لَنَا هِيَ لَيْلٌ كَرِهَ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ أَوْ كَمَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَامَ رَجُلًا مِّنَ
الْعَرَبِ نَجَاءً يَدُلُّونَ مَاءً فَتَنَدَّ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۲۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ بَنِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ
رَّسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنْ الْحَيْضَةِ
كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَصَابَ ثَوْبٌ مِنْ أَحَدِنَا مِنَ الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَغْسِلْهُ ثُمَّ
لْتَصْنَعْ بِمَاءٍ ثُمَّ لَتَصْلُ فِيهِ - (متفق علیہ)

۲۵۴ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ
الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْرِجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَآثَرُ الْعَسَلِ
فِي ثَوْبِهِ - (متفق علیہ)

۲۵۵ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَفْرِكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدَّاهُ مُسَلَّحًا وَبِرَّيَاةٍ عَلَقَمَةً وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَوْدًا

وَقِيلَ لَكَ يٰعِيسَىٰ

۳۵۷ وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَعْصِيْنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنِ

۳۱ لَهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلْ لَحْمًا مَّا لَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرَةٍ

فَبَاثَ عَلَىٰ ثَوْبِهِمُ فَدَخَلَ بَيْنَهُمَا فَتَضَعَهُ وَكَمْ يَخْلَعُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۳۲ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِلَهَابُ قَدْ

ظَهَرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵۹ وَعَنْهُ قَالَ تُصَدِّقُ عَلَىٰ مَوْلَاةٍ لَمْ يَخْذُلْهُ يَشَافِ

۳۳ كَمَا اَتَتْ فَتَمَرًا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا

اَخَذْتُ لَهَا بَنَاتًا فَدَخَلَ بَحْمُوْهُ فَانْتَفَعْتُ مِنْهُ فَقَالُوا اِنَّهَا

مَيْمَنَةٌ فَقَالَ اِنَّهَا حَرِيْرَةٌ اَخْلَعَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۰ وَعَنْ سُوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴ قَالَتْ مَا اَنْتَ كُنَّا شَاةً خَدَّيْنَا مَسْكَا لَمْ مَّا ذَلْنَا نَبِيْنَا

فِيْهِ حَتَّىٰ صَارَ خَدَّيْنَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

روایت کو اس اضافہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت اُمّی بکھرے سے

حضرت ام قیس بنت معصن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے

لیسے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھا تا پیتا تھا

اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھالیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشانی

کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو دھل کر دھویا

نہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ چمڑا پکالنے سے پاک ہو جاتا ہے

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت سیمون کی آزاد کردہ دھڑکی ایک

بکری بھڑک رہی تھی جو سرگئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے

پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ اُٹاری کہ وہ اُفت کے پتھر

سے آزاد حاصل کرے یعنی گزرا ہر شے کو یہ توہم ہے نہ اُٹاریں کہ کھال ہی جو کلمہ متفق علیہ

ام المؤمنین حضرت سہیلہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی کھال اُٹا کر اسے رنگ دیا اور ہم اس کو نمیز کے

لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی نہ گئی۔ (بخاری)

جناب لیا بخت عمارت رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب

حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر

دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں مگر

نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے

جاتے ہیں (احمد ابو داؤد ابن ماجہ لیکن ابو داؤد اور نسائی میں ایک اور

روایت ابراہیم سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے

پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی عورت ہیں کہ فلاکت پر پہلے تو مٹی اس

کے لیے پاک کرنے والی ہے (ابو داؤد ابن ماجہ) اس کے مفہوم کو روایت کیا،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے مجھ سے

۳۶۱ عَنْ ثَبَاتٍ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ ابْنُ

۳۵ عَلِيٍّ فِي حَجْرٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ ثَوْبِهِ

فَعَلَّتْ الْبِسَ ثَوْبًا فَاعْتَوَلَتْ اِذَا رَأَتْ حَتَّىٰ اَغْلَسَتْ قَالَ اِنَّمَا

يُغْلَسُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثَىٰ وَيُفْتَنُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَابُو داؤد وَابْنُ مَاجَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاؤد وَالتَّيْمَنِي

عَنْ ابْنِ السَّمْحِ قَالَ يُغْلَسُ مِنْ بَوْلِ الْحَايِضَةِ وَيَرْفُشُ مِنْ

بَوْلِ الْغُلَامِ

۳۶۲ وَعَنْ ابْنِ حَزْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۶ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُخِلَ اَحَدُكُمْ بَعْدَ الْاَذَىٰ قَالَتِ النِّسَاءُ

لَمْ تَطْهَرُوْا (رَوَاهُ ابُو داؤد وَابْنُ مَاجَةٍ مَعْنَاهُ)

۳۶۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تَهَا امْرَاةٌ اِذَا دُخِلَ

۳۶

ذَیْلٍ وَآمَسَّیْ فِی الْمَحَنِّ الْقَدِیْرِ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یُطَهِّرُہٗ مَا بَعْدَہٗ دَعَاہُ مَا لَکَ
وَأَحْمَدُ وَالْقُرْمِیْنِیَّ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالْقَارِیَّ وَقَالَ الْمَرْأَةُ
أَمْرًا لِّیْلَیْہِمْ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۴۶۳ وَعَنْ الْعَمْدِ ابْنِ مَعْدِ یُکْرِبَ قَالَتْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَنْ نَبِیِّ جُلُوْدِ السَّیِّدِ
الْکُرْمِیِّ عَلَیْہَا دَعَاہُ الْیَزِیْدَ اُذْہُ وَالنَّسَائِیَّ۔

۴۶۴ وَعَنْ ابْنِ الْمَلِیْجِ بْنِ اَسَامَةَ عَنْ اَبِیِّ عَیْنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَنْ نَبِیِّ جُلُوْدِ السَّیِّدِ دَعَاہُ
اَحْمَدَ وَاَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیَّ وَزَادَ الْقُرْمِیْنِیُّ وَالْقَارِیُّ اَنْ
تُقَرَّرَ۔

۴۶۵ وَعَنْ ابْنِ الْمَلِیْجِ اَنْہُ ذَکَرِہُ ثَمَّ جُلُوْدِ السَّیِّدِ
(دَعَاہُ الْقُرْمِیْنِیَّ)

۴۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَتْ اَتَانَا کَتَبَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَنْ لَا تَنْتَعِزُوا مِنْ اَبِیْنِیْہِمَا ہَذَہُ
قَالَ عَصِیْبُ دَعَاہُ الْقُرْمِیْنِیَّ وَاَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیَّ وَابْنُ مَعْدِ
۴۶۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
اَمْرًا یُسَمِّیْہِمْ بِجُلُوْدِ الْعِیْشَۃِ اِذَا مِیَّتَ۔

(دَعَاہُ مَا لَکَ وَاَبُو دَاؤُدَ)
۴۶۸ وَعَنْ مَجْمُوعَہٗ قَالَتْ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِحَالِ تِیْنِ خَدِیْشٍ یَّجْرُونَ شَاةَ لَہُمْ وَشَلَّیْہَا
فَقَالَ لَہُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَوْ اَخَذْنَا لَہَا بَنَاتَا
قَالُوا لَہَا مِیْتَہُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
یُطَهِّرُہَا الْمَاءُ وَالْقَرۡطَ دَعَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤُدَ۔

۴۶۹ وَعَنْ سَكَمَۃَ ابْنِ الْمُحَبِّیْنِ قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ جَاءَ فِی مَرَدِّہٖ تَبَرُّکَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِہِ
قَالَ اِذْ رَیْتُہُ مَعْلَقَۃً لِّسَانِ الْمَاءِ فَقَالَ لَوَا لَعَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّہَا
مِیْتَہُ فَقَالَ وَبَاعَہَا طَہَرُہَا۔

(دَعَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤُدَ)

کہا کہ میں طریل دامن کے ساتھ ناپاک جگر میں ملتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا مابعد پاک کر دے گا
یعنی بعد میں لگنے والی مٹی پر مالک۔ احمد ترمذی لیکن ابو داؤد و دارمی نے
فرمایا کہ عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں۔

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پیٹنے سے منع فرمایا ہے
سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد۔ نسائی)۔

حضرت ابو الملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پیٹنے سے منع فرمایا ہے
راحمہ۔ ابو داؤد۔ نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھالے کی بھی
مرافقت کے مناسب نقل کیا ہے

حضرت ابو الملیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی
مکروہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب کا جس میں تحریر تھا کہ مرد اس کے چمڑے اور چمڑے
سے استفادہ نہ کرو (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد درندوں کی کھالوں سے پکائے کے بعد
استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (مالک و ابو داؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
و سلم اسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گھسے
کی طرح گھسیٹ کر رہے تھے ان سے سرکاسے فرمایا کاش تم اس کی
کھال اٹا کر لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی
اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔ (احمد و ابو داؤد)

حضرت سلمہ بن مجہد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے
وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
یہ مشک مردہ ہاؤر کی ہے سرکاسے فرمایا کھال پکانے لگئے سے پاک ہو
جاتی ہے۔

(راحمہ۔ ابو داؤد)

تیسری فصل

۴۴۰ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عُبَيْدِ اللَّهِ هَلِي قَالَتْ كُنْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنَّا ظُلُمًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ
إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ قَالِ الْيَسَّ بَعْدَ مَا ظَلَمْنَا هِيَ طَائِبٌ وَمِنْهَا
قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَهَذِهِ بِهَذِهِ ۴

(رداء ابو داؤد)

۴۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصُفِّي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمِثُ مِنَ الْمَطَرِ ۴

(رداء الترمذی)

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي حَسْرَةَ قَالَ كَانَتْ الْيَمْلَكُ تَقِيلُ فَتَقِيلُ
فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَازٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا
نَكُونُ نَايِرُونَ شَيْئًا قِيَمَ ذَلِكَ ۴ (رداء البخاری)

۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ أَبِي رَافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَأْسَ بِهَدْلٍ مَا يَكُونُ لِحَمَّةٍ فِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ تَا
أَوَّلَ لِحَمَّةٍ فَلَا يَأْسَ بِهَدْلٍ ۴

(رداء احمد والنسائي)

جی عبد الاشمل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر میں مسجد کا آٹھ
ہست خراب ہے اور خصوصاً بادش کے موسم میں سرکار سنہ دریافت کیا کہ اس
سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہیں کہا ہاں ہے آپ فرمایا تو وہ اس کے بدلے
میں ہے۔ (الجمہ اور)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پہلنے کے
بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ درو رسا
میں کے مسجد میں آئے اور باتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں
دھوتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں
کوئی مضائقہ نہیں اور جناب عابد کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا
گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب کوئی حرج نہیں۔ (احمد دارقطنی)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

پہلی فصل

۴۴۴ عَنْ سُورِجِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَثَاظٍ ذَلِيلًا لِمَنْ لَمْ يَمْسَحْ بِهِنَّ وَتَوْبَةً
ذَلِيلَةً لِلْمُتَقِيَرِ ۴ (رداء مسلم)

۴۴۵ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُحْبَةَ أَنَّهُ عَرَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بُرُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَايَةِ لِحَمَّةٍ مَعَهُ
إِذَا دَاوَهُ قِيلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَا أَخَذَتْ أَهْرَبُ عَلَى يَدَيْهِ

حضرت شریح بن ہارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب
علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے
فرمایا کہ سرکار نے مسافہ کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک
دن ودا مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بُرُوک
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار
فجر سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے جھانک لیا اٹھالی جب فراغت
کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے

ہاتھ اور مزدھوئیں اس وقت آپ اولیٰ جہر پینے پر تھے لہذا آپ نے استسین اور پیمانی شروع کیں اور استسین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جہانما کرکند پر ڈال لیا پھر دلوں ہاتھ کمپنوں تک دھو کر پیمانی اور مہاجر پر صبح کیا اس وقت میں آپ کا وزرہ اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پستہ تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر صبح فرمایا پھر سارا سو کر جم جمع میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور عبد الرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں سرکار کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ سے منع کر دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی اہمیت میں ایک رکعت پڑھی اور امام کے سلام پچھ کر پہلے اپنے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

مِنَ الْإِدَاةِ فَفَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ جَنَّةٌ مِّنْ حَوْثٍ ذَهَبٍ يَّجِيءُ عَنْ ذِي الْعَاقِبَةِ قَضَائِي كَمَا الْجَبَّةُ كَمَا تَجِيءُ يَدَيْهِ مِّنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ وَالْقَى الْجَبَّةَ عَلَى مَنِيكِيهِ وَظَلَّ ذِي الْعَاقِبَةِ ثُمَّ مَسَحَ بِتَاصِيَّتِهِ وَعَلَى الْيَمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ حَقِيصَةً فَقَالَ دَعْنِيهَا فَإِنِّي أَدْخُلُهَا مَعَا ظَاهِرَتَيْنِ فَحَسَرَ عَيْنَيْهَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَأَتَيْتُمُنَا إِلَى الْعَرَمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَبِصَلَاتِي بَعَثَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَقْدًا رَكْعَتَهُ بِيَوْمِهِ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحْصَى يَا لَيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَلَوَّنَا دُونِي الْيَوْمَ فَأَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي الرَّكْعَتَيْنِ مَعًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ مَعًا فَكُنْتُ الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْتُهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۴۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَغِصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَتَاكِيمَ قُلِيًّا لِيَهْنَتْ وَلَمْ يُعَيِّرْهُ يَوْمًا وَلَكِنَّهُ إِذَا انْظَرَّ فَلَيْسَ مُخْفِيَةً أَنْ يَسْمَعَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْإِسْنَدُ فِي سُنَنِهِ وَأَبْنُ حُرَيْرَةَ وَالْأَعْلَى قَطِيٌّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيحٌ الرَّسَالَةُ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى -

۴۴۷ وَكَعْنُ صَعْمَانُ بْنُ عَتَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَدْرِعُ حِفَاظًا ثَلَاثَةَ أَتَاكِيمَ قُلِيًّا لِيَهْنَتْ لَنَا مِنْ جَنَابَتِهِ وَلَكِنْ مِّنْ غَايَةِ دُبُرِيَّ وَنَوْمٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَاتُيْ -

۴۴۸ وَكَعْنُ التَّمِيمِيُّ رَوَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرْوَةِ بَيْتِهِ فَحَسَمَ أَعْلَى الْخُفِّ وَاسْتَقْدَمَ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا ذَرَّةَ وَمُحَمَّدًا ابْنَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا صَحَّفَهُ الْبُزْجَانِيُّ -

۴۴۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر صبح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن دو تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی مسلت دی راثرم نے اپنی اسن میں نیز ابن حزمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کا طرح متفق ایما ہے۔

حضرت صفوان بن محرز روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے عبادت کے تین شب و روز موزوں سے نہ آئیں اور پیشاب۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح کیا ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معلول ہے لیکن جب میں نے ابو ذر کو حکم معنی بخاری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا صحیح نہیں اور ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

يَسْمَعُ عَلَى الْخُفَّيَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۸۰۔ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَلْجَةَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر ہی مسح کر رہے ہیں

تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۸۱۔ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قَالَ بَلْ أَنْتَ

تَسَمَّيْتَ بِهَذَا أَمْرِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۸۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَتِ الدِّينُ بِالزَّأْيِ لَكُنْتُ

أَسْفَلَ الْخُفِّ أَوْ لِي بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي مَعْنَاهُ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ

بھول گئے تو آپ نے فرمایا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے

ایسا ہی حکم فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دائیں کاغل ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نیچے طرف مسح

کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر ہی

حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے (ابوداؤد لیکن دوسری نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے)

تیمم کا بیان

بَابُ التَّيْمُمِ

پہلی فصل

۳۸۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَوْلًا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثِ جُعَلَتْ صُفُوفُ الصُّفُوفِ

الْمَلَائِكَةِ وَجُعَلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مِنْ مَلَكُهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ

تُرَابُهَا لَنَا طَهْرًا إِذَا انْتَحَجْنَا الْمَسْجِدَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۴۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ ثَلَاثُ سَفَرَةٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ ثَلَاثًا الْفَتْلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ

يَرْجِعُ مُعْتَزِلٌ ثُمَّ يَصِلُ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ

أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَوَاقِفَ قَالَ عَلَيْكَ

بِالصَّعْبِ فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ۔ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر تفصیل دی گئی ہے

ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا ہے (۲) تمام روئے زمین کو

ہماری مسجد گاہ بنادیا گیا ہے (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت

کے لیے پانی کا نعم البدل کیا گیا۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے قوم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ

ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے

ساتھ نماز نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا ہمیں نماز باجماعت سے کسی

نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے

يَكُونُ فِيهِ أَنْ يَتَيَقَّنَ وَيَتَعَيَّبَ عَلَى جُزْءٍ مِنْهُ خَوْفَةً ثُمَّ يَتَوَضَّعُ عَلَيْهَا وَيَقِيلُ سَائِرَ حَسَنِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۴۸۹
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَوْبًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوَضُوئِهِ وَلَمْ يُعَيِّنِ الْآخَرُ ثُمَّ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعَيِّنْ أَصَبْتَ الشَّيْءَ فَأَعَادَ ذَلِكَ صَلَاتَكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّعَ وَأَعَادَ ذَلِكَ الْآخَرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْهُ وَكَذَا يُدْرَى هُوَ أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا -

تیسری فصل

۴۹۰
عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَجْرِ بَرْخَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَرْبُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَى أَقْبَلَ عَلَى الْحَيْدِ أَوْ قَسَمَ بِوَجْهِهِ وَبِدِينِهِ ثُمَّ دَرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مُتْلَقٌ عَنْهُ)

۴۹۱
وَعَنْ عَمْرٍاءَ ابْنِ يَاسِرٍ أَنَّكَ كَانَ يَخْبَأُ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَخَرَّ يُرَايَا كَقَرْنِ الصَّعِيدِ ثُمَّ مَسَحَ بِوَجْهِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادَ فَخَرَّ يُرَايَا كَقَرْنِ الصَّعِيدِ مَرَّةً أُخْرَى فَسَحَّ بِرَأْسِهِ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَى السَّكَاكِ وَالْأَبْطَاحِ مِنْ بَطْنِ أَبِي يَهُودٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انہیں مار سے جب انہیں معلوم نہ تھا تو جاننے والوں سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو لازم تھا کہ وہ تم کتنا اور زخم پرچی باندھ لیتا اور اس پر مس کر لیتا اور تھپکے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تمیز کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرایا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں مسکرا کر ایک خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو اپنے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے مسرت سے ہنس کی اور تیری ادا کردہ نماز کا کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دو ہزار اجر ہے ورنہ لیکن الحمد للہ لسانی نے عطا ابن یسار سے مرسل روایت کیا ہے ۔

حضرت ابی الجہم بن عمار شعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہل کے کوئیں کے پاس تھے تو ایک آدمی ایچھا اس سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ ارکے پاس آئے بیٹھے پھر اور باتوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ منی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ منی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور نگوں کا مسح ہاتھ کے اندر و بی حصہ سے کیا۔

(ابو داؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

پہلی فصل

مستون غفل کا بیان

۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ - (مُسْنَدُ ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے۔
(متفق علیہ)

۴۹۳ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَأْجِبُ عَلَى كُلِّ
مُحْتَلِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہو تا ہو۔ (متفق علیہ)

۴۹۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَبِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ تَوَاقُفُ فِيهِ رَأْسُهُ وَجَسَدُهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن
کے بعد اپنے سر اور ہاتھ کو دھوئے و غسل کرے۔
متفق علیہ

دوسری قسط

۴۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَوَضُّعَهَا دَعَمَتْ وَ
مِنْ أَعْيُنِكَ فَأَنْفُسُ أَفْضَلُ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
الترمذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت سمرقون جہندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جہد کے دن دھوکیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا
راحمہم اللہ وادعہم بآدابہم - نسائی - دارمی

٢٩٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسَلَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ رَدَّاهُ ابْنُ مَرْجَانَةٍ
وَرَزَادُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَمَنْ حَمَلَهُ
فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور اس میں لیکن اگر تیزی اور راجحہ نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔

٣٩٤ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْتَرِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَاحَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنْ
الرَّجَامَةِ وَمِنْ خُلِّ النَّيْتِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمود کے دن۔
سینک لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد۔

٤٩٨ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ اسْتَمَعَ قَامِرَةً

حضرت قلیس ابن داہم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری کپڑوں کے پانی سے
غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَا فِي دَرَجَتِهِ
(رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

تیسری فصل

حضرت حکمر مر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ بتاتے
ہیں عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ بعد کے دن غسل کرنا
واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے
جو غسل کرے تو اس کے لیے ہنزدہ دعا جب نہیں آویں تمہیں بتاؤں گے
غسل کا حکم کرنا شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب سے پیسنے کو عباس
میں نہ تھا ان کے کپڑے پیسنے اور پیٹ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد
دہلی (تنگ تھی اور بچت بھی تھی اور خیر پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے
دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پیسنے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو
لوگوں کو تکلیف پہنچی جب نبی علیہ السلام نے لوگوں کو محسوس فرمایا تو حکم دیا لوگو
جب جمعہ آئے تو غسل کرو تیل ملو اور خوشبو لگا دو سنا اب ابن عباس نے کہا
پھر اللہ نے مال دیا۔ ان کی بہائے لوگ سوئی کپڑے پیسنے لگے سخت محنت
کی ضرورت نہ تھی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب دلپسینہ وغیرہ ختم ہو گیا
جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف پہنچی تھی۔

(ابوداؤد)

۴۹۹ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ إِنْ تَابَتْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
عَادُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَأَجِبًا قَالَ لَا دَلِيلَ لَكَ أَطَهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ مِنْ تَوَضُّعٍ
يَغْتَسِلُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ يَوَاجِبٌ وَسَأَخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ النَّبِيُّ
كَانَ النَّاسُ مَجْهُرُونَ يَلْبَسُونَ الصُّوْنُ وَيَعْمَلُونَ عَلَى
ظُهُورِهِمْ دُكَّانَ مَسْجِدٍ هُوَ مَقَرُّ مَقَارِبِ السَّقْفِ رَأْسًا
هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
يَوْمٍ حَارٍّ دَعَرَ قَوْمٌ النَّاسَ فِي ذَلِكَ الصُّوْنِ حَتَّى شَارَتْ
مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الزَّيْلَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَأَغْسِلُوا وَلَيْسَ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ
مَنْ بَعْدَهُ مِنْ دُخَانِهِمْ وَطِينِهِمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ
بِالْخَيْرِ وَلَيْسُوا غَيْرَ الصُّوْنِ وَكُلُّوا الْعَمَلِ وَذَرِيتَهُ مَسْجِدُهُمْ
وَدَهَبَ بَعْضُ الَّذِينَ كَانُوا يُؤْذِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَبِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حیض کا بیان

بَابُ الْحَيْضِ

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہود یوں کا طریقہ ہے
تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ کھاتے اور اس کے
ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ
آیت نازل ہوئی۔ تم سے جائز ہے کہ سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو
نبی علیہ السلام نے فرمایا دو دن حیض مراے مجامعت کے تم سب کچھ
کر سکتے ہو۔ جب یہود یوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری بہ

۵۰۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا أَحَاطَتْ بِمَنْزَلَةِ
فِيهِمْ لَمْ يُدْخِلُوا وَلَمْ يَجِئُوا مَعَهُمْ فِي الْيَهُودِ قَالَ أَفْضَلُ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَذَلِكَ
عَنِ الْيَهُودِ حَيْضُ الْأَذَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اصْطَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْيَهُودَ فَكَلِمَةُ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا
يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَقْدَحَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہذا جناب امید
بن حنیفہ رضی اللہ عنہما نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ
یہودی اس طرح کر رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ جماعت کر سکیں
یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور انہوں نے یہ بھیجا کہ سرکار
ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت نبی علیہ السلام کی
خدمت میں دودھ کا پدیا آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو ہٹا کر دودھ پلایا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام
ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں منہ نہیں ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ
مجھے مکر فرماتے تو میں یا جا کر کوس لیتی تو آپ مجھے پٹا لپیٹتے حالانکہ میں مائتہ
ہوتی اور مکان میں رہتے ہر سرسراک بزرگ کان دیتے تو حیض کی حالت میں
آپ کا سر محدود ہی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جس
برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ
دیکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نے پایا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے
گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں
سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود
میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں
ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مٹھے اٹھاؤ میں نے
عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو مسجد سے فرمایا کہ حیض تیار رکھو میں تمہیں (مسلم)
حضرت محمود رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح پاد کو اڑھو کر نماز پڑھنے کو آدمی آپ آدھے ہوتے اور
آدمی میرے سیم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں جماعت

فَعَادَ اسید بن حنیفہ وحدثنا ابن ہشیر فقال یا رسول
اللہ ان الیہود لنعول کذا اوکذا اقلنا لجماعہم من تغیر
وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
وجد علیہم ما فخرجنا فاستقبلتہما ہدیۃ فوفین لہن اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل فی القاریہما ففأھا
تعدوا انہ لقرعہ علیہما۔ (رداء مسلیہ)
۵۰۱۔ وعن عائشہ قالت کنت اقبل انا والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم من انا وایہدیک ولا تاجب کان
یا مری فی حجر رقیب یشرفی وانا حائضہ وکان یخیر راسہ
الی وھو معکم فافعلہ وانا حائضہ۔

(متفق علیہ)
۵۰۲۔ وعنہا قالت کنت اشرب وانا حائضہ ثم اناولہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاه علی موضع ف
فیشریب واکشف العرق وانا حائضہ ثم اناولہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاه علی موضع فی۔
(رداء مسلیہ)

۵۰۳۔ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یشکی فی حجری وانا حائضہ ثم یقرأ القرآن۔
(متفق علیہ)

۵۰۴۔ وعنہا قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کادینی الخمرۃ من المسجد فقلت ائی حائض فقال ان
حیضک لیت فی یوک۔ (رداء مسلیہ)

۵۰۵۔ وعن مہمونہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقبل فی موطئ بعضہ علی بعضہ علیہ وانا
حائضہ۔ (متفق علیہ)

۵۰۶۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من آتی حائضا او امرأة فی دبرھا اذکھا

فَقَدْ كَفَّرْنَا بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنْ رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَأَبْنِ
مَاجَةَ وَالذَّارِقِيِّ فِي رِوَايَتِهِمَا قَصَصًا قَدْ رُفِعَ عَنْهُمَا يَقُولُ فَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا كَانُوا يَتَّبِعُونَ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ
عَلِيٍّ أَوْ كَثَرَتْ عَنْ أَبِي سَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۵۰۷ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
يَعْمَلُ بِي مِنَ أَمْرٍ أَوْ دِينٍ خَافْتُ أَنْ يَكُونَ مَا قَوْلِي إِلَّا زَارِدَ
السَّعَةِ عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ رِوَاةِ تِرْمِذِي قَالَ قَالَ مَعِيَ الشَّيْءُ
إِسْنَادًا كَلَيْسَ بِقَوِيٍّ -

۵۰۸ - وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ دَعَا فِي حَافِظِهِ فَيَكْتَسِبُ
بِصِفَتِهِ دِينَارَ رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّكْثَرِيُّ
وَأَبْنُ مَاجَةَ -

۵۰۹ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
كَانَ مَعَا أَهْلَكَ فَدِينَارٌ فَإِذَا كَانَ مَعَا أَصْفَرُ فَخِصْفٌ فَإِذَا
(رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ)

تیسری فصل

۵۱۰ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَعْمَلُ بِي مِنَ أَمْرٍ أَوْ دِينٍ
خَافْتُ أَنْ يَكُونَ نَذْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْدُ
عَلَيْهَا إِذَا رَخَا ثُمَّ نَفَاكَ بِأَعْلَاهَا رِوَاةُ مَالِكٍ وَالذَّارِقِيِّ
مُزَّسَلًا -

۵۱۱ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا بَعْضُكَ نَزَلْتُ
عَنِ الْوُضْءِ عَلَى الْحَصِيِّ فَيَكُونُ يَقْرُبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدُنْ مِنْهُ مَعْنَى تَطَهَّرَ -
(رِوَاةُ أَبِي دَاوُدَ)

کرتے یا گاہیں کے پاس جاسے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوا ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے کہا ہے کہ اگر گاہیں
کے گھنے کی تعداد میں کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث
حکیم اشعث سے ابو نعیم اور ابو ہریرہ کے حوالہ سے ملتی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی میری حالت
میں برقع میرے لیے کیا ملال ہے آپ فرمایا جو پاجامہ کے اوپر ہوا اور اس سے بچنا
افضل ہے روزین لیکن مجی اللہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دورانِ حیض اگر کوئی بیجا محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف
دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں اگر حیض کا
خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے
(ترمذی)

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی میری حالتِ حیض میں ہو
تو میرے لیے کیا کام ملال ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے
ساتھ ڈار بند باندھ لے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے۔

(مالک و دارمی مرسل)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض
سے ہوتی تو بسترے چٹائی پر باقی اور اس وقت تک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پیاک نہ ہو جاتی۔

(ابو داؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

پہلی فصل

۵۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاظْمَأْتِ بِنْتُ أَبِي حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْرًا اسْتَحَاضَ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا لَكُمَا ذَلِكَ عِزِّي وَلَيْسَ بِعَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ قَدِمِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَتَيْتِ فَاعْبِرِي عَنْكِ النَّارَ ثُمَّ صَبِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے کیا میں نماز ترک کر دوں آپ نے فرمایا نہیں کرے وہ رنگ کا خون ہے اور عیض نہیں۔ جب تمہیں عیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۱۴ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حَبِيشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسَحَّاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْعَيْضِ قَرَانًا دَمًا أَسْوَدَ يُعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْرُئِي مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ مَرَّتَيْنِ وَصَبِي فَإِذَا مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن الزبیر فاطمہ بنت ابی حبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کا خون آئے تو وہ عیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک ہوا اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ دھو کر نماز ادا کرو کیونکہ وہ رنگ کا خون ہے۔ (البیہقی و النسائی)

۵۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَأُ الدَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَنْظُرَ عِدَّةَ النَّبِيِّ فَإِنْ رَأَتْهُ كَانَتْ تَحِيضُ مِنْهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الدَّمُ أَصَابَهَا فَخَلَّتْ فِي الصَّلَاةِ قَدَرُ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّتْ ذَلِكَ فَلْيَغْتَسِلْ ثُمَّ لْيَسْتَقْبِضْ بِحَرْبٍ ثُمَّ لْيَغْتَسِلْ دَوَاهُ مَا لَكَ قَالُوا أَوْ دَوَاهِي دَوَاهِي النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو عیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب بدن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوت کس لے۔ وضعت گدی لگائے اور نماز شروع کر دے (مالک ابو داؤد۔ دارمی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

۵۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عَنِ ابْنَةِ عَن حَبِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَعِينٍ جَدَّ عَيْنٍ قَالَتْ رَأَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَدِمِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ لْيَغْتَسِلْ وَتَمُوتْ مِنْ عِدَّةِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُيْهَقِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابی حبیہ نے کہا کہ عیض کے دنوں کا نام دینا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ جس کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر روز کے لیے وضو کرے روزے رکھے اور نماز ادا کرے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

۵۱۶ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَحْضُ بِحَيْضَةٍ كَثِيرَةٍ شَدِيدَةٍ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلْغِي رَأْسَهُ وَأُخْرَاهُ فَوَجَدْتُ فِي بَيْتِي أُخْرَى رَيْبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحْضُ بِحَيْضَةٍ كَثِيرَةٍ شَدِيدَةٍ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالْحَيْضَامَ قَالَ أَعْمَتِ لَكَ الْكُرْصُ فَإِنَا نِيدُ هَبِ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ الْكُرْصُ قَالَ فَتَلْجَحِي قَالَتْ هُوَ الْكُرْصُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاجْعَلِي نَوْبًا قَالَتْ هُوَ الْكُرْصُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتَجَرُّ حَبًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمْرُكِ يَا مَرْيَمُ إِنَّهُمَا صَنَعَتِ اجْتِدَاءَ عَنَّاكِ مِنَ الْآخِرِ وَإِنْ قَوَيْتِ عَلَيْهِمَا كَانَتِ أَعْلَمَ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هِيَ رُكُوعٌ مِنْ رُكُوعَاتِ الشَّيْطَانِ فَكَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِيهِ عَلَى اللَّهِ سَهْرٌ أَلْقَيْتِي حَتَّى إِذَا آتَيْتِ أُنْكِ قَدْ طَهَرْتَ وَاسْتَقْبَلَتْ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَآتِيَا مَعَا وَمَعْمُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْزِلُكَ وَكَذَا ذَلِكَ قَاتَعَتِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ مِنْغَاتٍ حَيْضَهُنَّ وَطَهَرَهُنَّ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تَوُجَّهِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلِيْنَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُعْجِلِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعْجِلِيْنَ الْوُكُوفَ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ فَمَا فَعَلْتِي وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْعَجَبِ قَالَتْ وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرِينِ إِلَيَّ -

(رواه أحمد وأبو داود والترمذي)

تیسری فصل

۵۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَاتَلْتُ بِرَيْبٍ أَوْ بِحَبَشٍ أَسْتَحْضُ مِنْهُمَا كَذَا وَكَذَا فَكَلَّمَ النَّبِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم پر پہنچنے اور حالت بنانے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی ہی حضرت زہرا بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے حیض کا خون کثرت سے آتا ہے میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ میں نے مجھے نازہ اور زہرے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روٹی ضروری ہے جو خون کو چسبی ہو اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو ٹھوٹا ہندو روٹی عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا ہی رکھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تیس دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں ایک پر عمل کرو گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ شیطانی شرکوں میں سے ایک شرک ہے۔ تم پر خداوند کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے پر نیست یا چرمین دن نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے لیے کافی ہے۔ اور ہر مہینے اسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے وہ آیام حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ تمہاری نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کرو کہ دونوں کے لیے غسل کر کے نماز پھر عصر کر چکے ہو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور مشام میں جلدی کر کے غسل کرو۔ اور دونوں نمازوں کر چکے ہو تو ایسا کر لینا اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! طہرست الی حیض کو استیاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اسے دن سے نماز اور اشک

سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لَيَجْعَلُ فِي مَرْثَةٍ
قَدْ آتَتْ صَفَاةً قَوَى السَّكْوِ فَلْيَتَّخِذْ لِلْقَلْبِ وَالْعَصْرِ
عَسَلًا قَالِبًا وَتَغْتَبِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعَسَا وَغَسَلًا قَالِبًا
وَتَغْتَبِلُ لِلْمَغْرِبِ عَسَلًا قَالِبًا وَتَوْضِئًا بَيْنَ ذَاكَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا
اشْتَكَا عَلَيْهَا الْعِلَّ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ -

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد شیطان کی
کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں درودی پائے تو
ظہر عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ
فجر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے راہد اور لیکن ہر نماز
نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل و شرا ہر نماز
دو نمازوں کو جمع کرے۔

کتاب الصلوٰۃ

نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الْخَيْرُ وَالْجَمْعَةُ إِلَى الْجَمْعَةِ وَ
رَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُمَا إِذَا اجْتُنِبَتْ
الْكِبَايِرُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ بَابَ أَحَدِكُمْ يَفْتَقِدُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ
هَلْ يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتَيْ عِلْمِي قَالُوا لَا يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتَيْ عِلْمِي قَالَ
كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَيْرِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَطَايَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ تَجَلَّأَ أَصَابَ مِنْ
أَمْرٍ أَوْ قُبِلَتْ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ
اللَّهُ تَعَالَى وَآخِرُ الصَّلَاةِ طَوَقِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ
إِنَّ الْعَسَاتِ يَنْهَوْنَ الشَّيَاطِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَبَى هَذَا قَالَ لِيَجْعَلَهُ أَمْرِي كَلِمَةً فِي رِوَايَةٍ لِيَعْنِي عَمَلٌ
بِهِمَا مِنْ أَمْرِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَصَبْتُ حَقًّا قَاتِلُهُ عَلَى قَالَ وَلَوْ يَسْتَلِهُ عَنْهُ وَ
حَقَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی
علیہ وسلم نے فرمایا نماز جو گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روزہ
سے دوسرے رمضان مبارک تک گزرے اس کے جانے والے گناہوں کا کفار
ہیں جبکہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے کہ کسی شخص کے دروازے کے سامنے حجر
ہستی ہوا اور دروازہ نہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا
زہ دیا تو وہ جانے کا صحابہ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا زہ نہیں
رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص
راہب امیر انصاری نے ایک عورت کا دل سے لیا اس کے بعد انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس
موقع پر آیت نازل ہوئی "قَاتِلُوا كُفْرًا زُلْفًا" کی ابتدا آیتوں کی کچھ
ساتھوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" اس سائل نے حضور
علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مکمل خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا
سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور
جناب انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اگر عرض
کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سر نہ بھرا ہے جو
کا مستوجب ہے آپ مجھ پر مدد قائم فرمائیں جناب انس فرماتے ہیں کہ کارنے

اس روایت کے مطابق اگر کوئی نماز پانچ مرتبہ کرے اور اس میں کبیرہ گناہوں سے احتراز کرے تو اس کے گناہوں کا کفار ہیں

عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ قَامَةٌ
فَقَالَ لَا تَزَالُ تَزُولُ إِلَيَّ أَصْبَحْتُ حَيًّا فَأَقْبَحْتُ كَيْفَ كُنْتُ
أَتُو قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ
قَدْ عَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْحَدَكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ كَانَ الصَّلَاةُ
يُوقِفُهَا قُلْتُ شَعَائِي قَالَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ نَعْمَ أَيُّ قَالَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَبَشَتِي بِهَوْنٍ وَتَوَاسَّعَ رَوْحِي
كَوَادِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری تفصیل

اس سے کچھ بھی استفادہ نہ فرمایا اور فرمایا اس وقت ہو گیا اس شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فاسد ہونے کے بعد اس
شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوئی ہے جو بدکاری ہوئے کا سبب ہوئی ہے لہذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق
مجھ پر بدکاری فرمائی اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے پکارا ساتھ نماز ادا
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے
فرمایا وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو اپنے
فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو
آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ راوی مدیث فرماتے ہیں کہ میں نے یہی باریک
معلوم کہیں اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ ہر متفق علیہ
حضرت حباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان مدافصل ترک نماز کا عمل ہے۔

(مسلم شریف)

حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں
وہ ترک کر کے انہیں وقت پر ادا کیا شروع کے ساتھ رکعت کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ
کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص
کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگرچہ اسے تو اس شخص کی محضرت
فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت ابی احمد، مالک، ابوداؤد و نسائی نے اس طرح روایت کیا)

ابو امامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی دکانوں اور کاروں
اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کر کے اپنے رب کی جنت میں داخل
ہو جاؤ۔ (روایت ابی احمد و ترمذی)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

۵۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَّاتٍ أَنْفَضَتْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
مَنْ أَحْسَنَ دُعَاؤَهُمْ وَصَلَّاهُمْ يُوقِفُهُمْ وَأَتَمَّ دُعَاؤَهُمْ
وَحُشْرُهُمْ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذَنْبَهُ
يَعْمَلُ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذَنْبَهُ
شَاوَعَدَاتِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَى
مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

۵۲۵ وَعَنْ أَبِي نَاسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا أَحْسَنَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ
أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا أَمْرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدَا أَوْلَادُكُمْ

کی عمر کو پچیس نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز پڑھنے پر مبرا اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے ہر پلیدہ کر دو۔
روایت از ابو داؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سہروردی مصنف
رضی اللہ عنہما

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے درمیان جو محدود و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس رنماز کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد و ترمذی و ابی داؤد و ابن ماجہ)

بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِينَ دَامُوا بِهِمْ عَلَيْهِمْ وَأَهُمْ
أَبْنَاءُ عَشْرِينَ دَامُوا بِهِمْ فِي الْمَصَابِيحِ رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِي تَرْجِمِ الشَّعْرَةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ
عَنْ سَجْدَةَ بْنِ مَعْبُدٍ -

۵۲۷. وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ
تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے
مدکورہ ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ
میں کیا کرواؤں؟ مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملی تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں
نے ہر نماز اس کو چھوئے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرمادیں۔
میں کہہ کر جناب عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو ہر شخص کا کچھ
اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ
نے کچھ نہ فرمایا تو یہ شخص اسٹے اور چلے گئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر
انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (وَمِنْ آيَاتِهِ دَلِيلُ يَدْرِكُ
الْبُيُوتَ وَمِنْهَا مَكْرَحٌ مُرْتَدٍّ) اور ان کو قائم کر دینا کہ ان کی
برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ہدایت نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و
نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخ رنماز کے موسم میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی
دو شاخوں کو کڑکڑا دیا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے
مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ
تو اپنے فرمایا کہ مسلم اگر رنماز خداوندی کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے
گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

۵۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَلِمْتُ امْرَأَةً
فِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَلْبِي أَصْبَتْ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْتَهَا
فَأَنَا هَذَا فَأَتَيْتُ فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَقَدْ سَتَرَكِ
اللَّهُ نَوَاسِرَتَكَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَقَدْ مَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَيَسَّأَ وَقَامَ الرَّجُلُ فَأَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدَحًا وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَآيَةَ
الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْعَصَا تَرِيحُ
النَّيْتَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
الْمُحَرِّبِينَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا أَلَا خَاصَّةٌ فَقَالَ بَلْ
لَيْسَ بِمِثْلِ كَذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۹. وَعَنْ أَبِي دَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ زَيْنِ بْنِ الْوَرَقِ وَابْنِ مَرْثَانَ فَقَالَ يَخْتَصِمَانِ مِنْ
شَجَرَةٍ قَالَ فَبَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَا فَتُ قَالَ فَقَالَ يَا
أَبَا دَرٍّ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَهْدَ الْمُسْلِمَ
لِيَصِلَ الصَّلَاةُ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَا فَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ
كَمَا تَهَا فَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوَهُمَا عَفَرًا اللَّهُ لَهُ مَا نَعَدَ مَرِيضٌ ذَنْبُهُ (رواه أحمد)

۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَمَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمَ قَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ ثَوْرًا وَبَرَّهَا نَأْوِيَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْرًا وَلَا بَرَّهَا نَأْوِيَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَآدَ بْنِ حَاتِثٍ - (رواه أحمد والدارقطني والبيهقي في شعب الإيمانيات)

۵۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَهْوَاءِ كَوْنَهُ كَوْنًا عَمَلًا - (رواه الترمذي)

۵۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَصَابَنِي خُبْرٌ لِي أَنَّهُ لَا شَرِيكَ لَإِلَهِهِ شَيْئًا وَلَنْ يَخْلُفَهُ وَخَرَفَتْ وَلَا تَرَكَ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مَتَّعِينًا قَمَرٌ تَرَكَهَا مَتَّعِينًا أَفْقَدَ بَرِيَّةً وَمِنَهُ الدِّمَةُ وَلَا تَسْرِبُ الْخَمْرُ فَإِنَّهَا مَقْتَلَةٌ كُلِّ سَيِّدٍ - (رواه ابن ماجة)

حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہواً نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے گناہ معاف فرمادیتا ہے (احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی، تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لیے ثوابیت اور نجات اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرنے اس کے لیے ثواب و نجات اور نجات کا سبب نہ ہوگی اس کا حشر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ادی بن حلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد دارقطنی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

عبد اللہ بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے سوا اہل میں سے کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کے لیے اس سے محبت کرے کہ میرے جانشین اللہ جلادے باز، فرض نماز بھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کو قرعہ اسلام لپی ہوا شراب گومت پینا اس لیے کہ وہ نماز لڑائیوں کی کچی بنیاد ہے۔ (ابن ماجہ)

اوقات نماز کا بیان

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

پہلی فصل

۵۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَقَدْحِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْقُرِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الصَّلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْرِبِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الصَّلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ مَطْلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عَلَيْكَ عَيْنٌ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطا

الْمَلُوقَاتِ لَهَا تَطْلُعُ بَيْنَ كَرِّي الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۵۔ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَكْوَتِ الْمَلُوقَاتِ فَقَالَ كَذَلِكَ مَعَنَا هَذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالنَّارِ فَذَنُّوا أَمْرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةً بَيْضَاءُ نَوِيَّةٌ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْغُصْبُ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْغُصْبُ حِينَ طَلَعَ الْغُصْبُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمْرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْغُصْبُ مُرْتَبِعَةً أَخْرَجَهَا فَرَقَّ الْيَوْمُ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْغُصْبَ ثُمَّ بَعَثَ مَا ذَهَبَ لُكْتُ الْكَلْبِ وَصَلَّى الْغُصْبَ فَسَقَرَهَا ثُمَّ قَالَ آمِينَ الشَّائِلُ عَنْ ذَكْوَتِ الْمَلُوقَاتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے یہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھے تھے۔ (روایت از مسلم)

دوسری فصل

۵۳۶۔ عَنْ ابْنِ سَبَّاحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ جِهْرٍ مِنْ عِنْدِ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ وَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْ رَأَتْ الشَّرَاكَ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ صَارَ الظِّلُّ كُلُّ عَظْمٍ وَمَثَلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الْمَسَاءُ وَصَلَّى فِي الْغُصْبِ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ وَصَلَّى فِي الْغُصْبِ حِينَ طَلَعَ الْغُصْبُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمْرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْغُصْبُ مُرْتَبِعَةً أَخْرَجَهَا فَرَقَّ الْيَوْمُ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْغُصْبَ ثُمَّ بَعَثَ مَا ذَهَبَ لُكْتُ الْكَلْبِ وَصَلَّى الْغُصْبَ فَسَقَرَهَا ثُمَّ قَالَ آمِينَ الشَّائِلُ عَنْ ذَكْوَتِ الْمَلُوقَاتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ -

کے دونوں میدانوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے جناب بلال کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت و تکبیر کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت اور فرمائی جبکہ سورج بلند ہی رہتا اور اس کی روشنی مفید اور صاف تھی پھر مغرب آفتاب کے بعد اذان و اقامت نماز مغرب اور فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان اقامت کہلو کر نماز عشاء اور فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر اور فرمائی جب دوسرا دن ہوا تو آپ حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز اور فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک مؤخر فرمایا جبکہ سورج بلند ہی تھا البتہ وقت مقررہ سے مؤخر فرمایا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو اور فرمایا اور ایک شمالی راہ گزرنے پر نماز عشاء اور فرمائی اور روشنی میں رہی طلوع آفتاب سے قبل پور روشنی ہوتی ہے نماز فجر اور فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قبل امین نے حرم کعبہ میں مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چیزوں کا سایہ دوگنا ہو گیا تو نماز عصر ادا کر لی۔ اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور شمالی رات گزرنے

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْإِبْتِكَادِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ
مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ -

(رَدَّاهُ أَبَدًا وَدَّ وَالْقَرْمِيْنَ)

میں روایت از ابوداؤد و ترمذی

تیسری فصل

کے بعد نمازوں کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز پڑھنا
پھر جبرئیل سے میری طرف متوجہ ہو کر لکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس اوقات نماز آپ
پہلے نبیاء علیہم السلام کے بعد اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان

۵۳۷ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخِي
الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عَزِيدًا إِلَّا أَنْ جِبْرِيلُ قَالَ نَزَلَ
فَقَالَ إِمَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ
أَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عَزِيدُ فَقَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ بَنِي
مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَآمَنَ
فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ
صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْيَى يَا صَاحِبِ حَمْسٍ صَلَّوْنَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَمَّالِهِ
أَنْ أَهْمَا مَرُورُكُمْ عَشِيَّ الصَّلَاةِ مِنْ خِفَتِهَا وَخَفَاظَةُ
عَلَيْهَا حِفْظُ حَيْثُ وَمِنْ ضَمْعِهَا فَهَرِيمًا سَوَاعَا أَضْمِرُ
فَهَمَّكَ أَنْ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ أَنْ كَانَ الْغَيْثُ ذَرَأًا إِلَى أَنْ
يَكُونَ ظِلُّ أَحَدٍ كَمِثْلِهِ وَالْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مَرُورُكُمْ
بِغَيْبَةِ نَوْبَةٍ قَدَارَ مَا يَسِيرُ الزَّكَوْبُ فَوَسَّحْ بَيْنَ أَوَّلَاتِهِ
قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ وَالْمَقْرِبِ لَدَا غَايَةِ الشَّمْسِ
وَالْعِشَاءُ لَدَا غَايَةِ الشَّفَقِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ كَانَ
قَدَارَ نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ كَانَ قَدَارَ نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ
كَانَ قَدَارَ نَامَتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحُ وَالْمَجْمُورُ بِإِيَّةِ
مُشْتَبِهَةٍ -

(رَدَّاهُ مَالِكٌ)

۵۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدَارَ صَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فِي الصَّيْفِ

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبد العزیز
نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عمرو نے ان سے کہا کہ خبردار یہ کہ جناب
جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس
پر جناب عمر بن عبد العزیز نے فرمایا اسے عروہ بن زور نے فرمائیے کہ آپ کیا
فرماتے ہیں تب جناب عمرو نے کہا کہ میں نے جبرئیل بنی مسعود سے سنا
وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے بات
کی اللہ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے
ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح
رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا اور ہم نے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اپنے کمال کو
ہدایات جاری فرمائی میرے نزدیک تمہارا سہم فرائض میں نماز ہے جس نے
اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو
وہ نماز کے سوا تمام چیزیں بیکار ہیں زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے کمال کو
اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے
سایہ مل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج
کی روشنی صاف شفاف اور بلند ہو اور سورج دو تین فرسخ غروب سے قبل
سفر کرے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور دشا شفق کے غروب کے بعد
تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سو یا اس کی انگلیوں نہ سوسے اس
فقہ کو اپنے میں مرتبہ کر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس
وقت پڑھی جائے جبکہ سنا سے چمکے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز ظہر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ اگر میں میں جبکہ سایہ تین سے

ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشَّكَاوَةِ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

پانچ قدم تک اور سوڑوں میں پانچ سے سات قدم تک ہوتا تھا۔
ابوداؤد و ترمذی

بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

اوقات نماز اور تعجیل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۰ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ ابْنَ دُرَّاقٍ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهْ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُو بِهَا الْأَوَّلَى حِينَ تَخْصِفُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَجْعَلُ أَحَدًا إِلَى تَعْجِيلِ فِي الْأَصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَيَسْبِقُ مَا قَالَ فِي الْمُعْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُو بِهَا الْعَمَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعُمَةَ قَبْلَهَا وَالْعَوِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَعِلُ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ حَيْثُهَا وَيَقْدِرُ بِالشَّيْءِ إِلَى الْمَاءِ فَرَقَ رِدَائِي وَلَا يَسْأَلُ وَيَكْنِيهِ الْعِشَاءُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ الْعُمَةَ قَبْلَهَا وَالْعَوِيثَ بَعْدَهَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَالٍ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَامِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً وَالْمُعْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا أَكْثَرَ السَّمَاءُ عَجَلًا قَلْدًا قَلْدًا أَخْرَجُوا الْمُصْبِرَ يَخْلِسُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا أَصَلَّيْنَا تَخْلَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظْمِ أَوْ يَسْجُدُ نَا عَلَى شَيْءٍ يَتَأْتِيهِ مِنَ الْحَرِّ مُتَمَنِّئًا عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ -

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَمِّرُ قَوْمًا بِالصَّلَاةِ

سید ابن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو بزرہ غامدی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کھڑے اس نماز کو جو دن و شب پڑھی جاتی ہے جس کو تم پہلی نماز (ظہر) کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل گیا اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص عینہ کے اطراف میں اپنے گھر والیں آجاتا اور سورج اتنی پرچھوڑتا راوی کہتے ہیں کہ جناب ابو بزرہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد رہا البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نماز عشاء میں سجدہ و تمنا کی رات تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکارِ مشاوہ پہلے سورج اڑنے کے بعد باتیں کرنے کو نا پسند فرماتے تھے اور نماز فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے ہمراہ والے کو پہچان لینے کے قابل ہو تا نماز فجر میں ساتھ سے سو بات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق نماز عشاء میں

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نماز ظہر دن و شب پڑھی جاتی ہے سورج زرخور و روشن ہوتا نماز مغرب جبکہ اس وقت ہر جگہ آدھروب آفتاب اور نماز عشاء اس وقت ہوتا ادا فرماتے جبکہ نماز فجر ہر جگہ ادا کرنا ہی جمع نہ ہوتے تو تاخیر فرماتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکار کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (مستفق علیہ)
الفاظ حدیث منقول امام بخاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو یعنی تاخیر سے پڑھو

فِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ قُبْحِ جَهَنَّمَ وَاسْتَكْبَرَتِ السَّائِرَاتُ رِجَالُهَا فَكَانَتْ
رَبِّ أَكَلٍ يَتَوَقَّى بَعْضُهَا ذَاتَ لَهَا يَنْتَقِسُ فِي كَفِّهِ فِي
الْيَسْتَكْبَرُ وَتَكْفِيهِ فِي الضَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْحَرِّ
وَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ النَّهْمِ تَرْتَفِعُ عَلَيْهِ دَفِي وَابِي
لِلْمَخَارِقِ فَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْحَرِّ قِيَمٌ سَمُوْمَهَا
فَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْبَرِّ قِيَمٌ زَمَّهِ بَرِيحًا -

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً قَبْلَ هَبِّ
الذَّائِبِ إِلَى الْعَوَالِي قِيَامُ تَهْوِي وَالشَّمْسُ مُرْتَوِعَةٌ وَبَعْضُ
الْعَرَاكِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ خَمْسَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ صَلَاةُ الْمُسَافِرِ يَتَجَلَّسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا ضَمُرَتْ
وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّ أَرْبَعًا أَوْ بَيْنَ كَرٍّ
اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا -

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۵۴۵ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِنِّي تَعَرَّفْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ كَمَا نَمَا وَتَرَدَّ
أَهْلُكُ وَمَالُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ -

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۵۴۸ وَعَنْ زَائِدِ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَمَرَّضُ أَحَدُنَا
كَلَامَ لَيْبَعٍ مَوَاقِعَ تَبَلُّدٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَمَّةَ
فَيَبْنُونَ أَنْ يَكْتَسِبَ الشَّقُّ إِلَى تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق نبی حضرت ابو سعید سے مروی ہے آپؐ
نماز ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بجلی کی وجہ سے جہنم
مترجہ آگ سے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض صحابہ نے دوسرے صحابہ
کو کھایا ہے قرب تعالیٰ نے دو دن کو دو متر سانس لینے کی اجازت دی
ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب بھروسہ کی شدت جو گرمی سردی میں محسوس
کرتے ہو دو دن تک گرمی ہو جائے کہ جو ہے (متفق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت
میں ہے کہ تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو وہ دو دن کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی
حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
عصر اس وقت اور فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور ہاتھ والا
مضافات بدر تک جا کر واپس آجاتا اور سورج بلند ہوتا محدود درجہ بعض
اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پر تھے (متفق علیہ)

حضرت انس ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں
تک کہ چھو پھل پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینوں کے
درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران
تھوڑا سا ذکر الہی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال
لٹ گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حیطہ میں ختم ہو گئے۔
(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو سلم کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ
ہو جاتے کہ بعد میں واپس ہونے والا ہے تیرے کہنے کی جگہ نکاش کر لیتا (متفق علیہ)
ام المومنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء شفق کے
ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

وَسَلَّمَ لِيَسْلِيَ الشُّبُعَ فَتَصَوَّرَ الرَّسَاءُ مُسْتَلِفَاتٍ بِحُجْرَتِهِ
مَا يُعَدُّنَ مِنَ الْفَتَنِ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۱ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَسَ بَيْنَ ثَلَاثٍ كَحَرَا خَلَّتَا قَرَعَا مِثْ
سُحُورِهِمَا قَامَتِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَ
الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثَلَاثًا لَا تَبَيَّنَ كَهْ كَانَ بَيْنَ قَرَعِهِمَا مِثْ
سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَتَادَةُ مَا يَعْدُ
الرَّجُلُ حَسْبَيْنِ آيَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمُورٌ يُخَيَّرُونَ
الصَّلَاةَ أَوْ يَخَيَّرُونَ عَنْ دَفْعِهَا قُلْتُ مِمَّا تَأْمُرُ بِ
قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ يُوقِفُهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْهَا مَعَهُمْ فَصَلَّى
قَرَأَتْهَا لَكَ تَأْوِيلُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ
تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ -

(مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ
تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا
إِذَا أَذْكُرَهَا فِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّزْوِ فَقَرَأَ بِهَا اسْمَا الْمُفْرِطِ فِي

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فرما دیا فرماتے کہ خواتین چادرول میں بیٹھی
تھیں جب نماز سے واپس ہوئیں تو اندھیرے کی وجہ سے چھانی نہ جاتیں (مستحق علیہ)
جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سہری کھائی، جب سہری سے فارغ
ہوئے تو سرکارِ زمانہ کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس
وریاقت کیا کہ سہرے سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا
وقف فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقف تھا کہ ایک شخص
پچاس آیات کی تلاوت کر لے۔

جناب ابو ذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ تجھ پر ایسے ماکم مسلط ہو
گئے جو نماز کو یا تو ناخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر میں نے عرض کیا آپ مجھے
کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے ادا کر
ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے وہ تیرے
لیے نفل ہوگی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت فجر پڑھ لی
گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کر لی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل
ایک رکعت عصر ادا کر لی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو نماز کو پڑھ لیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے
کو پاب ہے کہ نماز عصر مکمل کر لے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا
ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کر لے اس کی نماز بروقت
مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے
نہیں دے جائے فوراً ادا کر لے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اسٹل
الوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں کہ وجہ سے کوئی کسی شخص الہی کی بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةَ آتَى مَرَعَهَا
فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَآخِرُ
الْمُصَلَّةِ لِلدَّائِمِ نَكْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے تڑپ بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشاد
ربانی یہ ہے میری یاد کے وقت میری نماز کی ادا کرو۔
(روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷
۱۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا عَائِشَةُ لَا تُؤَخِّرِيهَا الْمُصَلَّةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا
حَضَرَتْ وَالزَّيْعُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْرًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۸
۱۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَضُرَّانُ اللَّهِ وَ
الْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۹
۲۰ وَعَنْ أُمِّ قُرَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا الْأَعْمَالُ الْفُضَّلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَدْرِي الْحَدِيثُ
لِلْأَوَّلِ مِنْ حَيْثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

۵۶۰
۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً تَوَقَّعْتُهَا الْخَيْرُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۶۱
۲۲ وَعَنْ أَبِي الْيَزِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي يَخْبِرُونَ أَنَّ عَلَى الْفُطْرَةِ مَا لَهُ
يُؤْتِيهِ وَالْمُعْرِبِ إِلَى أَنْ تَشْتَلِكَ النُّجُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ -

۵۶۲
۲۳ وَعَنْ أَبِي هَدِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَتَخَذُوا
الْوَقْتَ إِلَى تِلْكَ اللَّيْلِ أَوْ يَصِفِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۶۳
۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز
جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے جبے کہ غرض بلانے
اور فوراً اس کا نکاح کر دے۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم نے فرمایا نماز کو ابتداء وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر
میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا گیا کہ ناسل افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت
میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے
اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے حوالہ کے
اور کسی دوسرے نہیں ملتی جو ناقدین حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کی حیات ظاہری میں دلوں پر تر سے زیادہ ایسا ہے کہ آپ نے نماز کو تاخیر
سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت
مطابق عامل ہوگی (شکسداہی) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک
مؤخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے ستارے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہوتی تو میں انہیں حکم دیتا کہ نماز
عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

(روایت از احمد ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا اس نماز و عشا میں تاخیر کر دو کیونکہ اسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری منزل پر تشلیست دی گئی ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لوگوں نے یہ نماز نہیں ادا کی۔ (روایت از ابو داؤد)

حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز عشا کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ پانچ رات کے تہاں حصہ کی جانب ڈھلتا تھا۔ (روایت ابو داؤد و دارمی)

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فکر کی نماز روشنی میں پڑھا کر دو عظیم اجر کا سبب ہے۔ درندی ابو داؤد۔ دارمی ابن ماجہ میں عظیم اجر کے الفاظ منقول نہیں ہیں۔

تیسری فصل

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے تھے اس کے بعد تا وقت ہوتا کہ اونٹ کو ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پکایا جاتا تھا اور ہم غروب آفتاب قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ تسائی رات کے وقت یا اس کے گزرنے کے بعد حجرہ ثریہ سے باہر آئے اس تاخیر کا سبب دولت سرا میں کوئی مشغولیت تھی یا کوئی اور بات ہمیں اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم ایسی ٹانگے انتظار میں ہو جس کا کسی اور امت کا فرد منتظر نہیں ہوگا۔ اگر مجھے اپنے حقوں پر گرا بادی کا خوف نہ پڑتا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ مؤذن کو اقامت پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھائی۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرة روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (یعنی انہیں اوقات میں) نماز ادا فرماتے جس طرح ہم ادا کرتے ہیں البتہ نماز عشا ہمارے بعد تاخیر سے ادا فرماتے البتہ تمام نمازیں اسی طرح پڑھتے تھے (مسلم)

حضرت ابو سعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم آتھوا بیذا و الصلوة فانکم قد فقیتمہا
یہا علی تباثیر الامیہ و لکم فیہا امة فیکتمہ
(رواہ ابو داؤد)

۵۶۲ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ
۲۵
الصلوة صلوة الوضوء الاخرة كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصليها بسقوط القمر لثالثة رواه ابو داؤد
والدارقطني۔

۵۶۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۶
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْفَرُ رَأْيًا لَعَجْرِ فَإِنَّهُ اعْظَمُ لِلْعَجْرِ رَوَاهُ
الترمذي وداؤد والدارقطني وليس عندنا سائر في أنه
اعظم للعجور۔

۵۶۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصِلُ الْعَصْرَ مَعَ
۲۷
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْجُرُودُ فَنَقُصُّهُ
عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ نَلْبِسُهُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَقِيبًا قَبْلَ مَغِيبِ
الشَّمْسِ۔ (متفق علیہ)

۵۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكُنَّا إِذَا تَنَبَّلَ
۲۸
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةَ فَخَرَجَ لِيَتَأَجِّجَ فَهَبْتُ لَكَ اللَّيْلَ أَوْ بَعْدَهُ
فَلَا تَدْرِي أَشَيْءٌ شَعَكَ فِي أَهْلِهِمْ أَوْ عَيْدُ ذَلِكَ فَقَالَ
حِينَ خَرَجْنَا لَمْ نَتَنَبَّلْ صَلَاةَ مَا يَنْظُرُهَا أَهْلُ
دِينٍ عَدُوٌّ لَنَا أَنْ يَنْفَعَكَ عَلَى أُمَّتِي فَصَلِّتُمْ بِهِمْ هَذَا
السَّاعَةَ ثُمَّ آمَرُوا الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى۔

(رواہ مسلم)

۵۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۲۹
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ الصَّلَاةَ الْخَامَةَ وَكَانَ يُخْرِجُ النَّجْمَةَ بَعْدَ
صَلَاتِهِ شَيْئًا وَكَانَ يَجْعَلُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَواتُ صَلَوةِ الْعَقَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى فَخَرَّ
مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَخُذُوا مَقَاعِدَكُمْ
قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَخُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَخُذُوا
لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَوةٍ مَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَوةِ وَكُلَّ مَا صُغْتُ
الصَّغِيْرَيْنِ وَسَعَمْتُ التَّحِيْمَ لَأَخْبَرْتُ هَذِهِ الصَّلَوةَ إِلَى شَطْرِ
الْأَيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ)

۵۷۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعَبًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَشَدَّ تَعَبًا
لِلْعَصْرِ مِنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ)

۵۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ الصَّلَوةَ فَإِذَا كَانَ الْبُرْدُ حَبَّزَ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۵۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا سَكُونٌ عَلَيْكُمْ بَعْضُيْ أَمْرًا
يَسْتَعْلَمُهُمْ أَشَدُّ مِنْ الصَّلَوةِ لَوْ قَرَّبْتُمْ شَيْءًا يَذُوبُ دَقَّتْهَا فُصِّلُوا
الْمُتَوَلِّينَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۵۷۳ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ دَقْقَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرًا مِنْ بَعْضِ عَمَلٍ
يُتَعَدُّونَ الصَّلَوةَ فِيهِ كُفْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ فَصَّلُوا مَعَهُمْ مَا
صَلَّوْا الْقَبِيصَةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۷۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحِمْيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى عُمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَاقِلٌ وَتَسْرَى
بِكَ مَا تَرَى وَتُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فُتِنْتُ وَتَتَحَرَّجُ فَقَالَ
الصَّلَوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ
فَأَحْسَنُ مَعَهُمْ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ فَاجْتَنِبَ إِسَاءَةَ كُفْرِهِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے ساتھ نماز و نماز پر ہی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف لائے
اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے
رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر منہجائے
پہلو پر لیٹ گئے تم اس وقت تک حالت نماز میں بیٹھے ہو جب تک ادا نہ کرنا
واجب جماعت کا انتظار کرتے رہے ہوا اگر گزروں کی کمزوری اور بیماری کی وجہ سے
کا خوف ہو تو تم اس نماز و نماز کو نصف شب تک پڑھ کر لے کر آؤ

امام ابوحنیفہ حضرت امام سلیمان بنی اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز پڑھا دیا فرماتے تھے جبکہ تم
لوگ نماز پڑھ کر کے لیے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیویہ عجلت کرتے ہو۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا معمول یہ تھا کہ آپ گہری کے موسم میں نماز پڑھ کر بغیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم
سرمایں ادا نہ فرماتے عجلت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر کا دور نہ آگا۔
جبکہ تمہارے نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزاحم ہوں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت
ختم ہو جائے گا لہذا تم نماز کو بروقت ادا کرنا اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا
یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابو داؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر ہوں گے
جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے باعث وبال اور تمارے
لیے باعث منفعت ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب
علید اللہ بن مدی بن حیا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی
خدمت میں دورانِ عامرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں
اور آپ پر وہ محسوس ہوتی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت
جبیں فتنہ پروازوں کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس
موقع پر جناب عثمان نے فرمایا نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ
لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب دوسرے ہوائی کا کتاب کر لیں
تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)

بَابُ فِي فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

نمائے کے فضائل

پہلی فصل

۵۴۵ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْ يَلِيَّ الشَّارِحَ أَحَدًا صَلَّى قَبْلَ ظُلُومِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَغْنِيَنَّ الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۶ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاصِيُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ يَأْتِيهِمْ مَلَائِكَةُ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَخْبِرُ الَّذِينَ بَانُوا فِيكُمْ قِيَامَهُمْ رُبُّهُمْ دَهْرًا عَلَيْهِمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكَتَهُمْ وَهُمْ يُسَلِّتُونَ دَعَاؤُهُمْ وَهُمْ يُسَلِّتُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي رِزْقِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُ كَمَا اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ يَتَّقِي قَوْلَهُ مَنْ يَطْلُبُ مِنْ ذِمَّتِهِ يَتَّقِي قَوْلَهُ تَرَكْتُكَ عَلَى وَجْهِهِ فِي تَارِيحَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَعْضِ مَجْلَدِ الْمَصَابِيحِ الْقُسَيْرِيِّ بِإِسْنَادِ الْقُسَيْرِيِّ

۵۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ النَّاسُ مَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرَوْا عَلَيْهِمْ لَا يَسْتَبِقُوا إِلَيْهِمْ وَلَا يَكُونُوا يَحْتَمِلُونَ مَا فِي الْعَمَلَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهُمُوا وَلَا تَوَجُّهُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمارہ بن روایہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ شخص آگ میں شہ لا بائے گا جس سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی یعنی نماز فجر و عصر پڑھ لی ہو۔ (روایت مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو صغریٰ نمازیں پڑھ لی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں مجتمع ہوتی ہیں صبح کی جماعت شام کو اور شام کی جماعت صبح کو واپس جاتی ہیں جب پہلی جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب پر اس کے باوجود دریافت فرماتا ہے تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تھے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب ہم

حضرت جندب بن قسری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے درمیں ہے پس ہر نماز چاہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اپنے ذمہ اور تمہارے اعمال کے بارے میں کوئی بات دریافت نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ دریافت فرمائے یا طلب کرے گا وہ اس کو اس کی شان کے مطابق حاصل ہوگی اور وہ بندے کو اس سے مخفی ہوگا اور اس عمل کی پاداش میں بندے کو نہ کبھل جہنم میں ڈالے گا روایت مسلم ابو ہریرہ سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صغیر اول میں کتنا اجر ہے اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرونہ ازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی سانسری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے صریح کے بل گھسٹ کر آجائے لیکن مغزور حاضر ہوں (متفق علیہ)

۵۸۰۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةُ الْفَقْرِ عَلَى الْمُسَافِقِينَ مِنَ الْعَجُوزِ وَالْغَشَاةِ وَلَا يُعَلِّمُونَ مَا فِيهِمَا إِلَّا تَوَهُُّمَا وَلَا يُحِبُّهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۱۔ وَعَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصُفَى اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْنَبُكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَاتِكُمْ الْمُغْرِبِ قَالَ وَكَقَوْلِ الْأَعْرَابِ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْنَبُكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ قَالَتْهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ قَالَتْهَا تُحَذِّرُ بِلَابِ الرَّبِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْقَضَاءِ يَجْتَمِعُونَ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ مِلًّا اللَّهُ بِهِمْ هَمٌّ وَهُوَ هَمٌّ تَارًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر کوئی نماز فجر و عشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی تمہاری نماز مغرب کا نام بدلتے ہیں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو مغرب کہہ دیتے ہیں اسی طرح دیہاتی نماز کا نام تبدیل کرنے میں تم پر ظہر یا صلی نہ کر لیں کیونکہ کتاب الہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اوٹنیوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس دن نماز میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تین گندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (یہودیوں کو) ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روک رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جبہ شک قرآن فجر مشہور ہے "سرگامہ و عالم نے فرمایا لفظ مشہور سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور

۵۸۴۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِيعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ دُرَّانَ الْعَجُوزِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَتْ فَهَذِهِ مَتَلَكَّةُ اللَّيْلِ وَمَتَلَكَّةُ النَّهَارِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

رات کے فرشتے ہر روز ہوتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

حضرت زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۵۸۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا صَلَاةُ

۵۹۷۔ اِنَّكَ خَلَقَا مَعَكَ قَدْرًا مَّا يَنْبَغُكَ الْاَيْلُ مِنْ اَكْبَرُ وَالشَّارِبُ
مِنْ شَرِبِهِ وَالْمَعْتَمِدُ اِذَا دَخَلَ لِقَصَادِهِ حَاجَتِهِ وَلَا تَعْمُرُوا
حَتَّى تَرَوْهُ رِقَاةَ الْبَرِيَّةِ فِي وَقَالِ لَا تَعْرِضُوا الْاَمْرَ حَتَّى يَبِ
عَيْنِ الْمُسْلِمِ وَاسْتَاذُهُ مَجْهُولٌ۔

۵۹۸۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْقُدِّي قَالَ قَالَ امْرُؤُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَذِنَ فِي صَلَاةِ النَّجْرِ
فَاَذِنْتُ قَالَا دِيْلَانِ اَنْ تُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ اَخَاصِدَ اَوْ قَدْ اَذِنَ وَمَنْ اَذِنَ فَهُوَ يَمِينُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کو تو روانی کے ساتھ اور بن دونوں کے درمیان اتنا وقفہ کھو کر کھانا کھاتے
و لا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پینے والا پیکر فارغ ہو جائے اور قضاء حاجت
کو جانے والا اس محل سے فارغ ہو جائے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب
تک کہ مجھے مسجد میں آنا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا
زید بن حارثہ صدائی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہذا میں نے اذان پڑھی۔ بعد میں جناز
بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی اس
اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

تیسری تفصیل

۵۹۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قِيَمُوا
الْمَدِينَةَ يَجْعَلُونَ قِيَمَتَهُنَّ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يَتَأَذَّنُ بِهَا
أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا نَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنْ شَأْنُ
تَأْذِينِ النَّصَارَى وَكَانَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا وَكَانَ قَرْنُ الْيَهُودِ فَقَالَ
عُمَرُ اَوْلَا تَجْعَلُونَ رَجُلًا يَتَأَذَّنُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلَاةِ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَنَا قُرَيْشٌ يَجْعَلُ لِقَضَائِهِمْ
بِالنَّاسِ بِجَمِيعِ الصَّلَاةِ طَائِفًا وَكَانَ تَأْذِينُ رَجُلٍ يَجْعَلُ
تَأْذِينًا فِي بَيْتِهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَجْعَلُ النَّاسَ قُرَيْشٍ قَالَ قَدْ
تَجْعَلُهُمْ قُلْتُ نَدْعُوهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدْعُكَ عَلَى مَا
هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَا بَلْ قَالَ فَقَالَ لَقَوْلُ اللَّهِ الْكَبِيرِ
إِلَى الْخَيْرِ وَكَذَلِكَ الْاِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَكُنَّ يَا
حَقِيْقَانِ شَأْنًا اللَّهُ فَعَمَّوْا مَعِ بِلَالٍ قَالَتِي عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَلْيُذِّنْ
بِهِ فَإِنَّهُ اَنْدَاىَ صَوْرَتَا مَنْكُمُ تَعْمَتُ مَعِ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ الْبَيْتَ
عَلَيْهِ وَتَوَدُّونَ بِهِ قَالَ فَصَحَّ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ
فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجِدُهُ اَمْرًا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَالِدِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ کے
توڑنا کے وقت کا اندازہ کر کے ٹانگے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے اذان
نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے
ٹانگے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح
سنگ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کہوں نہ مقرر کیا جائے جو نماز
کیلئے بلاتے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلالؓ کو حکم دیا اٹھو اور
عبداللہ بن زید بن عبد ربہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تاکہ اس کو نہ ٹانگہ کے لیے جمع ہونے کی اطلاع
کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے
میں نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے
ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کر گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نماز کے لیے بلانے
کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ
بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آکر تک
پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپؐ فرمایا اللہ چاہے وہ خواب
درست ہے اٹھو اور بلالؓ کو وہ کلمات سکھا دو تو میں نے خواب میں دیکھے میں بلالؓ
کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلالؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات
بتائے گا اور وہ اذان پڑھتے رہے وادی کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بَشَّكَ يَالْحَقِّ لَعَنَ رَأَيْتُ وَشَدَّ مَا أَرَى فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْفَى مَا عَاهَدَ وَأَبْرَأَ دَاوُدَ وَالْكَافِرَ قَابِئُ مَآجَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكُرْ إِلَّا قَامَةً وَقَالَ الرَّصِيدِيُّ هَذَا أَحَدُ رِثَائِهِ صَاحِبِهِ لَكِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ مَنَاقِبَ الْفُتُوحِ -

۶۰۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَكَانَ لَا يُمِرُّ بِجَلِّ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْعَزَّكَ بِرَجُلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۰۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَامَرَّهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي زَيْنَةِ آدَمَ الصُّبْحِ - (رَوَاهُ فِي الْمُؤَذِّنِ)

۶۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَتَا بَنِي سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ حَتَّى آتَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَوْلَا أَنْ يَجْعَلَ الصُّبْحَ فِي أَدْنَى وَكَانَ إِذَا أَرَادَهُ لِيُصَلِّيَهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ فَضْلِ الْآذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور جواب اذان کی فضیلت

پہلی فصل

۶۰۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَهْلُ النَّاسِ أَعْنَانُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ كَهَ صُرَاكُ حَتَّى لَا يَمْلِكَ الشَّيْطَانُ مِنْ قِيَادَةِ أَهْلِ الْيَمِينِ أَقْبَلَ حَتَّى لَا دَا تُوْبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى لَا تُوْبَ النَّاسُ بِالنَّاسِ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُو بَيْنَ الْعَمْرِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا إِلَى مَا تَرَى

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سے تو یاد رکھیے ہوئے بارگاہ رسال میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اُس وقت کہ قسم ہے آپ کو جس کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے روایت ابو داؤد۔ دارق۔ ابن ماجہ گھر میں اقامت حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں آپ کا گھر جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیر ملاتے۔ (ابو داؤد)

امام مالک کہتے ہیں... کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے کہا حضرت عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موزن سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو مکہ یا کراہ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالیں کہ یہ نیکو عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن موزن اپنی طولی گردنوں کا بوجھ سے متوازن ہوں گے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کی بات ہے تو شیطان جھپٹے پھر کر رخ چھوڑتا ہو اچھا گناہ ہے تاکہ اذان کی آواز دین سے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آگناہ ہے اور جب نماز کے لیے توبہ کی بات ہے تو پھر بھاگنا ہے اور جب توبہ ختم ہوتی ہے تو واپس آگناہ ہے اور انسان کے دل میں دوسرے

۴۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِزُّ لَذًا أَطْلَعَ النَّجُورَ وَكَانَ يَسْمَعُ الْأَذَانَ قَبْلَ سَمْعِ أَهْلَانَا أَهْلَكَ ذَاكَ عَارِضٌ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَطْنَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَتَقَرَّرْ وَلَا يَبْرَأُ قَدْ أَهْوَرَا عَنِّي مِعْرَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَآتَى مُحْتَدًا عَبْدَهُ دَرَسُوهُ تَضَيُّتَ يَا اللَّهُ رَبَّنَا وَبِمُحْتَدِي رَسُولًا قَبْلَ الْإِسْلَامِ وَبِنَا عُرُوقًا ذَنْبِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۲ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ صَاحِبٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ اللَّهُمَّ اكْنُزْهُمُ الْكَرِيمَةَ وَاعْلَمْ بِالْمُؤَذِّنِينَ نَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ يَلْفُظُ الْعَصَائِيحَ -

۴۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَنَ سَبْعَ مِائَتَيْنِ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بِرَّةٌ مِنَ النَّارِ وَهَاهُ الْبَرَّةُ فِي وَابِرَدَاؤُهُ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۱۴ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ رَبُّكَ مِنْ رَأْيِي عَلَيْهِ رَأْسُ شَفِيقَةٍ لِحَبِيكِي يُحَقِّقُونَ بِالصَّلَاةِ وَيُصَيِّقُونَ فَيَعْمَلُونَ اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حنبلہ آورہ ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان آتی تو رک جاتے تھے اور حنبلہ آورہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اسی نے اشد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نادر و نجات آواز ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ کمر بول کا چرواہا تھا - (روایت مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کی راہ میں نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس حضرت عبداللہ بن معقل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اذانوں کے درمیان ایک قاز ہے دو اذانوں کے درمیان قاز ہے تیسری مرتبہ سرکار نے فرمایا یا اس کے لیے ہے جو پاس ہے - (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضمانت دار اور مؤذن امین ہے خداوند امانوں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی بخشش فرما روایت ابو داؤد و ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت معاصیج کے مفسرین میں ہے -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے -

(روایت ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب کمر بول کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے چرواہا کی چرانی پر ناز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ

عَزَّوَجَلَّ اَنْظُرُوْا اِلَىٰ عِبَادِي هٰذَا اِيْذُوْنَ دُرُجَتِهِمُ الصَّلٰوةُ
لَا خَافُ مِنْكُمْ وَفِيَّ كَذَّبْتُمْ بِعِبَادِي وَاَدَّاهُ خَلْعَهُ الْجَنَّةِ -

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

۴۱۵
۱۳ وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ثَلَاثَةٌ عَلٰی کُلِّ مَشْرَیْنِ الْیَسْرُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَبْدٌ اَدٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَرَ قَوْمًا فَعَمِلَ بِہُمْ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُنَادِیْ بِالْمَسْکُوْرَاتِ الْخَمِیسِ کُلُّ یَوْمٍ ذَلِیْلٌ رَوَاهُ الدِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا اَحَدٌ مِنْ غَرِیْبٍ -

۴۱۶
۱۳ وَعَنْ اَبِي مُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ یُعْطِیْ لَکَ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیُعْطِیْ لَکَ کُلَّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ وَخَاصُہُ الصَّلٰوةُ یُعْطِیْ لَکَ خَمْسَ دَعِیْرُوْنَ صَلَوةً وَیُعْطِیْ عَنْہُ مِائَتُہُمْ مَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابُو دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَہٍ وَرَوٰی النَّسَآئِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلَّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ وَقَالَ لَہُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلَّی -

۴۱۷
۱۵ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُہُمْ وَاقْتَدِ بِاَصْغَرِہُمْ وَاصْغَرُ مُؤَذِّنًا لَا یُحْجِدُ عَلٰی اَذَانِہِ اَحَدًا -
(رواہ احمد داؤد والنسائی)

۴۱۸
۱۶ وَعَنْ اِمْرِئِةٍ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ ہٰذَا اَقْبَالُ لَیْلِکَ فَلاَ تَبَارُکْہَا بِکَ وَاصْوَاتُ دُعَاؤِکَ فَاعْفِرْ لِیْ رَوَاهُ ابُو دَاؤُدَ وَابُو یَعْقُوبَ وَفِی الدَّخَرِ الْکَبِیْرِ -

۴۱۹
۱۷ وَعَنْ اَبِی اَمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ اِنْ یَلَا اَحَدٌ فِی الْاِقَامَةِ کَلِمًا اَنْ قَالَ فَقَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَقَامَہَا اللّٰهُ وَاَدَامَہَا وَقَالَ فِی سَائِرِ الْاِقَامَةِ کَلِمٌ کَبِیْرٌ عَمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاهُ ابُو دَاؤُدَ

۴۲۰
۱۸ وَعَنْ اَسِیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا یُؤَدِّی الدُّعَا بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ -

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی جانب دیکھو جو میری خشیت کی وجہ سے اذان دیتا ہے اور نماز اگر کتاب ہے لہذا میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما دی ہے اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر چولہے کے پہلاؤں پر بیٹھیں گے جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور سواۃ خمس ہے جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی اور تیسرا وہ تو شب و روز پانچوں نمازوں کیلئے کلمہ پڑھتا ہے وہ تہذیبی ہے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث فریسیہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی اس کی آواز کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور تمام خشک ترس کے لیے گواہی دیتے ہیں اور جماعت کے لیے معاف دینے والے کے لیے پچیس نمازوں کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور وہ نمازوں کے درمیان جو کلمہ پڑھتا ہے اس بندے سے تہذیبی ہے اس کو معاف کر دیا جاتا ہے روایت ابوداؤد

ابن ماجہ والنسائی نے رطب و یابس تک نقل کیا ہے اور یہ کہ مؤذن کیلئے کتابی حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرمادیں سرکار مجھے قوم کا امام مقرر کر کے حکم فرمایا کہ تم قوم کے ضعیفوں کے ساتھ اقامہ کرو اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کئے کا اجر و مشاہیرہ نہ ملے روایت احمد

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مغرب کے وقت پڑھنے کے لیے یکایک تعلیم فرمائے اور تیسرا نماز تیسرے دن کی رخصت رات کی آمد اور تیسری بارگاہ میں مناجات کا وقت ہے لہذا میری مغفرت فرمائے۔ (ابوداؤد و ترمذی و تواتر کرتے ہیں)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب بلال نے اقامت شروع کی جب قدامت الصلوۃ پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور اس کو بقا عطا فرمائے اور اقامت کے دوسرے الفاظ کے جواب میں وہی فرمایا جو جناب عمر کی حدیث میں اذان کے جواب میں گزرا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان راقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا بھی رد نہیں ہوتی۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۴۲۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَانِ لَا تَرْدَانِ أَوْ قَلَمَا تَرْدَانِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَدَ الْيُسْرَى وَجَنَّةَ النَّبَاسِ حِينَ يَلْحَقُهُنَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي رَوَاتِهِ وَتَحْتَ الْمَطِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ تَعَرَّبَ لَمْ تَحْتَ الْمَطِيرِ

۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَانِ لَا تَرْدَانِ أَوْ قَلَمَا تَرْدَانِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَدَ الْيُسْرَى وَجَنَّةَ النَّبَاسِ حِينَ يَلْحَقُهُنَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي رَوَاتِهِ وَتَحْتَ الْمَطِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ تَعَرَّبَ لَمْ تَحْتَ الْمَطِيرِ

(رواہ ابو داؤد)

(ابو داؤد و ترمذی)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دماغیں کبھی رو نہیں ہوتیں یا یہ فرمایا یا رشک راوی، کم ہی رو ہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت دروایت ابو داؤد و دارمی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موزن حضرت ہم پر وقت حاصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں یعنی اذان کا جواب دو، اور اس کے بعد دعا کرتے ہیں مقصود

تیسری فصل

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے مہاں ہوا اور عاجز ہو جاتا ہے راوی فرماتے ہیں دو سادہ مزرہ سے چوبیس میل دور ہے۔

(مسلم)

حضرت ملقم بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اذان پڑھیں تو آپ بھی موزن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موزن کی علی العزیزہ کہنا تو آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا اور سب موزن نے علی علی الفلاح کہنا تو آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لعل العظیم پڑھا اس کے بعد موزن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہوئے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

(احمد)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۴۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْيَدَ الْيُسْرَى أَعْرَابَ الشُّكْرِ فَعَبَّ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّصْعَاءِ قَالَ الرَّادِيُّ وَالرَّوْحَانِيُّ وَرِثَ الْمَدِينَةِ عَلَى يَدَيْهِ وَتَلَّيْنِ مِيلًا

(رواہ مسلم)

۴۲۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَائِبٍ قَالَ إِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مَعَادِيَةَ إِذَا دَانَ مَوَدَّةُ فَقَالَ مَعَادِيَةَ كَمَا قَالَ مَوَدَّةُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الشُّكْرِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْعَزِيمِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْهَوْدِيُّ شَعَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكْ

(رواہ احمد)

۴۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَالٍ وَبَشَرٌ هَذَا أَتَيْتُنَا دَحَلُ الْجَنَّةِ

(رواہ الترمذی)

۴۲۶
۲۳
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَحَى الْمُؤَذِّنُ يَتْلُو قَالَ وَآتَا وَآتَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۷
۲۵
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجِئَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكَوْنَتْ لَهُ بِئَاتٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَكَوْنَتْ لِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸
۲۶
وَعَنْهُ قَالَ مَنَّا لَوْ مَرَّ بِالْعَالَمِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُعْرَبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور مؤذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ دہانتے اور تپتے تھے۔
(ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
(ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی سے روایت کئے انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم تھا کہ ہر اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (یعنی بحوالہ دعوات کبیر)

بَابُ فِيهِ فَضْلَانِ

پہلی فصل

بعض احکام اذان

۴۲۹
عَنْ ابْنِ مَرْقَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلَا يُتَادَى بِالنَّكْلِ تَكْلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَأَدَّى ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ كَجُلٍّ أَعْمَى لَا يُتَادَى حَتَّى يَقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَمْ صَبَحْتَ
(مُسْنَدُ عُمَرَ)

۴۳۰
وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ يَلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَكَوْنُ الْفَجْرِ الْمُسْتَطِيلِ فِي الْأَفْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَفْطَالِي وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۴۳۱
وَعَنْ تَمَامِ بْنِ الْحَارِثِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَفْرٍ فَقَالَ إِذَا سَافَرْنَا كَانَتْ دَاوِئِمًا وَكَوْنُكُمْ كَمَا أَكْبَرُكُمْ

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۴۳۲
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لَنَا دَائِمًا فِي أَمْرِي وَلَا تَحْزَنْتُمُ الصَّلَاةُ قَلْبِي إِذَا تَكَلَّوْا أَحَدُكُمْ لَمْ يَلَمْ يَلَمْكُمْ أَكْبَرُكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہذا تم اس کو تنگ نہ کہتے پیتے۔ ابو حنیفہ کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (دقیق علیہ)

حضرت سمرة بنت جندب رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور فجر مستطیل نہیں مگر صبح کے وقت سے دو رکعت البتہ فجر مستطیل رکنا روای میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔
(ابن ماجہ والفاظ ترمذی)

حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا کہ تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کہو اور تم میں سے ہر فرد اقامت کرے۔
(بخاری)

حضرت مالک بن حورث اسی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں

کا معنی شخص امامت کرتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لارہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا۔ تھکان کی وجہ سے اونگھ اٹے مگر سواری سے ترکِ زیاب بلال سے فرمایا اچھے رات تم جاگو اور ہماری سپرد داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز نفل ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلق کی طرف منظر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپٹنے لگیں اور سو گئے فجر کے وقت تو سرکار پیدا ہوئے اور رسول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ دکھائی جب دھوپ بچلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز ادا کرنے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرتے گئے سرکار میری بھی وہی کیفیت تھمئی جس سے آپ بہکتا رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس کو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور فرمایا اور بلال کو اذان گھنٹے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرے کہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ کچھ لو کہ میں (حجرت سے) نکل آیا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ جتنی نماز ملے اس کو پوری کیے کو بعد میں مکمل کرو۔ (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔ (اس باب میں دوسری تفصیل نہیں ہے)

(متفق علیہ)

۴۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْنٌ قَعَلَ مِنْ غَزْوَةٍ خَيْرٌ سَارِيَّةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرْبَى عَزَّسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ أَكَلْنَا لَلَّيْلَ فَصَلَّى بَلَالٌ مَا حُدِّدَتْ لَهُ دَنَا مَرَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَسَ حَابِيَةً فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ بَلَالٌ إِلَى رَأْسِهِ مَوْجِيَةً الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بَلَالًا عَيْتَاهُ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رَأْسِهِ فَكَلَّمَ يَسْتَبِيحُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَلَالٌ وَلَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى حَسَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنَهُمْ اسْتَيْقَظَا فَغَزَوْا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ يَلَالٌ فَكَانَ بَلَالٌ أَخَذَ يَنْفِيهِ الْكِنِّي أَخَذَ يَنْفِيكَ قَالَ أَمَّا أَذْنَا فَاقْتَادَا دَوَا أَرَادَا جِلْمَهُ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بَلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَعَسَى بِهِمُ الْقُبْحُ فَلَمَّا فَضِيَ الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ لَبَّى الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا أَذْكُرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ دَأْوُوا الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي۔

(رواہ مسلم)

۴۳۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْمِيتَ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرَوْنِي فَخَرَجْتُ۔ (متفق علیہ)

۴۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْمِيتَ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُواهَا تَعَوَّنَ وَأَتُواهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ التَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا قَاتَلَكُمْ فَأَيْتَمُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَقِي بِرَأْسِهِ يَسْتَبِيحُ فَإِنْ أَحَدٌ لَمْ يَذْكُرْ أَنْ يَحْمَدُوا فِي الصَّلَاةِ فَهَذَا فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا الْبَابُ كَيْفَ تَرَى الْفَصْلَ الثَّانِي۔

تیسری فصل

۶۳۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَطْرِ مَكَّةَ دَوَّكَلَ بِلَالًا أَنْ يَنْقَطِعَ لِنَقْلِهِ فَرَقَهُ بِلَالٌ وَلَقَدْ دَاخَتْهُ اسْتِغْفَارًا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ شَمْسُ النَّهْرِ فَاسْتَيْقَظَ الْغُفْرَ فَقَدْ كَفَّرَ عَوَاذًا مَرَّهً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا قَادِي بِهِ شَيْطَانٌ فَزَكُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا دَاخِلَ بَيْتِ صَفَا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُتَادَى بِالْمَقْلُوقِ أَوْ يُقْبَعُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ قَوْمِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَنُوشَنَا لَرَدِّهَا إِلَيْنَا فِي جَنِّينَ غَيْرِ هَذَا فَأَذَارَقْنَا لَحْنَهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَتَسْبِيحُهَا ثُمَّ قَرَأَ عَزَائِمَهَا فَلْيَصَلُّوا كَمَا كَانَ يُصَلُّونَ فِي دَرَجَتِهَا ثُمَّ انْصَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّقِيقَ أَقْبَى بِلَالًا وَهُوَ قَاتِلُ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَّجَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ ثُمَّ كَمَا بَدَأَ الْعَصِي حَتَّى تَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَخَذَّ بِرِجْلِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَنِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَا بَكْرٍ فَقَالَ أَوْ بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۶۳۷ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَنَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَغْصَانِ الْمَرْوَةِ لِلْمُسْلِمِينَ وَسَيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

پہلی فصل

۶۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دردن سفر مکہ کے راست میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکارِ اہلبیت صحابہ سرگئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آگئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھڑی سے آٹھ گھنٹی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا بلال کی سرادھوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں تھوڑی دیر تک سرگھڑا سنے اترنے اور دھنوکے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں دھنوک ساوی ہر گز کی اقامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکارِ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو لحاظ کیا کہ سب پر گھڑا ہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور حسب اس کو یاد آئے اور گھڑا ہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اس طرح ٹھہرے جس طرح ہو وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو ٹپا یا اور اس طرح تھکیاں دیتا رہا۔ جیسے بچوں کو سنا کے لیے تھکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سرگئے پھر حضرت بلال کو بلایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح منجھ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب بلال سے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے پیچھے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں عودوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔

(روایت ابن ماجہ)

مساجد اور اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي تَوَاتُيْعِهِ فُتِحَهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى
خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَ
قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ -

۴۳۹. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ
عُثْمَانُ بْنُ مَلْحَةَ الْخَضِرِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبِيعٍ فَأَعْلَفَهَا
عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا قَسَاةً يَكَادُ أَحَدُكُمْ خَرَجَ مَا مَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَرَبِيَّةً
وَعُمُودَيْنِ عَنْ يُمُومَيْنِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ دَرَاهِمُهُ وَكَانَ
الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى رِسْقَةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى مُتَّفِقًا عَلَيْهِ -
۴۴۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ
فِيهِمَا وَرَأَى الْإِلَهَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۱. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ
مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَشْجَدِ وَمَسْجِدِي هَذَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَسْجِدِي رَدْمَةٌ مِنْ رَبَائِعِ الْعَرَةِ
وَمَسْجِدِي عَلَى حَوْضِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۳. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَهُمَا كُلَّ سَبْتٍ مَا يَسِيْرُ قَدِ انْجَبَتْ
فِيهِ رَكَعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسْجِدُ هَذَا بَيْتِي
الْبِلَادُ إِلَى اللَّهِ أَسْرَأُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵. وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَنِي بِلَوْ مَسْجِدِ أَبِي اللَّهِ لَهُ بَيْتَانِ فِي الْجَنَّةِ -

صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر
دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ
ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ است۔ بخاری و مسلم
نے اس امر میں زبردست روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب
اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ حبشی بلال بن رباح تھے آپ خانہ کعبہ کا دروازہ
بند کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ سب باہر آئے تو میں نے بلال
سے دریافت کیا کہ سر کا انداز کیا کر رہے تھے کئے گئے آپ نے ایک ستون دایں
جانب دو ستون بائیں جانب کی تھیں ستون مقب میں کیے اس زمانہ میں
خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو متعلق فرمایا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں بزرگ
قراب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب
سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد خرمی)
مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیان حشرِ عزت کے باغوں میں
ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے قوس پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر بیت التشریف لائے
اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد
میں اور سب سے زیادہ بغض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہت میں گھرانے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ ثَوْبًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۷- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظُمُ النَّاسُ الْخِزْيَ وَالْصَّلَاةَ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَشْيُ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يُصَلِّهَا مَعَ الْإِمَامِ اعْظُمُ الْخِزْيَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلِّي تَخَ يَنَامُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْيَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَلَادَ بِرَسُولِهِ أَنْ يَتَّقُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَبْلَهُ ذَلِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَّغْنِي أَنَّكُمْ تَوْتِيًا دُونَ أَنْ تَتَّقُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا لَعَنَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَكَمَةَ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَتَاكُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَتَاكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ سَكَتٌ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ مَخْتَالٌ يَعْرِضُ لِيَوْمٍ وَرَجُلٌ تَعَابَتْ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَائِلًا فَكَانَتْ عَيْنَاهُ دُرَرَيْنِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّْي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ بَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ يَأْكُلْهَا سَعْيًا لَا تَعْلَمَ شِمَالُهَا مَا شَقِيقُ يَسَمِينِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاةِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو ادا دل میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی حوائج مست کرے کہ صبح کے وقت یا آخر دن میں رخصت جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے ابو ذؤاب کا زیادہ مستحق رہے کہ درود سے آیا ہو۔ اور جو شخص کہ انتظار نماز کرتا رہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرے اس کے لیے اس شخص کی یہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بزرگ مسلمانوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قریب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع مل رہی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہائے۔ یاد رسول اللہ ہمارا یہ ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے گھر میں رہے کہ وہ مسجد تک آئے میں (ثواب کی غرض سے) تمہارے قدم گئے ہائیں گے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (۱) امام مادل (۲) وہ فریوان جو کچھین سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو اور مسجد والہوں کے بعد پھر مسجد واپسی کی تمنا اور آندہ کرے (۴) ایسے دو شخص ہوں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے لیے ہمدانی انتہا کر لیا (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رقت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنے طرف بلانے کو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو آسائشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو نہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر یا بازار

فِي بَيْتِهِ وَفِي سُورِهِمْ حَتَّىٰ أَذْهَبُوا مِنْهُ وَنَعْمًا ذَٰلِكَ
 آتَاهُ إِذَا كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْصَلِّيَ وَنَحْنُ نَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي
 لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ
 لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ
 تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّيُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي صَلَاةِ اللَّهِ
 صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ
 مَّا أَمْتَنَ الصَّلَاةُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ نَشَأَتِ
 الصَّلَاةُ حَيْثُ كَانَ وَرَأَى فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْ
 لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ مَا لَمْ يُجِبْ بِشَيْءٍ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُزْ
 رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى
 فَإِذَا خَلَا مَرِيدًا بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ
 فِيهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَتَشَدَّدُ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ
 فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ كُتِبَ عَلَيْهَا
 لِهَذَا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُمْتَنَةِ

میں نماز پڑھنے سے پیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ
 ہے کہ وہ ایسی طرح وضو کر کے صرف اذان نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور
 ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ
 محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس کو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے
 دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور
 ہر شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت
 کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو دو رکعت ملتی ہے اور
 فرشتوں کی دعائیں یہ اٹھائی گئی کہ وہ کہتے ہیں خداوند اس کو بخش دے اسے
 اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک
 کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا جس کو جو متفق علیہ
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اللہ مجھ
 پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے
 اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے
 سے پہلے دو رکعت (تیمم المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آئے تو وہ مسجد میں آکر
 دو رکعت نماز ادا کر کے اُس میں بیٹھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری
 وہ چیز واپس نہ لے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھود اور درخت سے کچھ کھائے تو اس کو پاب ہے

فَلَا يَعْرِفَنَّ مَسْجِدَ تَابَاتِ الْمَسْجِدِ تَابَاتِ الْمَسْجِدِ تَابَاتِ الْمَسْجِدِ
وَمِنْهُ الْإِسْلَامُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۷ ۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزْزَانُ فِي الْمَسْجِدِ حَرْطِيَّةٌ وَكَفَّارُهَا دَفْنُهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۸ ۲۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِمْتُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ حَنْبَلٍ وَسَيِّدِيهَا فَجَعَلْتُ فِي مَعَابِينِ أَهْلِهَا الْإِذَى يُمَاطُ عَيْنَ الظُّلْمِ نِيَّةً وَجَعَلْتُ فِي مَسَارِدِ أَهْلِهَا الشُّغَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَكُلِّ مَنْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۹ ۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْسُتُ أَمَامَهُ قَوْلًا مِمَّا يَنْجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةٍ وَلَا عَنْ عَيْنِهِ فَإِنْ عَنْ يَمِينِهِ مَنَّا وَلَا يَبْسُتُ عَنْ يَسَارِهِ أَدْرَحَتْ قَدَمُهُ قِيدَ فُتَيْهَا قَرَى بِرَدَايَةِ أَبِي سَوِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۰ ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرِيضَةٍ الْيَتِي لَمْ يَقْعَمَ مَقْعُ لَعْنِ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَفْعَدُوا قُبُورًا لِيَسَارِيَهُمْ مَسَاجِدَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۱ ۲۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْلَامُ مِنَ كَانَتْ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَسْجُدُونَ قُبُورَ الْكُفَّارِ وَصَلَّوْا إِلَيْهِمْ مَسْجِدًا أَلَا كَلَامُ مَسْجِدٍ وَالْقُبُورُ مَسْجِدٌ إِنْ أَهْلَكْتُمْ عَنْ ذَلِكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۲ ۲۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بَيْتِكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو (منفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں شکر گنا ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ اچھے اعمال پر سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے اور برے اعمال پر سے مسجد میں وہ متحرک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز اپنے آگے نہ تھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں یا چپے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوڑے یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابو سعید کی روایت کے مطابق اپنے بائیں جانب تھوڑے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے پیروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہذا تم قبور کو مسجد گاہ نہ بناؤ۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان کی حیثیت نہ دو۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ - (رواه الترمذی)

۴۶۳ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَاقِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَدَّاعُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَعَثَانَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ يَأْتِنَا بِسَبْعَةٍ لَنَا قَامُوا مَعَنَا مِنْ قَبْلِ نَبِيِّهِ قَدْ عَابُوا قَوْمَهُمْ وَمَنْطَقَتَهُمْ ثُمَّ صَبَّ لَنَا فِي إِذَا دَوِيَ قَامُوا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا آتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَأَكْسِرُوا بِعِصْمَتِكُمْ وَانْصَحُوا بِهَا بِهَذِهِ الْمَاءِ وَاقْبَلُوا مَسْجِدًا قُلْتُمْ إِنَّ الْبَيْتَ بَيْعَتُهُ وَالْحَرَمُ شَيْئَانِ وَالْمَاءُ يُنْتَعَقُ فَقَالَ مَدُّهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا بِلَبِّهِ -

(رواه الترمذی)

۴۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يُنْقَلَفَ وَ يُطْلَبَ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۶۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمُوتُ بِشَيْءٍ الْمَسْلُوبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَوْخِزُنَّهُمْ أَكْمَارُ خَزَائِنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى -

(رواه أبو داود)

۴۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَّبِعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ نَفَاةَ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِمْتُ عَلَى أَجْرٍ أَمْرِي حَتَّى الْقَدَاةُ يُخْرِجَهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَغَرِمْتُ عَلَى دُومٍ أَمْرِي فَلَمَّا أَرَدْنَا اعْظَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے وہ یہاں پر ہے (ترمذی)

جناب طلحہ بن عاقب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ ہوئے اور آپ بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نازاوا کی پہنے آپ کے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیسا ہے جس میں ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں گلی کی اور اس پانی کو ایک چھال میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے علاقہ میں پہنچو تو اسے نکالیں کو توڑ کر پانی وہاں ڈال دینا اور اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ نکال گری کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں ہوا سے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف رکھو اور خوشبودار رکھا جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ مساجد کو اونچا بنانا تم مساجد کو کسی طرف زین و زینت دینے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے مساجدوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔

(ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال فیروزش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالے اور میرے سامنے

إِلَى الْجَمَاعَاتِ فَلَا تَلَاغُ الْوُضُوءُ فِي التَّكَاثُرِ وَمَنْ قَعَلَ
ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ حَظِيَّتِي
كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسْكِينِ فَإِذَا أَرَدْتَ بَعِيدًا لَكَ فَمَنْتَ فَافْعَلْ
إِلَيْكَ غَيْرَ مَقْصُودٍ قَالَ قَالَتِ الرَّجُلَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ
إِعْلَامُ الطُّعَامِ وَالصَّلَاةُ وَاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَتَقَطُّ
هَذَا الْخَبَرُ نِيَامًا فِي الْمَسَامِينِ ثُمَّ أُجِدَّة عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ تَهْتَمُّهُمْ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَجَلَّ حَرَجُ
عَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَجَلَّ حَرَجُ
فَيَنْجِيهِ الْجَنَّةَ أَوْ يَدْفَعُهُ بِمَا نَالَ مِنْ تَجَرٍّ أَوْ قَنْصَةٍ
وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ
دَخَلَ بَيْتًا بِسَلَامٍ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ شَرَحَ مِنْ بَيْتٍ مُنْطَهَرًا إِلَى صَلَاةٍ مُكْتَوِبَةٍ
فَأَتَتْهُ كَأَحْيَا الْعَاثِمِ الْخُفَيْرِ وَمَنْ شَرَحَ إِلَى تَسْبِيحِ
الصُّلْحَى لَا يُنْصَبُ إِلَّا رِيَاءُ فَتُجْزَى كَأَحْيَا الْمُعْتَمِرِ وَ
لَمَوْءٍ عَلَى آتٍ صَلَاةٍ لَا تَغْوِيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَدُّ تَعْرِيفَاتِ الْجَنَّةِ فَأَرْفَعُوا قِيْلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا
الزُّنَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ (رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ)

۴۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لِنَيْحٍ فَهُوَ حَقْلُهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سے اسناد کے ساتھ اس طرح مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے
ہو کہ قرآن میں فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا اگر وہ کفار کے بارے
میں گفتگو کرتے ہیں اور کفار کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے
اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے
جس نے ایسا کیا تو وہ جہنم کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت ملے
گی اور گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت
تھا اور جب کریم نے فرمایا ہے نبی جب تم نماز کا قصد کرو تو دعا پڑھو۔
مذکورہ اس کیسے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب
کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوند احیب تو اپنے بندوں

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شخص ایسے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔
اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے
یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کر دے یا غازی بنا کر اجر و ثواب
سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۴۴۲) ان شخص جو مسجد کے لئے نکلے
سے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۴۴۳) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے

داخل ہوا (ابو داؤد)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلے اور نماز کا قصد کرے کہ بے غلامی
کا اجر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے نکلا حرام میں حج کے لیے روانہ ہوا
اور جو شخص نماز کا قصد کرے کہ بے غلامی کا قصد کرے کہ بے غلامی کا قصد کرے

وہ اس کے برابر اجر ملے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار میں ہے
درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر ملا اعلیٰ میں لکھا ہوا ہے (ابو داؤد)
حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ اور لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے کہ کھانے
فرمایا جنت کے باغ مساجد میں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ اللہ اکبر کی
تسبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کی کام سے آئے ہیں وہ اس کا حصہ ہے۔ (ابو داؤد)

مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں اس کے الفاظ سوائے شہرہ اس کے اور میں منقول نہیں

۴۶۸
۳۱
وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرُ الْمَسْأَلِينَ فِي الظُّلُمَةِ إِلَى الْمَسْأَلِينَ بِالنُّشُورِ الشَّاذِرِ بَرَاءَ الْيَقِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَآلِهِ -

۴۶۹
۳۲
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّكَ يَوْمَئِذٍ مَسْجِدٌ لِلَّهِ مِنْ أَمَنِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

(رواه الترمذی و ابن ماجہ و الداریمی)

۴۷۰
۳۳
وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَفْلُوحٍ قَالَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ أَتَدُنْ لَنَا فِي الرَّحْمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اخْتَصَى إِنْ خَصَّاهُ أُمَّتِي الْوَقِيَامُ فَقَالَ أَتَدُنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ إِنْ سِيَاحَهُ أُمَّتِي الْعِيَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَتَدُنْ لَنَا فِي التَّوَكُّبِ فَقَالَ إِنْ تَوَكُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ انْظُرُوا أَعْتَلَوْهُ رَوَاهُ فِي تَهْمِيمِ الشَّيْخِ -

۴۷۱
۳۴
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيهِ يَخْتُمُوهَا الْمَلَكُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَجَدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ كَفَيْهِ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَذَا وَكَذَلِكَ سُرِّي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَذَلِكَ كُنْتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُسْتَسَدًّا وَالتِّرْمِذِيُّ فِي نَحْوِهِ عَنْهُ دَعَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَاذُ ابْنِ جَبْرِيلَ وَرَوَاهُ فِيهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيهِمْ يَخْتُمُهُمُ الْمَلَكُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي أَلْفَا رَأَيْتُ وَأَلْفَا رَأَيْتُ الْمَلَكُ فِي الْمَسْجِدِ يَجِدُ الْمَسْكُوتَ وَالْمُسْكُوتُ عَلَى أَلْفَا رَأَيْتُ

میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس پر انکار میں نے نہیں کیا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو ترمذی ابو داؤد حضرت برید و رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی برکت کی بشارت دے دو۔ (ترمذی - ابو داؤد لیکن ابن ماجہ نے حدیث مسلسل بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد کی خبر گیری کرے تو اس کے ایمان کی شہادت دو کہ یہ بخیر نبی تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ (ترمذی - ابن ماجہ - داریمی)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے غصی بوسے کی اجازت دے دیں آپ نے فرمایا کہ غصی بوسے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا غصی ہر نام ہے کہ ہم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر کسے یا سنت کی اجازت سے دین تو اپنے فرمایا کہ ہماری نیامت اللہ سے راستیں جہاد سے ہیں یہ کہہ کر مجھے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت تو اپنے فرمایا کہ میری امت کی رہبانیت یہ کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں (شرح السنہ) حضرت حمید الرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ وہاں اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب تو خوب جانتا ہے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا یعنی تمام ہر وہی دلی علوم مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات، اس کے بعد

نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابراہیم کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ بخیر یقین کرنے والی میں سے ہو جائیں (ترمذی و داریمی) لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ

(دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ)

۶۸۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَحْلَ كُلِّهَا مَسْجِدًا إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَقَامَةُ -

(دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۶۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُسَلِّي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَذْبُوحَةِ وَالْمَجْدَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الظُّلُمِ فِي الْحَقَامَةِ فِي مَوَاطِنَ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ)

۶۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَوَاطِنِ الْخَنَازِيرِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَابِ الْإِبِلِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

۶۸۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْيَاتِ الْقُبُورِ وَالْمَشْجِينَ عَلَيْهِمُ النَّاسُ وَالشُّجُوعَةَ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۶۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ حَتَّى وَقَالَ أَشْكُ حَتَّى يَجِيئَنِي جِبْرِيلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا السُّؤَالُ عَنْهَا يَا أَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَفِيكَ أَشْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اللَّهُ قَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دُرُوتُ مِنَ اللَّهِ دُرُوتًا مَا دُرُوتُ مِنْهُ فَكُلْ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ آتٍ جَنَابِ يَمْنِي ثَوْرٌ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْرَافُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا دَوَاۃُ ابْنِ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ قَالِ ابْنُ عُثْمَانَ -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا مسجد کا ہے مگر اُن مقبرے اور مسلمان کے ۔ (دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ - ترمذی - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا بعد ازاں کوڑا گھروں پر تھا (۳) مقبرہ (۴) چوراہ (۵) مسلمان کے رشتہ داروں کے باندھنے کی جگہ اور خانہ کعبہ کی چھت پر ۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑیوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکے جو لیکن انہوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرے ۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان باقی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبرستان پر چڑھیں جاتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابو داؤد - ترمذی - نسائی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی بیکر سب سے بہتر ہے اس سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک خاموش نہ رہوں گا جب تک جبریل وہی بلائیں (شک راوی) چنانچہ جبریل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبریل نے کہا مسئلہ اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبریل سے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا آنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے میں ہوا تھا سرکار نے دریافت فرمایا کہ کس طرح تو جبریل نے بتایا آج میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان فود کے صرف ستر ہزار پر دے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بازاری ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں م

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

۶۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَبَا مَسْجِدِي فِي هَذِهِ الْأَيَّامَاتِ

إِلَّا لِيُخَبِّرَ تَعْلَمَ أَذْنَيْتُمْ فَهَوِيَ بِنَزْلِهِ الْمُجَاهِدِينَ
سَبِيلَ اللَّهِ وَرَمَى جَانِبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَهَوِيَ بِنَزْلِهِ الرَّسُولِ
يَنْظُرُ إِلَى مَنَازِلِهِ غَيْرَهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ
فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۴۸۸ وَعَنِ الْحَسَنِ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ رِمَاتٌ يَكُونُ حَيٌّ يَهُودٌ
فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَابِلُهُمْ قَدِيسٌ
وَلَهُ فِي مَسَاجِدِهِمْ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۴۸۹ وَعَنِ الشَّامِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ نَازِمًا فِي
الْمَسْجِدِ فَصَبَّحَنِي نَجَلٌ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأُخْبِرِي بِهِدْيَيْنِ فَيُجِثُّنَا بِهِمَا
فَقَالَ وَمَنْ أُنْثَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ
النَّبَايَةِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَأَوْجَعْتُمَا
تَرْفَعَانِ أَصْرًا كُنْتُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۸۹ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنَى عُمَرُ رَجَبًا فِي تَاجِيَةِ
الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَتَى الْكُتَيْبَةَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْقَى
أَوْ يُشَافِئَ شَعْرًا أَوْ يَرُدَّ صَوْرَةً فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ
الرَّجَبَةِ - (رَوَاهُ فِي الْمَوْحَلِّ)

۴۹۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْمَةً فِي الْبَيْتَةِ فَسَأَلَ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي
وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَهُ بِمِصْبَاحٍ فَقَالَ إِنَّ أَحَدًا لَمْ إِذَا قَامَ
فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَأْتِي رَبَّهُ فَلَنْ رُبُّهُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ
الْوُجُوهِ فَلَا يَزُوقَنَّ أَحَدًا لَمْ قَبْلَ قَبْلَتِهِ وَكَانَ عَزَّ وَجَلَّ
أَدْنَى قَدْوَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ حَرْفَ رَدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ
رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۱ وَعَنِ الشَّامِيِّ ابْنِ خَلْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

جبلانی کی خاطر کہ علم سکے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح
سے ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور راہ سے آتا ہے تو وہ ہنر لاس شخص
کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ ہیثمی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مسند روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں
کر کر کے اگر ایسا پاؤں ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔

(ہیثمی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی
میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے ٹکڑا ملا جب میں جانکا تو دیکھا کہ وہ جناب عمرؓ
انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو جلا کر ڈالوں۔ میں گیا اعلان دونوں
کو لا کر جناب عمرؓ کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو یا کہاں
سے آئے ہو رشک راوی، انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب
آپ نے فرمایا اگر تمنا تعلق مدینہ سے ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا کہ جو تم مسجد نبوی
میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی
کے ایک کنارہ پر ایک چوڑے بنوایا جس کو بیٹھ کر کہا جاتا تھا آپ نے حکم دیا تھا
جو شخص یہاں کی باتیں کرنا چاہے یا شعر غزلی کہنا چاہے یا بلند آواز سے
ہوئے تو وہ مسجد سے اس چوڑے کی جانب آجائے۔ (موطا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر بیٹھ کر کبھی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی
جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اسٹے اور اس کو اپنے دست مبارک
سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ناانصافی کرے پھر اٹھو تو وہ
اس حال سے غالی نہیں کیا اپنے دست مناجات کرتا ہے اور بلا شک اس کا رب
اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ
کو نہ حق کے اور عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد
آپ نے اپنی چادر میں تھوکر اور اس کو مل کر فرمایا یا اس طرف کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَرَ قَوْمًا فَمَضَى
 فِي الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حِينَ خَرَجَ لَا
 يُصَلِّي لَكُمْ فَإِنْ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَسَمِعُوا
 فَأَخْبَرُوهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ
 حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(رواه أبو داود)

۴۹۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخْبَسَ عَنَّا رَسُولُ
 ۵۳۲
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَوةِ الصُّبْرِ
 حَتَّى كُنَّا نَنْتَهِئُ إِلَى عَيْنِ الشَّامِ فَخَرَجَ سَوِيْعًا فَنُوبَ
 بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 تَجَرَّرَ فِي صَلَوةِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ كُنَّا عَلَى
 مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ تَمَامًا نَفْتَلُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا رَأَيْتُمْ
 سَأَلْتُكُمْ مَا حَسِبْتُ عَنْكُمْ لَعَلَّاهُ رَأَيْتُمْ مِنْ اللَّيْلِ
 فَتَوَقَّعْتُ قَسَمْتُ مَا فِي رَأْيِ قَسَمْتُ فِي صَلَوةٍ حَتَّى
 اسْتَشْغَلْتُ فَوَإِذَا أَنَا بِرَأْيِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي تَحْسِينِ
 صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّ قَالَ فِيهِ
 يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَتْهَا ثَلَاثًا
 قَالَ فَرَأَيْتَ وَصَفَهُ لَكَ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ
 أَنَا عَلَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْ فَتَجَلَّى فِي كُلِّ شَيْءٍ وَدَعَرْتُ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّ قَالَ فِيهِ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ
 الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْأَكْفَانِ قَالَتْ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَكْنَى
 الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ
 الصَّلَاةِ وَاسْتَبَاحِ الْوُضُوءِ حِينَ الْكُرُوحَاتِ قَالَ ثُمَّ
 فِيهِ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ (طَعَامُ الْعَالَمِ
 وَرَبُّنُ الْعَالَمِ وَالصَّلَوةُ يَا لَيْلِي وَالنَّاسُ يَا مَرْفَأُ قَالَ
 سَلْ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَفِي الْخَيْرَاتِ وَتَرَفُّ
 الْمُسْتَكْرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَإِنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْ

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی
 اور دلو اور قبیلہ کی جانب متفوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس محل کو
 ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ
 شخص اب تمہارا امام بنے ایک مرتضیٰ شخص نے امامت کرنی چاہی تو
 لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار نے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو اپنے فرمایا ہاں
 میں نے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا
 تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتضیٰ نماز
 غیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے مگر میں یہ ڈر
 ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو جائے گا آپ عجلت سے تشریف لائے انا
 کہی گئی اور حضور نے اقتصار کے ساتھ قرائت کر کے نماز پڑھائی نماز کے
 بعد اپنے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیچے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آت کی تاخیر سے آند کی وجہ بتاتا ہوں میں
 رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کو مقدور ہو سکی
 تھی پھر مجھے نماز میں اونٹن آئی اور ہم ہماری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو
 اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد
 میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملا علی
 کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں رہا
 نے اس جملہ کا تین بار امداد فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے
 دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کانوں کے درمیان
 رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹخندگی میں نے اپنے سینے میں مصروف کی
 اس کے بعد ہر مرتبہ یہی پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے
 سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے
 رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملا علی کے فرشتے
 کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ گفتار ان کے بارے میں
 رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز
 باجماعت کے لیے مسجد بنانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا
 اور ناگواری کے وقت کھل رہنا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس

قَدْ أَزَدَتْ قِسْمَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَقَّيْ غَيْرَ مَقْشُورٍ وَ
 أَشَاءَ لَكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقْبَلُ بِحَبِي
 إِلَى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
 حَقٌّ فَأَذْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَيَّدُوهَا رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُعَمَّدَ بْنَ
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
 ۶۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْعَلَوِيِّ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 أَعَزُّ رَأْيَ اللَّهِ الْوَحْشِيُّ وَرَبُّهُ الْكَرِيمُ وَسُلْطَانُ الْعَالَمِينَ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَكَانَ
 الشَّيْطَانُ خَوْفَ مَقَرِّ سَائِرِ الْبَشَرِ.

(رداء البعداؤد)

۶۹۴ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَمَنْ أُعْبِدُ أَشَدَّ
 عَقَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمِهِ الْخَنَازِرَ قَبْرُكُمْ كَيْفَ تَكُونُ مَتَابِعُ
 رَدَّاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۶۹۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْوَيْطَانِ قَالَ بَعْضُ
 رَوَاتِهِ يَعْني الْبَسَاتِينَ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ
 أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَوْيِّدٍ وَغَيْرُهُ.

۶۹۶ وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَ
 صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ وَ
 صَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْتَمِعُ فِيهِ بِخَمْسِينَ مِائَةً
 صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ مِائَةً
 صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ مِائَةً صَلَاةٍ
 وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ.

۶۹۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ ثَلَاثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ

ملا وہ کسی چیز میں معروف بحث میں میں نے کہا درجہات کے بارے میں۔ رب کریم
 نے فرمایا رو کیا میں میں نے توبہ دیا کہ غریبوں کو کھانا کھا، نام نہ گنگو کرنا۔
 جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا انگورو
 کچھ مانگنا ہے میں نے کہا خدا و عمامی تجھ سے اچھے کالوگے کرنا یوں سے بچنے
 اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے حضرت اور رحم فرما
 اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر
 حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں پناہ
 طلب کرتا ہوں، اللہ کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے
 ساتھ شیطان مردود سے سرکار نے فرمایا جو یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کتا
 ہے کہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (الہد اوذد)

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا خداوند امیری آرام گاہ کو بیت خدا بنا جائے اس کی پوجا کی جائے اس
 قوم پر اللہ کا رحمت غضب ہو اس سے اپنے بیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا
 (انما مالک مرسل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے بعض راوی فرماتے
 ہیں کہ حیطان سے مراد باغات ہیں راہمہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
 غریب ہے کیونکہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے جس کو کبھی ابن سعید
 وغیرہ نے تصنیف کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک
 نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو
 نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد
 میں دس ہزار نمازوں کا پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے
 کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

مَسْجِدٍ قُضِيَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ أَلَمْ يَسْجُدْ لَخَلْقِهِ
قَالَ قُلْتُ لَمْ أَرَأَيْ قَالِ الْمَسْجِدُ الْأَقْمَرُ قُلْتُ كَمْ
بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ
فَحَبِطَ مَا أَكْرَمَكَ لَكَ الصَّلَاةُ صَلَّيْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! زمین پر سجدہ پہلے کونسی مسجد
تعمیر ہوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ
میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا
پچاس سال پھر سرکار نے فرمایا تمہارے لیے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز
کا وقت ہو وہیں پڑھو یا کرو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السِّرِّ

ستر کا بیان

پہلی فصل

۴۹۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَّحِلًا
لَهُمْ فِي بَيْتِ أَبِي سَلَمَةَ وَاصْطَافَى عَلَيْهِ عَلَى عَائِشَةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ
ایک اور کاواہنا پہن بائیں کندھے پر اور بائیں دابے کے کندھے پر بخاری طریقہ استنما
کے ساتھ یعنی پاؤں کے دونوں کنارے کا ندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۴۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى عَائِشَةَ مِنْهُ شَيْءٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز
پڑھے جبکہ اس کے کا ندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو

(متفق علیہ)

۵۰۰ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَيْسَ لَيْسَ
طَرَفُهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس
کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے (یعنی دائیں کنارہ کو بائیں کا ندھے اور
بائیں کنارہ کو دائیں کا ندھے پر ڈالے) (متفق علیہ)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَظَنُّوا أَنَّهُ
نَظَرَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اخْبُرُوا بِحَبِيبِ صِدِّيقِي هَذَا إِلَى
أَبِي جَهْمٍ قَاتِلِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ قَاتِلِهَا أَهْلُ الْهَنْدِ
إِنَّمَا عَنْ صَلَواتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ
كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَيْهِمَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَخَافْتُ أَنْ
يُنْزِلَنِي -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعاری دارمبار میں نماز پڑھی اور آپ اس کی دھاریوں کو دیکھا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو الہجم کو لے کر اس کی
انہما میرے لیے آؤ ابھی میری نماز میں شامل ہوئی ہے (متفق علیہ)
اور دعاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دعاری
دیکھی میں مجھے اس سے فتنہ کا رو ہے۔

۵۰۲ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ قِرَاءَةً لَيْسَ سَكْرَتِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى عَنِ التَّنْذِيلِ فِي الصَّلَاةِ قَاتٌ يُعْطَى الرَّجُلُ كَاهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۹ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدِيسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَسْكُونُونَ فِي بَيْعَاتِهِمْ وَلَا خِفَاتِهِمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ دَخَلَهُ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ الْقُرْآنَ عَالِمٌ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى الْقِيَامَةِ بَيْنَنَا لَكُمْ قَاتٌ رَأَيْتُمْ أَنِّي لَقِيتُ نَعْلَيْكَ قَاتٍ لَقِيتُ رِجْلَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ جَنِيْرِي أَتَانِي فَخَبَّرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَاتٌ وَإِذَا حَاجَا أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ قَاتٌ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَاتٌ لَا قَلْبَ سَحَابَةٍ وَلَا صَلَاحٍ فِيهِمَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلَا يَهْتَمُّ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ عَذِيبَةٌ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونُ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ فَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِجْلَيْهِ أَقْلُ صَلَاحٍ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ -

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔
(ابوداؤد - ترمذی)

شہادین اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی مخالفت کرو وہ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز اپنے نعلین مبارک آداب اور بائیں طرف رکھ دی صحابہ نے دوران نماز جب یہ انداز دیکھا تو انہوں نے بھی ہوتے آداب کی بائیں طرف رکھ لیے جب سرکارِ مبارک سے ہوتے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو عیساکرتے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی ہوتے انکر لیے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گنہگار چھبتر لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں آداب کی اب اگر تم سے کوئی مسجد میں آئے تو جوتوں کو دیکھ لے اگر اس میں نہ پاسمت لگی ہے تو اس کو حجاز کر نماز پڑھے۔
(ابوداؤد - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں رکھ کر جو عہدہ کسی کے دائیں جانب ہو جائے گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو نماز ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو اپنے نماز پڑھے (ابوداؤد اور ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ پٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے بھی دیکھا کہ اس وقت آپ چادڑ اوڑھے ہوئے تھے جس کو پیش سے نکال کر کندھے پر ڈال دیا تھا (مسلم)

۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ قَلْبُهُ مَتَرٌ عَطَاكُم - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے والدہ انکسایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کٹے ہوئے اور کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

جناب عمرو بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہینہ کو گردن میں باندھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھوٹی پرٹنگے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جناب ہمارے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسا احقر بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ میں اللہ نے وسعت دی ہے لہذا دو کپڑے بہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

سترہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برہمی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو کمر میں مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے نیچے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرکار کے خدمتکار بچا ہوا پانی پیاس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے وضو کے خصال کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی پاتا وہ بدلے سے لے لیا اور جس کو نہ ملا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

۱۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ حَافِيًا وَ مُنْتَعِلًا۔ (رواهُ ابوداؤد)

۱۴۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا حَبَائِمَ فِي إِذَا رُكَّعًا عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَفَاهُ وَحَبَابَةً مَوْصُوعَةً عَلَى الْوَشِيحِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيُ فِي إِذَا رُكَّعًا حَبَابَةً فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنَّي أَحَقُّ بِشَدِّكَ وَأَيْتُكَ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواهُ البخاری)

۱۵۔ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِي سَنَةً كُنَّا نَعْبُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِي فَكُنَّا إِذَا دُسَّ اللَّهُ فَالْصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى۔ (رواهُ أحمد)

بَابُ السُّتْرَةِ

۱۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَدُّ دُرِّيَّ الْفُصْلَى وَالْعَصْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُحْمَلُ وَنُصَبُ يَ الْفُصْلَى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَوِّرُ إِلَيْهَا۔

(رواهُ البخاری)

۱۷۔ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ دَهْرًا لَا يَطْرُقُ فِي قُبَّتِهِ حَصْرٌ أَوْ مِنْ أَدِيمَةٍ رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ وَصَوَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَدُونَ ذَلِكَ الْوَصُورَ كَمَنْ أَكْثَابَ مِنْ شَيْئَانِ كَسَتْ حَرِيمَ وَمَنْ لَوَّ بِصُوبِ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ تَبَلِي يَدِي صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ عَازَةً فَوَكَّهَهَا وَخَدَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَقَّوَاتٍ صَلَّى إِلَى الْعَتَاةِ وَالنَّاسِ
وَنَحْتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْعَتَاةَ يَمْشُونَ سَبْعِينَ
يَدِي الْعَتَاةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۸. وَعَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ شَرَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رِجْلَيْهِ إِلَيْهَا مُتَّفَقًا
عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْبَخَارِيَّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا أَهْبَتِ الرِّجَالُ
قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّجُلُ قَبْعِي لَهُ فَيُصْبِرُ إِلَى
الْجَنَّةِ -

۴۱۹. وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَعَ أَحَدُكُمْ مَبِيتَ
يَدَيْهِ وَمِثْلَ مَرْجُوذِ الرَّحْلِ فَلْيُصْبِرْ وَلَا يَبْزَلْ مِنْ
مَرْجُوذَاتِهِ ذَلِكَ -

۴۲۰. وَعَنْ أَبِي جَهِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبِعْكُمْ الْمَأْذُونِينَ يَدِي الْمُسْبِي كَذَا
عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَقِفَ الرَّبْعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْمُرَ
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ الرَّبْعِينَ يَوْمًا
أَوْ هَذَا أَوْ سَفَاةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۱. وَعَنْ أَبِي سَوِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتَعْرِجُ مِنَ
النَّاسِ فَإِذَا أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ
فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُمَا هَرَسِيْطَانٌ هَذَا لَفْظُ
الْبَخَارِيِّ وَابْنُ سَلِيمٍ مَعْنَاهُ -

۴۲۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطَّعُ الصَّلَاةُ الْمَرْوَةُ وَالْجَارُ وَالْكَلْبُ
وَيَقِي قَالِكٌ مِثْلَ مَرْجُوذِ الرَّحْلِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصْبِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے اسی کو اٹھا
خیریت باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب سے
کر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ حضور
علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب تابع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سرراوی کو اٹھا کر اس کی جانب سے
کر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے و متفق علیہ لیکن امام بخاری نے
اس اصناف کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پاخانہ کی کچھلی ٹکڑی کی طرح
سترہ سامنے رکھے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے
(مسلم)

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے
تو وہ پالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہے کہ نماز کے آگے سے گزرنے پر ترجیح
دے۔ ابو نصر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے پالیس سال یا پانچ

مہینے یا دن فرمایا۔ (متفق علیہ)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور
کوئی شخص نماز کی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روکا جائے
اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان
رہنمائی اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتے اور گدھے کا نماز کے آگے سے
گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کبوا سے کی کچھلی ٹکڑی کی مانند سترہ اس
کو محفوظ کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام
نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان عامل ہوتی تھی

الْقَبْلَةِ كَمَا عَرَضَ الْجَنَارَةُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَأَيْتُ عَلَى
أَتَانِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرْتُ الْإِحْتِلَامَ دَرَسْتُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنِّسَاءِ يَوْمَئِذٍ إِلَى عَشْرِ
حِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَتَزَلْتُ وَ
أُرْسَلْتُ الْأَتَانُ تَرْتَعِدُ وَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَنْكُرْ
ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنازہ (رسید) کی مانند لڑی ہوئی - (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب
قریب المذبح تھا تو میں گدھ پر سوار ہو کر منیٰ کی جانب آیا جہاں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے
سترہ نہ تھا میں بعض سطوں کے آگے سے گزرا اور اگر گدھ کو چرنے کے لیے
چھوڑ کر سف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ يَدَايَ
وَجْهَهُ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ مَعَهُ عَصَا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا لَمْ يَضُرَّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۶- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَقِرْ
فَلْيَتَنَزَّ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَواتَهُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۷- وَعَنِ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُمُرٍ وَلَا
عُمُرٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَ عَلَى خَالِصَةِ الْأَيْمَنِ وَالْأَسْمَرِ
وَلَا يَصُدُّ لَهُ صَدْمًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۸- وَعَنِ الْقُسَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ
عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَعْرَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُرَّةً
فَجَمَارَةً لَنَا وَكَلْبَةً تَبْشُرَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ خَمَابَانِ
بِذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ قَدْ رَوَدَا مَسَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے
کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لائھی کو کھڑا کرے اور لائھی بھی نہ ملے تو اپنے
سامنے ایک خط بن کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر
نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سہل بن ابی حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب
بہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔
(ابوداؤد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون اور تخت کی جانب نماز
پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ داہنی یا بائیں بھروسے کے متوازی
رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمات پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ
راہبان، بناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری
گدھ اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پروا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی

استطاعت في التناحر شيئا -

کے سامنے گزرتے والے کو دور کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(روای ابو داود)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تیسری فصل

۳۰. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَرْبُوعَةً بِيَدِي رَسُولِ
 ۱۵
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا يَفِي بِعَهْدِهِ فَإِذَا
 سَجَدَ عَمَرْتُ فِي قَفْصَتِي رَجُلًا فَإِذَا قَامَ سَبَّحْتُهُمَا
 قَالَتْ وَالْبَيْتُ لِيَوْمِي لَيْسَ فِيهَا مَصَافِيحٌ -
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۳۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ قَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ
 بَيْنَ يَدَيْهِ مَعْتَرِفًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَنْ يُعْتِمِدَ مِائَةً
 عَامٍ خَيْرًا مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي حُطَّ

(رواه ابن ماجه)

٤٣٢ وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ سَمِعْتُ الْمَدَائِنِ
يَدِي الْمَصْلُ مَا دَا عَلِيٍّ لَكَ أَنْ تُخْصِفَ بِهِ خِيَالَهُ
مَنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَهْلِهِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

٤٣٣- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ١٨
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى نَاحِيَةِ السُّنَّةِ فَإِنَّهُ
 يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْخِمَارُ وَالْخِزِيرُ وَالْأُيُوسُفِيُّ وَالْجُزْجَانِيُّ
 وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزَى عَنْهُمْ أَمْوَاجُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَدَرِ
 الْخِزِيرِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی تھی اور میرے پیروست قبضہ کی جانب ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں ہر میٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں ہر میٹ لیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکافول میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ غازی بھائی کے آنگے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے اور غازی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہنے کو بہتر شمار کرے۔

والتجارة

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ وحشا دیا جائے گا اور اگر اسے اور نمازی کے آگے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔ (ماکب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرے تو اس کی نماز کو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت منقطع کر دیتے ہیں اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مارا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

صفات نماز

پہلی فصل

٤٣٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ السَّلَامُ أَرْجَعُ
 فَصَلَّى قَوْلَكَ ثُمَّ تَصَلَّى فَرَجَعَهُ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ فَسَلَّمَ
 فَقَالَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ السَّلَامُ أَرْجَعُ فَصَلَّى قَوْلَكَ ثُمَّ تَصَلَّى
 فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَرَفِي الْوَيْلَ بَعْدَهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ إِذَا خُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ
 اسْتَقْبِلِ الْيَمِينَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيْسَّرُ مِنْكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ نَازِلًا ثُمَّ ارْكَعْ
 حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا
 ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْبِغْ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا
 وَفِي رِجَالَيْكَ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ
 ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (متفق عليه)

۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ بِالنَّكْبَةِ وَالْقِرَاءَةِ
 بِالنَّحْدِ وَفِي رِجَالَيْهِ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ ثُمَّ يَخْضَعُ
 رَأْسَهُ وَكَهْ يَضْرِبُهُ وَلَكِنْ لَيْسَ ذَلِكَ إِذَا ارْكَعَ
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا
 وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى
 يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الْحَمْدُ
 وَكَانَ يَقْرَأُ بِحُجَّةِ الْيَمِينِ وَيَتَوَسَّلُ بِحُجَّةِ الْيَمِينِ
 وَكَانَ يَمْنَعُ عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَمْنَعُ أَنْ يَلْمِزَ
 الرَّجُلُ وَرَأْيُهُ إِذَا رَأَى السُّبُعَ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ
 بِالسُّلْبِ. (رواه مسلم)

۳۶ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي تَقْرِيرِ
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْفَظُكُمْ
 بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا
 كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ جِدًّا أَلَمْ يَتَكَبَّرْ فَلَا ارْكَعَ أَهْكَتْ
 يَدَيْهِ مِنْ رُكْعَتَيْهِ ثُمَّ هَمَّ وَهَمَّ فَهَرَّهَ فَلَا ارْكَعَ

کے ایک گوشہ میں روٹی افروز تھی اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور
 علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام
 کا جواب دے کر فرمایا ہاؤ نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گینا زاد
 کی ادھر پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا ہاؤ نماز
 پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام
 کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا ہاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز
 نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ مجھے نماز سکھادیں تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح
 وضو کرو پھر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر کبیر تحریر کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ
 یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو
 جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے
 بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر
 اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز کو کبیر تحریر اول قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع
 کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر پہست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت
 میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک
 سیدھے کھڑے نہ جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں
 جاتے پہلے سجدے بیٹھتے اور ہر دور رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور
 بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پھر کھڑے اور شیطان کی
 نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں گھنٹیوں کو زمین پر اس طرح
 پھیلانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پیٹھے پھالتے ہیں اور
 نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ
 کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز رب
 زیادہ یاد ہے۔ میں دیکھا ہے کہ جب آپ کبیر تحریر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں
 کے مابین اور جب رکوع کرتے تو گھنٹیوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی
 کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ اگر کسی ہڈی

رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ مَحَلُّ فَخَذِهِ مَكَانَهُ فَإِذَا اسْتَجَدَّ
وَضَعُ يَدَيْهِ غَيْرَ مُتَدَرِّجٍ وَلَا قَائِمٍ بَيْنَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ
بِأُطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا احْتَسَبَ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ حَسَّ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى
فَإِذَا احْتَسَبَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْتَهِزُ رُفْعَ يَدَيْهِ حَتَّى وَفَّقَ يَدَايِهِ إِذَا أَلَمَّهُ نَقْلُهُ
قَدْرَ رُفْعِ رُكُوعِهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا
كُنُوبًا قَالَ يَمْعُ اللَّهُ يَمْعُنْ حِمْدُهُ لَنَنَاقَ لَكَ الْحَمْدُ دَ
كَانَ لَا يَعْدُ ذَلِكَ فِي التَّجْوِيدِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي
الْعُشُوَّةِ تَبَرَّعَ بِرُفْعِ يَدَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رُفْعَ يَدَيْهِ خَدَّاهُ كَانَ
يَمْعُ اللَّهُ يَمْعُنْ حِمْدُهُ رُفْعَ يَدَيْهِ فَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ
رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ الْخُرَيْثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
يُحَادِثَ بِهِمَا أَذُنَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ
يَمْعُ اللَّهُ يَمْعُنْ حِمْدُهُ فَحَلَّ وَثَنَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ
حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا قُرُوعَ أَذُنَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيَ فَإِذَا كَانَ فِي رُتْبَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا يَمْنَعُ حَتَّى
يَسْتَوِيَ قَائِمًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۴۱ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کے تمام ہرے اپنی جگہ آجاتے اور سب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے
دھان کو سکیڑتے اور نہ کہنیوں کو زمین پر پچھاساتے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ
قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سر ہاتھ پر رکھتا
کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو آگے بڑھا کر دائیں ہاتھ
کو کھڑا رکھ کر سرین کے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاسے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے
اسی طرح سب رکعت کی تکبیر کرتے اور جب رکعت سے اٹھتے تو صبح اللہ
من مدد ربنا لک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی
تکبیر کے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(متفق علیہ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر
رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور
جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر صبح اللہ من مدد ربنا کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور
جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت مالک بن عورث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر کرتے تو اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاتے اور جب آپ
رکعت سے اٹھتے تو صبح اللہ من مدد ربنا کہتے کہ اسی طرح کرتے۔ ایک روایت کے مطابق
آپ ہاتھوں کو آٹھ اٹھاتے کہ کاٹوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے۔

(متفق علیہ)

حضرت مالک بن عورث رضی اللہ عنہ اسی روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طلاق
رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا رَفَعَتْ
النَّحْفَ بِكَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَاهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ ثُمَّ
رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَذَكَرَهُ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدًا بَيْنَ كَفَّتَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يُؤْمَرُونَ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ الْبَيْنَ الْيُمْنَى عَلَى وَدَائِعِ
الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِتُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ
يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْكَعُ
صَلْبَةً مِنَ الرُّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَمَلًا لَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ
يَكْبِتُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ
يَقْعُدُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَخْتَلِيَ يَقْضِيَهَا وَيَكْبِتُ
حِينَ يَقُومُ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْفُتُورِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۴۲۵ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ الشَّافِعِيِّ قَالَ فِي عَشْرَةِ مَنَاقِبَ
أَهْلِ عَائِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْبَرُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَالَتْ فَخُضٌّ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ
يَدَيْهِ حَتَّى يَخَافَ أَنْ يَهْمَا سَلْبُ النَّفْسِ ثُمَّ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ
وَيَرْكَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَخَافَ أَنْ يَهْمَا سَلْبُ النَّفْسِ ثُمَّ يَكْبِتُ
رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَلَا يُصْبِي رَأْسَهُ وَلَا
يَقْضِي ثُمَّ يَرْكَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر کبیر کرتے
کئے پھر اپنے ہاتھ چاد کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے
جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کبیرے سے ہاتھ باہر کرتے ان کو اٹھا کر کبیر کرتے
پھر رکوع کرتے اور صبح اللہ لمن حمد کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے
اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان
سجدہ کرتے تھے (مسلم)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا
تھا کہ حالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے کبیر تحریر کرتے
جب رکوع کرتے تو کبیر کرتے جب رکوع سے اٹھتے تو صبح اللہ لمن حمد کہتے جب
رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر کبیر کرتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب چلتے
تو کبیر کرتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو کبیر کرتے جب سجدہ کرتے تو کبیر کرتے
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کبیر کرتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے
یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قدموں کے بعد
جب اٹھتے تو کبیر کرتے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت وہ ان نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مسلم)

حضرت ابو حنیفہ سہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز بارے میں بتاؤں تو انہوں نے کہا جیسے میں نے
کہا کہ سر کا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا
کر کبیر تحریر کرتے پھر کبیر کرتے پھر قنات کرتے پھر کبیر کرتے اور اپنے دونوں
ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہتھیلیوں کو کندھوں پر رکھتے
اور رکوع میں کہو کہ سیدھا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور زیادہ بلند
کرتے پھر سر کو اٹھا کر صبح اللہ لمن حمد کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک

تَبَعَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَاوِيَ بِهِمَا مَتْنِيَّتَيْهِ
 مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ
 سَاجِدًا فَيُجَاوِ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَقْتَضِي أَصَابِعَهُ
 بِجَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقْنِئُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
 فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَسْجُدَ كُلَّ عَظْمٍ
 إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَقْنِئُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا
 ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَسْجُدَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ
 ثُمَّ يَقْنِئُ ثُمَّ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ
 ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
 يُخَاوِيَ بِهِمَا مَتْنِيَّتَيْهِ كَمَا كَبَّرَ مِنْهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى
 ثُمَّ يَقْعُدُ فِي ذَلِكَ فِي يَقْنِئَةٍ مِثْلَ الْأُولَى إِذَا كَانَتْ
 السَّجْدَةُ الْآخِرَةَ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَذَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
 وَقَعَدَ مُتَوَكِّفًا عَلَى عِظْمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ لَوَاصِدَاتُ
 هَذَا كَانَ يُصَلِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّيْثِيُّ وَرَوَى
 أَبُو حَنِظَلَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ أَبُو حَنِظَلَةَ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ لَيْثٍ دَاوُدُ
 مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَنِظَلَةَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ
 رِجْلَيْهِ كَمَا كَانَتْ قَائِمَتَيْنِ عَلَيْهِمَا وَتَرْفَعُ يَدَايَهُمَا
 عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ قَامَتَيْنِ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ
 الْأَرْضَ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ
 حَذْوِ مَتْنِيَّتَيْهِ وَفَرَّقَ بَيْنَ فَجَدَيْهِ عَنِ حَاوِلِي
 لُحْيَتِهِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَوْحِ يَدَيْهِ حَتَّى قَدَّمَ ثُمَّ جَلَسَ
 قَائِمًا رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِعَدْرِ الْيَمَنِ
 عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ الْيَمَنِي عَلَى رِجْلَيْهِ الْيَمَنِ
 وَكَفَّ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ
 بَعْدَ السَّجْدَةِ فِي الْخُرُوجِ لَهُ وَإِذَا جَعَلَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
 قَعَدَ عَلَى بَطْنِ كَدِيدِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيَمَنِي
 وَإِذَا كَانَتْ فِي الرَّابِعَةِ أَقْنَى بِرِجْلَيْهِ الْيُسْرَى

بعد اقدال تک اٹھا کر کمر پر رکھتے اور سجدہ میں پہلے جاتے اور سجدہ میں ہاتھوں
 کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھولے پھر سر اٹھا لے پھر بائیں
 پیر کو کچا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ پیر کو کھڑکی بڑی کے تمام سہرے اپنی اصل
 حالت میں آجائے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور کمر پر رکھتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے
 بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر زمین سے اٹھتے اور سر پر
 رکعت اس طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست برد
 کندھوں تک اٹھا کر کمر پر رکھتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں کمر پر رکھی تھی اس طرح
 بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے
 بعد سلام پھیرا جائے تو بائیں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر
 بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقہ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے
 درست کیا۔ راوی ابو داؤد۔ لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا
 مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب
 ابو داؤد نے ابو حمید سے اس طرح نقل کیا کہ کوع کے وقت اپنی پتھیلوں
 کو گھٹنوں پر رکھتے گویا کمان کو پٹے سے جوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو چپے کی مانند
 کمان سے بند کرتے۔ بے بغلوں سے جدا رکھتے۔ ان کے ہاتھیں پھر سجدہ کرتے
 نمازی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں و بغلوں سے جدا رکھتے
 اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو دونوں پر لگاتے البتہ
 دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل
 کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر
 بائیں ہاتھ ہوتا تھا دائیں پیر کا اور پری حصہ قبلہ رخ اور دایاں پیر کچھا ہوا ہوتا
 تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت
 کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ قسمت بائیں پر رکھے
 تلوت پر ہوتی اور دایاں پیر کچھا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو دایاں
 سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے۔

إِلَى الْأَرْضِ وَأُخْرِجَ قَدَمَيْهِ مِنْ تَاجِيَةٍ وَاحِدَةٍ -
 ۴۲۶ وَعَنْ ذَاتِلِ بْنِ عَجْزٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ النَّخَعِيَّ صَلَّى
 ۱۳ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّ قَامِلًا عَلَى الصَّلَاةِ وَكَرِهَ أَنْ يَرَحُلَ
 كَانَتْ يَدَايِهِ مُتَبَيِّرَتَيْنِ وَحَاذِي إِبْرَاهِيمَ مَيِّدًا ذُنُوبًا
 شَرَّ كَبِيرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ عَنْ أَبِيهِ
 إِلَى شَحْمَةَ أَدْنِيٍّ -

۴۲۷ وَعَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
 ۱۴ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنُ كَمَا خَدَّ شِمَالَهُ
 بِحَبْلَيْنِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ صَلَّى
 ۱۵ فِي السُّجُودِ ثُمَّ جَاءَ فَلَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَادَ صَلَواتَكَ فَكَانَكَ
 لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَبْتَنِي قَالَ
 إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْغَبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمْرِ الْقَدْرَانِ
 وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ قَرَأَ أَنْ تَكُنْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ
 عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَتَمِيزْ رُكُوعَكَ وَأَمْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا
 رَفَعْتَ فَأَمْدُدْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرُوحَ
 الْوُجْهَاتُ إِلَى مَقَامِهَا فَإِذَا اسْبَدَتْ فَتَمِيزْ السُّجُودَ
 فَإِذَا رَفَعْتَ فَتَمِيزْ عَلَى قَوْحِنِكَ الْيَسْرَى ثُمَّ اخْضَعْ
 ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكُوعٍ وَسُجُودٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذَانِ الْفُطْرُ
 الْمَصَارِيحُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَعْبِيرُ قَبِيصَةَ وَ
 تَعْبِيرُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ كَرَفِي رُكُوعِي لِلْقُرْآنِ
 قَالَ إِذَا خُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ
 ثُمَّ كَسِّرْهُدْ فَأَجْعَلْ قُرْآنَكَ مَعَكَ قُرْآنًا فَإِذَا دَلَّ
 فَاتَّخِذْ اللَّهُ وَكَبِيرَهُ وَهَيْلَهُ ثُمَّ ارْكَعْ -

۴۲۹ وَعَنْ النَّضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۱۶ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الصَّلَاةَ مَتْنًا مَتْنًا فَتَجِدُوا
 فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتَعْبِيرُ وَتَضَرُّعٌ وَتَسْكِينٌ ثُمَّ لَقِيَهُ
 بَيْنَ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَوْعْمَا إِلَى رَيْتِكَ مُسْتَقْبِلًا لِيُكَبِّرَ بِهَا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تک میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز
 کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو آٹا دینا اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں
 کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے ٹک جاتے پھر ٹکیر تحریر کرتے والدین
 ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی بوت لگاتے تھے۔

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں
 ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
 مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو تمہاری نماز
 نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح
 نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو
 تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو
 جب رکوع میں ہاؤ تو اپنے گھٹنوں کو پھیلو اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں
 ٹکیر کر ایسی کر کہ سیدھا کرو اور جب رکوع مکمل کرو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس
 طرح سیدھے کھڑے ہو کر رکوع کی ہڈیاں اپنی پگڑیاں بائیں اسی طرح اطمینان
 سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح
 ہر رکعت اور اس کے سجدہ میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے
 و معراج لیکن ابو داؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی
 نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ
 نقل کیا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... و منکر اور بعد
 میں کھڑے ہو چھو پھر اچھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے
 تلاوت کرو رد الحمد للہ - اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ کر پھر رکعت کر۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد اللہ
 ہے جس میں شوق و حضور اور مسکن کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے
 ہاتھ رومہ کے لیے اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر فرمایا ہاتھوں کو پروردگار کی

وَجَهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ تَدْعُكَ ذَٰلِكَ
قَهْوَكُنَا وَكُنَا قَهْوِي رَدَّائِي قَهْوُ خَدَّائِي -
(رداء البغاري)

جانب بلند کرد اور تیری پھیلی کا رخ تیرے سپرہ کی جانب جو پھر اس طرح کرالے
تیرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے
الفاظ میں دو نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۴۵۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ الْمُحَلِّ قَالِ
صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ذَهَبَ بِالنَّكْبِ بِيَحْيَى رَفَعَهُ
رَأْسَهُ مِنَ التَّجَوُّدِ وَجِئْتِ سَجْدًا وَجِئْتِ رَفَعَهُ مِنْ
الرُّكُوعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (رداء البغاري)

حضرت سعید بن عارث بن محلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے
اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو
رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۴۵۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثُومَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ
فَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَعَلَّمْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ
رَأَيْتُ أَحْمَقَ فَقَالَ يَكُنْكَ أَمَّا سَنَةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رداء البغاري)

حضرت یحییٰ بن مرثومہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ
شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز بائیس مرتبہ تکبیر کی تو
میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص یہ کہتا ہے تو انہوں نے
فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (بخاری)
حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ معمول
اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔

۴۵۲ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُوسَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا
خَفِضَ رَفَعَهُ فَمَنْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ (رداء البغاري)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو شیخ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح نماز پڑھاؤں جب
آپ نے نماز پڑھائی تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریم کے ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی)
دوران نماز لیکن جامع الہذا اذو نے فرمایا کہ اس معنی میں یہ حدیث درست
نہیں ہے۔

۴۵۳ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا
أَصْبَحْتُ بِكُلِّ صَلَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَلَوْ يَرَفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الرَّفْعِ رَدَّاهُ
الْقَرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ فِيهِ
بِصَوِيحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور
دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر تکبیر تحریم کہتے تھے۔

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي حَمِيٍّ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ -

(رداء ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظہر کی امامت فرمائی صفوں کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي مَرْحِلَةِ الشُّعُوفِ رَجُلٌ

قَامَا الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَكَتَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذُلَّانُ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ الْأَتْرَى كَيْفَ تَصْنَعُ إِنَّكُمْ تَرُدُّونَ اللَّهَ يَخْفَى عَلَى شَيْءٍ مَوْعِدًا تَصْنَعُونَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ كَمَا أَدَّى مِنْ بَيْنِ يَدَيْ -

(رداءہ احمد)

یہ نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ نے اس سے مطالبہ کیا کہ فرمایا اسے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم مجھے یہ کہہ کر کہہ کر رہے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی اسی طرح دیکھا ہوں جس طرح کسانے دیکھا ہوں۔

(احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

پہلی فصل

تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

۷۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ أَوْ سَكَتًا فَقُلْتُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ سَكَتٌ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَعْمَلُونَ قَالَ أَعُولُ اللَّهُمَّ بَعْدَ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ لَقِيْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَمُتَقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْشِ خَطَايَايَ يَا لَمَّا وَدَّ النَّاسُ وَالْكَرْبُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۷۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا أَفْتَتَمَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي قَطَرُ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ حِينًا وَمَا أَكُنُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَكُسُوفِي وَمَعْيَايَ وَمَعَايِيَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّنَا أَنْتَ عَبْدُكَ فَلَمَعْتُ لِقَائِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي سَمِعَ لِقَائِي لَا يَخْفَى إِلَهُ تَوَكَّلْ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا هَدْيُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَقْبَلُهَا عَفْوُكَ سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ تَبَيَّنَ لَكَ وَسَعَادَتُكَ وَالْحَسْبُ مَوْلَاكَ فِي يَدَيْكَ وَالشُّرُكُ لَيْسَ إِلَهِكَ أَنْ يَكُفَّكَ دَلِيلُكَ تَبَارَكْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے ہیں آپ سے معلوم کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تکبیر تحریر اور قرات کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سر کاسے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوند امیر سے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دور کی ہے۔ خداوند اچھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفید کپڑے اصل سے صاف کیا جاتا ہے خداوند امیر سے گناہوں کو پانی ابرف اور اردوں سے دھو دے (محقق علیہ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تحریر کرتے اور اس کے بعد فرماتے ہیں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت منیف پر ہوں شرکوں میں سے نہیں میری نماز اداکان عبادت میری حیات موت سب اللہ کے لیے ہیں بر سارے جہانوں کا لب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے ہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے بڑا مسلمان ہوں خداوند ارباب و رعایا تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے مومن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھا نیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ میرے اخلاق سے جہیں میرے دے اور ایسا کرنے والا تیرے

۴۴۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى يَفْقَهُ مَا أَتَانِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَنْ حَتَّى يَفْقَهُ مَا أَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (دَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی میں تو عید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہتے خداوند را تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تیری تعریف کے لائق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

پہلی فصل

نماز میں قرأت کا بیان

۴۴۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِمَا رَتَّبَهُ الْكِتَابُ مُتَعَنٍّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَابَهُ

حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اور متعنت علیہ لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ ادا کرے اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

۴۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ بِهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ كَمَنْ جَدَّ لِنَفْسِهِ عَذَابًا قَبِيلَ رِجْلِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكُونُ ذَرَاةَ الزَّيْتُونِ قَالَ أَتَمَّهَا فِي نَفْسِكَ قَرَأَ فِي صَلَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِيْفَيْنِ وَبَيْنِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي فِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَبْدِي عَسَىٰ عَنِّي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ مَجْدِي فِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ تَعَبُّدًا وَإِيَّاكَ فَتَتَوَجَّعُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَبَيْنَ عَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل ہے یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی جب حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتداء میں پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ کر کہو مجھ میں نے رسولی مثل اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے خداوند کریم کا ارشاد ہے میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب تبارک الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری شاکہ کی اور جب ملک یرم الدین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

(مشفق علیہ)

۴۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْضُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَزْرًا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدَّ حَزْرًا قَدَّ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ دَفِي رَوَانَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَّرْتُ لِيْهِ آيَةً وَحَزْرًا قِيَامَهُ فِي الْأَخْرَتَيْنِ قَدَّرَ الْوَصْفَ مِنْ ذَلِكَ وَحَزْرًا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأَخْرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ دَفِي الْأَخْرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى الْوَصْفِ مِنْ ذَلِكَ -

(رواه مسلم)

۴۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا بَغِيَ دَفِي رَوَانَةٍ كَسَبِيعِ اسْمِهِ بِكَ الْأَعْلَى دَفِي الْعَصْرِ فَحَزْرًا ذَلِكَ دَفِي الصُّبْحِ أَكُولَ مِنْ ذَلِكَ - (رواه مسلم)

۴۳۔ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ (مشفق علیہ)

۴۴۔ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عَزَّوَجَلَّ - (مشفق علیہ)

۴۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ قَاسِمٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ قَوْمَهُ فَصَلِّيَ لَيْلَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَانْتَحَرُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ كَانَحَرَفَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ صَلَّى حُدَّةً وَانصرفت فَعَاوَالَهُ أَنَا فَفَتَّيَا فَلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا تَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حَيْرَةَ فَإِنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْحَابُ تَوَاضَعُ تَعْمَلُ بِالْهَيَاةِ تَرَانِ مُعَاذًا صَلَّيْكَ مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَاحْدَثَهُ

(مشفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگا کرتے تھے اس طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم نشرہ کی اسجدہ کے برابر رکعات کرتے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے بارے میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا ظہر کی آخری دو رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں والیل اذ الغشی تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سب اسم ربک الا علی اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز ظہر میں اس سے زیادہ طویل قرأت فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مشفق علیہ)

جناب ام الفضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفا کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مشفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آئے تو یہی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ لقمان شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور تنہا نماز پڑھی اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور اگر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان لوگوں والے ہیں یا ہم ان محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب اسی قوم

هَذَا الصَّبِيُّ وَلَعَبِيٌّ مِمَّا كَانَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْنَعُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ قَامُوا قَوْلَهُ قَوْلًا قَاتِلًا
تَأْمِينًا تَأْمِينًا الْمَشْكُوفَةُ غُفْرًا مَا تَعْدَ مَرِّينَ ذُنُوبَهُ
مُسْتَعْنَى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ عَمْرٍ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ قِرَاءَةً
مَنْ دَاقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَشْكُوفَةِ غُفْرًا مَا تَعْدَ مَرِّينَ
ذُنُوبَهُ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي سُنَنِ ترمذی
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ قَامُوا قَوْلَ الْإِمَامِ الْمَشْكُوفَةِ
قَوْلًا مَنْ دَاقَ تَأْمِينًا تَأْمِينًا الْمَشْكُوفَةِ غُفْرًا
مَا تَعْدَ مَرِّينَ ذُنُوبَهُ -

۶۷۹ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ قَامُوا صُغْرًا
ثُمَّ لَبَّيْكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كُنْتُمْ كَجَمْعٍ قَامُوا قَوْلًا
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُخَيَّبُكُمْ
اللَّهُ فَإِذَا كُنْتُمْ دَرَكًا فَخَرُّوا قَوْلَ الْإِمَامِ بَرَكَةً
فَبَدُّكُمْ وَبَرَكَةً فَكَبَّرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ قَوْلًا قَالَ وَإِذَا قَالَ بِحَمْدِ اللَّهِ بِسْمِ
حَمْدِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِحَمْدِ اللَّهِ لَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَمَادَةً
وَلَا إِفْرَادًا قَامُوا -

۶۸۰ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِأَمْرِ الْكُتَيْبَةِ
سُكُونًا وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخْرَتَيْنِ بِأَمْرِ هَمَّابٍ ذُلُوبًا الْأَذْيَةُ
أَحْيَا تَا وَتَقُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيقُ فِي
الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمرؓ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرمائی گئی اس کی آمین کے ساتھ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (محقق علیہ السلام) ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملا اس کی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماضی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں لیکن امام بخاری ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت تک بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملا اس کے ماضی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرتے جب وہ تکبیر تحریر کرے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور کوہ کہے تو تم بھی تکبیر کہو کر کوہ کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا لیکن یا اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام صبح اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اے ہمارے رب توبی لا ائی تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارا حمد کو مستجاب کرے لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ طہر کی ابتداء میں دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ کرتے اور اس طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَتِ امْرَأَتُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مُعَاذٍ قَالَتْ يَا مُعَاذُ أَفَكَانَ أَنْتَ إِذَا قُرَأَ الْقُرْآنُ وَ
مُحَمَّدٌ وَآلُ النَّبِيِّ إِذَا يَقْرَأُ وَيَسْمَعُ اسْمَ رَبِّكَ
الَّذِي عَلَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ وَالْمَنْزِلِ وَمَا سَمِعْتُ
أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ وَالْمَنْزِلِ
نَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَحْقِيقِهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْبَيْتِ إِذَا اسْتَمَرَّتْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَقْرَأَ
سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَهُ ذِكْرُ مُوسَى وَطُورِكَ أَوْ ذِكْرُ
عِيسَى أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَكَرَّمَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْبَيْتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاللَّحْظِ يُزِيلُ
فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِي الشَّائِبَةِ هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَعْلَفَ
مُرَدَّانُ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى
لَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ
الْأُولَى فِي الْبَيْتِ إِذَا جَاءَكَ الْمُسَافِرُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آئے تو سورہ المؤمنین پڑھ کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فقہ میں ڈانا پاہتے ہو۔ تم
والشمس وضمما۔ والضحی۔ واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلیٰ کی
تلاوت کیا کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والتین والزمین پڑھتے سنا ہے اور میں نے
نہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہو (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید اور اس کی مثل سورہوں کی تلاوت
فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔

(مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللیل اذا غصص کی تلاوت کرتے سنا۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی
تو آپ سورہ مؤمنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام
کا ذکر آیا تو آپ پر رقت جاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت
رکعت کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں اَلَمْ نَزَلْ کی تلاوت فرماتے
اور دوسری رکعت میں اَلْیَوْمَ لَنَا انسان پڑھتے۔

(متفق علیہ)

جناب عبید اللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان
جناب ابو ہریرہ کو مدینہ کا حکم مقرر کیا اور خود مکہ گیا جناب ابو ہریرہ نے
جمعہ کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ حمد اور دوسری رکعت
میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جمعہ کے دن انہیں سورہوں کو پڑھتے سنا۔

(مسلم)

۴۸۲- وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ قَالَ قُلْنَا اجْمَعِ الْعِيدَ وَالْجُمُعَةَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَدْ آيَهُمَا فِي الصَّلَاةَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ آتَا قَارِئُ الْكُتُبِ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا بَقِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَاقْرَأَتْ السَّاعَةُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا وَالَّذِي فِي الْإِبْرَاهِيمَ قُلْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ تَعَالَوْا إِلَى طَلْعَةِ شَوَّالٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثعلبان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سبوح اسم ربک الاعلیٰ اور اہل انک عیدت الفاشیہ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو القریبہ لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا بقیہ القرآن المجید اور سورہ القدریت العاشر پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ انفاس کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قُلْ مَا آتَانَا اللَّهُ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلہ سواہ بیننا و بینکم تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے، حضرت داؤد بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم والعالمین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔)

حضرت زبیر بن عقیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک شخص کے پاس

۴۸۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَبَّ إِلَيَّ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ ذُو بَدَلَةٍ -

۴۸۷- وَعَنْ قَاتِلِ بْنِ حَبِجٍ قَالَ تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَابَ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الصَّائِلِينَ فَقَالَ آمِينَ مَدْرِيهَا صَوْتُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۸۸- وَعَنْ أَبِي نَعْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَسُولٍ قَدْ

أَنَّهُ فِي الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجِبَ
إِنْ خَلَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَخْتِمْ قَالَ
يَا مَعْشَرَ

۴۸۹
۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ يَسُوقُ الْأَعْرَابَ قَوْلَهَا فِي
الزُّكُوتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۰
۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَكُونُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِلًا فِي الشَّيْءِ فَقَالَ لِي يَا
عُقْبَةُ إِلَّا أَعْلَمْتُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلِمْتَنِي قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَفِي بِمُورِثٍ
يُوهِمُ أَحَدًا فَلَمَّا نَزَلَ يَصَلُّوهُ الْمَغْرِبَ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ
الْمَغْرِبِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا كَرَّمَ النَّفْسَ قَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ
ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۹۱
۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَلِمَةً أَمْجَعُ قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ الشَّعْرَةِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ كَلِمَةَ
الْجُمُعَةِ -

۴۹۲
۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَسْمَعُ
مِمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الزُّكُوتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الزُّكُوتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ -

۴۹۳
۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
مَا صَلَّيْتُ دَرَاهُ أَحَدٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ
يُطِيلُ الزُّكُوتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَبَيِّنًا لِّلْآخِرَتَيْنِ
وَيُخَفِّفُ الْعَصَا وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِوَصَارِ الْمَغْصَلِ

اُسے جو سوال و جواب میں بہت جھٹ کرتے تھے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو ہنسے گا واجب کر لیا اس شاعر کو سن کر، ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

حضرت حمید بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے ساتھ کمرے سے پہل رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں پھر بھی جہانے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم دووں اس کے بعد آپ مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپ میرے چہرے پر شکستہ نظر نہ دیکھی اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور میں دوسرے کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز پڑھا اور آپ نے نماز میں یہ دونوں قرائتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ میری طرف منسوب ہو کر فرمایا ہے عقبہ تو نے کیا پڑھا حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اعراف کی تلاوت فرماتے تھے و شریعہ اس سے لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت حمید الشہید بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اعراف پڑھتے سنا ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے ملاوہ کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کر دیتے

وَيَقْرَأُ فِي الْمَسَاءِ وَبِالنَّهَارِ الْمَفْصِلِ دَقِيقًا فِي الصُّبْحِ
يُطَوِّلُ الْمَفْصِلَ رَدَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ مَاجَةَ
إِلَى دَقِيقَتِ الْعَصْرِ

۴۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ قَلْبُ
عَلِيٍّ الْفَرَادَةَ فَلَمَّا دَرَعَ قَالَ لَكُمْ تَقْرءُونَ خَلْفَ
إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَإِنَّ لِالصَّلَاةِ يَمِينَ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالترمذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ تَرْتِيبُ رَدَائِهِ لِأَنَّهُ قَالَ
وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي بِتَارِيخِي الْقُرْآنِ فَلَا تَقْرءُوا بِشَيْءٍ
مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جِئْتُمُ إِلَّا بِأَوَّلِ الْقُرْآنِ

۴۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْفَرَادَةِ فَقَالَ هَلْ
قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَقُولُ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَيْعُ الْقُرْآنِ فَإِنْ كَانَتْ لِي النَّاسُ
عَنِ الْفَرَادَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
جَهَرَ فِيهَا بِالْفَرَادَةِ مِنَ الصَّلَاةِ جِئْتَ يَجْعَلُونَ ذَلِكَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَاهُ مَا لِكَ وَ
أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ
مَاجَةَ نَحْوَهُ

۴۹۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَّ يَتَجَمَّعُ رِبْعٌ
فَلَيْسَ ظَرْفُ مَا يَتَجَمَّعُ بِهِ وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
كَالْقَدَانِ (رَدَاهُ أَحْمَدُ)

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيَوْمِ تَعْيِينٍ قَدْ أَكْبَرُ فَكَبَّرُوا
فَلَمَّا أَقْبَرُوا قَامُوا رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۴۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَرْوَى قَالَ كَانَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَتَّطِيعُ أُمَّتَ

عمر کی نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز مشائی
اور صلا مفصل سے قرات فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قرات فرماتے
رسالی لیکن ابن ماجہ نے تخفیف عمر تک روایت کیا ہے۔

حضرت عمارہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے
قرأت شروع کی تو یہ قرات آپ پر شور مچا رہی تھی۔ نماز سے فاسخ ہو
کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز
ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا بیشک
یا رسول اللہ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ
پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں تیرہویں لیکن صاحب نسائی نے اس
حدیث کے معنی کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ اگر کار
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز سے فاسخ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے
میرے ساتھ قرات کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے
کیا ہے تب سر کاٹنے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز قرات کیوں ٹکرا
رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ قرات سے تنگ گئے جس نماز میں کہ جبر سے قرات ہو سکا حضور
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پورا دامن لیا۔

(احمد ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور عیاضی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرنا ہے۔ نماز اس
کو باجیے کدو یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے
کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے
لہذا جب وہ کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو
حضرت عبد اللہ بن ابی بنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے نماز میں عرض کیا حضور

یہ اسنطا است نہیں کہیں تلاوت قرآن کر سوں لہذا آپ مجھ اتنی تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرمادے کہ وہ صاحبِ عمر بن کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللہم ارحم منی ووافی وابدنی وارزقنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھری ہیں (ابوداؤد لیکن صاحب کتاب نے الہا اللہ تک روایت کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیبِ یسوع اسم ربک الاملی کی تلاوت فرماتے تو سبحان ربی الاملی بھی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ والہین کی تلاوت کرے تو ایسے اللہ با حکم والا کہیں تک پڑھے اور اس کے بعد کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو تلاسم یوم الفیضہ کی تلاوت کرے تو ایسے ذلک ہوا علی ان یکنی المولی تک پڑھے اور اس کے بعد علی کہے اور جو والمرسلات پڑھا تو اللہ کرے اور فیما ہی حدیث بعدہ یوموں پر پہنچے تو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے علی ذلک من الشہدین تک روایت کیا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ الرحمن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا کہ میں نے یہ صورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بستر میں مہذبہ کا اظہار کیا تھا میں جب یہی فہمی الہا ربکم انکذبان پڑھا تو میں یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلائے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کر کے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

اخذوا من القرآن شیئاً معلوم فی ما یجوز فی قان قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ ہذا اللہ فَمَا ذَا بِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هَكَذَا اِسْمُ رَبِّكَ وَتَبِعَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيَّ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رَوَاۃُ النَّسَآئِ فِيْ هَذَا قَوْلِهِ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سَبْعَ اَسْمَاءِ رَبِّكَ اَلَا عَلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيْ اَلَا عَلَى۔ (رواہ ابوداؤد)

۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اَمْرًا مِّنْ اَلَّذِيْنَ قَالْتُمُوْا اِلَى اَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ يَتَّخِذُ اَلْمُكِيْمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَآتَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِيْدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِوَجْهِ الْقُدُّوْسِ قَالْتُمُوْا اِلَى اَلَّذِيْنَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ عَلٰى اَنْ يُجِيبَ السَّمُوْعِيْ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ اَلْمُرْسَلَاتِ فَلْيَقُلْ قِيَامِيْ حَيَاتٍ بَعْدَ اَنْ يُقْرَءُوْنَ فَلْيَقُلْ اَمَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَى قَوْلِهِ وَآتَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِيْدِيْنَ۔

۴۰۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلَى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الرَّجُلِ لِيَكُنْ لَّكُمْ فَكَانُوا اَحْسَنَ مَرَدٍ وَدَامَتْ كُرْكُمَتُكُمْ كَلِمَا اَنْتَبْتُ عَلَى قَوْلِهِ قِيَامِيْ اَلَّذِيْنَ رَتَبْتُمْ اَنْتُمْ بَارِئًا قَالُوا لَا يَشِيْءُ مِنْ تَعْبِيْكَ رَسُوْلًا تَكْذِبُ فَلَمَّا اَلْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

تیسری فصل

حضرت معاذ بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

۴۰۲ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنْ جَبَلًا

مِنْ جَهَنَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنَ فِي الضُّبْحِ إِذَا ارْتُلُوْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ يَكْتُمُهُمَا كَلَّا أَدْرِى أَلَيْسَ أَمْ تَرَى ذَلِكَ عَمْدًا - (رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ) ۸۰۳ وَعَنْ عُدَّةٍ قَالَ إِنْ أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ مَعِيَ الضُّبْحَ فَقَدْ رَأَيْتُهُمَا يُسَوِّرُهُمَا الْبَقْرَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ يَكْتُمُهُمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۴ وَعَنْ الْقَدَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْهَنْفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُرْسَعُ الدَّامِنُ قِرَاءَتَهُ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِنَّمَا مَا فِي الضُّبْحِ مِنْ كَرَمَةٍ مَا كَانَ يُرْوَدُهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَمَرَّأَتْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الضُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ يُرْسَعُ الدَّامِنُ سُورَةَ الْحَيِّ قِرَاءَتَهُ قِيلَ لَهُ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ كَانَ يُقْرَأُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَامِنْ الْمُتَصَلِّ صَلَاةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا قَدَّ تَجَمُّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمَرُ بِهَا النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَعْمُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَمُحُّ الدُّخَانَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا -

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ نزلال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کر سکتا کہ آپؐ یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

حضرت فرافصہ بن عمر حنفی روایت کرتے ہیں کہ نہیں بلکہ میں نے سورہ یوسف کو جناب عثمان بن عفان سے سنا کہ اس موت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔

(مالک)

حضرت دامن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب بتا مارے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ طویل مفضل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورہ ایسی نہیں جن کو میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں پڑھا ہو۔ (مالک)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (مسلم)۔

رکوع کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الرُّكُوعِ

۸۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَرَأَ اللَّهُ فِي لَذَائِكُمُ حَيْثُ اتَّخَذُوا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجدہ کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں نہیں پیڑھے کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسند علیہ)

۸۰۹۔ وَعَنِ النَّبَاؤِ قَالَ كَانَ زَكُومٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قِيلَ إِذَا رَفَعَهُ مِنْ الزَّكُومِ مَا خَلَا الْوَيْسَاءَ وَالْفُغُورَةَ قَوْلًا مِنْ السَّوَادِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۰۔ وَعَنِ الْبَيْهَقِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَهَمُّ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَهَمُّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱۱۔ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ وَأَنْ يَقُولَ فِي زَكُومٍ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْعَرْشِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۲۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَادِي فِي زَكُومٍ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْعَرْشِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَائِلًا مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَعَمَّدَ مِنْ ذَنْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَائِلًا مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَعَمَّدَ مِنْ ذَنْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الزَّكُومِ قَالَ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَلَا السَّمَوَاتِ وَلَا الْأَرْضِ وَلَا مَا فِيهِنَّ وَلَا مَا فِيهِنَّ وَلَا مَا فِيهِنَّ وَلَا مَا فِيهِنَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہر ابن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوع - سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ زکوع اسٹنے کے بعد قیام اور تہجد کے سوا باقی قریباً ب برابر ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اللہ من حمد دیکھتے تو اتنا قیام کرتے کہ نہیں یہ خیال ہوتا کہ ہر ل گئے ہیں ... اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہیں یہ خیال ہوتا کہ ہیں پھر وہ ہم ہو گیا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر زکوع و سجدوں میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم غفر لی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوع اور سجدے میں سلوح قدوس رب الملائکۃ والروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں نے تمہیں زکوع اور سجدہ میں تدارت قرآن کی ممانعت کی تھی اب زکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعائیں کو کشش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سبح اللہ من حمد کے قیام کے بعد الحمد کو کہو کہ جب کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی آدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوع سے کمر اٹھاتے تو سبح اللہ من حمدہ - اللہم ربنا لک الحمد ملاوا السموات وملاوا الارض وملاوا ما فیہن شے بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)

(رواہ مسلم)

۸۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّوَكُّعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَادُ السَّمُوتِ وَمِلَادُ الْأَرْضِ يَا مُنْتَهَى مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ وَتَجَعَّدُ أَهْلُ النَّسَاءِ وَالْمَجْسِدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عِبَادًا اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْلَمُ مَا آتَيْتَ وَلَا مَعْلِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْعَبْدُ - (رواہ مسلم)

۸۱۸ وَعَنْ زَيْدِ عَمْرَةَ بِنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُسْقِي دَرَاهِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّا رَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ التَّوَكُّعِ فَقَالَ تَحْمِلُهُ اللَّهُ لِمَنْ سَجَدَ فَقَالَ رَجُلٌ دَرَاهِمُ دَرَاهِمُ ذَلِكَ الْعَبْدُ حَسْبُ الْكَثِيرِ أَطْعِمُوا مَبْرَأَتَكُمْ فِيمَا قَلَمَا انْصَرَفَ قَالَ خَرَجْنَا نَحْنُ أَرْبَعًا قَالَ آتَاكَ قَالَ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ وَقَلْبُيْنِ مَعَكُمْ يَتَبَيَّنُ لَدُنْهَا إِلَهُهُمْ يَكْتُمُهَا أَوَّلًا - (رواہ البخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: خداوند اتیری حمد شمار آسمانوں، زمینوں کے برابر یا جس کچھ برابر تو چاہے اور تو تعریف اور حمد کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوند اہم ہے ہی بندے ہیں خداوند اتیری عطا کر کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت میں پرہیز اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی بالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی۔ (مسلم)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب اللہ من حمد کہا اور ایک شخص نے صف میں سے رنباؤ لکھ لیا الحمد خدا کثیر اطیبا مبارک اذیکہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سر اٹھانے فرمایا میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو کہتے ہیں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے بھاری

دوسری فصل

۸۱۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِزِي صَلَوةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي التَّوَكُّعِ وَالسُّجُودِ - (رواہ ابو داؤد و الترمذی و الدارقانی و ابن ماجہ و العارقی و قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح)

۸۱۹ وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَسَمَةٌ بِأَسْمَاءِ رِيكَ الْعُظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا قِيَامِي زَكَاةً لَكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوا قِيَامِي سُبُوحًا - (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و الدارقانی)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا را ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی امام ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن اور صحیح ہے

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فبسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو اس نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو۔ (ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عون بن عبد اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع

۸۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ

أَحَدُهُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَقَدَّرَ ثَلَاثَ رُكُوعَةٍ وَذَلِكَ أَذَنَاهُ فَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي مُجَرَّدِهِ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّرَ ثَلَاثَ سُجُودَةٍ
وَذَلِكَ أَذَنَاهُ - (رواه الترمذي في دأب الأئمة وأبو داود وابن
ماجة وقال الترمذي ليس بإستاده يمشي لأن عمرًا
لم يكن ابن معمر)

۸۲۱ ^{۱۳} وَعَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا آتَى عَلَى أَنْفَرِجَةٍ
إِلَّا دَقَّ وَكَانَ وَمَا آتَى عَلَى أَنْفَرِجَةٍ إِلَّا دَقَّ وَ
تَعَرَّضَ لِدَوَاهِ التَّرْمِيزِ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْرَافِيلُ وَدَعَى
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ -

کرتے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور رکعت کم تعداد ہے
اور جب سجدہ کرتے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم
سے کم تعداد ہے۔ راہرواؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث
کی سند متصل نہیں کہ یہ بخواب بخواب کی ملاقات جناب ابن مسعود
نہیں ہوئی۔

حضرت مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ دو رکعت میں سبحان ربی العظیم
اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت
کرتے جس میں رحمت کا تذکرہ ہو یا تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر مذہب
پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو مذہب سے پناہ مانگتے ترمذی۔ راہرواؤد
دارمی لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔
صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

بعض روایات میں ہے کہ

۸۲۲ ^{۱۵} عَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُرُودِ الْبَقَرَةِ
وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَكَانَ يَكُونُ
وَالْكُفْرُ بِاللَّهِ وَالْعِظَمُ - (رواه النسائي)

۸۲۳ ^{۱۶} وَعَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جِئْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ دَرَاهِمَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِنْ هَذَا لَفَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
فَخَرَزَانَ وَرُكُوعُهُ عَشْرٌ سَبْعِينَ وَرُكُوعُهُ عَشْرٌ سَبْعِينَ
وَدَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

۸۲۴ ^{۱۷} وَعَنْ شَيْبَةَ قَالَ إِذَا حُدَيْفَةُ رَأَى رَجُلًا لَا
يُحِبُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَعَاهُ فَقَالَ
لَهُ حُدَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاحْتَبْتُ قَالَ وَكَرِهْتُ
مُثَّ عَلَى غَيْرِ الْفَطْرَةِ الرَّبِّ فَكَلَّمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى

حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی آپ نے رکعتوں کے بعد دعا فرمائی
رکعتوں میں آپ نے یہ دعا پڑھی پاک ہے میری ذات بادشاہت اور جبروت والی
حضرت ابن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتدا میں نماز ادا نہیں
کی سوائے اس جوان کے جس نے جناب عمر بن عبد العزیز کے جناب انس نے
فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ دس تسبیح کے مطابق لگایا
ہے۔ راہرواؤد۔ نسائی

حقیق سے روایت ہے کہ حضرت مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز
سے فارغ ہوا تو جناب مدنی نے اس کو بلا کر فرمایا تم ہی نماز نہیں ہوئی
راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب مدنی نے اس سے فرمایا تھا میرا

اللہ علیہ وسلم۔

(رواہ البخاری)

۸۲۵ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَأُ أَسْرَاءَ النَّاسِ سِرْقَةُ الْإِنْدِيِّ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يَمِشُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔

(رواہ احمد)

۸۲۶ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَدَّتْ فِي الشَّارِبِ وَالزَّائِي وَالسَّارِقِ ذِكَاكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ قَوَائِمُ وَفِيهِمْ عَقْرَبٌ وَأَسْرُؤُ السَّرِقَةِ الْإِنْدِيُّ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَمِشُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَتَحَوُّةٌ۔

بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

پہلی فصل

۸۲۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُسَجِّدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْجَبَّاهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْأُظْرَانِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تُكُونُ الْقِيَابُ وَلَا الشَّعْرُ۔

(متفق علیہ)

۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَدِ ثَوْبِي السُّجُودَ وَلَا يَبْطِئُ أَحَدٌ لَمْ يَزَلْ فِيهِ عَذَابٌ إِلَّا لَمْ يَكُنْ يَكْتَلِبُ۔

(متفق علیہ)

۸۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَصَمْعُ كَفِّكَ وَارْقَمُ

خیال یہ ہے کہ اگر کسی موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوڑی کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوڑی کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوڑی یہ ہے کہ ناگھل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماء سے دریافت فرمایا خیر الی۔ ذاتی اور چہرے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ مدد کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوڑی یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوڑی کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوڑی کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔ (مسند احمد و دارمی)

سجدہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کر دوں۔ دونوں ہاتھوں گھٹنوں اور پیروں کے پتھروں پر اور دوران نماز بائیں اور کمرے کو نہ سمیٹوں۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں گھٹنوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کہ اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ہریر بن ابی اسد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو

مِرْفَقَيْكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۰ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافِي بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هَذَا لَقَطَّ آتِي دَاوُدَ كَمَا وَجَّهَ فِي شَرِّهِ الشُّذْرَ بِإِسْنَادِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَيْفَعَتَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَشَّاهُ بَهْمَةَ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَجِيَّةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ دَخَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدَأَ وَيَبْأَسُ الْبَطِيخَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي هَذَا وَذَنْبِي ذَاكَ وَذَنْبِي بَيْنَهُمَا وَغَلَّظَتْ وَبَسَّرَتْ.

۸۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَعَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْغَزَايْنِ قَالَتْ خَرَجْتُ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي السَّجْدِ وَهُمَا مَتَّصُونَ بَيْنَ وَبَيْنَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَمَلِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُجِيبُ شَأْنًا عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ .. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَجَعَلَ عَنَزَ الشَّيْطَانِ يَسْبُحُ يَقُولُ يَا وَيْلَتَى أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ لِمَنْ خَلَقَنِي فَلَوْلَا الْجَنَّةُ فَأُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۶ وَعَنْ رُسَيْجَةَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَبْكِيُ صَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يَرُدُّهُ وَهْوَ سَاجِدٌ فَقَالَ لِي سَلْ قَعَدْتُ أَشَأْنُكَ مَرَّاقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ

اور کنیاں اٹھائے رہو۔ (مسلم)

حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بدن سے جدا رکھتے تھے کہ اگر بکری کا بچہ ان کے درمیان سے گزرے یا ہٹا کر نہ جاتا تو ابو داؤد اور اس کی تعویذ سے بچتا۔ اسے جس اپنی سند کے ساتھ کی گئی ہے اور امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ یا بھول کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بکجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو آٹا کھلا رکھتے کہ بطلوں کی سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی۔ (بخاری مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے خداوند ا میرے بڑے اور چھوٹے اٹھے اور کھیلے ظاہری و باطنی گناہوں کی مغفرت فرما (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے برکار کو بستر پر پایا تو ہاتھ سے اومہاد ہر تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدم مبارک کو لگا آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ اس طرح دعا فرما رہے تھے خداوند ا میں تیرے غضب سے پناہ اور تیری رضا مندی طلب کرتا ہوں تیرے عذاب کی بجائے مافیت کا طالب ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری صفات شمار و قطار میں نہیں آسکتیں تو میری سب سے جس طرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ رب کی اسے سجدے میں بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا اس حالت میں رب سے دعا کیے کہ وہ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدہ میں دعا کرتا ہے تو شیطان روٹا ہوا علیحدہ ہٹ جاتا ہے اور کتابت انفس میں ابن آدم کو سجدہ مکمل کیا گیا اور وہ سجدہ کر کے مستحق جنت بنا اور مجھے جب سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر دیا

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے جانی لاتا تھا ایک شب سرکار نے مجھ سے فرمایا مالک ہر جو کو

أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تِلْكَ هُوَ اللَّهُ قَالَ فَأَعْتَمَى عَلَى تَعْبِيدِكَ
بِكُمْرَةِ الشَّجَرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۶ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أَخِيرَ قَوْلِهِ
أَعْمَلُ يَوْمَئِذٍ بِاللهِ يَوْمَ الْجَنَّةِ فَكُنْتُ تُقَرِّئُكَ فَكُنْتُ
تُقَرِّئُكَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكُمْرَةِ الشَّجَرِ يَوْمَئِذٍ لَا
تَسْجُدُ لِلشَّجَرِ إِلَّا رَفَعْتَ الشَّجَرُهَا دَرَجَةً وَحَقَّعْتَكَ
بِهَا حُجْرَتَهُ قَالَ ثَوْبَانُ لَقِيتُ أَبَا الدَّاهِيَةَ فَسَأَلْتُ
فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہم گناہوں میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا
اس کے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرنا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب
حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
جناب ثوبان زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کہ
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتادیں جس پر عمل کر کے
میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب ثوبان خاموش رہے میں نے
دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے قہقریا عرض کیا تو انہوں نے نہ
فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ نے
فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سجدے کیا کرو گے تو اگر تم اللہ کے لیے سجدے
کرو گے تو وہ تمہارے درجہ کو بلند فرمائے گا اور تمہارا گناہوں کو معفو
فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے بھی بات جناب ابوالدرداء سے
معلوم کی تو آپ نے بھی جواب دیا جو جناب ثوبان

دوسری فصل

نے دیا تھا۔ (مسلم)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے
بعد ازاں رکتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں
کو اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد و ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح بیٹھے
جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے اور ابوالدرداء
نسائی دارمی ابوسلمہ ان خطابی فرماتے ہیں کہ جناب وائل بن حجر کی حدیث
تقریر وویل سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث منسوخ ہے،
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے تداوند ابرہہ سے
معفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے یہ ہدایت فرما اور منافقت سے رکھ اور مجھے رزق
حضرت مزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے تداوند ابرہہ میری
معفرت فرما (نسائی۔ دارمی)

۸۳۸ عَنْ ذَاوِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا ذَا
نَهَضَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِكُ كُمَا يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ
يَا يَوْمَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَنَّهُ
رَأَى هَذَا وَقَبْلَ هَذَا مَسْرُومًا

۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ
ارْحَمْنِي وَاعْفُ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۸۴۱ وَعَنْ حُذَافَةَ بْنِ الْيَمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تیسری فصل

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوسے کی طرح ٹھونکیں مارنے پر یا یوں کی طرح ہاتھ پھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا ہے۔ حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور مسجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔

(احمد)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو پائے کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چرو کی طرح ہاتھ بھی مسجد میں مشغول ہوتے ہیں (مسلم)

تشہد کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو وہ اپنے گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بائیں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن کا ہتھکڑیا کر انگشت شہد کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر دایاں انگلی کو بیٹھتے شہادت اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن بائیں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتا رہتا۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَعْرِقِ الْخُرَابِ وَافْتِرَاشِ الشَّهْرِ وَأَنْ يُكُونَ الرَّجُلُ الْمَكَاتَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُكُونَ الْقَبِيلُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَفْعَلْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۲۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَذْرَ وَجْهِ إِلَى صَلَوةٍ عَلَيْهِ لَا يُقِيمُ فِيهَا صَلَاتَهُ بَيْنَ خُشُوعِهَا وَسُجُودِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الذِّكْرِ وَضَعَهُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ لَعَلَّهَا أَرْقَعُ فَلْيَرْقَعُهَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا تَسْجُدُ الرَّجُلُ - (رَوَاهُ تَهْلُكُ)

بَابُ التَّشْهَدِ

۸۲۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ فِي التَّشْهَدِ وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ كَلِمَةَ وَخُسْرَيْنِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَتْ إِذَا أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَهُ رُكْبَتَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الرِّجْلَ يَمَانِيَّةً حَتَّى يَدِينَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ يَأْخِطُهَا عَلَيْهِمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

يَدُ الْيَمِينِ عَلَى تَحِيٍّ وَالْيُسْرَى مَصًّا مَرْقَعَةً الْيُمْنَى عَلَى
تَحِيٍّ وَالْيُمْنَى وَتَحِيٍّ ثَلَاثِينَ وَحَلَقَ حَلَقَةً تَقَرَّرَ صَبِيحَةً
قَبْرَانِيَّةً يَحْزَنُهَا يَدُ الْيَمِينِ (رداء ابو داؤد والدارقطني)
۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ إِذَا عَاوَلَ لَا يَحْزَنُهَا رَدَّاهُ أَبُو
دَاؤُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَرَدَّاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَلَا يَحْزَنُ وَلَا يَصْرُفُهُ إِشَارَةً -

۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ يَدُ الْيَمِينِ يَصْبِحُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَدٌ رَدَّاهُ الْيَمِينُ
وَالشَّافِعِيُّ وَالْيَمِينُ فِي الدُّعَاءِ الْكَبِيرِ

۸۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ عَمِيدٌ عَلَى
يَدِهِ رَدَّاهُ أَحَدًا وَأَبُو دَاؤُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ تَهَيَّأَ أَنْ يَجْلِسَ
الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا أَتَمَّ فِي الصَّلَاةِ -

۸۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى
الرَّضْفِ حَتَّى يَقْرَأَ رَدَّاهُ الْقُرْمِذِي أَبُو دَاؤُدَ وَالشَّافِعِيُّ

۸۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَرِّمُ الشَّهَادَةَ كَمَا يَعْلَمُ مِنَ الشُّرْعَةِ مِنَ الْعَرَلَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ وَ
يَا اللَّهُ الْغَيَاثُ وَالصَّلَاةُ الْعَلِيَّةُ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَأَعْرَضَ بِأَنَّهُ مِنَ النَّارِ -

(رداء الشافعي)

۸۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ
فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ عَلَى يَدَيْهِ كَمَا يُصْبِحُ وَإِذَا شَارَفَ صَبِيحَةً وَاتَّبَعَهَا
بَهْرَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهَيَّ
أَشْهَدُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَهَيَّ السَّابِقَةَ رَدَّاهُ أَحَدًا

کے لیے اپنے بائیں ہاتھ کو کھینچا یا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں
کھنٹی کو دائیں ہاتھ سے مہدار رکھا اور دائیں ہاتھ کی دونوں چوٹی انگلیاں بند
رکھیں اس کے انگوٹھے اور دو میانی انگلی کا حلقہ بنایا پھر اس نے دیکھا کہ گشت
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا شاہدہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے
اور اس کو حرکت نہ دیتے تھے (ابو داؤد و نسائی) لیکن صاحب البرزخ و فرقا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد
دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
ایک انگلی سے اشارہ کر دو ہر گز دو مرتبہ فرمایا از ترمذی نسائی ابو یوسف نے اس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ایک لگانے سے منع فرمایا (احمد
ابو داؤد) لیکن صاحب البدایہ نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے
تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر نہیں ٹیکنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد تشہد میں تعمیل فرماتے گویا کہ
آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی ابو داؤد و نسائی)

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور
اس کی توفیق کے ساتھ تمام نہانی بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہی سلام
ہو آپ پہلے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہو
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک
ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا
طلب کرتا ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی
عنہما جب تشہد کہتے تھے تو اپنے دو ہاتھوں کے انگوٹھوں پر رکھتے اور
انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی
ابن عمر فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے ہر عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان

۸۵۷۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشُّكِّ
إِحْقَاقَ الشُّكِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنت ہے
کہ تشریح کا ہمتے پڑھا جائے (ابوداؤد و ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے
اس کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَارَكَاهُمْ فِي دُرُودِ هُنَّ كِي فَضِيلَتِ كِي بَابُ پہلی فصل

۸۵۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَيْلٍ قَالَ لَقِيَ كَعْبُ
ابْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ لَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ مِمَّنْهَا مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
الْصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ النَّبِيِّ قَالَ اللَّهُ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ
عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ
مُسْلِمًا أَمْرًا مِنْ كَرَّمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی نیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری بہت
کعب بن ابی عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت
کی جانب متوجہ نہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکارِ دو عالم علیہ السلام نے فرمایا
میں نے کہا بیشک آپ میں اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم نے
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے نبی کریم اللہ کے رسول
ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کہ تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر
مبارک و رحمت سے نوازا ہے۔ یہ ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود
ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر
رحمت نازل کی جیسا کہ تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوند کریم کی
حضرت ابو حمزہ سادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں
تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوند رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر آپ کی اندام مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر رحمتیں نازل فرمائی اور رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی
اندام مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمتیں نازل

۸۵۹۔ وَكَانَ ابْنُ حُمَيْدٍ يَشْتَعِبُ قَالُ قَالَ قَالَ أَبُو بَرَكَةَ
اللَّهُ كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو حمزہ سادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں
تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوند رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر آپ کی اندام مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر رحمتیں نازل فرمائی اور رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی
اندام مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمتیں نازل

۸۶۰۔ وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ
اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(رواہ مسلیم)

(مسلم)

أَنْ لَا يَصْنَعَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ
عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ عَشْرًا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ قَالَ الدَّارِمِيُّ)

۸۴۸ عَنْ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنِّي أَفْزَرُ الْقَبْلَةَ عَلَيْكَ فَكُنْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قُلَّةً
مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبُّ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ الْيَمِينُ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ قَالَتِ الْيُسُورُ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ زِدْتُ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلَ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا لَكُنِي
هَمٌّ لَكَ وَيَقْرَأُ لَكَ ذَمِّكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۴۹ عَنْ قُصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيَّهَارُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعًا عُلِدَ دَخَلَ نَجِلٌ فَصَلَّى فَقَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلِّمْ عَجَلَتْ إِلَيْهَا الْمُسْلِمَةُ لَا قَامَ صَلَّيْتُ فَقَعَدَتْ فَاتَّخَذَ
اللَّهُ بِهَا هَوَاجَةً وَصَلَّى عَلَى نَجْرٍ أَدْعَى قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ نَجِلٌ
فَخَرَّعَهُ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا الْمُسْلِمَةُ
أَدْعُ نَجِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَحُمَ
۸۵۰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُمِّيقِي رَدَّ
النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُؤْبُوكِ وَغَيْرِ مَعْدٍ فَلَمَّا
جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالنَّكَاةِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِتَغْفِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ نَعْطَهُ سَلْ نَعْطَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُسے لو کہ اگر رب تعالیٰ فرماتا کہ جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات سے
مسرور نہیں ہوں گا کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درد و شریف پڑے تو میں اس
پہرے میں رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درد پڑھتا ہوں آپ
فرمایا میں کہیں درد پڑھے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں آپ نے فرمایا جتنا چاہو
میں نے عرض کیا جو بقائی وقت آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کوئی چیز
تو تیار رہی میں بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت اگر کار فرمایا
جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کر دو تو اسے جی میں بہتر ہو گا میں نے عرض کیا کہ
میں عبادت کے وہ قاتل میں صرف آپ پر درد و شریف پڑھوں گا تب آپ نے فرمایا تم

حضرت فضال بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک شخص آیا اس
نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوند ایزی مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کرے گا
نے اس شخص سے فرمایا اسے غازی تو نے مانگنے میں جلدی کی ہر تقدیر سے گذار
سے خارج ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان سکھائی
خدا و شاکر اس کے بعد نبی پر درد پڑھتے پھر اللہ تعالیٰ سے جہ پڑھتے مانگتے۔ راوی
کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے
اللہ کی حمد و ثنا کی نبی علیہ السلام کی خدمت میں دعا کا بند پڑھ کر لایا تو آپ نے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نماز پڑھا
تھا وہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرماتے آپ کے پاس حضرت
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے ان سے فائدہ اٹھ کر دعا میں پہلے اللہ
کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درد و سلام کا بند پڑھ کر پیش کیا
تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اب مانگ کر میں دیا جائے گا اس بند کو سرکار
خدا و شاکر فرمایا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابوسریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درد و شریف
پڑھنے کی وجہ سے بیمار سے تندرست ہو کر لپکا ہو یا بیمار سے تندرست ہو جائے کہ

۸۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَبَ لَهُ بِالنَّكَاةِ الْإِذَا فِي إِذَا
صَلَّى عَلَيْكَ أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

إِنِّي الْأَتَى وَأَرْدَا جِهَ أَهْلِي بَيْتِي كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
(رداء ابو داؤد)

۸۴۲ وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى رِوَاةِ الرَّصِيدِيِّ وَرِوَاةِ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو قَالَ الرَّصِيدِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى عِنْدَ قَبْرِي يَجْعَلُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَى تَارِيخِي أَلْفَتْهُ رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعْبَةِ الْإِيْمَانِ ۸۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجِدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ صَلَوةً - (رداء احمد)

۸۴۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَكَانَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ لِلْمَقْدَرِ الْمُقَدَّبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَعَلْتَ لَهُ شَفَاعَةً - (رداء احمد)

۸۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي وَخَلَّيْ خَلْفَكَ فَكُلَّ الشُّجْرَةِ عَنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ لَعَنَ قَدْ سَوَّاهُ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ قَرْنَهُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ ذَلِكَ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لَكَ قَالَ لَنْ يَجْعَلَكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أَبْشُرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ - (رداء احمد)

۸۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَنْ الدُّعَاءَ مَوْفُوتٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ - (رداء الرصيدي)

اس طرح کے خداوند ارجمند نازل فرمایا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی ازواج مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی نذرت پر ان کے بل بیت پر جس طرح کہ تھے حضرت ابراہیم پر اپنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیل وہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھے (ترمذی - احمد برایت بن علی کہ اس نے کہا) مہربا امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنا ہوں اور خود دعا دے گا کہ جسے پڑھا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود و خوان پر ستر حمتیں بھیجتے ہیں (راحمہ)

حضرت روایع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کر لیا خداوند انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی (راحمہ)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرا کے آگے سے باہر آئے اور مدینہ سے باہر ایک ملکستان میں تشریف لے گئے اور معروف نماز ہوئے اور طویل عید فرمایا یہاں تک کہ موجود صبح کو یہ گمان ہو کر آپ واصل سخن ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس وقت سرگاہ کے قریب گیا تو آپ صبر مبارک اٹھا کر دکھا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے باعث میں عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ فرمایا کہ خبر لیں صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ غنائ و مالک نے فرمایا ہے کہ جو تم پر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھے گا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان غنائ و مالک رہتی ہے اس میں سے کچھ میں اور پر نہیں پاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہر درود پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

تشمید کے دوران دعا کا بیان

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشْمِيدِ

پہا نصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے تھے خداوند ایں تجھ سے عذاب قبر اور قعر نام نہاد مسیح (دجال) سے پناہ طلب کرتا ہوں اے خالق میں زندگی اور موت کے بعد میں آئے واسے قتل اور مصیبتوں سے پناہ مانگا ہوں اے خالق میں پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک سحابی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قرضدار ہو تا ہے تو تجھوت بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ اخیرہ میں تشمید و التیمات سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے عارینوں سے پناہ طلب کہ عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زندگی اور موت کے قتلوں سے اور نام نہاد مسیح (دجال) کے شر سے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کبار و کبار مخرج سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوند ایں عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ (نام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے قتلوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوند ایں اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرمائے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

۸۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُورِي الْقُلُوبَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثُورِ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ إِنَّ الرِّجْلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَوَدَّعَا فَأَخْلَفَ - (متفق علیہ)

۸۴۹ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدَّمَ أَحَدُكُمْ مِنْ التَّشْمِيدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ آثَرِ مَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - (رواه مسلم)

۸۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - (رواه مسلم)

۸۵۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُوكَ فِي صَلَاتِي قَالَ فَبِاللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ نَفْسِي ظَلَمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبِي إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - (متفق علیہ)

۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ حَقِيٍّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنَادٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ

(رَوَاهُ ابْنُ خَرِشٍ)

۸۸۴ وَعَنْ الزُّبَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَوِّفُ عَنْ يَمِينِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ

أَحَدٌ كَلِمَةَ الشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاةٍ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ

أَنْ لَا يَصْرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَعَنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَصْرِفُ عَنْ يَسَارِهِ -

(مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۸۸۶ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ قَالَ لَقَدْ إِذَا صَلَّيْتَ خَلَّفَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبِّتَا أَنْ تَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ

يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ قَالَ فَمَحْضَةٌ يَقُولُ رَبِّ قَبْلِ عِبَادِكَ

يَوْمَ تَجْعَلُ أَدْبَارَهُمْ عِيَادَكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبَا فِي عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ إِذَا سَلَّمْتَ مِنَ

الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ دَبَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَلَّى مِنَ النَّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا أَقَامَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ ابْنُ خَرِشٍ

وَسَنَدُ كَرِجَاتِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الصَّلَاةِ إِنَّ

شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام ابن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام

پہنچاتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہمارے ہمارے طرف کرتے اور

ہماری طرف مڑتے ہوتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعد از نماز پہنچتے داہنی جانب تو تہجد ہوتے تھے یعنی داہنی جانب رزم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تمہیں کوئی

اپنی غلامیں شیطان کا حصہ نہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھ بیٹھتے کہ نماز

کے بعد ہمارے داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ہما بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش یہ ہوتی

کہ ہم صفین میں منبر پر بیٹھیں کہ بعد نماز میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز

کے بعد یہ دعا پڑھنے سے مذکورہ بالا اس دن کے مذہب محفوظ رہا جس دن

تو اپنے بندوں کو احسانے یا جمع کیے راوی کو شک کا لگانے کا لفظ فرمایا جمع

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین اکثر باجماعت کے بعد کھڑی

ہو جاتیں مالاخر اس وقت سرکار اوردوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الہی

ہوتی بیٹھ رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو صحابہ بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری و

مسلم)

حاجب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ یابن عمر کی حدیث کی باب الضحک میں اشتداد تھا

نقل کریں گے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں نہیں محبوب رکھتا ہوں

۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَعَنَ سِدِّي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ

دوسری فصل

قُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَدْعُ أَنْ تَكُونَ
فِي دُكْرٍ كُلِّ صَلَوةٍ رَبِّتِ أَيْتِي عَلَى ذِكْرِكَ وَتُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ آتَا
دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذُ دَاوُدَ أَنَا أُحِبُّكَ۔

۸۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ رَأَيْتَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَخَيْرُ بَيِّنَاتٍ حَقَّقَ بَيِّنَاتٍ حَقَّقَ
عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَخَيْرُ بَيِّنَاتٍ
بَيِّنَاتٍ حَقَّقَ الْإِسْلَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَدَلَّ عَلَى كَوْنِ التِّرْمِذِيِّ حَقَّقَ بَيِّنَاتٍ
بَيِّنَاتٍ حَقَّقَ دَرَجَاتٍ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
يَاسِيدٍ۔

۸۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ
أَنْبِيَائِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوةٍ إِلَى صَلَوةٍ
الْإِسْلَامَ إِلَى حَقِّقَتِهِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّكْرِ)

۸۹۱ وَعَنْ عَطَاءٍ بْنِ الْخُكَّافِيِّ عَنِ الْمُعَوِّذَةِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ الْإِسْلَامُ
فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَقَالَ عَطَاءٌ فِي الْخُكَّافِيِّ لَعَنَ الْوَيْلَ مِنَ الْمُعَوِّذَةِ۔

۸۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَتَصَدَّقُوا قَبْلَ
الْإِسْرَافِ مِنَ الصَّلَوةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۸۹۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ أَفْتِ
أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشَدِ فَتَمُوتَ
تُكْرِمُ نَفْسَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَطَائِفَةً

معاذتے ہیں میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں
اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا چھوڑنا ترک کر دینا
اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر مبنی مدد فرما رہا ہوں لیکن صاحب ابوداؤد
نے معاذ کے الفاظ کو بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں نقل نہیں کیے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دینی
بجانب سلام پھرتے وقت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے اور اس وقت آپ
کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھرتے
تو اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی
سفیدی نظر آتی تھی ابوداؤد و نسائی لیکن صاحب ترمذی سفیدی کتاب
میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس حدیث
کو حضرت عمار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار
دعائے صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے جسرو کی
جانب جاتے۔

(شرح السنہ)

حضرت عطاء فرمائی کہ جب غیر بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے نماز سے فراغت کے
بعد اس جگہ سنتیں، دوسری نماز پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں
سے تھوڑا سر کر جائے صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کہتے ہوئے لکھا ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رغبت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور
علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

حضرت شہادین اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) خداوند اے میں دینی ہو اور نیک
ارادوں میں استقامت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے شکر نعمت اور آداب
بندگی مانگتا ہوں تو فریق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان

صَاوِقًا قَاتِلًا لَكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ.

(رواہ النسائی در ردی احمد بخیر)

۸۹۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّحِيَّاتِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ النسائی)

۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً يَلْقَا وَجْهَهُ ثُمَّ يَبْسِلُ إِلَى الشِّئِ الْآخِرِ شَيْئًا.

(رواہ الترمذی)

۸۹۶ وَعَنْ حُرَّةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَدَّ عَلَى الْإِمَامِ دُبَابَاتُ دَأْنٍ تُسَلِّمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ.

(رواہ ابوداؤد)

صاویق قاتل لکے سے بہتر جو کچھ تم جانتے ہو اس سے بھلائی اگر طلب کرتا ہوں جو میرے علم میں ہے اور اس سے بچاؤ مانگتا ہوں جس کا مجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں (نسائی - احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کہتے اور دوسرا پیچھے کی طرف کہتے۔

(ترمذی)

حضرت حمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

بَابُ الَّذِي كَرِهَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

۸۹۷ عَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ الْقَوْمَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْمِيمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقْعُدُ الْأَمْعَدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَوَعْدُكَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

(رواہ مسلم)

۸۹۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قاف کے انتہا تک کلمہ تکبیر سے پڑتا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں دعا پڑھتے اللهم انت سلام و ملک اسلام تبارکت یا ذا الجلال والاكرام

مسلم

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

یوم ما یومہ صلی اللہ علیہ وسلم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال و الاکرام

(مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خداوند ایسے تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو مسخ فرمائے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو اس کی دولت تیرے ملائکہ پہنچے ہیں وہ متفق علیہ

حضرت عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتے خانہ ہو کر بلند آواز کے ساتھ یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس سے ہے لانا ہوں سے بلا گشت اور قوت عبادت مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں عبادت کرتے تم مگر اسی کی اسی کے واسطے نعمتیں ہیں اور اس کے لیے ملک ہے وہی صاحب فضل اور وہی بہترین تعریف کے قابل ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم غلوں کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے چچوں کو یہ کلمات سکھاتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ خانہ کے بعد اللہ سے پناہ طلب کرتے تھے خداوند بیشک یہی پناہ طلب کرتا ہوں یا ان کے خوف (کم ہستی) ہے اے اللہ میں بخل اور عجز کی اس زیادتی سے جو سبب اذیت پہنچاؤ طلب کرتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ہر نماز اور غریب نماز نے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ لوگوں نے بلند دعائیں اور ہمیشگی کی نعمت و بہشت کو حاصل کر لیا مگر اللہ نے دنیا سے فرمایا کیسے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ اللہ اور ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور عزیز و بڑا ہے کرتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھا دوں جس کی وجہ سے تم ان کی برابری

قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَرَعْنَكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۰ وَعَنْ الْمُخَيَّرِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُومَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَمْ يَحْدُدْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا يَعْرِفُنَا أَغْلَبْتَ وَلَا مُعِيلٌ لِمَا مَنَحْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْعَجْيِ وَرَبُّكَ الْعَبْدُ (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۹۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَمَرَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَمْ يَحْدُدْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ الرَّحْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ذَكَرَهُ الْكَلْبُورِيُّ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَسَّوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ بِكَ مِنَ الْجَبْرِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَغْيِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعَمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ قُرِئَتْ الْمُهَاجِرِينَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْدٌ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدُّعَاءِ الْعَلِيِّ وَالنَّعِيمِ الْمُعِينِ فَقَالَ قَدْ ذَاكَ قَالُوا بَصُولٌ كَمَا نَعْمِي وَنَقُصُورٌ كَمَا نَقُصُومُ وَبِصَصَّةٍ قَوْمٌ وَلَا تَقْصُرُ وَلَا تَعْتِزُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعْلَمْتُكُمْ شَيْئًا تَدْرُكُونَ بِهِ مِنْ سَبْقِكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِكُمْ

وَلَا يَكُونُ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَهُ مِثْلَ مَا
صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْخَرُونَ
مَنْكُمُورُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَوةٍ تَلْكَ وَتَلْثَيْنِ
مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ كَرَجَعَهُ فَقَرَأَ اللَّهُ مَا جَاءَ فِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعْنَا إِخْوَانَنَا
أَهْلَ الْأَمْوَالِ يَمَانَعُونَنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ
يَشَاءُ مُتَعَقِّبٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى الْخَيْرِ إِلَّا
عِنْدَ مُسْلِمٍ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تَسْخَرُونَ فِي دُبُرِ
كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتَلْثُونَ
عَشْرًا بَدَلُ تَلْثَا وَتَلْثَيْنِ۔

۹۰۳۔ وَعَنْ كَتَبَ بْنِ عَجُوزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَاتُ لَا يَحِبُّ قَاتِلَهُنَّ
أَوْ قَاتِلَهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٌ تَلْثًا وَتَلْثُونَ
كَمِيعَةً وَتَلْثًا وَتَلْثُونَ تَحْمِيدًا وَارْتِعَادًا وَتَلْثُونَ
تَكْمِيلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ تَلْثًا
وَتَلْثَيْنِ وَحَمِدَ اللَّهَ تَلْثًا وَتَلْثَيْنِ وَكَبَّرَ اللَّهَ تَلْثًا وَ
تَلْثَيْنِ قَبْلَ تِلْكَ يَسْعَى وَفَتَحُونَ وَقَالَ تَمَامُ الرِّسَالَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ فَإِنْ
كَانَتْ مِثْلَ رَبِّهِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۹۰۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الدَّعَاوِ أَكْثَرُ قَالَ بَرَفُ النَّبِيِّ الْخَيْرُ وَدُبُرُ الْعَمَلَاتِ
الْمَكْتُوبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰۷۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولُ

ماصل کرو اور اس مرتبہ پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر
سبقت ماصل کرو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ
جو تمہاری طرح مصل کرنا ہو سب کے گناہ کبیرہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید اور تکبیر کیا کرو اور ای حدیث جناب ابو
مصل فرماتے ہیں کہ فقراء و صابرین اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ تمہارے مالدار بھائیوں
اس کو سن کر اس پر عمل کر دیا ہے سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے متفق علیہ اور ابوصالح
کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے لیکن امام بخاری کی روایت
کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار پینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول
ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی
شخص اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ پینتیس بار سبحان اللہ پینتیس بار
الحمد للہ اور پینتیس بار اللہ اکبر۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز فرض کے بعد پینتیس بار اللہ تعالیٰ کی
تسبیح کرے اور پینتیس بار اللہ کی حمد و ثناء کرے اور پینتیس بار تکبیر یا اللہ
کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد نوا سے بنتے ہیں اور سو کا عدد پورا کرنے
کے لیے یکساٹ کے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور تکبیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اگرچہ پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جہاں کی برابر ہوں بخشے جاسکتے ہیں مسلم

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو اپنے
فرمایا نصف شب اور نماز نفل کے بعد کی (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد محرومیت و سرور و فلاح و امن پر دعا کرو اور احمد ابو داؤد و نسائی و بیہقی و معوات کہیں

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْدَارَ الْمَعْرُودَاتِ فِي دُورِ كُلِّ صَلَاةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى

۹۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أَحَدَكُمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ اللَّهُ مِنْ صَلَاةِ الْخَدَاوِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ مِائَتٍ وَلَكِنْ أَحَدٌ مَعَهُ قَوْمٌ يَكُونُونَ اللَّهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ لِي أَنْ تَعْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِي جَمَاعَةٍ لَمْ يَقْعُدْ بَيْنَ كَوْنِ اللَّهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيهِ تَأْتِيهِ تَأْتِيهِ

(رَوَاهُ الدَّرَقِمِيُّ فِي)

تیسری فصل

۹۱۰ عَنْ الْأَسَدِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامَةَ لَنَا يَكُنِي أَبَا رَمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَفْشَلُ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو رَمْثَةَ وَجْهًا يُقَرَّبُ فِي الصَّلَاةِ الْمُقَامَرِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِحَيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى مَعَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى لَرَيْنَا بِمَا ضَرَبَ حَدِيثُهُ ثُمَّ انْتَحَلَ كَأَنَّهُ قَالَ أَيْ رَمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ قَرِيبَ عُمَرَ فَخَفَرَهُ بِسَبْعِينَ نَفْسًا فَهَذِهِ لَمْ يَكُنْ سَبْعِينَ كُنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ سَبْعِينَ صَلَّيْهُمْ فَصَلَّى فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت رات شراق ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کہہ کر سن کر عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

جناب اسد بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک امام نے جن کی کیفیت ابو رَمْثَہ تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے یہ نماز اس کی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی جیسا ابو رَمْثَہ نے صحیفہ میں سرکار کے دامن میں تھا یہ کہ ایک شخص جو بائیں جانب تھے کچھ تحریریں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو دامن اور بائیں جانب سلام پھیرا تو میں نے آپ کے دشمنوں کی سرنگین کی نماز سے فارغ ہو کر آپ اس طرح رخ بدلا جس کا انداز ابو رَمْثَہ نے مثل طور پر دکھایا نماز کے بعد وہ شخص جو بائیں طرف تھے فوراً اٹھے اور نہایت ابا نعلی اس موقع پر جناب عمرؓ نے اٹھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا ناچا پاچا اور یہ کہ بائیں جانب تو میں کی طاقت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں نفوس تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اسے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے یہ راہ دکھائی (ابو داؤد)

بَصْرَةَ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْعَقَابِ.

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۹۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ
فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَإِنِّي رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَكْثَرِ
فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا أَرَكُنَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ
فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا
وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْمِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْبَيْتِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ
الْكَرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ
إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَنَهُ اللَّهُ
عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلٍ وَوَرِثَةٍ حَتَّى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِبْنُ أَبِي حَتْمٍ.

۹۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَفْوٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَصَوَّفَ دَيْشَرِي
وَجَلَسَ مِنْ صَلَاةٍ الْعَقْرِبَاءَ وَالْعُصْبُ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَى
لَا شَرَّ لَكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيِّنٌ وَالْحَبِيرُ بَيِّنٌ
وَيُؤَيِّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ
بِكُلِّ يَوْمٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ
وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْنًا مِّنْ كُلِّ
مَشْرُوءٍ وَحِزْنًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلَّ لَدُنَّكَ
أَنْ تُبَادِرَكَ إِلَّا الشُّرُوكَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ حَمْدًا
إِلَّا رَجُلًا يُفَضِّلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِنَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَرَدَى التِّرْمِذِيُّ فِي تَحْقِيقِهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَوْلُهُ إِلَّا الشُّرُوكَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حکم کیا
گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار اللہ اکبر
بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر چونتیس بار ایک
انصاری نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے
کہا ہاں تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے چونتیس پڑھا کر اور اس میں
تعمیل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کر لو اور خود کا مدد پورا کر دو اور
دن سچ کو ان صحابی نے اگر سارا اوقاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عزمن کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔

(راحمہ فضائی - داری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ گھڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے
اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت
کے داخل ہونے میں اب صرف موت مائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے
وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا تو اس کے گھر پر وسیلوں کے گھروں اور محلہ
والوں کے گھروں کو اللہ امن عطا فرماتا ہے یہی ہے اس روایت کو شعب الایمان

محمد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر
قبل اس کے کہ اپنی بگڑے اسے یا پھر شست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات
کہے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے ناما محال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس
گناہ جو ہو گئے دس درجات تک بندی نصیب ہوگی اور یہ کلمات اس کے لیے
ہرزانی سے امان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوائے شرک
کے اور کوئی گناہ اس کی ملامت کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کے اعمال کے لحاظ
سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوگی اور وہی شخص از روئے
اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں
اور ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
صاحب اقتدار و ملک اور سزاوارہ ممدودی ہے بھلائی اس کے دست قدرت

وَلَمْ يَنْ كَرِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا يَسِيْرَ النَّحْيِ وَقَالَ هَذَا
خَبْرٌ بِشَيْءٍ صَحِيْحٍ -

۹۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَقَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَعَفَّوْا عَنْهَا كَثِيْرَةً
وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْتَا
بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى تَوْفِ
أَفْضَلِ غَنِيْمَةٍ وَأَفْضَلِ رَجْعَةٍ قَوْمًا شَرِيْهُمُ وَالْمَسَلَّةُ
الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَدُورُونَ اللَّهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ
فَأُولَئِكَ أَسْرَعَ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ
وَقَالَ هَذَا خَبْرٌ بِشَيْءٍ قَرِيْبٍ قَرِيْبًا مِنْ أَبِي حُسَيْنٍ
الْتَرَاوِي هُوَ مَوْجُوْدٌ فِي الْحَدِيْثِ -

ایک میں ہے وہی جہاں اور مارتا ہے راہدہ لیکن امام ترمذی نے اس کا سی طرح
حضرت ابو ذر کے حوالے سے لفظ شرک کج نقل کیا ہے اور نماز مغرب کا تذکرہ نہیں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرجی دستہ نجد کی جانب روانہ فرمایا یہ دستہ بہت
سماں فہست کے کہ بہت جلد واپس آگیا اس وقت کسی نے کہا گویا یہ لشکر
گیا ہی نہ تھا اور ہم نے کسی فرجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کئے کہ اتنا مال فہست
لائے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کیا
تھیں ایسی قوم کی بابت دنیا کی جو جلد اپنا کام بھی مکمل کرے اور مال فہست
بھی بہت حاصل کرے وہ جانتے ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں مامور ہوئے
نماز سے فاسد ہو کر طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ
زیادہ اجر حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جلد لوٹنے والوں میں ہیں
امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک ڈوکی
نماز میں ہوجا سکتی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز جائز و ناجائز امور پہلی فصل

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَصَلُّ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَغَسَ رَجُلٌ مِنَ
الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَوْمًا فِي الْقَوْمِ يَا مُعَاوِيَةُ هُمْ
فَعَلْتُ وَأَخْبَلْتُ أُمِّيَاةً مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا
يَقْرَبُونَ يَأْتِيُوهُمْ عَلَى أَفْعَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يَقْرَبُونَنِي
لَكِنِّي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِيَامِي هُوَ دَائِي مَا رَأَيْتُ مُعَرِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا
تَعْلِيْمًا مِنْهُ قَوْلًا لَمْ يَكُنْ فِي وَلَا مَرَبِّي وَلَا شَكْمِي
قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَجِبُ لِي فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا قِيَمْتُ
تَحْلُوهُ النَّاسُ إِلَّا مَا هِيَ الشُّبُوحُ وَالنَّكْبَةُ قَوْلُ آدَمَ
الْعَذَابِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک
صاحب کو چھدیک آئی تو میں نے یہ حاکم اللہ کہا دیکھو احساس ہوا کہ ساتھ
کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری ماٹیں تمہیں روکیں تم مجھے
کیوں گھور رہے تو اس پر نمازیوں نے اپنی رائوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے
پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ
ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپؐ بہتر تعلیم دینے والا
نہ تو دیکھا اور نہ دیکھوں گا خدا کی قسم تو آپؐ مجھے زندہ کو بکیا نہ رہو تو فرج
کی البتہ پھر یا۔ دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے
سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل
الفاظ فرمائے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَيِيٌّ عَرِيٌّ يُتَبَاهَلُنِي وَفَدَّ
حَيَاتِي اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ وَمَتَارِعًا لَا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ
قَالَ فَلَا تَأْتِيَهُمْ قُلْتُ وَمَتَارِعًا يَتَطَهَّرُونَ قَالَ ذَاكَ
شَيْءٌ عَرِيٌّ وَفَدَّ فِي مَدْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ
وَمَتَارِعًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ يَمِيْنُ مِنَ الْأَيْتَاءِ يَخْطُ
فَمَنْ دَاخِلٌ خَطَّةً فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَكَتِي سَكَنَتْ
هَكَذَا أَحَدَاتٌ فِي صَوِيحِ مُسْلِمٍ وَكَتَابِ الْمُحَسِّنِي
وَصَوِيحِ فِي جَامِعِ الْأَمْسَلِ يَنْفَعُ كَذَا فَهَوَتْ
لَكَتِي -

صحیح مسلم

۹۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَمِنَ
عَلَيْنَا قُلْتُ أَوْجَعًا مِنْ عَيْنِ النَّبِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ
يَرِدْ عَلَيْنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ
فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا -

۹۱۷ وَعَنْ مُعَيْقِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الرَّحِيلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ
كُنْتَ قَائِمًا فَارْجِلُهُ - (مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُصْرِ فِي الصَّلَاةِ -
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ
الْحِجْلَانِ يَمْتَلِئُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ صَلَاةِ الْعَبْدِ -
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ بَيْنَ أَهْلِي عَنْ رَفِيعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ
يَعْنِي الدُّعَاءُ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَوْ خَطَفَتْ أَبْصَارُهُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یارسول اللہ اور میں نے زندگی دور جاہلیت میں گزار دی ہے اور اسلام کی خدمت
تو ابھی مل ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کافروں کے پاس جاتے ہیں تو اپنے قریبی اقارب
کافروں کے پاس نہ جاتے ہیں کہ ہم میں سے لوگ جافروں کو اڑا کر حکون لیتے
ہیں اپنے قریبا یا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اپنے وہم و غش کو اپنے سینہ
میں پالتے ہیں لہذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں جو پہلے
سے کرتے چلے آئے ہیں میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خطہ کعبہ میں
درمل کرتے ہیں آپ فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خطہ کعبہ میں سے نہیں آیا
جس کا خطہ ان نبی کے خطہ کے مطابق ہو تو تو ضعیف ہے و مسلم جامع مشکوٰۃ فرمایا
ہیں کہ کئی مسکت میں سے صحیح مسلم اور حیدری کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم درمل اور اسلام
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا وقت سلام کرتے تو آپ نماز میں
مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ سے
واپس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سر کاٹنے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا سر کا
پہلے جب ہم دوران نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے
تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں محبت ہے (مستحق علیہ)

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں ہم نے سر کاٹنے اس شخص کے ہارے میں سوال کیا جو مسجد کے دروازے میں
کھانا کرتا تھا آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار گردہ متفق علیہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ایسے دعوے دیکھے کہ ہارے میں درج تھے تو آپ
نے فرمایا کہ یہ دعوے جس کی وجہ سے شیطان بندے کی نافرست کچھ اچانک
لیتا ہے۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب
اٹھانے سے باز رہیں ورنہ ان کی بشارت سلب کر لی جائے گی۔
(مسلم)

۹۲۱۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ دَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ النَّاسَ وَأَمَامَهُ بَيْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاقِبِهِمْ قَرَادَ أَرْكَمَ وَضَعَهَا وَدَا أَرْكَمَ مِنَ الشَّجَرِ إِهْدَاهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى آدَمَ أَحَدَكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَظَامَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَظَامَ وَلَا يَقُلْ مَا خَرَّجَتْهُ ذِكْرُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَخْلُكُ مِنْهُ.

۹۲۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ غَضِبْتَ مِنَ الرَّجُلِ تَغَلَّتْ الْبَابُ رِجْلُهُ لِيَقْطَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فَاذْكُرْ اللَّهَ مِنْهُ فَإِذَا كُنْتَ قَارِئًا أَوْ أَنْزِلَ عَلَيْكَ عَلَى سَائِرِهِ مِنْ سَرَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَكُلُّكُمْ فَكَرْتُ دَعْوَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَسْبِقُنِي أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي كَرَدَ دُعَاؤُهُ خَارِجًا.

۹۲۴۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْتَجِرْ فَإِنَّمَا النَّصِيفُ لِلنَّصِيفِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ رَجَبٍ وَالنَّصِيفُ لِلنَّصِيفِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ قَالَ كُنَّا نَسْتَعِيذُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَمَدَّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيُ فَكَلَّمْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ يَدُكَ عَلَى حَتَّى إِذَا أَقْبَلْتُ صَلَوَتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُجِيبُكَ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَلَنْ يَمُوتَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَمْ يَكُنْ كَلَامًا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امام ہر جنت العاصم آپ کا کندہ پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو رزمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندہ صبر پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جہاں سے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے ذریعہ شیطان داخل ہوتا ہے۔ (مسلم) لیکن امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جہاں سے آئے تو مکان کی طرف پڑھو اس کو روکنے کی کوشش نہ کرو اور اس کے منہ سے "یا" کی آواز نہ نکلو کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے جس پر وہ غش ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گذشتہ رات ایک عسکریت جن آیا مگر میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو کچل کر سوچا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھ لو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی (رحمہم اللہ) عطا مجھے ایسا عسکر عطا فرما جو میرے غلہ و معدن میں کسی اور کو نہ ملے (الایس) پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز یا جماعت میں کوئی واقعہ پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرتِ حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو معروف ناپا ادا حسب معمول سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کر کے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پر نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے

فِي الصَّلَاةِ قُرْآنَ عَنِ السَّلَامَةِ وَدَنَا السَّلَامَةُ بِقُرْآنِهِ
الْقُرْآنِ دُونَ السَّلَامَةِ قُرْآنَ كُنْتُ لَهَا فَتَكُنْ ذَلِكَ شَأْنُكَ
(رواہ ابو داؤد)

۹۲۷ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ جَنِينَ كَانُوا يَسْكُرُونَ
فَعَلَيْهِ وَفِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُثْبِتُ يَمِينَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعَوْصُ بْنُ يَزِيدَ -

۹۲۸ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَكَّيْتُ حَكَمَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَّسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ حَمْدًا أَشَدَّ مِنْ حَمْدِ مَنْ بَارَكَ وَبَارَكَا مِنْكُمْ عَذِيْبُكُمْ
يُجِبُ رُبُّنَا وَيَرْزُقُنِي قُلْتُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَكَمْ
يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ قَالَتْهَا الثَّانِيَةُ فَكَمْ يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ
قَالَتْهَا الثَّالِثَةُ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَمْ يَمْسُكْ يَمِينَهُ لَعَنَهُ
أَبَدًا نَهَا يَمْنَعُهُ وَتَكُونُ مَكَا أَيْلَهُمْ يَصْعَدُ بِهَا -
(رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی)

۹۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجُوَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاؤُ بٌ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا تَقَابَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْثُرْ مَا اسْتَطَاعَ (رواہ
الترمذی و فی آخری له و لا یؤید ما حجة فلیضمر
یَدَا عَلَى فیه -

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَبِّلًا عَلَى الْعَبْدِ حَتَّى
يَمُوتَ وَفِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ -

۹۳۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَبِّلًا عَلَى الْعَبْدِ حَتَّى
يَمُوتَ وَفِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ -

کہ فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الہی کے لیے ہے پس جب تم نماز
نماز میں ہو تو صرف اسی حال میں رہو۔

(ابو داؤد)

حضرت عہدہ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے فرمایا
نماز سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صحابہ کے
سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے بایا کہ سرکار اپنے دست مبارک
سے اشارہ فرماتے تھے ترمذی اور صاحب نسائی اس روایت کو صاحب صحیح

حضرت داؤد بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے
یہ دعا پڑھی درود ترجمہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ
پر حق میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ رب کریم
محبوب رکھتا ہے اور اظہارِ رضا مندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے
فارغ ہوئے تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی
نے جواب نہ دیا تو اپنے اس جملہ کو مزید دہرہ فرمایا ہاوی کہتے ہیں میری طرف
میں نے کہا کہ یہی تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عندانی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو سہاگے کے لیے میری برکت کہ
اوپر فرستے معروف سبقت تھے کہ کس کو اس ملک کے جانے بہتر ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز میں چالیس مرتبہ
اللہ ہو جی ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جہانی آئے تو اس کو اسکا نیل طور پر
روکنے کی کوشش کرے ترمذی لیکن ایک اور روایت میں ابوامر بن ماجہ
میں اسی طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ دے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دھوکے تو اچھی طرح
دھوکے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹکائے کیونکہ
رواستہ میں بھی وہ حالت نماز میں ہے (احمد ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی
دارمی)۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک

فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَمِثْ فَمَاذَا لَمْ تَلْتَمِثْ الصَّوْفَ عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَقَرَتَكَ حَيْثُ تَجِدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فِي سُنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ

بَرَقَةً -

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِدْرِكَ وَالْإِنِّعَاتُ فِي الصَّلَاةِ قِيَامٌ

الْإِنِّعَاتُ فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا قِيَامٌ كَانَ لَا بُدَّ قِيَامِي

الْقَلْبُ لَكَ فِي الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَنُ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَهُمَا وَشِئَانًا

وَلَا يَتَوَلَّى عَنْهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۳۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

رَفَعَةَ قَالَ الْعُكَّاسُ وَالتُّعَّاسُ وَالتَّشَاوُبُ فِي الصَّلَاةِ

وَالْحَبِصُ وَالنَّحْيُ وَالرُّعَاتُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فَرَجَعَنِي أَوْزُكًا زَيْدُ الْيَمُودِ بَعَثَنِي يَبْنِي فِي رِدَائِهِ

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَلَاتِهِ

أَوْزُكًا زَيْدُ الْيَمُودِ مِنَ الْبُكَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ

الْبُكَامُ الْأَوَّلُ وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ -

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَسْجُدْ

الْحَصَى فَإِنَّ الرِّحْمَةَ تَوَاجَهَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۹۳۷ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہمیشہ توجہ رہتا ہے جبکہ نماز میں ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا

جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کم اس سے ہٹ جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ نہ جو جمالِ نبویؐ

ہو (یعنی درگاہِ نبویؐ) کہ یہ جنابِ حسن سے بروایت جنابِ انس

مرفوعاً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی ہدایت کرتے ہیں کہ نبوتِ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیچے تو نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتراز کر

کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا سببِ ہلاکت ہے اور اگر عبوری لائق ہو تو

نوازش میں کر سکتا ہے فراغ میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کی آنکھوں سے دیکھتے لیکن عقب میں

دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والدہ کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں

جنہوں نے روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا سرکار نے فرمایا

فرمایا کہ نماز میں چھینکنا۔ اونگھنا۔ جمائی لینا۔ حیض جاری ہونا۔ قے آنا اور

نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے۔ (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن مخیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صوف

نارنگی اور آپ کے جسم سے ایسی آواز آ رہی تھی جس طرح دیکھیں کوئی چیز خوشی ہی

جاری ہو یعنی آپ صوف گریٹھے اور ایک روایت کے مطابق ذرا کھڑکھڑ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور صوف گریہ اور آپ کے

سینہ مبارک سے ایسی آواز آ رہی ہے جس طرح مکی سے آواز آتی ہے اور کہیں

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو گنگروں کو بھی ہاتھ دلاؤ

کیونکہ اس وقت رحمتِ رانیٰ توجہ ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد)

نسائی۔ ابن ماجہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

عَدَّ بَيْنَهُمَا صَلَوةً فَلَمَّا كُنَّا نَصْرَبُ وَأَوْفَا إِلَيْهِمْ أَنْ
كُنَّا كُنْهُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَأَغْسَلَ ثَمَّ حَاجَةً وَرَأْسَهُ يَتَقَطَّرُ
فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ حُجَّيًّا فَتَبَيَّنْتُ
أَنْ أَغْتَبِلَ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَافٍ مُرْسَلًا.

۹۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَصْبِي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُ قَبْضَةً مِنَ الْخَضِرِ
يَتَبَرَّدُ فِي كَفِّي أَصْعَبُهَا لِيَجِبَتْهُيْ أَصْبَحُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ
الْحَرِّ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي الدَّانِدِیُّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَمِيعَتَاهُ يَقُولُ أَعْرَضُ يَا اللَّهُ عَنْكَ
ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِعَدَّتِكَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَبَطْنِيكَ كَأَنَّهُ ثَلَاثُونَ
شَيْئًا فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَعْرُوهُ
قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَطْنِيكَ قَالَ إِنْ عَدَّ اللَّهُ
إِلَيْهِ حَاجَةً وَبَطْنِيكَ مِنْ تَأْوِيلِ جَعَلْتُ فِي وَجْهِهِ
فَعَلْتُ أَعْرَضُ يَا اللَّهُ عَنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ
أَلْعَنُكَ بِعَدَّتِكَ اللَّهُ الثَّلَاثَةَ فَكُلُّ يَسْتَأْخِرُ بَدَنُكَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْبِئَهُ وَأَلَّهُ لَوْلَا دَعْوَةُ أَعْبَدَنَا
سُكَّانَ لَأَصْبَحَ مَوْكِنًا يَلْعَبُ بِهِ رُسُلُ آتِ أَهْلِ
الْعَمَلِ يَتَنَزَّلُ.

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۹۳۷ وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنْ عَمِدَ ابْنُ عُمَرَ
مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدَ الرَّجُلِ حَتَّى
قَرَحَ لِي عَيْنُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لِمَ ذَا سَلَّمْتَ عَلَى
أَخِي ثُمَّ دَهَرَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يُشِيرُ بِيَدِهِ -

(رِوَاةُ مَالِكٍ)

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر پڑھ کر گھبراہٹ
تو صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے
گئے مجلس کیا اللہ مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے
قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت
تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے امام احمد سے امام مالک سے حضرت عطاء
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز میں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے
کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تاکہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابو داؤد، نسائی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے
درجہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں
خدا کی لعنت تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو اس
طرح کھولا جیسے کہ کسی چیز کو پکڑے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی
اور نماز میں ہاتھوں کو کھولتے دیکھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ
کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تاکہ میرے چہرہ پر ڈالے تب
میں نے کہا کہ میں اللہ کی نعمت سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں
نے اس پر لعنت کو جملہ بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے
کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو
شیطان بندھا ہوا ملتا اور بدنہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

حضرت تائیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما ایک نمازی شخص پر غزیرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے
دوران نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمر لوئے اللہ اس شخص
سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے
نہ ہو بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

بَابُ السَّهْوِ

نماز میں بھول جانے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو خبریں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو مجھے دو سجدے (سوسو کے) کرنے (مستحق ملے)

عطار بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ میں نے کتنی پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کر کے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کر کے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو بھٹ (چھوڑ) رکھتے کہ وہیں گے اگر چار رکعت ہی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے کہ مسلمان امام مالک نے حضرت عطاء بن مسعود روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو چھ کے مساوی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائی آپ کو گمائی کیا نماز کی رکعات کی تعداد بھول گئی ہے تو سر کاٹنے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپ پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولے ہو اگر مجھے بھول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد تک بابت کہ گشت کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو

حضرت ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابو ہریرہ نے کی تھی لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي سَجَّاهُ الشَّيْطَانُ قَلْبَهُ حَتَّى لَا يَذْكُرَ صَلَّى قَرَأَ أَوْ جَعَلَ ذَلِكَ أَحَدَهُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ حَالٍ

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذْكُرْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرُقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَلَئِنْ كَانَ صَلَّى ثَمَانًا أَوْ أَرْبَعًا كَانَتْ سَجْدَتَا الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِي رَوَايَةٍ شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَوَقِفَ لَذَرْبٍ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَجَعَلَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ (لَمَّا أَنَا بَشْرٌ وَشَكَّكُمْ أَشْيَ كَمَا تَسْأَلُونَ قَرَأْتُ أَمْسَيْتُ قَمَا يَرَوْنِي وَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَذَّ الصَّوَابَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا يَصَلِّيُ الْعَشَاءَ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَيِّنَ لِي أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِكَ رَكْعَتَيْنِ شَكَّ

سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى عَلَى يَمَانِهِ كَأَنَّهُ عَصْبَانٌ دَوَّخَمَ يَدَاهُ الِیْمَنِ عَلَى الِیْسَرِ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ دَوَّخَمَ يَدَاهُ الِیْسَرِ عَلَى ظَهْرِ تَوَلَّى الِیْسَرِ وَخَرَجَتْ سُرْعَانَ الْقَوْمِ مِنَ الْبُكَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصْرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ الْبُكَاءِ وَغَرِيبَاتُهَا أَنْ تُحْكِلَتَاهُ فِي الْقَوْمِ دَجُلٌ فِي يَدَيْهِ كَلُونَ يُقَالُ لَهُ ذُو الِیْدَانِ قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَتْ أَمْرُ قَصْرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَشْرَ وَلَمْ تُقَصِّرْ فَقَالَ أَكَمَا يَكُونُ ذُو الِیْدَانِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ قَصَلِي مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَثَلَّ سُجُودَهُ أَذْأَقُولُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَثَلَّ سُجُودَهُ أَذْأَقُولُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ يَنْشَأُ أَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالِ لَمْ سَلِّكُمْ مَثَلِي عَلَيْهِ وَنَفْطَةُ بِلْبَغَارِي فِي أُخْرَى لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَمْ أَشْرَ وَلَمْ تُقَصِّرْ كُلُّ ذَالِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَالِكِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ الظُّلَّ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَحْجِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ دَانَتْظَرُ النَّاسِ تَسْلِيمَةً كَبَّرَ وَهُوَ جَارِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ لَمْ تَشْهَدْ ثُمَّ سَلَّمَ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَانَ هَذَا

نما پڑھائی پھر ایک لکڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر ٹکیر لگا کر کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ ہفتہ میں ہیں آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور خسار مبارک بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی میں نکلے اور کہنے لگے کہ نماز میں تخفیف ہو گئی ہے ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سم گئے مسجد میں موجود ایک صاحب بن کے ہاتھ لیے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کی ہوئی ہے میں نے کمر سہارا سے موجود تھا ہے دریافت فرمایا کیا تم بھی ایسی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کیا؟ صحابہ نے کہا بیشک یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور نماز ادا کی جو بالی ہو گئی تھی پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو ناسکے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کبیر لکھی۔ اس موقع پر اکثر لوگوں نے ان سیرین سے سوال کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ابن سیرین نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا و متفق علیہ لیکن الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کی ہوئی ہے کے الفاظ نہیں فرمائے تھے بلکہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی حضرت عبداللہ بن حبیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی نماز پڑھائی تو وہ رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے و تشہد کیا، صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے حسب نماز ختم ہوئی اور صحابہ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے کبیر لکھی اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دوبارہ سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز میں سجدہ ہوا تو آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرا و ترمذی نے کہا ہے یہ

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَرِيبٌ -

حدیث حسن اور غریب ہے۔

۹۵۳ وَعَنِ الْمُخْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّامِلُ فِي التَّكْبِيرِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَامَتْ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ اسْتَوَى قَامَتْ فَلْيَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَةً فِي الشَّوْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلادیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو دلایں نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرے۔
(البرادور۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۹۵۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ لِلَّهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُذْبَانُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ خُلُودٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ كَرَكَةُ صَبِيغَةٍ فَمَدَّهَا فَطُفَّ بِهَا يَجْعَلُ رِجَاءً وَحَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ اصْنَعِي هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدًا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لپے ہاتھ والے صحابی جن کا نام خذبان تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس مجلس کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف جواب دیا کہ یہ ہے جو وہ اللہ کی است باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ تم کس شے کے کتابے لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کسی کا خیال ہو تو پاسبی کے کس کو پورا کرے یہاں تک کہ اس کو زیادہ لاگن ہونے لگے۔ (احمد)

۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَا جَاءَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً يَشْكُ فِي النِّقْمَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

پہلی فصل

۹۵۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ لِلَّهِ كَرَاتٍ قَالِيَتْ وَالْإِنْسُ - (رَوَاهُ الْهَجَرِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے مشرکوں اور کفار کے ساتھ سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ تَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ انفصا انشقت اور سورہ ابراہیم رک

اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَذُكِّرَ عَنْهُ فَسَجَدَ وَكَسَجَدَ مَعَهُ فَتَرَاهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا تَالِيًا لِحَبِيبِهِمْ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۰ وَعَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجُّوْ قُلْتُ يَسْجُدُ فِيهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ مَنْ كَثُرَ مِنْ عَذَابِهِ السَّجْدَةُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ مُعَاذُ اللَّهِ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي مَنْ قَرَأَ وَمِنْ ذَرِيَّتِهِمْ ذَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى آتَى فِيهِمَا لَهُمَا أَقْبَدَهُ فَقَالَ يَسْجُدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمْرًا أَنْ يَقْبَدُوا بِهِمَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

۹۶۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ وَفِيهَا قُلْتُ فِي الْمُفْطَلِ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلِمَتِ سُورَةُ الْحَجِّ يَا فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَا يَقْرَأُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتَيْنِ لِإِسْنَادِهِ يَنْكَرُوتُ فِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْرَأُهَا كَمَا فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ -

۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سجدہ کیا (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرگراہی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا از و عام ہوا تھا کہ میں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص میں کی تلاوت کے دوران سجدہ کو ہم فراموش نہیں کیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابی عباس سے معلوم کیا کہ یہ سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کر دینا تو آپ نے آیت تلاوت فرمائی اوس ذرئہ داود و سلیمان سے فہم دم اقدہ اس موقع پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی پیروی کریں۔

(بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ ورام صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے ذکر سے تو وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے (ابوداؤد - ترمذی لیکن صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ کا ذکر نہ پڑھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق

سَجَدَ فِي صَلَوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَكَرَّمَ قَرَأَ إِنَّهُ قَرَأَ
تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۵ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَفِيتَا الْقُرْآنِ قَرَأَ أَمْرًا بِالسَّجْدَةِ كَقَرَأَ
وَسَجَدَ وَسَجَدَ ثَمَّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَعْمَارَ السَّجْدَةِ فَسَجَدَ النَّاسُ
كُلُّهُمْ وَفِيهِمْ التَّارِكُ وَالشَّاحِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَنْ
التَّارِكُ يَسْجُدَ عَلَى يَدِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمَقْصَلِ مِنْهُ تَحَوَّلَ إِلَى
الْمَدِينَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِالْيَمِينِ سَجْدَةً
وَيُجَوِّدُ لَهَا فِي حَقِّهَا وَشَقَّ سَمْعًا وَبَصَرًا وَحَوْلًا وَفَقَرَةً
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي
هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَهُ كُجْلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَنِي اللَّيْلَةَ
وَإِنِّي تَأْتِيهِ كَأَنِّي أُسْمِي خَلْفَ شَجَرَةٍ كَسَجَدَتْ كَسَجَدَتْ
الشَّجَرَةُ لِيُجَوِّدَ لِي فَمَجَّاهَا فَقَوْلَ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي رِبْعًا
عِنْدَكَ أَجْرًا وَثَمَرَةً عَنِّي بِهَا وَدُرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ
دُخْدُورًا تَقْبَلُهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً
ثُمَّ سَجَدَ كَسَجَدَتْ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ
عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلُهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُهَا
مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازوں نے گمان کیا
کہ آپ نے اتم تنزل سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

حضرت عقیب ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پڑھتے
تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

حضرت عقیب ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں
نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیادل اور سواری پر لوگوں
نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوال مفصل کی قرات کے
دوران سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تھے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے تھے
میں نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سینے کے کان ہوا
وہ کہنے کے لیے آنکھیں بنائیں اپنی قدرت و طاقت کے ساتھ راہِ داؤد۔

نسائی اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ

میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں

نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدہ

کے وقت سنا کہ اے خداوند اپنے بیٹاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے

اجر مرتب فرما اور درود فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے

بیٹاں میرے لیے مغیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما

جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا

اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا

تھا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرمایا جس طرح

عزیم۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور اسے صاحب مہم کی بنا فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۹۴۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تَرَابٍ فَدَحَكَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيَنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَكَذَا دَأَيْتُهُ بَعْدَ قَيْدِ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَهَذَا أَمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ۔

۹۴۱ وَعَنْ بَنِي عَكَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَا وَقَالَ سَجَدَ مَا دَاؤُ دُ تَوْبَةٍ وَنَسَجَدَ مَا شَكُوا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سوا اسے قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے جناب عبد اللہ فرماتے ہیں بعد میں یہ کہنے دیجا کہ یہ بوڑھا مالک کفر میں مارا گیا مستحق علیہ امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیر بن خلف تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت تو بہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

بَابُ أَوْقَاتِ النَّبِيِّ

پہلی فصل

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

۹۴۲ عَنْ ابْنِ عُسْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزِي أَحَدٌ لَكَ فَيُصَلِّيَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُكَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَغِيبَ وَلَا تَحِيدُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَنْظَعُ بَيْنَ قُرَيْشٍ الشَّيْطَانِ۔

(متفق علیہ)

۹۴۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانِ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ تَدْعُرَ فِيهِنَّ مَرَاتًا ثَلَاثِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ نَارًا حَتَّى تَكُونُ دَجِيئًا تَعْمُرُ قَارِئًا لَهَا لِيُؤْتِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلنے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ غروب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو دھواں آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

حَتَّى يَقْبَلَ الشَّمْسُ دُجَيْنَ تَضَيَّتْ الشَّمْسُ لَعْنَةُ رَبِّ
حَتَّى تَغْرُبَ - (رواہ مسلم)

۹۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى
تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ
الشَّمْسُ - (متفق علیہ)

۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ فَقَوِّمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَعَلْتُ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ
الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ
الشَّيْطَانِ فَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ الظُّلَّ
بِالرُّمُومِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تَسْجُدُ
جَهَنَّمُ فَإِذَا أَتَيْتَ النَّبِيَّ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ
مَحْضُورَةٌ حَتَّى تَصِلَ الْعَصْرُ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ
الشَّيْطَانِ فَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ قُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ لَوْ صُورَ حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ
رَجُلٌ يُقَرِّبُ رُضُوؤَهُ فَيَمْضِي وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْشِقُ
الْآخَرَتِ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَطَايَا جَنْبِهِ ثُمَّ إِذَا
عَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ لَا خَوَافَ خَطَايَا وَجْهِهِ
مِنْ أَطْرَافٍ وَخَوَافَ مَعَرِ الْمَاءِ ثُمَّ يَقْبَلُ يَدَايِهِ إِلَى
الرَّاسِ فَقَبْلَ الْآخَرَتِ خَطَايَا يَدَايِهِ مِنْ أَنْ يَمْلَأَ مَعَرِ
الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمُرُ رَأْسَهُ لَا خَوَافَ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ
أَطْرَافٍ سَعِيدٍ مَعَرِ الْمَاءِ ثُمَّ يَقْبَلُ قَدَمَيْهِ إِلَى
الْكَعْبَيْنِ لَا خَوَافَ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْ يَمْلَأَ
مَعَرِ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمْدُ اللَّهِ وَاتَّقِ
عَلَيْهِ وَمَجْهَةٌ يَأْتِي هَوْنَهُ أَهْلٌ دَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَّا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک بیٹھ یہاں تک کہ بلند ہو کر سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان ملے کر تاپے اور اس وقت کھڑا سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت تک آتے ہیں۔ نصف النہار کے وقت نماز سے رکے گا کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج نکل جائے تو نماز ظہر اور کوہ کیونکہ یہ بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرض ہے آتے ہیں اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رکے گا یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کر سورج غروب ہو شیطان کے سینگوں کے درمیان ملے کر تاپے اور کافراں اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمر بن عبد العزیز نے عرض کیا یا نبی اللہ کچھ دھنوکہ بکارد میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ دھنوکہ کے پانی کو قرب کر کے پی لے گا کہ پھر تک میں پانی پڑھا ہے پھر تک کو بھانڈے اس سے اس کے منہ تک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دائرہ کی اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

الْفُتُوحَ مِنْ حَظِيظَتِهِ كَتَبَتْهُ يَوْمَ وَلَدَتْ أُمُّهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۴۶ عَنْ عُرَيْبِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْبُسُودَ بْنَ مَكْرَمَةَ وَنَعْبَانَ الرَّحْمَنِيَّ ابْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْنَا السَّلَامَ وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا عَائِشَةُ فَقَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَغَتْهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلِّ أَمْرُ سَلَامَةٍ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَدَخَلْتُ إِلَى أُمِّ سَلَامَةَ فَقَالَتْ أَمْرُ سَلَامَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ مَعَهُمَا فَدَخَلْتُ فَارْسَلْتُ إِلَيْهِمَا الْحَابِرِيَّةَ فَدَعَتْ قَوْلِي لَدُنَّ نَعْرُودٍ أَمْرُ سَلَامَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الْأَعْكُتَيْنِ وَأَذَلِكَ تُصَلِّيُ مَعَهُمَا قَالَ يَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَقَاتِي نَاسٌ مِنْ عِبِيدِ النَّبِيِّ فَشَدَّوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهَمَّا هَاتَانِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

۹۴۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَمْرِو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُ مَعَهُمَا الْآنَ فَسَلِّمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي تَحْقِيقِهِ وَقَالَ إِبْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي هَرِيرَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَبِيصِ بْنِ عَمْرِو دَرَفِي مَشْرِقِ الشَّامِ وَنَسِيَ الْمَصَابِيحَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ قَهْمٍ تَحْرُكًا -

کرتا ہے اور اس وقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گنہگار ہو کر اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)
جناب کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسور بن مخمر اور عبد الرحمن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المؤمنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرنا میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو واپس اگر میں نے ان عینوں صاحبان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا میں حضرت ام سلمہ سے جا کر پہلے ان حضرات کا سلام کیا اور پھر ان کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعات کو کب کب تک نہ سنا لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا تو یہ ظاہر ٹھیکہ کر کے پاس بھیجا اور یہ کہلایا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعات کو منع فرماتے ہیں لیکن خود پڑھتے ہیں تو حضرت عائشہ سے پڑھنے کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور دو سنتیں اور دو فرض تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں پڑھتا ہوں کہ اسکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابی ہریرہ نے قیس ابن ثمر سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن ثمر سے اس طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

دوسری فصل

حضرت محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قیس بن ثمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں پڑھتا ہوں کہ اسکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابی ہریرہ نے قیس ابن ثمر سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن ثمر سے اس طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

۹۴۸ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا بَنِي عَمِيٍّ مَنَافِي لَا تَسْتَعْمُوا أَحَدًا طَاكَ بِطَنَةِ
الْبَيْتِ وَمَنْ لِي أَيْمَةً سَاعَةً مَاءً مِنْ لَيْلٍ أَدْنَاهَا -
(رواه الترمذی و ابو داؤد والنسائی)

۹۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ يَصِفُ النَّهَارَ حَتَّى تَزُولَ
الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رواه الشافعی)

۹۵۰ وَعَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّةَ الصَّلَاةِ يَصِفُ النَّهَارَ
حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَعْفَمَ
بَنَ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْثَمِ
كَمَرَيْنِ أَبَا تَمَادَةَ -

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نبی عبد مناف اس غار کعبہ کے لحاف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکنا اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔
(ترمذی۔ ابو داؤد نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک موائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

حضرت ابو خلیل حضرت ابو تمادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ موائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بجھانے والی مانی ہے ابو داؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابویس کی ابو تمادہ سے مقامات ثابت نہیں ہے۔

تیسری فصل

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا كَرْنُ الشَّيْطَانِ كَرَادًا أَوْ قَعَتَ قَارِعَهَا ثُمَّ لَا اسْتَوَتْ قَارِعَهَا قَرَادًا أَوْ أَلَتْ قَارِعَهَا قَرَادًا أَدْنَتْ لِلْعُرُوبِ قَارِعَهَا قَرَادًا عَرِيتَ قَارِعَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ -

(رواه مالك و أحمد و النسائي)

۹۸۲ وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْخَمَارِيِّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَنَّبِينَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عَرِيتَ عَلَى مَنْ كَانَ فَبَيْنَكُمْ فَضِيْعَةٌ مَا كُنْتُمْ مَأْنُظَةً عَلَيْهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ -

(رواه مسلم)

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَكُمْ تَصَلُّونَ صَلَاةَ لَعْنَةِ صَاحِبِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُمْ

حضرت عبد اللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینکڑا ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہو جاتا ہے۔ (اسی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک احمد نسائی)

حضرت ابو بصیرہ خماریری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے محض میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا اگر یہ نماز تم سے پہلے (قوموں پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی مخالفت نہ کی اور رخصت کر دیا اب جو شخص اس کی مخالفت کرے گا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد تار کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھو لیکن میں بھی سرکارِ دہالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے نہیں بچھا

يُسَلِّتُهُمَا وَلَقَدْ تَمَلَّى عَنْهُمَا لِقَايَ التَّوَكُّعَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
(رواه البخاري)

۹۸۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَوَّاهُ صَحَابَةً عَلَى دَرَجَةٍ
الْكُتُبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَكَانَ
جُنْدًا بِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكْرَةٍ أَوْ بِمَكْرَةٍ إِلَّا
بِمَكْرَةٍ - (رواه أحمد و ترمذ)

کہ اپنے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ اپنے عصر کے بعد دو رکعت نماز
پڑھنے کی جماعت فرمائی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زیر پر
پر جماعت میں نے مجھے پہچانا اس لئے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے
نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جناب (ابو ذر کا نام) ہوں میں نے سرکار
دو عالم سے سنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے
اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک مگر کہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا
(احمد و ترمذ)

بَابُ لَجْمَاعَةٍ وَفَضْلِهَا

پہلی فصل

جماعت کی فضیلت کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا نماز باجماعت انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت
رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ تصدیق کر لی کہ میں کھڑیاں
جمع کرنے کا حکم کروں پھر ان میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور
اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف
متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں
جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے کہ میں ان کے گھر جلا دوں اور قسم ہے اکی جس ذات
کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو ظم ہو جائے کہ اسکو کوشت سے بڑی سی
بڑی مٹے گی یا دو گھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت
میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہنما نہیں جو
مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی عاجزی سے رخصت
طلب کیا تاکہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دیدی
لیکن جب وہ چلتے گئے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

۹۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفَرْدِ بِخَمْسٍ وَ
عِشْرِينَ دَرَجَةً - (متفق علیہ)

۹۸۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَلَّيْتُ سِيبَهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ
بِعَظْمٍ فَحُطِّبَ ثُمَّ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ
رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ قَرِيبٍ رَوَّاهُ
لَا يَكْفِيهِمْ ذُنُوبُ الصَّلَاةِ فَخَرَجَنِي عَلَيْهِمْ بِبُيُوتِهِمْ وَ
الَّذِي لَلَّيْتُ سِيبَهُ لَوْ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ هُمْ أَنْ يَجِدَ
عَرَقًا سَمِيئًا أَوْ صَدْرًا تَيْنِ حَتَّتَيْنِ لَشَهِدَا
الْحَقَّ -

(رواه البخاري و مسلم و ترمذ)

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ أَهْلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ بِي قَائِمًا
فَيُؤَذِّنُ بِي إِلَى السَّجْدَةِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَنِي فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا
ذَلَّ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ كُتِبَ عَلَيْكَ أَنْ يَبْتَغِيَ الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ

قَالَ قَائِلٌ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۹۸۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْذَوَيْجٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمَلُ فِي الرِّجَالِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمَوَدَّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ ذَاتِ بَرْذَوَيْجٍ يَقُولُ الْأَمَلُ فِي الرِّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِيَ عَشْرُ أَحَدِكُمْ وَأَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالصَّلَاةِ وَلَا يَجْعَلْ حَتَّى يَقْدِرَ مَوْتُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُرْمِيهِ لَمْ يَطْعَامُ وَنَعَامُ الصَّلَاةِ فَلَا يَكُنْهَا حَتَّى يَمُرَّ مِنْ حَوْلِهِ لَيْسَ سَمْعُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ يَحْضُرُ فِيهَا الطَّعَامُ وَلَا هَرِيدُ الْإِخْبَتَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَأْنُ امْرَأَةٍ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَسْتَعْمِدْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۳۔ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ أَحَدًا مِنْ الْمَسْجِدِ فَلَا تَسْجُدْ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخَوْفٍ فَلَا تَشْهَدُ مَعَنَا الْوُضْءَ الْخَيْرَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

تو ایسا نہ جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار فرمایا نہ حاضر ہوا کر۔ (مسلم)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر گزروں سے فرماتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہہ دے (متفق علیہ)
حضرت ابن عمر بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع نہ کرو اور نماز میں جمعت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور عشاء شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو بخیشوں (عیشاب اور یاخانہ کے دباؤ) کی مداخلت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو مولائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۹۹۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَحِنُوا رِثَاءَهُ كَمَا تَمْسُحُونَ بِرِثَاءِ نِسَاءٍ خَيْرٌ لَكُنَّ - (رواه أبو داود)

۹۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا صَلَاتُهَا فِي مَخْدِ عِزِّهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا - (رواه أبو داود)

۹۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ تَيَمَّمْتُ حَيْثُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبِلُ صَلَاةً أَمْرًا قَدْ تَلَقَّيْتَ إِلَيْهِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غَسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ - (رواه أبو داود وروى أحمد والنسائي نحوه)

۹۹۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْءَ إِذَا سَعَطَ قَعْرَتَ يَدَيْهِ جَلَسَ فِيهَا وَكَذَلِكَ يَتَقَبَّلُ رَأْيَهُ - (رواه الترمذي وروى داود والنسائي نحوه)

۹۹۹ عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ أَشَاهِدُ فَلَا تَقُولُوا لَا قَالَ أَشَاهِدُ فَلَا تَقُولُوا لَا قَالَ إِنَّمَا تَبَيَّنَ الصَّلَاتَيْنِ أَفْعَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسَافِقَيْنِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَبَيَّنُوهُمَا وَلَوْ حَبِطَ عَلَى الرَّكْبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى يَمِينِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا قُضِيَتْ لَمْ يَبْدَأْ بِهِ وَلَئِنْ صَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَ صَلَاةُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ فَمَا كُنْ قَبْلَهُمْ حَبِطَ إِلَى اللَّهِ - (رواه أبو داود والنسائي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی ماضی سے منع نہ کرو۔ لیکن گھر میں ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جائے کیلئے خوشبو لگائے یا ٹھکانے کا اسطرح غسل کرے جس طرح جنابت سے پاک ہونے کے لیے غسل کرتی ہے۔ (احمد نسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کچھ ملنی ہو رہی موجود ہے جس کو کھٹکا زنا کہہ سکتے ہیں اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کے بعد لوگوں سے دریافت کیا کہ فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق دریافت کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر مست گراں ہیں اگر تمیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہوتا تو تم گھسٹتے ہوئے نماز میں حاضر ہوتے۔ صرف اول فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمیں صفا دل کا ثواب معلوم ہوتا تو تم جلدی کر کے اس میں شامل ہوتے۔ بیشک ایک شخص کی نماز دوسرے شخص کے ساتھ اس کی تنہا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور دوسروں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۰۰۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱۴ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تَعَامٍ
 فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَجُودَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ
 يَا جَمَاعَةً كَرَامًا يَا كُلَّ النَّاسِ قُبُ الْقَائِمَةِ -

(رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی)

۱۰۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱۴ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَجَّعَ الْمَسَاوِي فَلَمْ يَسْتَعِذْ مِنْ ابْتِلَائِهِمْ
 عَذْرًا رَفَعْنَا وَمَا الْعَذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تَقْبَلْ
 مِنْهُ الْقُلُوبَةُ الَّتِي صَلَّى -

(رواہ ابوداؤد و الدارقطني)

۱۰۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ جُمِعَتْ رُسُلُ
 ۱۸ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُولُ إِذَا انْقَضَتْ الصَّلَاةُ
 دَوَّجًا أَحَدًا كَمَا أَخْلَدُوا فَتَهَيَّأُوا يَا لَعَلَّكُمْ رَوَاهُ
 الرُّمَيْنِيُّ وَرَوَى مَا لَيْكَ وَابْنُ دَاؤُدَ وَالتَّرمِذِيُّ وَنَحْوُهُ -

۱۰۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۱۹ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ لَا يَجُولُ لِخَبِيرٍ أَنْ يَفْعَلَهُمْ لَا يَوْمُ مَرَجٍ
 رَجُلٌ قَوْمًا يَخْصُ نَفْسَهُ بِالْأَعْيَادِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ
 ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُونِي فَعَدُوٌّ بَيْنَ قَبْلِ أَنْ
 يَكْتَاوُونَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُبْصِرُونَ
 هُوَ حَقٌّ حَتَّى يَتَحَقَّقَ - رَوَاهُ

أَبُو دَاؤُدَ وَالرُّمَيْنِيُّ وَنَحْوُهُ -

۱۰۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۲۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِخَيْرٍ -

(رواہ في صحيح الترمذی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا نہیں تین شخص آبادی میں یا جنگل میں مگر ان کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کرو لیونکہ طبع یا اس بکری کو کھالیتا ہے جو روڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سوزن کی اذان کو سنا تو اس کو سوزن کا اتباع کرنے سے کوئی مفدا نفع نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا مذکر کیسے؟ تو مکرار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اور نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے)

(ابوداؤد و دارقطنی)

حضرت عبداللہ بن ابی قحطیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے تصوات جماعت سے فارغ ہو۔ (ترمذی مالک و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا رہا نہیں (ایسا شخص ہمارا امت نہ کرے جو نماز کے بعد دعا عرض اپنی ذات کے لیے کرے اور نمازیوں کو شمال نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور کسی کے گھوڑے بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو گھوڑوں کے ساتھ خیانت کی (۳) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا
 ۲۱ وَمَا يَتَخَلَّفُ تَيْنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مَتَانِ قَدْ عَلِمَ نَفَاةُ
 أَدْمِئِينَ إِنْ كَانَ التَّيْمُ كَيْسِي بَيْنَ جَلَسِي حَتَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا اتفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی دعاؤں کے سہارے

يَا فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى فَلَنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَدَا مُسْلِمًا فَلْيُعَاقِفْ عَلَى هَذِهِ
الْقَتَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَتَأَذَى بِهِنَّ قَرَأَتِ اللَّهُ سُبْحَانَ
لِيَسْمِعَكُمْ سُنَنَ الْهُدَى فَلَا تَهْمَنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
وَلَا تَكُفُّمُ صَلَاتِكُمْ فِي بَيْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ
فِي بَيْتِهِ لَمْ تَكُفُّ سُنَّةَ بَيْتِكُمْ وَلَوْ تَكُفُّ سُنَّةَ بَيْتِكُمْ
لَصَلَّيْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطَّهْرَةَ
ثُمَّ يَخْبِرُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ الْأَكْثَرِ
اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةٌ وَرَفْعَةٌ بِهَا
دَرَجَةٌ وَحَقِيقَةٌ بِهَا سِتْرَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا
يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ الْفَنَاءِ وَلَقَدْ كَانَ
الرَّجُلُ يُؤَذِّنُ بِهَا ذِي بَيْتِ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ
فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٠٠٤
٢٢
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَزَلَّجَ مَا فِي الْبَيْتِ مِنَ الْإِنْسَانِ وَالْذَّيْبِ أَهْلُ
مَسَلَّةِ الْإِنْسَانِ وَأَمَرْتُ فَيُتَابَى يَحْزَنُونَ مَا فِي الْبَيْتِ
بِالسَّيْرِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۰۴ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ تُرِيدُونَ بِالصَّلَاةِ فَلَا
يُخْرِجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَبْسُتَ - (رواه أحمد)

١٠٨
٢٣
وَعَنْ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنَ الْمَشْجَرِ
بَعْدَ مَا آتَيْنِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَالَ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٩ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ الْأَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ
فَلَمْ يَخُذْ لَمْ يَخُذْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الزَّجْعَةَ

نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خداؐ نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ شیخی وقتہ نمازوں کی پابندی کرے جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت کرنے کے لیے راستہ متعین فرمادیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہتے والے کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور نبی کی سنت کے ترک سے اگر اسی اختیار کر دو گے۔ اور نہیں کوئی شخص جو اسی طرح عبادت حاصل کر کے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ ایک نیک لکھو آتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نامہ طہل سے مٹایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے سوا منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے۔ جبر کا انفاق ظاہر ہوتا ہے اور ایسا شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں آتا ہے ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر گھر میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء کا حکم دے کر نماز عشاء مشروع کر کے (خادموں کو حکم دیتا کہ وہ ان کے گھروں کو آگ سے جلادیں۔) (جو نماز عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے) (احمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز باجماعت (بڑے بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں) (احمد) حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے بدلتا حکم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں بیٹھا اور اذان ہو جائے اور وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا واپسی کا ارادہ

فَقَوْمًا مِّنَ النَّاسِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۰۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَخَّعَ الصَّلَاةَ فَكَفَّرَ بِجِبَةِ فَكَفَّرَ صَلَاةً لِّمَا لَا مِنْ عَذَابٍ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِي)

۱۰۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَلْمَزْتُ الْمَدِينَةَ كَثِيرًا أَهْمَوْتُهَا وَالتَّبَعْتُهَا وَأَنَا ضَعِيفٌ يُرَى النَّبِيُّ فَقَالَ تَجِدُنِي مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْغَزَاةِ قَالَ لَبَّعْ قَالَ وَحَتَّى حَلَا وَكَلَّمَ بِيَخْصَمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۱۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنْتُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَغْضَبَنِي مِنْ أَمْرِ أَمَرَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَا أَمُّ يَصْلُونَ جَمِيعًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَفَّارِ فَقَدْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قُلْتُ عُمَرُ عَذَا إِلَى السُّورِيِّ وَمَسْكُنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمَسْعُودِ وَالسُّورِيُّ فَمَرَّ عَلَى الشَّقَاءِ أَوْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ أَسْلَمْتَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۱۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَانِي كَمَا تَوَقَّعْتُمَا جَمَاعَةً - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۰۱۵ وَعَنْ كِلَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حَقُّهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمُ فَقَالَ يَلَالُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَنْتَ لَكُمْ مَنَعَهُنَّ

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سن لی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ مذکور۔ (دار قطنی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! بیشک میری عمر بہت زیادہ موزوں جاوے گی اور میں نابالغا شخص ہوں کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا کیا تم صبح کی الصلوٰۃ اور حجی علی الفلاح سنتے ہو میں نے کہا بیشک سنتا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر نہ ہوا اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی ۲

حضرت آدم در دا روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداءؓ کو گھر میں آئے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ غصہ غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے پاس سے اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حمزہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے سلیمان بن ابی حمزہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا۔ صبح کے وقت جب حضرت عمرؓ بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمرؓ نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں (مالک)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت بلال بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی عزری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو ان کے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلالؓ نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت بلالؓ سے جناب عبداللہؓ نے فرمایا میں کتنا ہولناک ہو رہا ہوں کہ فرماتا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہم

ابو الدرداءؓ

وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ قَبْلَ صَلَاةِ عَبْدِ اللَّهِ
كُتِبَ سَبَاحًا تَوَحُّدًا سَبَّحَ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرْتُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ
لَنَسْتَعْمَهُنَّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۴ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ
النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِعُ رَجُلٌ أَهْلَهُ
أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّا
نَمْنَعُهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَوَ أَتَى ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا أَقَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ
حَتَّى مَاتَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

پہلی فصل

۱۰۱۴ عَنِ الثَّغَفَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِي صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَتْهَا يَسْتَوِي
بِهَذَا الْفِعْلِ أَحَدُ حَتَّى رَأَى أَكَاكِدَ عَدَلَتْ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ
يَوْمًا فَعَامَ حَتَّى كَانَتْ يَكْبُرُ كَرَأَى رَجُلًا تَبَاوَسًا
صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِيَاذَ اللَّهِ لَشَرِّ النَّاسِ صُفُوفَهُمْ
أَوْ لَيْعًا لَقِنَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِهِمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَيْمَنَ الصَّلَاةُ قَامَ قَبْلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَجِّهُهُمْ فَقَالَ أَيْمَنُوا
صُفُوفَكُمْ وَتَرَاوُوا فَإِنِّي أَرِيكُمْ مِنْ ذُرَاةِ ظَهْرِي رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُسْنَدِ عَلَيْهِ قَالَ أَرِيكُمْ الصُّفُوفَ كَرَأَى
أَرِيكُمْ مِنْ ذُرَاةِ ظَهْرِي -

۱۰۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ
الصَّلَاةِ مِثْلُ عَيْنٍ عَلَيْكُمْ إِلَّا أَنْتَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِثْلُ

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو ان کے والد کے حوالہ
سے ہے پھر جناب عبداللہ حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں
خوب برا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ
میں آپ کو سرکار کا ارشاد سناتا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کریں گے (مسلم)
حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق مکرار
دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع
نہ کرے اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ
ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو نہیں رکھتا اللہ علیہ
وہم کا فرمان تیار رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو مدادی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ
بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (احمد)

صف سیدھی کرنے کا بیان

حضرت ثعلبان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھی کرتے تھے پھر آپ نے یہ سجدہ کیا کہ
ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے یہ سجدہ کرتے ہوئے
اللہ تعالیٰ تحریر کرنے والی قلمی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے
باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو
سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا
کرد۔ اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی
دیکھتا ہوں (بخاری اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو
مکمل کرو میں تم کو پس پشت بھی دیکھتا ہوں)

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے
صفوں کو سیدھا رکھو کہ ہا صفوں کو سیدھا رکھو نماز کے ارکان
میں سے ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے تفسیر کیا ہے

كتاب الصلاة -

١٠٢٠ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ مَنَاجَاةً فِي الصَّلَاةِ وَ
يَقْرَأُ اسْتَوْدَا وَلَا تَحْتَدِيهَا فَتَحْتَدِيكَ قُلُوبُكُمْ لِيَسْمَعَنَّ
مِنْكُمْ أَدْلُوا الْإِخْلَاقَ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الدِّينَ يَلُوكُهُمْ ثُمَّ
الدِّينَ يَلُوكُهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ أَشَدُّ
إِخْلَاقًا.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۱- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدِينِي مِنْكُمْ أَدْرُوا الْأَعْلَامَ
وَالنَّهْلَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوكُهُمْ كَلْبًا قَدَانَا كَمَا وَهَيْتَ
الْأَسْرَارَ - (بِقَاءِ رَسُولِهِ)

١٠٢٢ وَكَانَ ابْنُ سَعْدٍ وَالْحَدِيثُ قَالِ قَالَ رَأَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْصَابِهِ تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُمْ
تَقَدُّمُوا وَاتَّقُوا فِي وَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَعَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ
يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ.

١٢٣. وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَانَا حُلُقًا فَقَالَ مَا فِي أَرْبَعِهِ
عِزٌّ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصْغُرُونَ كَمَا تَصْغُرُ
الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصْغُرُ
الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يَمُوتُونَ الصُّغُورَ الْأُولَى وَ
يَتَرَامُونَ فِي الصَّغِيرِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُغُورِي الرِّجَالِ أُولُهَا وَشَرُّهَا
أَخِيرُهَا وَخَيْرُ صُغُورِي النِّسَاءِ أَخِيرُهَا وَشَرُّهَا أُولُهَا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ یہ مکمل نماز ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چار سے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور
ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے چاہئے قرآن کہ میرے
قریب یعنی صف اول میں بالغ اور صاحبان عقل و شعور کھڑے ہوں تاکہ
بعد بقیار عقل و دگر کھڑے ہوں پھر ان کے بعد دگر حضرت ابن مسعود نے
فرمایا آج کے دن تم اختلاف کے اعتبار سے بہت زیادہ ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے قریب صف میں دو لوگ کھڑے ہوں جو مجھ پر علم اور برائیوں سے پرہیز کرنے والے ہوں ان کے بعد ان کے جیسے جیسے رسول خدا ﷺ نے میرے قریب فرمایا ان کے علاوہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تمام افراد میں شور کرنے سے احتراز کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو مصف میں آگے بڑھنے سے تائید کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا اگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو تمہارے پیچھے ہوں وہ تمہاری طرح کریں اور ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو اعمالِ خیر کرنے میں تپتے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو فضل و کرم کے حصول میں پیچھے نہ کرے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ میں تشریف لاتے تو ان کو ٹھکانیاں بناتے چھوٹے بیٹھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو علیحدہ علیحدہ ٹھکانوں میں بٹا ہوا دیکھتا ہوں مرتبہ اور ہمیں مسطر دیکھ کر مسکراتے فرماتے تھے کیا بارگاہ میں ملائکہ کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے کہ مسطر کی صف بندی کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو مل کر کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں پہلی صف بہتر ہے اور آخری صف بدتر خواہیں میں غری صف بہتر ہے اور پہلی صف بدتر۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۰۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رُسُلًا صُغُرَكُمْ وَكَافَرُوا بَيْنَهُمَا وَحَادُوا بِالْأَكْثَرِ
قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ زَكَّرَ الشَّيْطَانُ يَنْحُلْ مِنْ
حُكْمِ الصِّفِّ كَمَا نَهَا الْحَدَّثُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۶ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَبَرَّ الصِّفِّ الْمُتَقَدِّمُ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنَ النَّفِيسِ
فَلْيَكُنْ فِي الصِّفِّ الْمَوْفِرِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۷ وَعَنْ الْبَزَّازِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الَّذِينَ يَكُونُونَ الصَّلَوةَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ أَحَبَّ
إِلَى اللَّهِ مِنْ خَطْوَةٍ بِشَيْءٍ يَأْتِي بِهَا صَقًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيِّمٍ مِنَ الصَّلَوةِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۹ وَعَنْ الشَّامِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صُغُرْنَا إِذَا نَسَّأْنَا فِي
الصَّلَوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبُرَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اسْتَوُوا سَوْدًا صُغُرَكُمْ
وَعَنْ يَسَارِهِ اسْتَوُوا سَوْدًا صُغُرَكُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيَّاكُمْ أَلَيْسَ كُمْ مَنَازِلَ فِي الصَّلَوةِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی انیس (۱۰۲۶) اور کندھے
سے کندھا ملاؤ۔ اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ شیطان
صفوں کے علاوہ اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا پچھلے
گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میدہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صف
کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں ہی روار رکھو۔ (ابوداؤد)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر خوشی
پس جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں
اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں
جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصہ کی جانب
(مخصوصاً) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میدہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے
پہلی صفوں کو در فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو بخیر تحریر کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب امامت فرماتے تو بخیر تحریر سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے
فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رخ
کر کے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میدہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جسکے کندھے نماز کی حالت
میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہو گندھے نہ ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا قَوْلًا لِّذِي تَقْبَلُونَ بِهِ
رَأْيِي لَا رَيْبَ مِنْ خَلْقِي كَمَا ارْتَكَبْتُمْ مِنْ قَبْلُ يَدَيَّ -

(رواہ ابوداؤد)

۱۰۳۳ وَعَنْ أَبِي أُمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ لَئِنْ اللَّهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
عَلَى الثَّانِي قَالَ لَئِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّوْا صُفُوفَكُمْ دَعَا دُفَا
بَيْنَ مَنَاصِبِكُمْ وَلِيَعْلَمَ فِي أَيِّ دَفْعٍ اِخْوَانُكُمْ وَسَلَامًا عَلَى الْخَلْقِ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ يَمْنُزِلُهُ الْعَذَى يَجْعَلِي أَدْلَادَ
النَّارِ الْوَسَّادَ - (رواہ أحمد)

۱۰۳۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الصُّفُوفُ دَعَا دُفَا بَيْنَ الْمَنَاصِبِ وَ
سَلَامًا عَلَى الْخَلْقِ وَلِيَعْلَمَ فِي أَيِّ دَفْعٍ اِخْوَانُكُمْ وَلَا تَنْزِلُوا صُفُوفَ
الشَّيْطَانِ وَمَنْ دَسَلْ صَفًّا دَسَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ
قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهُ
وَمَنْ دَسَلْ صَفًّا إِلَى الْخِزَرِ -

۱۰۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْإِمَامَ دَسَلُوا الْعُكْلَ -
(رواہ ابوداؤد)

۱۰۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ مِمَّنْ أَخْرَجُونَنِي مِنَ الصَّيْفِ الْأَوَّلِ
حَتَّى يُقْتَلَ هُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ (رواہ ابوداؤد)

۱۰۳۷ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّيْفِ وَجَعَلَتْ
قَامِرَةً أَنْ يُبَيِّدَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ
وَأَبُو الْوَيْثَنِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ -

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدیوں کو فرماتے سید اور برابر
ہو جاؤ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے
بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف
اول پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار
نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ
نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف
اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو
سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور کھڑے سے کندھا ملاؤ اور اپنے
بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو ترک نہ کرو
خالی جگہوں میں شیطان اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح (خوف) بکری کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندھے سے کندھا آفتاب
ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھراؤ اور آسانی کے ساتھ کھڑے ہو۔ صف میں شیطان
کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور
جس نے صف کو قطع کیا اس کو اللہ تعالیٰ علیحدہ کر دے۔ (ابوداؤد) لیکن
صاحب نسائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے
خلاف کو ترک کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو قوم صف اول سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی
دوزخ کے پچھلے حصے میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت وابہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے
دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا احادہ کرو (ابوداؤد) اسلام ازمنی نے
فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

نماز (یا جماعت) میں کھڑے ہونے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَشْتَرِي بَيْتَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَقَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَآخَذَ بِيَدِي مِنْ دَرَاوِ ظَهْرِهِ فَعَدَا لِي كَذَلِكَ مِنْ دَرَاوِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّيْءِ الْأَمِينِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۰۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَجِئْتُ حَتَّى قَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَكُنْتُ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَ مَعِيَ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَابِرُ ابْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ بِيَدَيَّ جَمِيعًا فَدَعَانَا حَتَّى أَقَامَا خَلْفًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنِي وَبَيْنَهَا خَلْفَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْسَكْنِي خَلْفًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمَدِينَةِ الْأَنْدَالِ فَقَالَ قَامَ مَعِيَ عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْرًا كَرَّ فَدَكَّهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ إِلَى الصَّغِيرَةِ ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّبِيِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حُرُوسًا وَلَا تَعُدْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت کی جانب ہاتھ کر کے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (مسند علی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پیچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جابر بن صخر بھی آئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو ہاتھ پیر کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عقبہ بن عامر بن مسلم کے ساتھ ساتھ سارے مسکریہ نماز ادا کی۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کو کعبہ میں تھیں منصفین شامیہ سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا منصفین شامیہ ہو گیا جبکہ اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شوق میں اسافر فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت عمرو بن عبد بن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے میں کو فرمایا

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَكَ رَسُولُ

کہ جب نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص رکھے
بڑھ جاتے۔ (ترمذی)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی امامت کی
میں ایک دوکان میں اوپر کھڑا تھا جبکہ مقدمہ نیچے تھے اس موقع پر
جناب حذیفہ شریف آئے آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھے دوکان سے
نیچے اتار دیا تو میں نیچے آگیا نماز کے بعد جناب حذیفہ نے مجھ سے سوال کیا
کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے
تو اس کو مقدمہ لوں سے بلند رکھنا پڑے کہ کھڑا ہونا چاہیے یا اس کی مانند ارشاد فرمایا
جناب عمار کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ سے کہا جب آپ نے میرا
ہاتھ پکڑا تو میں نیچے اترا آیا۔ (ابوداؤد)

حضرت سید بن صدیق مدنی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکارِ دو عالم کا منبر کس ٹکڑی کا بنا ہوا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ وہ جھاٹو کی ٹکڑی کا بنا ہوا تھا جس کو نڈال تانوں کے آزاد کردہ غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو رسول اللہؐ اس پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو منبر سے اتر کر رسول اللہؐ نے قبلہ کی طرف منبر کے تکبیر تحریر کی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خداؐ نے قرأت کا ارادہ کیا کہ ادرہ رکھ کر اس کے ساتھ اب نمازیوں نے رکوع کیا پھر سرکارؐ نے رکوع سے سر اٹھا لیا پھر پیچھے ہر پیچھے بیٹھے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے۔ حکام و فرمانی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر پیچھے بیٹھے زمین پر سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں اس طرح کیا ہے جب سر کا ادرہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے توجہ ہو کر فرمایا تم میں سے یہ مثل گڑھس یہ کہ تم میں میری نماز کا علم ہو اور تم؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے باہر آپ کی آندہ کی۔ (ابوداؤد)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَقْدُمَنَا
أَحَدُنَا.

[illegible]

(رواه ابو داود)

١٠٣٥ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاهِدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَعَ
وَدُخِصَ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ
فَقَرَأُوا دُرُجَةً وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعُوا رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَهُ
الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمِنْبَرِ
ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَهُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَهُ الْقَهْقَرَى حَتَّى
سَجَدَ بِالْأَرْضِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُسْنَدِ
عَلَيْهِ كَعْرَةٌ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَرَأَ أَتَىكَ عَلَى
النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا
لِيُنَاسِرُنِي وَلِيَعْلَمَكُمَا صَلَاحِي.

۱۰۴۴. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُونَهِ مِنْ
قُرْبَى الْحُجَّةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تیسری فصل

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: "...سکین ہیں
تھیں رسول اللہ کی نماز کے پاس سے میں نہ تھاؤں اور وہی نہ بتایا کہ جب

١٠٤٤ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ الْأَمِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ
بِصْرَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلَاةَ

وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ عُنُقَهُمَا لِيَكُنَا فِي السَّجْدِ
فَكَرَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ كَالْعَبْدِ لَا تُحْتَمَلُ
لَا أَحَبُّ إِلَا كَالْأَمِيِّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۴۸۔ وَعَنْ قَبَسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ
فِي الصَّلَاةِ الْمُقَدَّمَةِ فِي رَجُلٍ مِّنْ خَلْقِ جَدِّهِ
فَنَحَا فِي دَعَامٍ مَعَارِي قَوْلًا مَّا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا
انْصَرَفَ لَدَا هُوَ أَقْبَى بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ يَا قَتْلَى لَا يَسْرُوكَ
إِلَّهَ إِنْ هَذَا أَحَدُهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْنَا أَنْ يُلَبِّسَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبُيُوتَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ
الْعَقْبِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْهُ
إِلَّا وَلَيْسَ إِلَهِي عَلَى مَنْ أَصَلْتُ قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ
مَا نَعْنِي يَا أَهْلَ الْعَقْبِ قَالَ الْأَسْرَامُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی
صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتلایا اور کہا کہ سرکار ایسے
ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبد اللہ اعلیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی
نے میری اُنک گفتگو کو استعمال کیا ہو۔ (ابو داؤد)

جناب قیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا
کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچ کر میری جگہ کھڑے ہو گئے
اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی کسی کوئی ختم ہو گئی) جب نماز
میں فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب آبی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا
معاذ اللہ سے اللہ تعالیٰ انہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسول خدا کا
جم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اول میں نہ کھڑے ہوں اسکے بعد جناب ابی
نے قید کی طرف منہ کر کے فرمایا اب کعب کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے یہ جناب
جناب ابی نے یمن میں رہ کر فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں اللہ اور ان کے
ان پر ہے جو اللہ اور ان کو گواہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابو یعقوب
اکثرت جناب آبی بن کعب سے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں

امامت کا بیان

بَابُ الْإِمَامَةِ

پہلی فصل

۱۰۴۹۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّعْمِ أَقْرَأَهُمْ بِلِكَايِ اللَّهِ قِيَامَ كَانُوا
فِي الْقِرَاءَةِ سَوَادٌ فَأَعْلَمَهُمْ بِالنُّشْرِ قِيَامَ كَانُوا فِي النُّشْرِ سَوَادٌ
فَأَقْدَمَهُمْ وَجْهَةً قِيَامَ كَانُوا فِي الْوُجْهِ سَوَادٌ فَأَقْدَمَهُمْ
وَسَادٌ لَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْدِرُ فِي
بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِيمِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ كَثِيرَةٍ
وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ -

۱۰۵۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمِرْ أَحَدُهُمْ
أَحَقُّهُمُ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَدُرَرُ حَدِيثٍ
مَّا لَيْسَ بَيْنَ الْخُرَيْفِ فِي بَابِ بَعْثِ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ -

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا
کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کی کم از زیادہ عالم ہو اور اگر سب بول لیک
جیسے ہی ہوں تو سنت کو زیادہ جانتے والا امامت کرے اور اگر اس
معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے
اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو عمر آدمی امامت
کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم
میں اور نہ جیسے کسی کے گھر میں عز کی جگہ بغیر کسی اجازت کے دم لیں انہیں

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز
پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے
اور امامت کا حقدار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے دوسرا اور
مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔

دوسری فصل

۱۰۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَدِّقَاتٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَهُكُمْ قَرَأُوا كُتُبَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ النُّعْمَانِ يَأْتِيَنَا إِلَى مُصَلَّاتِنَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَظِيمَةَ فَقُلْنَا لَهُ نَقْدَمُ فَصَلِّ قَالَ لَنَا قَوْمًا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَنَسْلَخُكُمْ لَكُمْ لَا يَسْلَخُ بِكُمْ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُؤْمِرُهُمْ وَلَا يُؤَمِّمُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَادُ أَهْلُ الْأَمَّةِ عَلَى لَفْظٍ الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَغْلَى (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۴ وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُصَلُّوا صَلَاتُهُمْ إِذَا نَهَمَ الْعَبْدُ الرَّبَّ بِحَقِّ يَرْجِعُ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَلْخُطٌ وَلَمَّا مَرَّ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ رَوَاهُ ابُو يَزِيدَ عَنِ ابْنِ دَقَانَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ قَرِيبَةٍ

۱۰۵۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَقَى الصَّلَاةَ وَبَارَأَ الدِّبَارَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَقُوتَ وَرَجُلٌ اِغْتَسَبَ حَذَرَةً (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَسَلَةَ)

۱۰۵۶ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُوَيْثِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَشْبَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَّ أَحَدُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُ دُونَ (مَامًا يُصَلِّي)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد ان پڑھے ہیں جو قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو عظیمہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن نویرث ہمارے مسجد (بنو قریظ) میں آتے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تو ابو عظیمہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو اس کی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد - ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک اختصار کیا ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کافروں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے جھگا ہوا غلام جب تک دعا واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کرے آئے اور تاخیر سے ملو یہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سلامت حر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ امت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹھانیں گے۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (احمد)

مدینہ منورہ میں جناب سلم جو حضرت ابو حنیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے نماز کرتے تھے
حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبد اللہ اسد بھی موجود تھے
تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں تک بالشت بھی
بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو
خداوند کی نافرمانی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں
ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

الْأَوَّلُونَ الْمَيِّتِينَ كَانَ يَوْمَهُمْ سَابِقًا لِّمَوْتِي أَوْ حَيَاتِي
فَرَفِيقَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ خَوْفَ
رُدِّهِمْ يَوْمَ يَبْرَأُ رَجُلٌ أَقْرَبُ مَا قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَأَوْهَتٍ وَامْرَأَةٌ
بَاتَتْ وَرَدَّجَهَا عَلَيْهَا سَاطِطٌ وَأَخْوَانٌ مِّنْصَارِمَانِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

امام پر مقتدیوں کے حقوق

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی امام کا اقتدا میں
ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنے تو اس خیا
سے کہ اسکی ماں مقتدی میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ)
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں
لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی شد
تک کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ نماز
میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں سیوا کمزور اور لڑ سے بھی ہوتے ہیں
اور جب تمنا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت قیس بن ابی ہازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت
ابو سعید نے بیان کیا کہ ایک شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی دیر سے خبر
کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طویل دیتا ہے

۱۰۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ دَرَاهِمًا وَلَا مِائَةً
أَخَفْتُ صَلَاةً وَلَا أَثَمْتُ صَلَاةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَئِنْ كَانَ لَيْسَ بِيَكَاةَ الصَّبِيِّ فَيُخَفَّفُ مَخَافَةَ
أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ لَادَخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرِيدُ
رَاحَتَهَا قَاتِلْتُمُ بِيَكَاةَ الصَّبِيِّ فَإِنْ تَجَدَّدَتْ فِي صَلَاتِي وَمَتَا
أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَتَجِدُ أُنُومٍ مِنْ بِيَكَاةٍ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ فَلْيَتْلَأْ فَلْيَخَفِّفْ فَإِنَّ
فِيهِمُ السَّوِيَّةَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ
لَتَقْسِمَ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي هَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ لَادَخُلُ
عَنْ صَلَاةِ الْعَدَاوَةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ فَمَا يُطَوِّلُ بِيَتَا
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْجِلَةٍ

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِقِينَ
فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَسْجُرْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ
وَالْكَافِرَ وَذَا الْحَاجَةِ - (مُنْفِقٌ عَلَيْكَ)

۱۰۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَذَكُّوا فَإِنْ
أَخْطَئُوا فَافْكَرُوا وَعَلَيْكُمْ رَدَّاءُ الْبَخَارِيِّ وَهَذَا الْبَابُ
خَالٍ عَنْ فَصْلِ الشَّافِيِّ -

تیسری فصل

۱۰۶۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو
ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا
فَلْيُحِثَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ دَرِي رَدَّاهُ أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَمْرٌ قَوْمَكَ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فِي نَفْسِي شَيْئًا كَانَ
أَدْنَى فَاجْتَنَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَخَلْتُ كَفَّهُ فِي صَدْرِي
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ قَوْمًا فِي ظَهْرِي بَيْنَ
كَفِّي ثُمَّ قَالَ أَمْرٌ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمْرٌ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنْ
فِيهِمُ الْكَافِرُ كَانَ فِيهِمُ الْبَخِيلُ كَانَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ
الضَّعِيفُ كَانَ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ فَذَكُّوا أَصْلَى
أَحَدَكُمْ وَحَدَّاهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ -

۱۰۶۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالنَّصِيفِ وَيُؤْمَرُ بِالنَّصِيفِ -
(رَدَّاءُ الشَّافِيِّ)

حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں کہ میں نصیحت فرماتے وقت مکرر کہتا ہوں
میں اس سے نہ دیکھا تھا آپ فرمایا بعض لوگ تم میں مغفرت والا دلائے میں جب تم
میں کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ بوز صون کمزوروں اور مزد و قند کا خیال
حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں
سے امامت کریں گے اگر انہوں نے تمھیں غار پڑ جائے تو تمھارے لیے
اجرا اور غلطی پر محال تو تمھاری جو گئی اور وبال ان پر (بخاری)

حضرت عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت فرمائی کہ جب تم قوم کی امامت کرو تو
نماز میں تخفیف کرو (مسلم لیکن جناب عثمان ہی کی ایک روایت کے مطابق
نبی علیہ السلام نے فرمایا تم قوم کی امامت کرو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے دل
میں کچھ محسوس کرتا ہوں اس پر رسول خدا نے فرمایا قریب آجاؤ جب قریب
ہوا تو سرکار نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان دست مبارک رکھا پھر
فرمایا گھوم جاؤ۔ جب میں گھوما تو آپ نے دست مبارک
میری پشت پر دونوں کانھوں کے درمیان رکھا اور مجھ سے فرمایا اب قوم کی
امامت کرو اور جو قوم کی امامت کرے اسکو چاہیے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے
کیونکہ مقتدیوں میں بوز سے بھی ہوتے ہیں کمزور نماز اور حاجت مند بھی لیکن جب
ایک نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دو سلم ہیں تخفیف کا حکم فرماتے اور خود بھی سورہ صافات سے ہماری
امامت فرماتے۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ التَّابِعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

مقتدی اور امام کی متابعت اور مسبوق کے بارے میں حکم

پہلی فصل

حضرت بلال بن عتاب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی اقتداء میں نماز

۱۰۶۸ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ حَافَتِ

ادا کرتے تھے۔ جب سرکارِ مسیح اللہ تعالیٰ تمہارے قہر میں سے کوئی اپنی کمر کو سیدھا نہ کرتا یاں تک کہ سرکارِ سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (متفق طبر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے جاری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع و سجود قیام و سلام میں مجھ پر سماعت نہ کرو بلا شک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام لا الہ الا اللہ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمیع اللہ من حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو (مستفق علیہ لیکن امام بخاری نے لا الہ الا اللہ کے بعد آمین کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کرپٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی رہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا اے اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب نام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ صبح اللہ من حمد کے تو تم بنا لک الحمد کو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حمید نے کہا ہے کہ یہ ایک قدیم بیماری کی وجہ سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہو کر اور آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور علی صرف رسول اللہ کے آخری فعل پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری ہیں جسکی تائید امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو ایک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ طویل چہرے یعنی علامت کی وجہ سے نقابست فرمایا وہ ہونٹ تو جناب جدلی نماز کے پارتھیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا قَاتِلْهُمْ اللَّهُ يَمْنَحُكَ حِمْدًا
لَمْ يَحْنُ أَحَدٌ دُونَكَ فَهَرَاكَ حَتَّى يَنْصَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِهَةً عَلَى الْأَرْضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّابِهِمْ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِذَا مَاتُكُمْ فَلَا تَسْقُرُونِي بِالنُّكُومِ وَلَا يَسْجُرُونِي وَلَا يَأْتِيَانِي مِرْدَلَا وَلَا يَلْبِغُونِي فَيَأْتِي أَرْبُكُمْ أَمَّا هِيَ وَمِنْ خَلْفِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٠٤٠
وَقَالَ أَنَّىٰ هَٰذِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَأْنُ إِلَّا مَا مَلَكَ الْكِبَرُ فَكَبِّرُوا وَقُلُوا
قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا أَمِينٌ وَلَا ذَرْكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُفَعِّلُونَ
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لِلَّهِ الْحَمْدُ
مُنْفَعٌ عَلَيْنَا إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ يُؤَيِّدُ كُرُوذًا قَالَ وَلَا
الضَّالِّينَ -

١٠٤١ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ قَرْنًا فَصَلَّى عَنْهُ فَجُوشِ شَقَّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى
صَلَاةً مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَائِدُ فَصَلَّيْنَا وَرَأَوْهُ تَعَوُّا
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا يُجِزِلُ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُمْ
فَإِذَا صَلَّى فَأَنَّمَا فَصَلُّوا وَإِنَّمَا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا
فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَامَ بِمَعْرَاضِهِ لِمَنْ حِينَئِذٍ
فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَلَّالًا فَصَلُّوا جَلَّالًا
أَجْمَعُونَ قَالَ الْأَعْمَشِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَلَّالًا فَصَلُّوا
جَلَّالًا هُوَ فِي مَرْحُومَةِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّالًا وَإِنَّمَا خَلْفُهُ قِيَامُكُمْ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَاسْمَا يُؤْخَذُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ فَعِلَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَوْلُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَقْهُ مُسْلِمٌ إِلَى
تَحْمِيلِ وَرَأَى فِي رِوَايَةِ فَلَا تَقْتَضِيهِ عَلَيْهِ قَدْ اسْتَحْدَا قَامُوا

١٠٤٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَقَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ﷺ عَلَيَّ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُسَوِّدُنِي بِالصَّابُونِ فَقَالَ

اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابو بکر کو امامت کے لیے کہا جائے
تو ان دنوں جناب ابو بکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو
دوا دیوڑ کے درمیان ان کے سارے اس انداز میں مسجد میں تشریف
لے گئے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں
داخل ہوئے جب جناب ابو بکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے
پچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے بائیں طرف
بیٹھ کر نماز پڑھی اس وقت جناب ابو بکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا
کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابو بکر کی اقتدا میں نماز لگا کر رہے
تھے۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب
ابو بکر کتر کے فرائض ادا کر رہے تھے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو امام سے چلے اپنے سر کو اٹھا تا ہے اس کو اس بات
کا خوف یاد نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گودھے کے سر میں تبدیل
کر دے۔ (بخاری و مسلم)

دوسری فصل

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور
امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی متقدمی بھی
کرے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور جماعت مسجد میں ہوں تو تم بھی سجدہ
کو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جب کو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔
(اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب کو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہو گئی) (ابوداؤد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جس نے رنٹے الٹی کے لیے چالیس دن نماز باجماعت
اس طرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریر ہو تھانہ ہوئی تو اسکے لیے دوا آزادیاں لکھی
جاتی ہیں ایک آزاد و دوزخ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

مُرَدًّا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِكَ الْإِيمَانِ
فَكَثُرَتِ النَّاسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ حَقًّا
فَقَامَ بِهَا ذِي بَيْنٍ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا تَخَطَّانِ فِي
الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَقَا سَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى
ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَخَرَّقَ عَمَّا حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَائِمًا يَقْتَبِرُ فِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَبِرُونَ
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا
يُسَمُّهُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسُ الْمُتَكَبِّرِينَ

۱۰۴۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِينَ يَرْفَعُونَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
أَنْ يَحُولَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ
(متفق علیہ)

۱۰۴۴. عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْفَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَ
الْإِمَامُ عَلَى خَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ عَدِيَّتِهِ

۱۰۴۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعُوا فِي الصَّلَاةِ وَرَجُلٌ مُسْجُودٌ فَاسْتَعِذْ
وَلَا تَعْدُوهُ فَيَسْأَلُ مَنْ أَحْرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ أَحْرَكَ الصَّلَاةَ -
(دواۃ ابوداؤد)

۱۰۴۶. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِمَا أَرَبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يَدْرِكُ التَّكْبِيرَ
الْأَوَّلِيَّ كُتِبَ لَهُ بِرَّةٌ تَابَ بِرَّةً ثَانِيَةً بِرَّةً ثَالِثَةً وَبِرَّةً رَابِعَةً مِنَ
الْبِرِّاقِ - (دواۃ الترمذی)

١٠٤٤. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَوَّضَ قَاحِسًا وَصَوَّاهُ ثُمَّ رَأَاهُ
 فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَمِثْلَ أُجْرِهِ
 مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجْرِهِمْ
 شَيْئًا. (بَعْدَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

١٠٤١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
رَجُلَ يَصْبِرُ عَلَيَّ هَذَا أَيْصِلُنِي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ مَعَهُ - (رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَابْنُ مَرْجَانٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے گیا تو دیکھا کہ لوگ نماز سے غافل رہ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا سزا دے کہ اس کا عطا فرمانے کا وقت جتنا کہ نماز باجماعت ادا کرنے والوں کو ملا ہے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے وقت آیا جبکہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اس موقع پر سرکار نے فرمایا کوئی ہے جو اس شخص کو نماز لکھ کر اس کے تہائی کوئی کس اس موقع پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر اس کے ساتھ نماز ادا کر لی۔ (ابوداؤد)

طیبری فضل

١٠٤٩ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَخَلَّتْ عَلَى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرْضَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى لَقُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ فَقَالَ صَعُوبِي مَا أَمَرْتُ فِي الْيَوْمِ حَصْبِي قَالَتْ
فَقَعَلْنَا قَاغْتَسَلَ ثَمَّ دَهَبَ يَبْنُو قَاغْتَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ
أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَعُوبِي مَا أَمَرْتُ فِي الْيَوْمِ حَصْبِي قَالَتْ فَقَعَلْنَا
قَاغْتَسَلَ ثَمَّ دَهَبَ يَبْنُو قَاغْتَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ صَعُوبِي مَا أَمَرْتُ فِي الْيَوْمِ حَصْبِي فَقَعَلْنَا
ثُمَّ دَهَبَ يَبْنُو قَاغْتَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ
مُعْتَكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْأَلُونَ الْمَنَاءَ الْأَخْرَجُوا فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ إِنْ يَصْحَى بِالنَّاسِ فَأَنَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَ أَنْ تُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَتْ رَجُلًا رَافِقًا يَأْمُرُ

حضرت عید اللہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض کیا کہ ایک مجاہد سے روایت ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کی حالت بیان نہیں کرتیں تب آپ نے فرمایا کہ جب سرکار کی بیماری زیادہ بڑھی تھی تو ہر وقت آپ نے معلوم فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اور سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ لگن (بڑے برتن) میں پانی رکھو چنانچہ پانی رکھا گیا اور آپ نے غسل فرمایا اور جب مسجد کو جانے کا ارادہ کیا تو کمزوری کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی جب تھوڑے وقفہ کے بعد افاقہ ہوا تو پھر نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو حاضرین نے کہا نہیں پھر آپ نے پانی منگوا کر غسل فرمایا لیکن کھڑے ہونے سے قبل ہی غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو نماز کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا ابھی نہیں پڑھی ہے تو آپ نے پھر لگن میں پانی منگوا کر غسل کیا لیکن مسجد میں جانے سے قبل کمزوری کی وجہ سے غشی کی کیفیت ہو گئی دیر بعد افاقہ ہوا تو پھر آپ نے نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا یا رسول اللہ صحابہ مسجد میں آپ کے منتظر ہیں تاکہ نماز عشاء ادا کریں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم دیا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھا لیں چنانچہ خاصمہ نے اگر حکم نبوی جناب صدیق اکبر کو سنایا جناب صدیق اکبر چونکہ نہایت رفق القلب تھے اس لیے انہوں نے حضرت عمر سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ لیکن حضرت عمر نے

صَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِدَايِكَ صَلَّي
 أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَا مَرْثُطَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَجَدَنِي نَفْسِي خُفَّةً وَخَرِيرَةً بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا
 الْعَبَّاسُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّاسِ
 فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَخَفَّرَ فَأَوْعَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَخَفَّرَ فَقَالَ لَجِبَا فِي
 رَأْيِ جَنَابِكُمْ فَأَجَلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ ذَاكَ خَلْتُ
 عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ
 مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْثُطَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رَحْوَةً يَمَانًا
 أَتَكَرَّمَتْ شَيْئًا عَمَّا أَنَا قَالَ أَتَمَّتْ لَكَ الرَّحْلُ
 الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلَيَّ
 (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَاتِبُ مَنْ
 أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السُّجْدَةَ وَمَنْ قَامَتْ
 قِرَاءَةُ أَمْرُ الْقُرْآنِ فَقَدْ قَامَتْ حَاجَتُهُ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۱ وَعَنْهُ أَنَّكَ قَالَ الَّذِي يَرْتَفِعُ رَأْسَهُ وَيُخَفِّضُهُ
 قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا تَأْمِيسُهُ بِبَيْدِ الشَّيْطَانِ
 (رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

پہلی نفل

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي
 بِهِمْ
 (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کہ اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہذا ان ایام (صلوات) میں حضرت
 ابو بکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے آغاہ ہوا تو
 نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں
 سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق قریب نماز پڑھا رہے تھے
 جب حضرت ابو بکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو
 آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات
 سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو بکر کے پیلوں میں بٹھا دو۔ لہذا ان حضرات نے
 سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پیلوں میں بٹھا دیا اور حضور علیہ السلام
 بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس
 کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام
 کی علامت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان
 ذکر تو اب میں جناب سے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو اب میں
 نے اس کے بکریں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ میں اس دور میں شخص کا نام بتاؤں جو
 حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمائیے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع
 پالیا اس نے رکعت کو پایا اور جس کی قرأت میں سورۃ فاتحہ نہ گئی
 اس کا بہت سا ثواب بچوٹ گیا۔

(مالک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے)
 اپنے سر کو پٹے اٹھاتا اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت
 اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل
 پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جاگہ امامت
 کرتے تھے۔ (مسفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ
الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خَالٍ

نماز عشا ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آکر دوبارہ عشا کی امامت کرتے
تھے اور وہ انکے لیے نفل ہوئی تھی (یعنی پہلی نماز جو سرکار کی امامت میں ادا
کی تھی) (بیہقی و بخاری)

دوسری فصل

۱۰۸۴ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الشُّعْبِ
فِي مَسْجِدِ الْيَتِيمِ فَلَمَّا قَطَعُوا صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ قَرَأَ اَهُوَ
يُجَلِّسُنِي فِي اُخْرَى الْغُرَّةِ لَمْ تُصَلِّ مَعَهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
تُصَلِّ مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّكَ اَقْدَرُ صَلَاتِنَا
فِي رِجَالِنَا قَالَ فَلَا تَعْلَمُوْا اِذَا صَلَّيْتُمْ فِي رِجَالِنَا كَمَا
اَتَيْتُمْ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّ مَعَهُمْ قِيَامَتَنَا كَمَا
نَافِلَةٌ - (رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ فِي دَلَالَةِ الدُّعَاءِ وَالتَّحْقِيقِ)

حضرت زینب بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر رسول خدا
کے ساتھ تھا میں نے رسول خدا کے ساتھ مسجد خیف میں نماز فجر ادا کی نماز
سے فارغ ہو کر جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ شخصوں کو
بالکل آغوشہ بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ ان دونوں کو بلایا جائے جب وہ حضرت آدم
میں سفر میں حاضر ہوئے کہ انکا خوف سے بدن متحرک رہا تھا تو سرکار نے ان
دیانت کیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی چیز مانع رہی ہے ان دونوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے پہلے ہی اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی سرکار
نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کر چکے ہو اور مسجد میں اگر نماز
تیار پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ تحقیق یہ نماز اور دوسری آیتوں سے لیے نفل

تیسری فصل

۱۰۸۵ عَنْ بُسْبُورِ بْنِ مَجْلِسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي
مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَنَ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَرَجَعَ وَوَجَّهَ فِي مَجْلِسِهِمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ لَمْ تَكُنْ
بِرَسُولٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلِكُنِي كُنْتُ قَدْ
صَلَّيْتُ فِي آخِرِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا حُجَّتِ الْمَسْجِدَ وَكُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فَاصْبِرْ
الصَّلَاةَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَلَوْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ -

حضرت بسبور بن مجلس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ
کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان گئی سرکار
دو عالم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ
مجس بن مجلس ہوئے ہیں تو ان سے رسول خدا نے دیانت فرمایا یہ نہیں ہمارے
ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی بات مزاحم ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو مجس نے
عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی
اس موقع پر رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور
جماعت شروع ہونے والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو جب بھی جماعت
کے ساتھ نماز ادا کرو۔

(مالک و نسائی)

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّحْقِيقُ)

۱۰۸۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسِيدَةَ أَنَّ سَالِمَ
ابْنِ أَبِي النَّضَارِ قَالَ يَصْرِفُ لِحْدَانِي مَنَزِلَ الصَّلَاةِ
ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُفْعَلُ الصَّلَاةُ فَاصْبِرْ مَعَهُمْ
فَاجِدِي فِي نَفْسِي شَيْئًا حَيْثُ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ

اسد بن زید قبیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابوالیوب انصاری سے
معلوم کیا کہ ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں
نماز جماعت تیار ہوتی ہے۔ اور میں نماز جماعت ادا کرتا ہوں لیکن
دل میں محسوس ہوتی ہے۔ اس پر جناب ابویوب نے فرمایا

سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لَهُ سِتُّهُمْ جَمِيعٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ -

۱۰۸۷ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَكُنْتُ أَدْخُلُ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَالِإِنَّمَا فَقَالَ أَلَمْ تُسَلِّمْ يَا يَزِيدُ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ اسَلَّمْتُ قَالَ دَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ رَأَيْتُ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنَازِلِي أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَّهْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ كُنْ لَكَ تَأْوِيلَةٌ وَهَذِهِ مَكُونَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۸۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ رَجُلٍ سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَصْبَيْتُ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَذْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْأَيْمَانِ مَا قَامَ مَعِيَ مَعَهُ قَالَ لَهُ تَعْمَقُ قَالَ الرَّجُلُ أَيُّهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ ذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيُّهُمَا شَأْنًا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَوْلَى مَمُونَةَ قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَكُنْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۹۰ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَبْعُدُ لَهُمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حصہ ہے (مالک و ابو داؤد)

حضرت یزید بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام خیر ملائے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ میں مسلمان ہوں۔ تو سرکار نے فرمایا نہیں نماز باجماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی۔ تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو بلکہ جو تکبیر تم نماز ادا کر چکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز باجماعت میں شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ اب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ نہاری طرف ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سلیمان بن ابی حفصہ یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں پڑھتے ہیں ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبارہ نماز پڑھو (احمد و ابو داؤد و نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے۔ (مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَقَضَائِهَا

شہیدانِ واران کے فضائل

پہلی فصل

١٠٩١ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا فَبَلَّ الطُّهْرَ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ قَائِمَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضْءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ النَّجْوَرِ وَاهُ الْبُرُودِيُّ قَرَنِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَنَّهُمَا قَالَتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ صَلَّى اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا أَوْ فَرِيضَةً إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

١٠٩٢. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ
بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِمْ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِمْ قَالَ وَحَدَّثَنِي حُطَّةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْضِي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
جِئْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ.

مجلس

۱۰۹۳ - وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَخْرُفَ مِصْبَقِي رَكْعَتَيْنِ
فِي بَيْتِهِ - (مُسْنَدُ عَلِيِّ)

(عبدالغنی علی)

١٠٩٢ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِهِ
فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ
فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْوُضْءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترغیدی لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکعتیں بعد عشاء و دو رکعتیں صبح میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں اختصار کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

استغفر الله

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے پھر غرض کی نماز پڑھا کر دو رکعتیں گھر میں اگر پڑھتے پھر شام کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قِسْمَ رَكَعَاتٍ فَيُحِبُّ الْيُسْرَةَ
كَانَ يُصَلِّي قِيلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَقِيلًا كَوِيلًا قَائِمًا وَ
كَانَ إِذَا قَامَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ
إِذَا قَامَ قَائِمًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَامَ
الْفَجْرَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ
يُخْرِجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَوةَ الْفَجْرِ -

۱۰۹۵. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ يَكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَائِلِ أَشَدَّ نَعَامًا هَذِهِ
عَلَى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۶. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۹۷. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ أَقْبَلِ صَلَوةِ الْمَرْبِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ
فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَخُذَ هَا النَّاسُ شَيْءٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۸. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا فَكُنَا الْجُمُعَةَ
فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْخَرِجِ لَهُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ
أَحَدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا -

۱۰۹۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ
وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ -

۱۱۰۰. وَعَنْ أَبِي أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِمْ

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں در شمال ہوتے۔ اور کبھی کھڑے ہو کر
رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو
رکوع و سجدہ بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی
اسی انداز سے فرماتے۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے
مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر اگر فجر کی
امامت فرماتے تھے)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نوافل میں فجر کی دو سنتوں
رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں اگر کھینچ دینا دایمہ سے بہتر ہیں
(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ تین مرتبہ فرمایا اس کے
بعد فرمایا اس کے لیے بے جہا ہے ورنہ اس کو سنت ہو کہ وہ جاننا مناسب
نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں
سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن
اس میں ایک اور روایت کے مطابق فرماتا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ
ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے۔

دوسری فصل

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور
ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے یہ
اللہ تعالیٰ اس پر ناردوزخ حرام فرمادے گا۔ ۱۱۰۱ احمد۔ ابوداؤد و ترمذی
نسائی ابن ماجہ)

حضرت ابویوب الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں میں کہ جن کے درمیان

تَسْلِيمٌ تَعْتَمِدُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَعْتَمِدُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ بِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۲ وَعَنْ أَبِي نَعْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعُوا اللَّهُ أَهْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۱۰۳ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَهُ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَشْرُوكَةِ الْمُتَعَرِّفِينَ وَمَنْ يَجْعَلُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَاتٍ كَعَشِيرَتِهِمَا بَيْنَهُنَّ يُسْتَوِي عُنْدَ اللَّهِ لَمْ يَبْعِدْ دَرَجَةً مِنْهُ عَشْرَةَ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تُصَرِّفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ وَجَمْعُهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هُوَ مُتَكَرِّرٌ لِحَدِيثٍ وَصَحَّفَهُ جَدًّا -

۱۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً رُبِّيَ اللَّهُ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۷ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام نہیں ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے

ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعتیں (یعنی چار رکعتیں) پڑھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو گھنٹہ ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھنٹہ میں میرے نیک عمل پر چڑھوں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں (یعنی چار رکعتیں) سنت ادا کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اور جو ان کے مسلمانوں اور مؤمنوں سے تسبیحیں ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نماز عصر سے پہلے دو رکعتیں (یعنی چار رکعتیں) پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ حدیث عمر ابن ابی شعیبہ کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ اس میں قسم نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (یعنی چار رکعتیں) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مشاکی نماز اس

طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لاکر چار یا پھر کچھ نہیں پڑھی
ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادا بار النجوم سے مراد دو رکعتیں
قبل نماز اور دو رکعتیں ادا بار الجود بعد مغرب ہیں۔

(ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ فَكَانَ خَلَّ عَلَى الْأَمْسَلِ أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ
أَدْوَيْتَ رَكَعَاتٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبَارُ النَّجْمِ الرَّكَعَتَانِ قَبْلَ الْعَجْرِ
وَأَدْبَارُ النَّجْمِ الرَّكَعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ دو پہر کے
بعد نظر سے چنے کی چار سنتیں ادا کروا دیں ان چار رکعتوں کے برابر شمار
ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی
تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکارِ دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ)
ہر چیز کے سامنے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے
ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ عوار ہیں (ترمذی و بیہقی و شعب لابن ابی شیبہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد
کی دو رکعتیں کبھی قضا نہیں کیں (مستحق عید لیکن ایام بخاری کی اس طرح بھی نقل
کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذاتِ آدم کی قسم جس نے سرکار کو اس
عالم سے بایا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا)

حضرت مختار بن نفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو
انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر کے
بعد نماز کی نیت کرنا اور تکبیر تحریمہ کہتا تھا حالانکہ ہم غروب کے بعد مغرب سے
پہلے یہ سنتیں سرکارِ دو عالم کی حیاتِ ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں
نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو
انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا
اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے
جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے
ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نمازوں کی

۱۱۰۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزُّوْلِ ثَلَاثٌ
بَعْدَ الْبُحْرِ فِي صَلَاةِ الشَّعْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ
حُسْبُهُ اللَّهُ يَكُ السَّاعَةِ ثُمَّ قَدْرُهُ يَنْفَعُهُمْ ظِلُّهُ عَيْنِ
الْيَمِينِ وَالشَّمَايِلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُمَّ مَا يَخْرُجُونَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۱۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مَتَّقْنِ عَلَيْهِ
فِي رِقَابَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي فِيهِ مَا تَرَكَهُمَا
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۱۱۱۱ وَعَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ نَفِيلٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ عَنِ السُّنَنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ
يَقْرَأُ الْآيَةَ صَلَّى صَلَاةً بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَصَلِّي عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ
عُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُهُمَا قَالَ كَانَ
يُؤَاتِيَانَا مُصَلِّيَهُمَا فَكُنَّا يَأْمُرَانَا وَلَمْ يَنْهَانَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ
بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَأَ بِرُكُوعَيْنِ فَزَكَّاهُمَا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى
إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ

الصلوة قد صليت من كثرة من يصليها -

(رواہ مسلم)

۱۱۳۳ وَعَنْ مُرْقِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ
الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ لَا أُعِيْبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمِيْمٍ زَكَمَ زَكَمَتَيْنِ
قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَلُهُ عَلَى قَدْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ
قَالَ الشُّغْلُ -

(رواہ البخاری)

۱۱۳۴ وَعَنْ كَتَّابِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْأَشْهُمِ هَلْ فَصَّلَى فِيهِ
الْمَغْرِبَ فَلَمَّا أَقْبَضَ صَلَاتَهُمْ رَأَوْهُ يَتَوَضَّعُ بَعْدَهَا
فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبَيْرِتِ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى
الترمذي في حاشيته قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي
الْبَيْرِتِ -

۱۱۱۵ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
حَتَّى يَقْرَأَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - (رواہ ابو داؤد)

۱۱۱۶ وَعَنْ مُدَّخُولٍ يُبَلِّغُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ
يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَوَى أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ رُفِيعٌ صَلَاتُهُ
فِي رَكْعَتَيْنِ مُؤَسَّرَةٌ -

۱۱۱۷ وَعَنْ حَدَّثَنِي نَحْوُهُ دَرَادَ كَانَ يَقُولُ يَحْتَلُوا
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْكَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ
رَدَاهُ دَرُزِيُّ بْنُ دَرُزِيِّ الْقِبْلِيُّ رَوَاهُ رُفِيعٌ وَنَحْوُهُمَا فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۱۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ إِنْ تَأَنَّفَ بَرَحَ حَبِيرٌ
أَدْبَكَ إِلَى النَّاسِ يُسَلِّمُهُ عَنْ مَنَى عَمْرَاهُ مِنْ مَعَارِدِهِ
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَ الْجُمُعَةِ فِي الْبَيْتِ مَرَّةً

کثرت کے سبب یہ گاہ کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ
رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرشد بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ جونی کے پاس
آیا اور اس نے کہا میں آپ کو ابی تیمم کے اس عمل سے تعجب میں نہ دلاؤں کہ وہ
مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکار
دو عالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا
بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی مشغولیت)۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز نبی عبد اللہ شہل کی مسجد میں پڑھی سرکار
نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل) پڑھتے ہیں
پھر وہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے ابو داؤد
لیکن صاحب ترمذی و نسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ
نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز
(رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کرلو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا
کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرات فرماتے تھے
کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت محول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منقطع
راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے
مغرب کے بعد بغیر تلاوت کے دو یا چار رکعت نماز سنت یا نفل ادا کی تو اس کی نماز
عیقین میں بلند کی جاتی ہے۔ (محول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بھی مذکورہ بالا احادیث سے روایت کرتے ہیں اس واقعہ کے ساتھ
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو
کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں (درزی بن داری) ان دونوں حدیثوں کو روایت
کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے م

حضرت عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی نے مجھے نہیں جناب سائب کے
پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو یہ صریح نماز پڑھتے ہوئے
دیکھا ہے اسکے بارے میں کیا کریں تو انہوں نے فرمایا ہمیں نے حضرت امیر معاویہ کی خدمت میں

فَلَمَّا سَلَّمَ أَلَامَهُمْ فَدَخَلُوا فِي مَقَاتِلِهِمْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا خَلَّ
أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تُعَذِّبُنَا فَعَلَيْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ
فَلَا تَهَيِّئْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكْمُلَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْرَكَ بِذَلِكَ أَنْ لَا تُصَلِّ
بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكْمُلَ أَوْ تَخْرُجَ -

روايت

١١٩ وَعَنْ عَطَايَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى
الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ نَعَدَ مَرَّصَتِي زَلْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ
فَيُصَلِّي أَرْبَعًا وَلَئِنْ كَانَ بِأَلْحَمْدِ يَتِمُّ صَلَاتِي الْجُمُعَةَ
ثُمَّ يَجْعَلُ بَيْنِي بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتِمُّ زَلْعَتَيْنِ وَلَوْ يُصَلِّي فِي الْحُجَّهِ
فَتَوَيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهُ دَوَاهُ أَبُودَادَةَ رَفِيقِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ
رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَلْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا -

مقصود یہ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جب حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے قوم میں اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھائی، تو انہوں نے کہا: "یہ سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے؟" گھر پہنچے تو فرمایا: "میرے بھائی! تم نے جو سنتیں پڑھیں، ان کے بعد میں بھی پڑھوں گا۔" اس کا اعلان کرنا یہاں تک کہ تم باقی کرو یا مسجد سے باہر نکالو کیونکہ رسول اللہؐ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا نہ گفتگو کر کے اس میں تفصیل کروں یا مسجد سے باہر آجائیں۔ (مسلم)

حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز مکرمین (خانہ کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے اُگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اُگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن جب بدینہ طیبہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گنجر جاتے اور بقیہ نماز گھر میں ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی عمل رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جب کے بعد آپ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں)

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت ہمارے بیان

سید افضل

١٢٠ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ - قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ بَيَّنَّ أَنْ يُقْرَأَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ أَحَدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَيُكَبِّرُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدَرُ مَا يُقْرَأُ أَحَدُ الْخَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا اسْكَنْتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ قَدْ كَمَرَتْ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيُحْذِرُهُ مُتَعَفِّفًا عَلَيْهِ

۱۱۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى رَأَى النَّجْرِيَّانِ كُنْتَ مُسْتَبْقِيَةً حَذَّ شَيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور دوسری ایک رکعت پڑھتے اور اس کے بعد کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں تلاوت کرے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہو جائے اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ صبحہ سے سر اٹھاتے تھے اور اُن کے دو رکعت نماز (سنت) مختصر اور فرماتے تھے اور پھر دہنی کوٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور جب فجر کے لئے آواز دیا جاتا تھا تو اُٹھتے تھے۔

وہمیں علی

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوں تو قر مجید سے باتیں کرتے دیر نہ خود

فَلَا امْطَجِعَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْعَجْرِ امْطَجِعَ عَلَى يَشْقَى الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعًا مِنْهَا الرَّكْعَةُ وَرَكَعَتَا الْعَجْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ وَعَنْ مُسْرُوَيْ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَثَمَنٌ فَلِأَخَى عَشْرَةٌ وَثَمَنٌ سَوَى رَكَعَتِي الْعَجْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي أَحْتَسِمَ صَلَاتُهُ بِرَكَعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُفِئْتِهِ الصَّلَاةَ بِرَكَعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ أَوْ بَعْضُهَا قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَآخِثَلَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتَّى حَتَمَ الشُّعْرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْهَدْيَةِ فَأَطْلَعَ شَأْنَهَا ثُمَّ سَبَّ فِي الْبَقْعَةِ ثُمَّ كَوَّضَهَا وَسُوءَ حَسَبَ بَيْنِ الْوُضُوءِ لَمْ يَكُنْ وَدَقَّ أَهْلَكُمْ فَتَقَامَ فَصَلَّى قَعْمَتٌ وَكُوضَاتٌ قَعْمَتٌ عَنْ كِبَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَذَانِي عَنْ

يَمِينِي فَقَتَا مَثَّ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعًا ثُمَّ امْطَجِعَ ثُمَّ مَرَحْتُ نَعْمَ وَكَانَ إِذَا قَامَ رَكَعًا

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دہن کر لیتے کہ آرام فرماتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں ستر رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات سوایا رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ صفیرہ بنتہ کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اپنی خانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تھائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہ گئی تو سرکار اٹھتے اور نماز کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ایک ایک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف لیل و نهار میں صاحبان عقل و شعور نے نشانیاں ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو خدا عزوجل سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے میں بھی وضو کر کے سرکار کے راتیں بجانب اگر قاعد کے کھڑے ہوا تو سرکار نے برا کان پڑا اور مجھے باتیں سے دہن کر لیا کہ کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آرام کرنے بیٹھے

قَدْ تَدْرِكُكَ بِالنَّصْلَةِ فَصَلِّ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا
وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَائِلِي نُورًا
وَقُوَّتِي نُورًا وَنَجْهِي نُورًا وَأَمَانِي نُورًا وَخَلْقِي نُورًا
وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِي لِسَانِي نُورًا وَذَكَرَ
وَعَصِي وَنَجِي وَدَجِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي مُنْقِ عَلَيْهِ
وَفِي رِجَائِي تَهْمًا وَاجْعَلْ فِي لِقَائِي نُورًا وَاعْفُ عَنِّي
نُورًا وَفِي أُخْرَى لِي سُلَيْمُ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا۔

۱۱۲۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقِظَ فَسَرَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ
إِنِّي خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَتَّى خَلَعْتُ السُّورَةَ ثُمَّ
قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالزُّكُوفَ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ قَامَ حَتَّى لَعَنَهُ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَتْلُو
رُكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْأَلُكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ كَذَلِكَ
ثُمَّ أَذْكَرُ ثَلَاثَ۔ (رواه مسلم)

۱۱۲۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْيُحَنِّي أَنَّهُ قَالَ
لَا دُمُوعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَكَلَّةُ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَوِثَتَيْنِ
كُلُّ ثَلَاثَيْنِ خَوِثَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَذْكَرُ
فَإِنَّكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعُ مَرَّاتٍ
هَكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحَصِينِيَّةِ
وَمَوْطِئِ تَابِلِي وَسُيُنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأَصَوَّلِ۔

۱۱۳۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَلَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا۔
(متفق عليه)

یہ روایت اس کی ایک طرح سے عطا فرمائی ہے اور اس کی ایک طرح سے عطا فرمائی ہے

اور سو گئے اور ان کے سونے کا احساس مطرح ہوا کہ خزانوں کی آواز گونے لگی کیونکہ
جب سرکار گری نیند سوتے تو خزانوں کی آواز آتی تھی لیکن جب جناب ہلال کی
اذان کی آواز آئی تو گھٹے اور بغیر تجدید و منو کے نماز ادا فرمائی آپ عطا میں یہ
الفاظ استعمال کرتے تھے۔ عطا فرمادے میرے قلب کو متور فرما میری آنکھوں کو روشنی
میری سماعت کو نور کر لیے۔ دانتے بائیں اور نیچے آگے پیچھے ہر طرف نور آیت
عطا فرما اور بعض مفسرین نے یہ منافعی کیا ہے کہ میری زبان میں نور عطا فرما
اور بعض روایت کے مطابق کہ میرے پٹھوں کو رشتہ خوں بالوں اور کھال میں نور آیت
عطا فرما متفق حدیث میں بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح آیا ہے کہ میری
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب رسول خدا کے در
سراقدس میں گزار دی۔ جب سرکار نیند سے بیدار ہوئے تو مسواک کی اور وضو

کیا اور اس دوران آپ نے آیت ان فی خلق السموات سے آخر سورہ تک
تعدادت فرمائی اس کے بعد دو رکعت کی نیت باندھی اور طویل رکوع و سجود
کے ساتھ نماز مکمل کی اور نماز سے فارغ ہو کر ایسی گری نیند سوتے کہ سونے
میں غرائے مٹھتے گئے پھر اٹھے مسواک اور وضو کیا آیت پڑھی اور طویل نماز پڑھی
کہ سو گئے پھر اٹھے اس طرح تین مرتبہ عمل کر کے آپ نے پھر رکعت پڑھیں پھر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں
نے سوچا کہ میں سرکار کی رات کے وقت کی نماز کو دو رکعتوں کا راوی کہتے ہیں
کہ سرکار جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے دو رکعتوں کی نیت باندھی
جو مختصر اکیس اسکے بعد پھر دو رکعتیں ادا کیں بہت زیادہ طویل تھیں راوی نے
نماز کے لمبا ہونے یعنی طویل کا لفظ تین مرتبہ استعمال کیا ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں
جو طویل تھیں کہ تم تیس اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جو طویل تھیں پھر تین
اس کے بعد پھر دو رکعتیں آخری دونوں سے مختصر ادا کیں ان رکعات سے
فارغ ہو کر تڑپڑھتا اس طرح کل تیرہ رکعات پڑھیں (لیکن امام نے اس
امضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دو رکعتیں ان پر
مرتبہ کے علاوہ تھیں۔ افراد حمیدی۔ موطا امام مالک۔ سنن ابوداؤد۔

جامع الاصول)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ کی عمر شریف
زیادہ ہوئی اور بدن بھی بھاری ہو گیا تو اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے
(متفق علیہ)

۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
الْعَظِيمَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُعْصِلِ عَلَى
ثَلَاثِينَ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ الْخَيْرُ مِنْ خَمْسِ
الَّذِي خَانِ وَعَمَّ يَسَاءَ لَوْنٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدرد
منزلت میں ملتی جتنی سواری میں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ جمع فرماتے اور
تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ایسی بیس سورتوں کا ذکر کیا جو ابتدا مفصلات
سے ہیں جن کی ترتیب (علیہ السلام مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سواریں
ایک رکعت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سواریں تم خان اور سورہ نبا
علم قیسا لون ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۳۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ تِلْكَ أَدْرُ
الْمَكْرُوبَاتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَافِرِينَ وَالْعَظِيمَةَ ثُمَّ سَمِعَهُ
قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رُكْعَةً فَكَانَ رُكْعَةً تَحْوَاهُ مِنْ قِيَامِهِ
فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكْعَةٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَمَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ تَحْوَاهُ مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ
يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ تَحْوَاهُ مِنْ
قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَمَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فَيَمُاسِيَتُ
السُّجُودَيْنِ تَحْوَاهُ مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ
لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقْرَةَ وَالْإِنشِرَافَ
وَالنَّاسِ وَالْمَائِدَةَ أَوْ الْكَافَرَةَ شُعْبَةَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو بحیر تحریر میں ترتیب
کھنے کے بعد اللہ کی بزرگی بڑائی۔ ملک اور علیہ کا ذکر کرتے اس کے بعد
سبحانک الہم پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے
اور آپ کا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے
کے بعد مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی
رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام کرب کریم کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ
کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ
پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان آتنا ہی وقفہ کرتے
اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکعتیں پڑھتے جن
میں سورہ بقرہ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انفام کی تلاوت کرتے۔
(ابوداؤد)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ
لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ
مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ
الْمُقْتَدِرِينَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا
اس کا نام غافلین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی
قرأت کے مطابق قیام کرے اس کا نام قاتیلین طاقت کی نمونہ میں لکھا جائیگا اور
جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اس کا نام کثرت سے ثواب حاصل
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی اہستہ قرأت
کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِللَّيْلِ بِرُكْعَةٍ طَوِيلًا وَيُخَفِّضُ
كَلِمَةً
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں آٹنی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھے والا آپ کی آواز سننا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمتِ مقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اسے ابوبکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو مسکوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا اس موقع پر سید عالم نے فرمایا اسے ابوبکر تم آواز دھڑی بلند کرو اور اسے عمر تم آواز کو تقویٰ ایست کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ خلافتِ اربعہ) انیس غراب سے تو نیچے بندے ہیں اور اگر تو اکل مغفرت فرمائے تو تیری ذات عزت و حکمت وال ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ دو تقویٰ پراگشیں کر دے ایست جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدَرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ - (رواهُ ابوداؤد)

۱۱۳۶ وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ (إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لَيْلَةً فَاذًا هَوْرِيًّا يَبْكُو تَصَلِّيَ دُحُوخَ خِفِضٍ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِهِمْ وَهُوَ يَصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اسْمَعْتُ مَنْ تَأْتِيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لَمَرَّ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفِظْ الْوَسَّانَ وَالْهَرْدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لَعَنَّا خِفِضُ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا - (رواهُ ابوداؤد وروى الترمذی في تحفة)

۱۱۳۷ وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِ أَمْسِيحَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّ نَحْنُ بَعْضُكُمْ نَمُوتُ بِعِبَادَتِكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ قَرَأْتُكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - (رواهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصْبَحَ أَحَدُهُمْ وَكَانَ فِي الْفَجْرِ فَلْيَسْطِجِعْ عَلَى سَمْعِهِ - (رواهُ الترمذی وَاَبوداؤد)

۱۱۳۹ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْكَوْكَبِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ السَّاءُ لَمَّا كُنْتُ فَاتِي حَيٍّ كَانَ يَغْرُمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَغْرُمُ لَمَّا أَتَيْتُ الصَّارِخَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب علی کو سنا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر بلا موت کی نذر میں نے کہا کہ موت آپ مسجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغِ بانگ دیتا۔ (مسند علی)

۱۱۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مَصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ تَارَةً إِلَّا رَأَيْنَاهُ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۱ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَآتَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ لَا رُفْقَيْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْبُشَاةِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اخْطَبَجَهُ هَوِيًّا وَتَمَّ اللَّيْلُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَظَنَّنِي الْأُتَى فَقَالَ رَبِّمَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَاطِلًا حَتَّى يَكُنَّ الْإِبِلُ لَا تُخَلِّفُ الْبَيْعَاءُ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي فَوَاضَيْتُ نَأْسًا مِمَّنْ يُسَوِّغَانَا ثُمَّ أَخَذَ عَنِّي قَدَحًا مِنْ إِحَادِقِهِ عِنْدَ نَأْسٍ قَامَتِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى قَدْ نَامَ ثُمَّ اخْطَبَجَهُ حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْ رَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَقَلَّ مَرَّةً وَقَالَ وَبِئْسَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَوِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوْتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّى ثُمَّ يَبْسُوقُ قَدْ نَامَ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ رَمَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَعَثَّتْ قِرَاءَةً قَدْ قَرَأَهَا هِيَ ثَلَاثُ قِرَاءَةٍ مُتَعَدَّةٍ حَقًّا حَقًّا.

قِرَاءَةُ الْبُحَاةِ وَدَا الْبُحَاةِ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہے یا نہیں چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔
(نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندھا کی قسم چاہتا تھا کہ میرا درد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں۔ عمر یعنی مشاوی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کر وٹ پڑے بہت دیر آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت هذا باطلا سے لا تخلف البعدا تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سوتے اور بیدار ہوتے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔
(نسائی)

حضرت یحییٰ بن مسک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا ہر چھ حصہ ہر حصہ کے بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھتی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر انہوں نے سرکار کی قرات کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں فرمایا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

۱۱۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَوْلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ الْجَنَّةُ الْحَقُّ وَ النَّارُ الْحَقُّ وَ النَّبِيُّونَ الْحَقُّ وَ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ النَّاسِ وَ الشَّاعَةِ الْحَقُّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْتَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أَتَيْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدْ مَنُوتُ وَ مَا أَخَرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَفْتَأَعْلَمُ بِمِيقَاتِي أَنْتَ الْمُعْتَدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلَهَ عِوَضُكَ - (مُسْتَفْعَى عَلَيْهِ)

۱۱۴۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَقْبَلَتْهُ صَلَاتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ قَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۱۱۴۵ وَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَعَّازَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ بخاری) تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا علم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق میں سائے نبی اور محمد مصطفیٰ بھی حق ہیں اللہ قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اس کا لایا اور تجھ پر ایمان لایا۔ تیرے اور پھر کو اور تیری جانب رجوع کیا تیرے لیے دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سائے کا تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوند امیر سے اگلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور نیچے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(مُسْتَفْعَى عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوند! حضرات جبریل، میکائیل و اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(اسلم)

حضرت عبادہ بن صامی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْنِنِي أَزْوَاجَ ثَمَرٍ دَعَا
اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَمَّنَا وَصَلْتُمْ مُلَوْنَةً
(رَدَّاهُ الْبَغَارِيُّ)

دوسری فصل

۱۱۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ لِي وَنَجِي دُائِمًا
رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِمْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ
هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ كَدُّكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَقَّابُ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ
عَلَا هَذَا فَيَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ إِلَّا أَعْطَاهُ
اللَّهُ رِيَّاحَةً - (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۹ وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْتَرِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ مَا لَيْتَنِي عَنْ
شَيْءٍ وَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ
اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمْدًا لِلَّهِ عَشْرًا وَقَالَ مَجْنَانُ
أَنَّهُ وَبِحَمْدِكَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
عَشْرًا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَشْرًا وَهَكَذَا اللَّهُ عَشْرًا ثُمَّ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَقْتَرِحُ الصَّلَاةَ -
(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

خداوند اترے سوا اور کوئی معبود نہیں تو کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے
ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوند اتو پاک
ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود
نہیں اللہ بڑا ہے اور عباد کی قوت اور گناہ سے وہی اللہ کی مدد پر منحصر ہے
راہی کہتے ہیں اس کے بعد کہتے۔۔۔ خداوند امیری مغفرت فرمادی کہتے
ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ
تھا کہ جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے: خداوند ا
تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے خداوند ا تیری حمد کرتا ہوں اور
گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں خداوند امیر ہے
علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کبھی نہ ڈال دے اپنی طرف
سے مجھ پر حسد کو نازل فرما بیشک تو بہت عطا فرما نبیوالا ہے۔ (ابوداؤد)
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا نہیں جسکوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار
ہو کر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا
ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت شریک بن ہزرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سب سے
پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو کبھی
تک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سرکار شب میں بیدار ہو
کر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تسمیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسمیع و تہلیل
کرتے دس مرتبہ سبحان الملك القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے
دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوند ا
میں دنیا کی شگلی روز قیامت کی شگلی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں
اس کے بعد نماز شروع کرتے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرْتَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبْرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْسِهِ وَرَدَاءِ التَّوَمِينِ وَأَبْرَدَاؤِ النَّسَائِ وَرَدَاءِ الْبُرْءِ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا فِي آخِرِ الْعَوِيَةِ ثُمَّ يَقُولُ -

۱۱۵۰ وَعَنْ رَجَبِ بْنِ كَعْبٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ حُجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّمِ الْهَوِيِّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيِّ رَدَاءُ النَّسَائِ وَاللَّوَمِ فِي نَحْوِهِ قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام اکبر اور تیرا تہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا پاک ہے پھر اللہ سمیع و علیم کے راندہ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے دوسروں تکبر اور سرکھانے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی نسائی لیکن صاحب بوداؤد نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ حضرت رجب بن کعب اسکی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ کے قریب رات کو گزارتا تھا جب آپ نماز کے لیے اٹھتے تو میں آپ کے یہ کلمات سنا کرتا اللہ رب العالمین جو عالموں کا بانی والا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی یا کی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

عبادت شب کی ترغیب

بَابُ التَّخْرِيطِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

پہلی فصل

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمٍ رَأَى أَحَدَهُ إِذَا هُوَ تَامَ ثَلَاثُ عُصَيٍّ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ كَيْلٌ عَوِيلٌ فَإِنْ قَدْ قَرَأَ اسْتَيْقَظَ ذَكَرَ اللَّهُ أَحَلَّتْ عُقْدَةٌ قَرَأَ تَوَضَّأَ أَحَلَّتْ عُقْدَةٌ قَرَأَ صَلَّى أَحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاصْبَحَ كَيْشًا كَيْبَ النَّفْسِ وَلَا أَصْبَحَ خَيْبَتِ النَّفْسِ كَسَلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۲ وَعَنِ الْمُخَيْرِقِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَضَّعَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ یہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سو تارہ لیکن جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اٹھتا ہے ورنہ نصیبت النفس اور مست است اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیر پاں پر دم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ

هَذَا وَقَدْ عُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ مَا زَالَ تَأْتِيهِ حَشَى
أَصْبَحَ مَا كَانَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ الشَّيْطَانُ
فِي أُذُنِهِ أَوْ كَانَ فِي أُذُنَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَتْ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةً ذَرَعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَرَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ
الْفَيْنِ مَنْ يُوَفِّقُ صَالِحِي الْمَجْرَاتِ يُرِيدُ أَرْوَاحَ
يَكُنِي يَصْلِيَتِ رَبِّكَ كَالْيَسِيَةِ فِي الدُّنْيَا عَالِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ لَيْلَةٍ يُقَالُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ سِتِّينَ مَرَّةً يَنْفَعُ ذَلِكَ الْكَفَّيْلَ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ
يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ
يَسْتَعِذُّ مِنِّي فَأَعِيزَهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي بَيِّنَاتٍ لِمُسْلِمٍ
مُسْلِمٌ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأُ مِنْ بَيْتٍ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ
فَلَوْ بِرَحْمَتِي يَنْفَعُهُ الْفَجْرُ -

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ حَمَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يَأْتِيهَا رَجُلٌ
مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ وَكَانَتْ الْغِيَا إِلَى اللَّهِ حَبِيبًا مَا دَاوُدَ كَانَ يَتْلُو
يُصَلِّ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَ دِيْنَامِ مَسْمُومَةٍ وَيَصُومُ
يَوْمًا وَيَقْطُرُ يَوْمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَعْمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے
ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں مگر گزار بندہ نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے
ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں
اُٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کا نام میں یا اشک
راوی (دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر رہا ہے) - (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے نماز کی اور کھڑے ہوئے وہ ذات جس نے آج کی شب کھٹے
بھلائی گھرانے نازل فرمائے ہیں اور کھٹے فٹے اترے ہیں ان خود والوں کو کھٹے
جھٹے یعنی امہات المؤمنین کو تاکر وہ نماز پڑھ لیں دنیا میں کچھ سے پہننے
والیاں اکثر آخرت میں تنگی ہوں گی۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر رات
رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول و رحمت فرماتا ہے اور جب تہائی
رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس
کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا
کروں کون ہے؟ جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسکو بخشوں (متفق علیہ)

لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت
پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے؟ جو قرض سے اسکو جو فقیر ہے اور دنیا ظالم بیان
حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ
رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان نہ مگر اس میں
اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی
ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نماز
میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں
حضرت داؤد کے روزے ہیں وہ آدھی رات سوتے تھائی رات قیام کرتے
رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے ایک دن روزہ رکھتے دوسرے
دن انظار کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَهْلَ اللَّيْلِ دُعَايَ الْخَيْرَةِ ثُمَّ قَالَ
كَانَتْ لَهَا حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهَا فَخَضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْمُرُ كَرَانَ
كَانَ عَمَّنْ النَّبِيِّ آءِ الْأَوَّلِ حُجْبًا وَثَبَّ قَائِمًا فَخَضِيَ عَلَيْهِ
الْمَاءَ وَلَمْ يَكُنْ جُلْبًا ثُمَّ صَلَّى الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْغُصْنَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اول رات میں سو جاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار
رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے
تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول تہجد کی اذان کے وقت غسل کی
ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے روز و منہ کرتے اور در رکعت
ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَمَةِ اللَّيْلِ فَإِنَّهَا دَأْبُ الصَّالِحِينَ
فَبِكُمُوهَا وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِقِسِيَّاتِ
مَنْهَاةٍ عَنْ الرِّثْوَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے
بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا
سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلٍ مَعَهُ
الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيُ وَالْقَوْمُ إِذَا اصْغَرُوا فِي
الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا اصْغَرُوا فِي قَوْلِ الْعُدُوِّ لَدَاهُ فِي شَرِّهِ الشُّنْثَى
۱۱۶۱ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کلین شخص
میں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) اور لوگ بڑبڑا
کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد میں (اسلام) سے لڑنے کے لیے
صف بندی کریں (شرح السنہ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبِيدِ
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مَعَهُ
يَنْ لَكَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ سَاعَةٌ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ
هَذَا أَحَدُ حَسَنٍ صَحِيحٍ قَرِيبٍ (سَنَادًا)

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ رات کے نصف اخیر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب
ہوتا ہے اگر تم میں یا استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت
اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی) اس حدیث کو حسن صحیح
قریب بتایا ہے۔

۱۱۶۲ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعُوا اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ
أَيَّامُ امْرَأَاتِهِ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دُجُوبِهَا
الْمَاءَ نَجِّمُ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ
أَيَّامُ امْرَأَاتِهِ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دُجُوبِهَا
الْمَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز
ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی
تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے لگا کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے
جو خورات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر
وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینے لگائے (ابوداؤد و نسائی)

۱۱۶۳ وَ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ دَرْدُ الشُّكْرِ
الْمُتَكُونَاتِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری
نصف حصہ کی اور فرمائی نماز کے بعد کی۔ (ترمذی)

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبَّحْهُ أَوْصَلِّ رَكَعَتَيْنِ جَوْشِعًا كَوْنًا فِي اللَّيْلِ كَوْنًا
وَاللَّيْلِ أَكْبَرًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
۱۱۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أَقْبَتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَحَبُّ
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)
۱۱۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ
كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ
أَخِيرِ اللَّيْلِ أَقْبَطَ أَهْلَهُ لِلَّهِ لَوْ يَقُولُ كَقَوْلِ الْقَوْلِ
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآيَةِ وَأَمْرٍ أَهْلَكَ يَا لَسَلْوَةَ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِيضًا نَحْنُ نَسْأَلُكَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

پہلی فصل

عمل اور میانہ روی

۱۱۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْطُرُ مِنَ الشَّهِوَةِ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يَصُومَ وَمِنْهُ
شَيْئًا وَيَصُومُ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يَقْطُرَ مِنْ شَيْئٍ أَذْكَانَ
لَا تَسْأَلُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا
تَأْتِيَا إِلَّا رَأَيْتَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
۱۱۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَلَنْ تَكُنْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۱۴۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ دَاوِمِ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا
يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۱۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَظَاطَةً فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَتَعَمَّدْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دو دنوں نماز پڑھتے ہیں یا لا شک (ہاں) ہر ایک انہیں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے
تو ان دونوں کے نام ذکر کر لیا جائے مردوں اور ذکر کر لیا جائے عورتوں میں کچھ دیکھئے: نے جب
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رات
کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ قرآن پر عمل
کر لیا جائے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (یعنی در شعب الایمان)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب
رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد کچھ رات کو اہل در
عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو، پھر اس آیت کی تلاوت کرتے
ترجمہ: اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو ہم تم سے رزق طلب نہیں
کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے
ہے۔ (مالک)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ
مہینہ بھر تک افطار کرتے اور ہمیں یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ اب روزہ نہیں
رکھیں گے لیکن جب روزہ رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ اب روزہ
دن کیلئے ہی افطار کریں گے اور اگر تم پہچانتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا
دیکھو تو دیکھتے تھے اور ساتھ ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھتے تھے۔ (بخاری)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کو اعمال سے زیادہ محبوب ان پر ملاومت ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی کر لیں
نہ ہوں (متفق علیہ)
حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں
ہوتا یا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)
حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تک تم
ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو تو روزہ جب سستی طاری ہو تو
رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَتَّبِعُ فَلْيَرْقُصْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النُّومُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسِبُ نَفْسَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الدِّينَ يُسْرُ وَلَكِنْ يُشَادُّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَرِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا أَوْ لَا تُبَشِّرُوا بِالنَّعْتَةِ وَالزُّجَّةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلَاجَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۴۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَرَ عَنْ حَرْبِهِ أَدْعَنْ شَيْئًا مِمَّنْ قَفَرَاهُ فَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَجْرِ وَصَلَوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَدَّاهُ مِنَ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۴۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَايِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَحُلِّيْ جَنَّتْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَوةِ الرَّحِيلِ قَائِمًا قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّيْتَ قَائِمًا فَكَأَنَّهُ نَصَبُ أَحَبِّ النَّاسِ وَدَمْ مَنْ صَلَّيْتَ تَائِمًا فَكَأَنَّهُ نَصَبُ أَحَبِّ النَّاسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَائِمًا وَدَعَا اللَّهَ حَتَّى يَذْرُوكَهُ النَّعَاسُ كَثُرَ ثَقَلَبُ سَاعَةِ مَوْتِ النَّبِيِّ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا أَحَبَّهُمْ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں کھل ہونے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی غیند پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اوجھڑا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بدو مار لے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دین اسلام آسان ہے اور کئی دین میں سمجھی نہیں کرتا مگر دین اس پر علیہ حاصل کرتا ہے لہذا امتداد اختیار کرو طاعت و نیت کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البشر) صبح شام اور رات کے اخیر معتد میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کا کل وغینہ یا اس کا کچر حقہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان کھل کرے۔ تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے ہر وقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھ لو۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پاک و عاف حالت میں لیٹ کر نماز ادا کرے اور اسکو غینہ آجائے تو وہ رات میں کسی وقت کھڑے ہوتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی اجر مانگا کر

تو اللہ اس کو عطا فرماتا ہے اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن مسعود کی روایت سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ کیلئے دو افراد کے ہاتھ میں تمبھ کا انظار فرمایا ہے ایک تو وہ جو مسجد کے موسم میں نرم بستر اور نماز کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتہ دیکھو یہ شخص نرم بستر نماز اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) اور سزا دینے والے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو میرا انعام کی نعمت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

إِنَّ أَحَقَّ عِلْمًا أَنَّهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ -

۱۱۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ تَمَارَعَنَ دَوَاطِيمَ وَلَا خَافَهُ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَأَهْلِيهِ الْفُتُورُ فَيَقُولُ اللَّهُ بِكَ شَكِيرًا أَنْظَرُوا إِلَى عَبْدِي فِي شَأْنِ عَنْ فِرَاشِهِ دَوَاطِيمَ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِلًا عَبْدِي وَرَجُلٍ غَرَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتَّهَمَ مَعَهُ أَهْلِيهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِثْمِ هَذَا وَمَا كُنْتُ فِي التَّوَجُّعِ فَجَرَعْتُ حَتَّى هَرَيْتُ دَمَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ بِكَ شَكِيرًا أَنْظَرُوا إِلَى عَبْدِي رَغْبَةً رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِلًا عَبْدِي حَتَّى هَرَيْتُ دَمَهُ رَدَّاهُ فِي شَرِّهِ الشُّكْرِ -

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز کو اچھی ہے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں اپنا ہاتھ سرکار کے سر مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اے عبد اللہ میں تم کو کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز اچھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز اور افرار رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد -

حضرت سالم بن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام یا تالوگوں کو اس شخص کی بات کا سلام ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور میں آرام پہنچاؤں (ابوداؤد)

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نَصِفُ الصَّلَاةَ قَالَ فَأَنْتَ تَوَجَّهْتُ يَصْحَابِي فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَنِ نَصِفِ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ تَصْرُحُ قَاعِدًا قَالَ أَجَلٌ وَبِكَيْفٍ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۱۱۸۴ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خِزَاعَةَ لَيْسَ بِي صَلَاتِي فَاسْتَرَحْتُ فَكَمَا تَهْتَمُّونَ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ تَوَعَّضْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آتِجِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ آتِجْنَا بِهَا - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ الْوُتْرِ

پہلی فصل

وتر کا بیان

۱۱۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ النَّبِيِّ مِثْلِي مِثْلِي فَإِذَا أَحْبَبْتُمْ أَحَدًا مِنْكُمْ الصُّبْحَ سَلُّوا كَعَا جِدَّةً تُؤْتِي رُكْعَةً مَا قَدَّ صَلَّى -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رُكْعَتَانِ أَحَدُهُمَا الْكَبِيرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً يُدِيرُ مِنْ ذَلِكَ يَحْمِلُ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَشَّامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَيْتَنِي عَنْ خَلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَكُنْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ تَوَاتَّ خُلُقُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَيْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُحَدِّثُكَ بِرَأَاكُمَا وَطَهْرُهُ قَبْلَهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَوِي وَيَقْرَأُ وَيُصَلِّي بِسَعَةِ رُكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ قَبْلَ كُرْاءَةِ اللَّهِ وَيُحَمِّدُهُ وَيُدْعُوهُ ثُمَّ يَبْعَثُ وَلَا يَسْلُمُ لِيَصِلَ

الثَّامِنَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ قَبْلَ كُرْاءَةِ اللَّهِ وَيُحَمِّدُهُ وَيُدْعُوهُ ثُمَّ يَسْلُمُ لِيَصِلَ لِيُحَمِّدَ ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلُمُ وَهُوَ قَاعِدٌ قَبْلَكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا أَسَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللِّحْظَ أَدْبَرَ بِرُكْعَتَيْنِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأَوَّلِ قَبْلَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو رکعت ہے جب تک میں سے کسی کو صبح کے طور پر بخوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت سعد بن مشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (اردو ایچ مطبوعات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور سواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو ایات میں (نہند سے) اٹھاتا اس وقت آپ سواک فرماتے اور دھو کر تے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف اٹھارہ رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سواک پھر اٹھتے اور نویں رکعت مکمل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر کرتے جب تک کہ ایک حمد ثنا اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب ستر شریف زیادہ ہوئی اور جسم سہارا بخاری ہو گیا تو آپ دز کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اسی طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

تو آپ چاہتے تھے اس پر ملاومت کریں اور جب آپ پر غیہ کا طبع ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کو ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینے کے روزے لگائے ہوں۔
(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم ۱)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلع فجر سے پہلے نماز تراویح کر لو۔ (مسلم)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اللہ کے پاس کو جائے کہ اول رات میں وتر پڑھے لیکن جس کو آخر شب میں اُٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے فضیلت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کئے۔ اول رات میں درمیان اور آخری حصہ میں۔ لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینے میں تین روز رکھنے کا (۲) چاشت کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر

تِسْعَ يَابَنِي وَكَانَ يَحْيَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلِبَهُ نَوْمٌ أَوْ جِئَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَطْلَعَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرَهُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا حَقَّ لَيْلَةٍ إِلَّا الْقُبْحُ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطْرَ مَضَاكٍ۔

(رواہ مسلم)

۱۱۸۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ مَنْ دَامَ صَلَوةً تَمْرًا وَلَيْلًا وَنَهَارًا۔

(رواہ مسلم)

۱۱۹۰ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيهِ الشَّيْخُ بِالْوَيْلِ۔ (رواہ مسلم)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَاكَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ حَمَمَ أَنْ يَقُومَ أَخِرَهُ فَلْيُؤَيِّرْ أَخِرَهُ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَوةَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ۔

(رواہ مسلم)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ إِلَى أَوَّلِ الْخَيْرِ وَانْتَهَى وَتَرَكَا إِلَى التَّحَرُّ۔

(متفق علیہ)

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَدَّيْتُ خَلِيلِي بِثَلَاثٍ وَسَيِّئَةً ثَلَاثَةً آتَاكُمْ مِنْهُ عَلَى مَهْمٍ وَرَكْعَتِي الضُّحَى وَأَنْ أَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت معن بن عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت اول رات میں فارغ ہوتے۔ مجھے یا آخر شب میں نماز انہوں نے فرمایا کبھی اول

۱۱۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ كُنْتُ لِعَائِشَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي الْخَيْرِ قَالَتْ دُبَّيْنَا

میں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کہا تعریف ہے اس رب کی جس نے دین کے معاصر میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ نماز و تراویح کی روایت میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اول رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد و ثناء کی جس نے دین میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بجا دیا کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جہر مانتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔ میں عرض کرنے لگا کہ اللہ کی حمد و ثناء کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ نے صرف قرأت کے حصہ کی روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جواباً تشریف فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین و تیر پڑھتے اور کبھی چھ رکعتوں کے ساتھ تین و تیر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین و تیر اور کبھی تین و تیر دس رکعت پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوالویحیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہذا جو چاہے تو پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیر ہے اور تیر کو پسند کرتا ہے۔ اسے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی تیر پڑھو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت عاصم بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے مریض اور بچوں سے بہتر ہے اور اس نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اَعْتَسَلْ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ دُرِّيْمًا اَعْتَسَلْ فِي اٰخِرِهِ فُلْتُمْ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فُلْتُمْ
كَانَ يُؤَيِّرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْرًا فِي اٰخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَفِي
اَوَّلَ اللَّيْلِ دُرِّيْمًا اَوْتَرَفِي اٰخِرِهِ فُلْتُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فُلْتُمْ كَانَ يَجْعَلُ
يَا لِقَدَاوَةِ اَمْرٍ يَخْفِضُ قَالَتْ رُبَّمَا جَعَلِيْمٌ دُرِّيْمًا
خَفِضَتْ فُلْتُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي
الْاَمْرِ سَعَةً۔

(رواہ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ الفصل الثانی)

۱۱۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ بِمَهْمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَيِّرُ قَالَتْ كَانَ يُؤَيِّرُ يَارْتَمِعُ وَتَلَايَ وَتَلَايَ
وَتَلَايَ وَتَلَايَ وَتَلَايَ وَتَلَايَ وَتَلَايَ وَتَلَايَ
مِنْ سَبْعٍ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةٍ۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۱۹۶۔ وَعَنْ أَبِي الْأَرْبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُوسُفُ عَلَى كُلِّ مَسْلُوكٍ مِمَّنْ أَحَبَّ أَنْ
يُؤَيِّرَ يَحْتَسِبْ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤَيِّرَ يَسْلُطْ
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤَيِّرَ يُولِجِيْهِ فَيَفْعَلْ۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ)

۱۱۹۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْيُوسُفُ قَدْ وَدَّ أَنْ يَأْتِيَهُمْ الْغَارُ
(رواہ الترمذی و ابوداؤد و الترمذی)

۱۱۹۸۔ وَعَنْ حَارِجَةَ بِنْتِ حَذَافَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ
بِصَلَاتِهِ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ خَيْرِ النَّعْمِ الْيُوسُفُ جَعَلَهُ اللَّهُ
لَكُمْ قِيَمًا بَيْنَ صَلَوةِ الْيُوسُفُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۱۱۹۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَرَ عَنْ وَثْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا
أَصْبَحَ. (رواه الترمذي مرسلاً)

۱۲۰۰ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَاطِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُعَذِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَلَّتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلَى بِسَبِّهِ أَشَدَّ رِيكِ
الْأَعْلَى فِي الثَّانِيَةِ يَقُلُّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ
يَقُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي دَرْدَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ
أَبِي عَبَّاسٍ فَلَمْ يَذْكُرْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ.

۱۲۰۱ وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَايَاتِ آخِرَتِهِنَّ فِي ثَوْبِ الْوُثْرِ
اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِمْ هَدْيَتَ دَعَا فِيهِ فِيهِمْ عَاقِبَتُ دَرْ
تَوَلَّيْتُ فِيهِمْ تَوَلَّيْتُ دَعَا فِيهِ فِيهِمْ أَعْطَيْتَ وَفِي
سَرَّ مَا فَضَيْتَ فَا تَكْ تَغِيثِي دَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ لِسَةً
لَا يَكُونُ مِنْ ذَا لَيْتَ مَبَاكَتَ رَبِّكَ دَعَا لَيْتَ - رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ.

۱۲۰۲ وَعَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُثْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَذَا ذَكَكَ مَرَاتٍ
يُطِيلُ فِي رِوَايَةِ الشَّافِعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي دَرْدَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ فَلَمَّا ذَبَرْتُمْ مَوْتَكُمْ
بِالْشَّافِعِيِّ.

۱۲۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْوُثْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي آخِرَتِهِمْ بِطَائِفَةٍ
وَمِنْ سَعْيِكَ وَبِهِمَا قَائِلُكَ مِنْ عَمَلِيَّتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
وَمَنْكَ لَا أَحْصِي كُنْتُ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

جو شخص وتر پڑھے مگر سوگیا تو وہ اس کو صبح (فجر) سے پہلے پڑھوے
(اس حدیث کو امام ترمذی نے مسلسلہ روایت کیا)

حضرت عبدالعزیز بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز
میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ
سجۃ النہم ترکیب الا علی دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت
میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے (ترمذی ، ابوداؤد ، لیکن صاحب
نسائی اس حدیث کو علیہ الرحمن بن ابی ہریرہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور ابی
ہریرہ نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ سے روایت کیا اور ابی نے حضرت ابن عباس
کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا ۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ کلمات سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں اور جو ابی ہریرہ
مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے
مانیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو مانیت دی اور میرا بھی دوست بن گیا
دوسروں کو دوست رکھا ہے اور جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے اس میں بہت
عطا فرما اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما ۔
بیشک تو حکم فرماتا ہے چیر کر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس کو تو دوست رکھتا
ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا اے ہمارے رب تو بلند تر ہو الا اور برکتیں عطا کرنے
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز
سے کہتے صاحبِ نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ہریرہ اور
ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر
کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ
بلند آواز سے کہتے تھے ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر
میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوند میں تیری رضا کے ساتھ تیرے
عصائب سے پناہ مانگتا ہوں تیری عطا کردہ عاقبت کے ساتھ تیرے
غضب سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تیری تیری پھر مجھ سے پناہ مانگتا ہوں

رَدَّاهُ أَبْرَدَاوَدَ وَالْإِسْمَاعِيلِيَّ وَالْكَسَّابِيَّ وَأَبْنَ مَرْجَانَةَ .

تیسری فصل

١٢٠٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُوتَيْهِ
الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أُوتِيَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ
لَهُ قُوَّةٌ وَفِي بَرَاءَتِهِ كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَكْثَرَ صَعَادَةٍ
بَعْدَ الْحِشْمِ بِرُكْعَةٍ وَفِي عُنْدِهِ مَوْلَى لِبْنِ عَبَّاسٍ فَأَيُّ
ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ دَعَا قَائِلُهُ قَدْ صَحِبَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رواه البخاری)

١٢٠٥ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ تَخَبَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوُتْرِ حَتَّى لَمَسَ لَمْ يُؤَيِّرْ فَلَيْسَ
 مِنَّا الْوُتْرُ حَتَّى لَمَسَ لَمْ يُؤَيِّرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَتَّى
 لَمَسَ لَمْ يُؤَيِّرْ فَلَيْسَ مِنَّا.

(رواه أبو داود)

١٢٠٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ٢٢ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَأَمَّرَ عَنِ الْيَتِيمِ أَوْ ثَمِينَةٍ فَلَيْسَ بِ
 لَدَا ذِكْرَهُ وَلَا ذَا ذِكْرِهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي
 دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۲۰۴. وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَمَرَ
عَنِ الْوَيْثِ أَذْ حِبُّهُ هُوَ قَتْلُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ أُوْتِرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُوْتِرَ الْمُسْلِمُونَ فَيُجْعَلُ
الرَّحْلُ يَرْجُو عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ أُوْتِرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُوْتِرَ الْمُسْلِمُونَ.

(دَوَاكِي فِي الْمَوْطِيَا)

١٢٠٨ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُتْرَكُ يَلْتَمِسُ يَقْدُرُ فِيمَنْ يَتَّبِعُهُ سُرُورٌ مِنَ الْمُتَقَرِّبِ
يَقْدُرُ فِي حُلٍّ وَكَعْبَةٍ يَلْتَمِسُ سُرُورًا خَيْرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ - (رواه الترمذي)

احمد - (رواه الترمذي)

تیری تعریف تو صیف کا حصّہ نہیں کہ سکتا تیری ذات ایسی ہے کہ تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

۴۳۔ جو داہلو اور اوڑھ آتر تھیں، انسانی، ان کی جانچ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو امیر المؤمنین حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی رنجیت ہے وہ تو ہمیشہ ترک ایک ہی حرکت
پڑھتے ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا وہ درست کرتے ہیں کہو نہ وہ فقیر
ہیں لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ اپنے آپ کو فرمایا کہ جناب امیر معاویہ نے عرض کیا
بعدہ ترک ایک حرکت پڑھی اس وقت ان کے پاس چٹا یہ ابن عباس کے آزاد کردہ
غلام موجود تھے تو انہوں نے جا کر حضرت ابن عباس کو روبرو سنا تو وہ ابن عباس سے
فرمایا اے معاویہ کو چھوڑ دو کیونکہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

حضرت برہہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ کفار نے فرمایا (فما از حق) ہے اور جو دتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ دتر حق ہیں اور جو ان کو نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

البريد

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دتر پٹھنے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جہنم جائے یا اس کو یاد آجائیں تو اس وقت بڑھ لے۔

(ترتبی، البراد، ابن ماجہ)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دتر کے بارے میں سوال کیا کہ یہ واجب ہے یا تو نجاب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دتر پٹڑے اور مسلمانوں سے متاز و تراداکا لیکن مسائل اپنے سوال پر اصرار کرتا رہا لیکن جناب عبد اللہ بن عمر بھی فرماتے رہے کہ دتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹڑے اور مسلمانوں سے بھی (متمولاً)

مسلمانوں کے بھی (مثول)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں قصار متصل ہیں سے نو سو تیس پڑھتے یعنی ہر رکعت میں تیس سورتیں اور ان میں سے آخر سورت سورۃ اخلاص جہاتی۔ (ترمذی)

سورۃ اخلاص میں چھوٹی۔ (ترغیبی)

۱۲۰۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ ذَا
الشَّعْبَاءِ مُعَاجِمَةً فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَادَّخَرُوا جِدَارًا ثُمَّ
انْكَشَفَ كَرَاهِي أَنْ عَلَيْهِمْ لِيَا فَشَقَّ بِرَأْسِهِ ثُمَّ صَوَّ
رَ كَعْتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ ادَّخَرُوا جِدَارًا -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بِجَالِسٍ تَقِيْمًا وَهُوَ جَالِسٌ خَائِفًا
بَعِيٍّ مِنْ قِرَاةِهِ قَدْ رُمِيَ بِكَوْنِ ثَلَاثِينَ آدَاءَ بَعِيٍّ
أَيَّةً قَامَ دَقْرًا وَهُوَ خَائِفٌ لَكُمْ ثُمَّ رُكْعَةً سَجَدًا ثُمَّ
يَعْمَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّامِنَةِ مِثْلَ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۱۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَعْدَ الْوُثْرِ رُكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ حَيْثُ يَفْتَنُ وَهُوَ جَالِسٌ -
۱۲۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِرَأْسِهِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ يَغْدُو
بِهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا ارْتَدَّ أَنْ يَرُكْعَةً قَامَ فَرُكْعَةً -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۱۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ هَذَا النَّبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ قَامَ إِذَا ارْتَدَّ رُكْعَةً
فَذَكَرَ رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ النَّبِيِّ فَلَا كَامَلَ لَهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۲۱۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بِهَا بَعْدَ الْوُثْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يُصَلِّيُ فِيهَا
إِذَا ارْتَدَّ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ دُونَ -

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید بارش تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے
جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ترکی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابرصاف ہونے
سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور رکعت
پھر دو رکعتیں نماز (نفل) ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جاتا خوف ہوا تو ترکی ایک
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرائت کرتے اور جب قرائت
میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں ہیں تو کھڑے ہو کر قرائت
مکمل کرنے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت
بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ترکی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے
کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر ہی ہوتیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع
کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالم
نے فرمایا شب بیداری مشکل اور دشوار ہے لہذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو
جائے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر رات میں بیٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ
یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور
ان رکعتوں میں سورہ اذان لزلزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقَنُوتِ

قنوت کا بیان

پہلی فصل

١٢١٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِحَدٍّ قَنَتَ بَعْدَ الزُّكُوفِ قَرِيبًا قَالَ إِذَا قَالَ صَعِدَ اللَّهُ لِمَنْ حَبَسَهُ رَبُّهُ لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِرِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ دَعَاكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِينِينَ لِيَوْمِ يُدْفَعُ يَحْيَى بِمَا لَكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ الْعَنُ وَلَا تَاوُلْنَا لِأَحِبَّائِهِ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - الْآيَةُ

(مفتی محمد شفیع)

١٢١٤ وَكَفَى مَا صِغَرُ الْإِسْمَاءِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
مَا لِي عَنِ الْقُبُورِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ قَبْلَ الزُّكُوفِ أَوْ بَعْدَهُ
قَالَ قَبْلَهُ إِنَّهَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ الزُّكُوفِ عَهْدًا إِنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ أَنَسًا يَمْسُكُ لِمَنْ الْقِرَاءَةَ
سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُجِيبُوا فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بَعْدَ الزُّكُوفِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(عشق و کمال)

١٢١٤ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْمَشَاءِ وَصَلَّى الصُّبْحَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهَ يَمِينُ حَيْدُهُ مِنَ التَّوَكُّعِ الْأَخْيَرِ يَدُ عَوْ عَلَى أَعْيَابِهِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى وَعَلَى وَكَذَلِكَ وَنَعَصِيَّةَ وَبُؤْسَ مَنْ خَلْفَهُ -

(نورانیہ ایتھریک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کبھی کے لیے دعا یا بددعا کا ارادہ فرماتے تو اگر کوئی اس کے بعد توبہ نہ کرتا تو اسے
 صبح اللہ من حمدہ ربنا ملک الحمد کے بعد کہتے خداوند! ولید بن ولید
 سلمہ بن بشام اور عیاش بن ابی رسیعہ کو سنات دے۔ خداوند! قبیلہ مضر
 پر ستم نازل کر اور ان پر ایسا ہی قحط نازل فرما جس طرح حضرت
 یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور
 بعض نازلوں میں سطرچ کہتے خداوند! عرب کے فلاں اور فلاں قبیلہ پر لعنت
 فرما آپ فلاں اور فلاں کے الفاظ بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ
 اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ اسیت لیس ملک من الامم میں نازل ہوئی

(استغفر الله)

عاصم الاول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکارِ دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (مسئق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اٹھ کر صبح اللہ من حمد کہتے تو جو سلیم کے قبائل زحل، زکوان، عطیہ پیر بدو مارگتے اور مقدادی آمین کہتے۔
(الہود اود)

(الفوائد)

(الفوائد)

۱۲۱۸۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْدًا لَمْ تَزُكْ - (رواه أبو داود والنسائي)

۱۲۱۹۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَابٍ أَجَبْتَ أَنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ وَعَلِيٌّ هَهُنَا بِأَنْ تَكُونَ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ رَجُلًا أَكَاثَرًا يَعْنُونَ قَالَ آتَى بَنِي مُدَجَجٍ -

(رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں تک فتوت پر بھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابو داؤد، نسائی)

حضرت ابی مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے باوجود اس سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علیؓ کے ساتھ کو فرمیں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں فتوت پڑھتے تھے تو اباجان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۲۲۰۔ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ فَكَانَ يُصَلِّيُ كَهَمِ عَشْرِينَ رُكْعَةً وَكَذَلِكَ يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا الْوَصْفُ الْبَاقِي فَرَأَى كَانَتْ الْمَشْرُؤُ الْأَوَّلُ يَتَخَلَّفُ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَعْمَلُونَ أَبُو بَكْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَلَّى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَرُوعِ وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الْفَرُوعِ وَبَعْدَهُ

(رواه ابن ماجه)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں

کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں فتوت کرتے

اور جب آخری عشر ہو تو جناب ابی امامت ترک کر کے تراویح گھر میں پڑھتے کہ لوگ کہتے کہ ابی جاگ گئے ابو داؤد، لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے فتوت کے بارگاہ میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار نے رکوع کے بعد فتوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد فتوت پڑھا

ماہ رمضان میں قیام

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

پہلی فصل

۱۲۲۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا لَيْلًا حَتَّى أَجْمَعَهُ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ قَعَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَهُ وَكَلَّمُوا اللَّهَ قَدْ كَانُوا يَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّضُونَ لِيُخْبِرُوا النَّبِيَّ فَقَالَ مَا زَالَ يَكُفُّ الدُّنْيَا رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِهِمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ دُكُكُ كُتُبٍ عَلَيْكُمْ مَا تُمْسِكُكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بَيْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابتؓ ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی لگائی جو بری یا کھانا اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی بعد بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز دھن سے کہ صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں اس لیے بعض صحابہ نے کھانا شروع کیا تاکہ ہماری آواز سن کر سرکار حجرو شریف سے باہر آجائیں اس موقع پر سرکار نے حجرو سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا مجھے تمہاری کیفیت اور حال سے حقائقیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ میں تم پر فرض نہ ہو جاؤ اگر تم پر یہ نماز تراویح فرض ہو جاتی تو تمہارے

قَالَ أَفْضَلُ مَسْکُوۃٍ الْمَسْکُوۃِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَسْکُوۃَ التَّكْتُوۃَ
(مُسْتَقْنَعًا عَلَيْهِ)

۱۲۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُبُ فِي وَبَا رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ
يَأْمُرَهُمْ بِغَيْرِ عَزِيمَةٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ أَيْمَانًا
وَإِحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَّبِعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ لَعَنَ كَانَ الْأَمْرُ
عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدَّائِهِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ
عَلَى ذَلِكَ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ أَحَدُكُمْ الْمَسْکُوۃَ فِي مَسْجِدٍ
فَلْيَجْعَلْ لِيَمِينِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَائِلٌ
فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۲۲۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى أَفَى
سَبْعَ فَعَلَمْنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ ثَلَاثَةُ
لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْفَاصَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ خُزْ
اللَّيْلِ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنْتُمْ تَقَامُونَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ
فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَخْتَصِرَ
حَبَّ لَهْ فَإِمْرًا لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا
حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَعَلَهُ أَهْلُهُ
دُوسَاءَهُ وَالنَّاسُ فَعَلَامُنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَكُونَنَا
الْعَلَامَةُ فَلَمَّا الْفَلَاحُ قَالَ السَّخُورُ سَمِعْتُ لَمْ
يَقُمْ بِنَا بِقِيَّةِ الشَّهْرِ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّرِمِيُّ
وَالْتَّائِبِيُّ وَدَرْدِيُّ ابْنُ مَاجَةَ وَحَوْذَاءُ إِلَّا أَنَّ
التِّرْمِذِيَّ كَرِهَهُ كَرِهَهُ لَمْ يَقُمْ بِنَا بِقِيَّةِ

لیے (آسانی سے) گھر سے نہ ہوتے لہذا اے صحابہ تم اس کو اپنے گھر میں چھوڑنا کہ
افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے تھے لیکن تاکید کے ساتھ
حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص عقیدت کے ساتھ معمول ثواب کے
لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے
ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی
اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔
(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا
کچھ حصہ گھر کے لیے رکھے تاکہ اس بقعہ نماز کے سبب اللہ تعالیٰ
اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ
آپ نے قیام میں نہیں کیا مگر جب رمضان سات دن باقی رہ گئے تو ایک
شب آپ نے تعالیٰ رات تک ہمارے ساتھ قیام میں کیا اور جب چھ راتیں
باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن باچوس رات کو آپ نے ہمارے
ساتھ اسی رات تک قیام فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ
اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
رات کو امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار
ہو جاتی ہے جبکہ رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ
کیا یہاں تک کہ انتظار میں تھائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان میں تین راتیں
باقی رہیں تو سرکاس نے اہل خانہ اور مسکروں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے
ہوئے اس موقع پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا راوی عبد
کتیبہ ہیں مجھے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر تہیہ

الشہد

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ نَادَا أَلْعُوبَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ دِرْسُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ آتَيْتَ بَعْضَ رَسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ الْيُصْفِ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُخَوِّرُ كَثَرًا مِنْ عَدُوِّهِ عَنَّا كَلِّبَ رَدَاهُ الْقُرَيْشِيُّ وَأَبْنُ مَالِكَةَ وَرَادَ زَيْنُ بَيْنَ اسْتَحَقَّ النَّارَ قَالَ الْقُرَيْشِيُّ يُمِيتُ مُحَبَّبًا أَيْتُنِي الْبَخَارِيُّ يَصِفُ هَذَا الْحَدِيثَ

۱۲۲۶ وَعَنْ كَيْسِ بْنِ نَابِيتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْنُوبَةُ (رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقُرَيْشِيُّ)

تیسری فصل

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَازَا النَّاسُ أَذْرَاعَ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ لِيُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ الْوَهْظُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ جُمِعَتْ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ قَاحِدٍ تَكُنْ أَمْسَلُ لَكُمْ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَ لَيْلَةَ أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةٍ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ لِيَعْمَرَ أَيْدِيَهُ هَذِهِ وَالْأَيْدِي تَمَامُوتُ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ تَمُوتُ يَوْمَ يُرِيدُ الْآخِرُ اللَّيْلُ وَكَانَ النَّاسُ يَتَمُوتُونَ أَكْثَرًا

(رَدَاهُ الْبَخَارِيُّ)

۱۲۲۸ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ ابْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا ابْنِ الدَّارِئِ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ

راہوں میں کچھ قیام نہ فرمایا یعنی غائب رہا تو اس میں تسلیم کیا۔ ابن جریر نے کہا لیکن جب ترمذی حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان و دنیا کی طرف چھل فرماتا ہے اور قبیلہ نبی کعب کی بکریوں کے مالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے ترمذی، ابن ماجہ، لیکن زرین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو ان کے سستی ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے مناسبت ہے وہ اس حدیث کو ضعیف سمجھتے تھے۔ حضرت زبیر بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ بیچ فرمایا، آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت عبدالرحمان ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ اسوقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کروں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ابھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیں کرو اور خود حضرت عمر انوشب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول رات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت شائب ابن خریزہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب اور تميم داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت نماز

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سورت
ہو تیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لایٹوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے
تھے اور مسجد سے ہماری واپس فجر کے قریب ہوتی تھی۔
(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ رمضان کے
مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور امام سورہ بقرہ رکعت میں پڑھتے
اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے
نماز میں تخفیف کی ہے۔
(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام لیل (تراویح) اسے
واپس ہوتے تو نمازوں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ نہری چھوٹ
جائے اور ایک روایت میں سطر ہے کہ فجر (صبح صادق) طلوع نہ کرے (مالک)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات جس نے عرض
کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر
میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فزیت مرتب کی جاتی ہے حسب
بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق آتا ہے جاتے
ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ کوئی جنت
میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں
جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ
فرمائے ہیں نے عرض کیا اور آپ بھی یا رسول اللہ تو آپ نے اپنے دوست مبارک
اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال
نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی نے دعوات کبیر میں روایت

کیا)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نعم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف
متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک
اور کفر پروردگار کے (ابن ماجہ) لیکن اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

فِي رَمَضَانَ بِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ
بِالْبَيْتَيْنِ حَتَّى تُمْتَا تَعْبُدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْبَيْتَيْنِ
فَمَا كُنَّا نَتَوَرَّدُ إِلَّا فِي حُرُوجِ الْفَجْرِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹. وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ
يَلْعَنُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ
سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثَمَانِي
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّكَ قَدْ خَفَفَ.
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ كَانَ يَمُتُ أَبْنَا
يَقُولُ كُنَّا نَقْصُرُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْبَيْتَيْنِ فَتُسْتَعْمَلُ
الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْبَيْتَيْنِ حَتَّى تُمْتَا تَعْبُدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْبَيْتَيْنِ
فَمَا كُنَّا نَتَوَرَّدُ إِلَّا فِي حُرُوجِ الْفَجْرِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ الشَّيْئَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْبَيْتَيْنِ
مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فِيهَا
أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ
فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ
وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى
هَا مَرَّةً فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْ رَحْمَتِهِ
يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرَةِ

۱۲۳۲. وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطْلَعُ فِي
لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ خَلْقَهُمُ إِلَّا
لِمَنْ لَمْ يَتُوبْ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَأْيَ قَوْمٍ يُصَلُّونَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي عَتِيدٍ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَلَاةَ الْآدَمِيِّينَ حِينَ تَرْمَعُنُ الْفَصَانَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمیوں کا وقت وہ ہے جب کہ آدمی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَآبِي ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُمَا فِي أَرْبَعٍ كَعَايَتٍ مِنْ أَكْلِ النَّهَارِ كَلْبُكَ أَخْرَجَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغَطَفَانِيِّ رَأَى أَحَدَهُمْ

حضرت ابو الدرداء ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنائی کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اولی سقیر میں خصوصیت کے ساتھ میرے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کر دوں گا۔ (ترمذی، ابو داؤد، دارمی نے ہمیں اس ہذا غلطی سے اور احمد نے ان سے روایت کیا۔)

۱۲۳۹ وَعَنْ أُبَيِّدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِسْكَانِ ثَلَاثُ مَائَةٍ وَرِسْتُونَ مَكْشُولًا فَكَلِمَةٍ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَقْشُولٍ وَتَبُيَّضَ وَجْهٌ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النَّحَاةُ فِي الْمَسْجِدِ تَنْفِيزُهَا وَالشَّيْءُ مُنْجِيَةٌ مِنَ الظُّلُمِ قَرَنَ لَمْ يَجِدْ قَرْنَهُمَا الشَّعْبِيُّ يُخْبِرُكَ

حضرت ابیہدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر بندہ کے لیے مدد کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں سے ملتا ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے حق کو قس کی ناراستی سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا مدد ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

(ابو داؤد)

۱۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الشَّعْبِيَّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَيَّ اللَّهُ لَهُ قَهْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔)

۱۲۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي صَلَاةٍ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيْ الشَّعْبِيِّ لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غَيْرُكَ لَمْ يَخْطِ يَأْهُ وَلَنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدٍ الْبَحْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص صبح پڑھتا ہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صبح سے اٹھنے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں گناہ گنہگار سے زیادہ اچھا کیوں نہ ہوں۔ (ابو داؤد اس سے نماز شروق مراد ہے۔)

تیسری فصل

۱۲۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُعْبَةِ الصَّوْمِ عَصِيَ رَجُلٌ كَهُ ذُنُوبُهُ وَلَنْ يَكُنَّ مِثْلَ زَيْلِ الْبَحْرِ -

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

۱۲۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّكَ كَانَتْ تَصُومُ الصَّوْمَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ تَشِيرُنِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُمَا -

(رواہ مالک)

۱۲۳۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الصَّوْمَ حَتَّى تَقُولَ لَا يَدَّخِلُهَا وَيَدَّخِلُهَا حَتَّى تَقُولَ لَا يُصَلِّيَهَا -

(رواہ الترمذی)

۱۲۳۵ وَعَنْ مُوَرِّقِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ لِإِبْنِ عُمَرَ تَصُومُ الصَّوْمَ قَالَ لَا كُنْتُ دَعَمَرُ قَالَ لَا كُنْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا كُنْتُ فَالْتَمَسْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا لِيَاخُذَ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرنا ہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دوبارہ بھی زندہ کیا جائے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں (مالک)

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے (ترمذی)

موہرق بن ابی عبید روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر سے معلوم کیا کہ آپ چاشت پڑھتے ہیں کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا حضرت عمر پڑھتے تھے کیا انہیں میں نے حضرت ابو بکر سے باریے میں معلوم کیا تو کیا انہیں میں نے رسول اللہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا مجھے خیال نہیں (بخاری)

نوافل کا بیان

بَابُ التَّطَوُّعِ

پہلی فصل

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَيِّ أَتَى بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي مُبَوِّخُكَ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا

أَرْجَى عَمِلْتُهُ أَتَى لَوْ أَنَّهُ أَظْهَرَ طَهْرًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ تَبَلٍّ وَلَا تَهَابِدَ لَا مَقْبِلَ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصِلَ (مُكْتَفًى عَلَيْهِ)

۱۲۳۷ وَعَنْ حُجَّابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جناب بلال سے دریافت کیا اسے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر اُمید ہو کہ میں نے جنت میں اپنے آپ کے تمہارے قدموں کی پابندی سنی ہے بلال نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں جس کے بارے میں خواہاں پر اُمید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تیمم الوضو) مسبب توفیق پڑھ لیتا ہوں (مسفق علیہ)

حضرت حباب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

ہیں دعا نے استغاثہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوند اعلیٰ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں، اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں۔ تو صاحب قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ کہو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو بھی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مال کار میں بھی اس جہان میں بھی اور آخرت میں بھی شگ رادوی تو اس کام کو میرے لیے مقرر اور آسان فرما اور اس برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے دین اور دنیا میں مناسب نہیں میری زندگی اور مال کار میں بہتر نہیں (یاد فرمایا) کہ یہ کام اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر فرمائے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس سے نادم پھیر دے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے پھر اس کی تلووت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفس پر ظلم کے بعد اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی وقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

وَسَلَّمَ بِعِلْمِنَا الْإِسْمَاعِيَّةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّرَّةَ مِنَ الْقَدَرِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ التَّحِيَّاتِ ثُمَّ لْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيذُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا أَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ فَاقَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاقْدُرْهُ لِي ذِيئِدْرُهُ فِي ثَمَرِ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ فَاقَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَوِّيَ حَاجَتَهُ (رواه البخاري)

۱۲۴۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدِّقُ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَذُرُّ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَا عَفْوَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا تَعَلَّمُوا فَابْتَغُوا أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا إِلَهُ تَزِيهِهِمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَسْجُودٍ إِلَّا آتِ ابْنِ مَسْجُودٍ لَمْ يَذْكُرْ (الْأَيْتَةُ)

۱۲۴۹ وَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۵۰ وَ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَابَ لَا تَقَالِ يَهَا سَبْقَتِي إِلَى

کس طرح جنت میں پہنچے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میرے تہلے سے جوڑوں کی آواز آتی تھی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ با وضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تیرے الوضو لازم ہیں۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا سبقت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے کوئی ضرورت پڑے تو اس کو پاسبانی کرنا بھی طرح و منور کے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى
كَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا تَدْعُو لِي دُثْرًا إِلَّا عَفْرَتَهُ وَلَا هُمْ إِلَّا
فَرَجَتُهُ وَلَا حَاجَةَ لِي إِلَيْكَ رِضْوَانِي إِلَّا قَضِيَّتَهَا يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تیسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا بیجا جان کیا آپ کو خیرِ دونوں اور محمود رکھوں اور آپ کو دس مصلحتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے لاعلمی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے پویش و درغلز چھوڑے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ آپ چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت) پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا إلہ الا اللہ والہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں اس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ سبحان اللہ میں دس مرتبہ پھر سبحان

الْحَمْدُ مَا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعَتْ خَشْفَتَكَ
أَصَابِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَحِيَّتُ
رُكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابِي حَدَّثَ قَطُّ إِلَّا تَوَهَّاتُ عِنْدًا
وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَنِّي رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لِحَاجَةٌ
إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ
الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُكَلِّمَنَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ
مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا تَدْعُو لِي
دُثْرًا إِلَّا عَفْرَتَهُ وَلَا هُمْ إِلَّا فَرَجَتُهُ وَلَا حَاجَةَ
لِي إِلَيْكَ رِضْوَانِي إِلَّا قَضِيَّتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذِهِ أَحَدِيثٌ غَرِيبَةٌ -

صلوٰۃ التسبیح

۱۲۵۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ بِالنَّبَاسِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَطْلَبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ
إِلَّا أَعْطَيْتُكَ إِلَّا أَسْنَعْتُكَ إِلَّا أَعْبَرْتُكَ إِلَّا أَعْمَلْتُ بِكَ
عَشْرَ خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ كَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ
أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاؤَهُ وَعَمَلَهُ
صَوْبَهُ وَكَيْسِرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ الرَّكْعَةَ
وَتَقْرَأَ تَعَالَى فِي كُلِّ رُكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً
فَإِذَا كَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاطَةِ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ وَأَنْتَ
قَائِمٌ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ قَامَهُ الْكَبْرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكَهُمْ
فَتَعَرَّلَهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ
الرُّكُوعِ فَتَعَرَّلَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهَوِّي سَاجِدًا فَتَعَرَّلَهَا
وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
فَتَعَرَّلَهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَعَرَّلَهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرَفَعُ رَأْسَكَ فَتَعَرَّلَهَا عَشْرًا فَذَاكَ خَمْسٌ وَ
سَبْعُونَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الْكَبِيرِ وَكَعَائِدِ
إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ
وَلَنْ تَكُنْ تَفْعَلُ فِيهِ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ
تَفْعَلُ فِيهِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِيهِ كُلِّ
سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِيهِ عُمْرَكَ مَرَّةً رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ -

۱۲۵۳ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَقَلَّ مَا يُحَاسِبُ بِهِ
الْعَبْدُ نِيَمًا أَوْ قِيَمَةً مِنْ عَمَلِهِ صَلَوَةٌ فَإِنْ صَلَحَتْ
فَقَدْ أَكْفَرَهُ وَأَنْجَحَهُ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ
وَإِنْ انْقَطَعَتْ مِنْ كِبَرِ نَفْسِهِ شَيْءٌ كَانَ الرَّبُّ بِهَا رَكَنًا
وَرَكْنًا يُنْظَرُ مِنْهُ لَوْ لَصِقَتْ مِنْ نَفْسِهِ فَيَكْمَلُ بِهَا
مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى
ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
الْأَعْمَامِ عَلَى حَسْبِ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَحْمَدَ
عَنْ رَجُلٍ -

۱۲۵۴ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرَاكُ اللَّهُ يُعْبِدُ فِي شَيْءٍ أَقْضَى
مِنْ رُكْعَتَيْنِ بِمُصَلِّيَتِهِمَا فَذَلِكَ الْبِرُّ لَيْسَ رُكْعَتَيْنِ بَلْ الْعَبْدُ
مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِوَسِيلٍ
مِنْ خَيْرِ حُرْمَتِهِ يُعْبِدُ الْفَرَاتُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر
دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے
اٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں
اس تسبیح کی تعداد پچتر مرتبہ ہو جائے گی اس طرح
ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو ہر نماز
روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو اور یہ بھی
بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی
ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ
ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد
ابن ماجہ و دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے
اس روایت کو ابوراوی سے اسی طرح روایت
کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے
اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نماز میں ہوں تو بندہ
کا میاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نماز میں درست نہ ہو تو ناکام
اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا
دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کر
اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہو گا۔ ایک اور روایت
کے مطابق نماز کے بعد رکوع اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب
ہو گا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے
روایت کیا ہے۔)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان
دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنکو وہ پڑھتا ہے اور بندہ
جب تک مصروف نماز رہتا ہے اس پر نیکیاں برسی رہتی ہیں اور کسی بندے
نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا
یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِأَيُّهَا النَّبِيُّ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدِيَارِ الْعُيَيْنَةِ رَكْعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۶ وَكَانَ حَارَةً بَيْنَ وَهَبٍ وَالْحُذَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطْرًا مِمَّنْ يَمُوتُ رَكْعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۷ وَكَانَ يُعْنَى بَيْنَ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِمَ تَرَى الْخَطَابَ إِنَّمَا كَانَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ وَأَنْ خِلْتُمْ أَنْ يَفْتَنِيَكُمْ الْيَدَيْنِ كَقَدْرًا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ فَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَاتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۵۸ وَكَانَ أَنَسٌ قَالَ حَرَجًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِي ذَلِكَ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَكَانَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۹ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهَلْ نَصِي فِيهَا بَيْتًا وَبَيْنَ مَكَّةَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ أَقَمْنَا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۰ وَكَانَ حُصَيْنُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور وہ اعلیٰ جاگہ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اس وقت ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے اور حالت امن میں بھی تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت یحییٰ بن اسیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو امن کا دور ہے۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تم تعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہونے تو میرا راستہ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں کتنے ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت حفص بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے

طَرَفِي مَكَّةَ صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحَلَهُ
وَجَلَسَ كَمَا يَأْتِي مَا فَذَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ
يَسْتَعِينُونَ قَالُوا كُنْتُ مَسِيحًا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي صَحِيحَةً
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّجْدَةِ
عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ كَذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۴۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيَرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۴۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّجْدَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ
تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوجِّهُهُ إِلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْغَرَائِضَ
وَيُؤَيِّدُ عَلَى رَأْسِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۲۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ حَدَّثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَأَتَقَرَّ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

۱۲۴۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ قَاتِمَ
بِمَكَّةَ فَمَا فِي عَشْرَيْ نَيْلَةٍ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا
أَهْلَ الْبَيْتِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفَرٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۴۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّجْدَةِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَيْنِ فِي رِدَائِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّجْدَةِ قَصْرًا مَعَ

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے
تیسرے میں آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ
لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ فوافل ادا کر رہے ہیں تو آپ نے
فرمایا اگر مجھے نفل پڑھتے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکارِ دو عالم
کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکارِ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں
پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب
وغشاہ کو جمع فرماتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر
میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ کی سواری چلتی آپ رکوع و سجود
میں ارشاد فرماتے۔ اور فرائض کے سواری کی نماز اور وتر سواری پر
پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی
ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا
سرکار نے اس موقع پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز
قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا کہ تم چار رکعتیں پڑھو کہ مکہ میں
مسافر نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اس کے بعد عصر کی
بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر میں حضرت
سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضرت میں ظہر کی چار رکعتیں

پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں اور ایکس مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقع پر معمول یہ تھا کہ اگر کوہج کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے لیے سفر کو روکتے سفر سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے بعد صبحی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ہبار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب سر کھٹے ہوئے مصروف نماز میں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منی میں دو فرض پڑھنے سے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگرچہ امت

فِي الْعَصْرِ اَلْفُكْرَةُ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّكْرِ اَلْفُكْرَةَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّكْرِ سَوَاءٌ ثَلَاثٌ وَرَكْعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَكْرٍ قَدْحِي وَثَوَّالْتُهُ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔
(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا رَأَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَبْرُكَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيلَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَبْرُكَ لِلْعَصْرِ وَ فِي الْمَغْرِبِ وَكُلِّ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَبْرُكَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَبْرُكَ لِلْعِشَاءِ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا۔

(رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَرَأَى أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ لِقَابَةَ يَمَنَّا قَبْلَ أَنْ يَكْبُرَ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رُكْبَتَانِ۔

(رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۲۶۸ عَنْ حَازِمٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ بَيْتِ أَهْلَ الْمَشْرِقِ فَيَجْعَلُ السُّجُودَ اخْفَاضَ مِنَ التَّرَكُّمِ۔

(رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۲۶۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُعَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ كَبَّرَ مَرَّةً وَعُمَرُ بَعْدَ فِي تَبُوكَ وَغَتَمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِمَا فَكَلَّمَتْهُمَا عُمَيَّاتُ صَلَّى بَعْدَ آرَبَتَا فَكَانَتْ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ

صَلَّى اَرْبَعًا فَلَمَّا صَلَّاهَا وَجَدَهَا صَلَّي رَكْعَتَيْنِ -

(مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

۱۲۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ

لَهُمَا جَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَضَتْ

اَرْبَعًا وَتَوَكَّتِ صَلَاةُ الشَّهْرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْاُولَى

قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعَدْوَةَ مَا بَالَ عَائِشَةَ سَمِعَتْكَ

كَذَلِكَ كَمَا تَأْذَنُ عُثْمَانُ -

(مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

۱۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَعَ اللَّهُ الصَّلَاةَ

عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعًا

فِي الشَّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْرِ رَكْعَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۶۲ وَعَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الشَّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا سَامِعٌ

عِدْوَةَ وَابْنُ مَرْثُومٍ فِي الشَّهْرِ سَمِعَهُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۶۳ وَعَنْ مَالِكٍ بِإِسْنَادٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ

يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ

وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَضْرَةَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ

مَكَّةَ وَحَضْرَةَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ اَرْبَعَةٌ يَدْرِي -

(رَوَاهُ فِي الْمَوْظِعِ)

۱۲۶۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صُجِّتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَكُونُ عَشْرَ سَفَرًا كَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ

رَكْعَتَيْنِ إِذَا رَأَتْهُ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - (رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۲۷۵ وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ

يَرَى ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَمَلَّقُ فِي الشَّهْرِ فَلَا يَتَوَكَّعُ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر

کرتے تھے۔ (مستحق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی

تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر

سفر کی نماز پہلی ہی رکعت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے

دیکھا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے

جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مساکر

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت میں چار رکعتیں سفر میں

دو اور حرف کے وقت ایک رکعت فرض کر لیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نماز میں ناقص

نہیں اور دو سفر میں سنت ہیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع

ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف کے دو مسلمان بکرہ وجہ کی

مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ

فرسخ کے مانند ہے۔

(موطا)

حضرت برادر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بہراہ اٹھارہ سفر دہلی میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو زوال آفتاب کے بعد تین گھر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کسی نہیں دیکھا

(ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت تافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اپنے صاحبزادہ عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں

منع نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

پہلی متصل

۱۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْأُخْدُودِ الشَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ أَكْهَمَ أَتَوَاتُوا الْكُتُبَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيتُهُمْ مِثْلَ تَحْيَاهُمْ ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فِيهِ رَحِمَ عَلَيْهِمُ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاحْتَنَكُوا فِيهِ قَهْدًا فَإِنَّ اللَّهَ لَكُنَّ وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ لِلَّهِ يَوْمَ هَذَا وَالنَّصَارَى بَعْدَ عِيَا مَتَمَلَّيْ عَلَيْهِمْ فِي رِوَايَةِ تَسْلِيمٍ قَالَ تَحْتَ الْأُخْدُودِ الْأَذَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَحْتَ أَكْهَمَ مَرَّتَ بَيْنَ خَلِّ الْجَنَّةِ بَيْنَ أَكْهَمَ دَرَكَةً تَحْوِي إِلَيْهَا إِخْرَجَ فِي أَخْرَجِي لِفَاعَتَهُ وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِ الْحَدِيثِ تَحْتَ الْأُخْدُودِ مَنْ أَهْلُ الثَّقَا وَالْأَذَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُقْتَضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلْقِ.

۱۲۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ طُلُعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقٌ أَدْمَرُ فِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ فِيهَا غَيْرُ إِلَّا أَعْطَاهُ رِيَاءَهُ مُتَعَنِّ عَلَيْهِ وَرَأَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ فِي سَاعَةٍ خَوِيفَةٌ فِي رِوَايَةِ تَحْوِي لَهَا قَالَ رَأَى فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَزِيدُ فِيهَا مُسْلِمٌ قَالُوا يُصَيِّتُ يَسْأَلُ اللَّهُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ رِيَاءَهُ.

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم خلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اٹھنے والوں میں پہلے ہونگے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں کتاب (ہدایت قرآن کریم) بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو انہیں فرمیں کیا گیا یعنی جمعہ تو انہوں (کافروں) نے اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، ایسود نے کل (یعنی سینچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو مستحق طہرہ لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر میں لیکن قیامت میں اٹھنے والوں میں (پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں) سوائے اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابو ہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت اس طرح منقول ہے کہ سرکارِ دو عالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ یہ دنیا والوں میں آخر میں لیکن قیامت کے دن سب کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں پانا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (مستحق طہرہ) لیکن امام مسلم نے فرمایا وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں پانا اس کو مسلمان بندہ جو گھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمادیتا ہے۔

۱۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ تَجْلِسَ
إِلَى مَا مَلَائِي أَنْ تَخْضِيَ الصَّلَاةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے
تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی
ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے
سے نماز ختم ہونے تک ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَابِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ
النَّبِيِّ وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَوْمٍ طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقٌ أَدْمَرُ وَفِيهِ أَهْيَطُ وَفِيهِ
رَيْبٌ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ
ذَاتِهِ إِلَّا وَهِيَ مُصِيبَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ
نُصِبَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا
الْحَيُّ وَالْإِلَهِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ
مُسْلِمٌ وَهُوَ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَإِنَّا
قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ
جُمُعَةٍ فَقَالَ كَعْبُ النَّبِيُّ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقِيتُ عَمْرًا
ابْنًا سَلَامَةً فَحَدَّثَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ كَعْبِ الْأَحْبَابِ
وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ
كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ كَيْفَ لَكَ قَدْ كَذَبَ كَعْبُ النَّبِيِّ
فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
كَمَا عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ
أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَقِمْ عَلَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طود کی طرف گیا
تو میری ملاقات جناب کعب جبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے
تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں
سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ ہفتہ میں دو برس میں سہ روز طلوع کرتا
ہے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن
دنیا میں آنا ہے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن فاصل تک پہنچے
اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی باغدار ایسا نہیں ہو جو جسے جمعہ کے دن
طلوع صبح کا منظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن دنس کے اور
اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ
وہ اس میں کھڑا ہو اور صرف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو اگر اللہ
تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرماتا ہے۔ اس پر کعب جبار نے مجھ سے
سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر
جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام
نے سچ فرمایا جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب
عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں
کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے
غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ
گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست
کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کوئی ہے
جناب ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں
وہ کوئی گھڑی ہے اور اس میں نخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا
کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ
سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ مضروب
نماز ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کیا سرکار نے
یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے
وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے البتہ یہ
فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے۔ عبد اللہ بن
مسعود نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (مالک ابو داؤد
ترمذی نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت
کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے
غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

(ترمذی)

حضرت انس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے
افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے
اسی دن واسل بحق ہوئے اسی میں مکرر پھونکا جانے کا اور وہی ہلاکت
کا دن ہوگا اس دن فجر پر کثرت سے درود بھیجو کہ تمہارا درود میرے
پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا
درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی
اور ایک رعایت کے مطابق برائی ہو چکی ہوں گی ہر کار و عالم نے فرمایا
اللہ نے زمین پر انبیاء کے جلو کو حرام کر دیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں نہ گڑے
کی طرح محفوظ ہیں) (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ دعوات کبیر)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مہموم عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم شہود عرفہ کا دن
ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگی میں نہ تو سورج نکلا
ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن لایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ
مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول
کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پتا مانگتا مگر اللہ اس کو پتا

ابن سلام ہی الخرج ساعتی فی یوم الجمعۃ قال ابو
ہریرۃ فعلت ذلک تکون الخرج ساعتی فی یوم
الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یصادفہا عبدٌ مسلمٌ وهو یصلی فیہا فقال
عبد اللہ بن سلام اللہ یقبل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من حبس من حبسنا یتطہر الصلوۃ
فہو فی صلوۃ حتی یصلی قال ابو ہریرۃ فعلت
بلی قال فہو ذلک رواہ مالک و ابوداؤد
الترمذی والنسائی وروی احمد ان قولہ صدق
کعب۔

۱۲۸۱ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم القسرا الساعة التي شرعی فی یوم
الجمعۃ بعد العصر إلى غروب الشمس۔

(رداء القروی فی)

۱۲۸۲ وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعۃ
فیہ خلق آدم و فیہ قبض و فیہ النفخۃ و فیہ الصفۃ
فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوۃکم معروضۃ
علی قالوا یا رسول اللہ و کیف تعرض صلوۃنا علیک
وقد اریمت قال یقولون کیف قال ان اللہ حرم
علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی
وابن ماجہ والداریمی والبیہقی فی الدعوات
الکبیر۔

۱۲۸۳ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ و الیوم
الموعود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما
طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ
فیہ ساعة لا یوافیہا عبدٌ مؤمنٌ یسأل اللہ
یخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یتوبین من شیء

لَا آخَاذَ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يَضَعُفٌ -

عطا کرتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّئٌ إِلَّا بِكُلِّ مَرءٍ عَظَّمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ عَظَمُهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَوْبِهِ الْأَوْفَى ذِكْرُهَا الْفُطْرُ فِيهِ رَحْمَةٌ خَلَّاهُ اللَّهُ فِيهِ أَدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ أَدَمَ إِلَى الْأَرْضِ فِيهِ تَلَوَّى اللَّهُ أَدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ مَا أَسْأَلَ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُتَّقٍ وَلَا سَيِّئٍ وَلَا آتَمٍ وَلَا دَلِيلٍ وَلَا جَبَّالٍ وَلَا تَحِيدٍ إِلَّا هُوَ مُسَلِّمٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ مَا ذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ رَحْمَةٌ خَلَّاهُ وَنَافَ الْخَيْرِ الْحَدِيثُ -

حضرت ابو لُبَابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جمعہ کا دن سیدہ لایا ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا، اسی دن اللہ نے آسمان سے زمین پر اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اسی دن میل ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا فرماتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے، اسی دن قیامت ہوگی، اور آسمان وزمین میں کوئی مقرب فرشتہ بحر و بر اور ہوائیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ کے دن سے دور نہ ہوں (ابن ماجہ۔ لیکن) نے مسند بن سعد سے نقل کیا کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محلات میں فرمایا اور عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیے کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان کی۔

۱۲۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا طُمُوحًا طُفْنًا رَّبَّنَا أَدَمَ فِيهَا الصَّعَقَةُ وَالْبَحْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي الْخَيْرِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ فِيهَا سَاعَةٌ تَنْ دَعَا اللَّهُ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے باپ حضرت آدم کی تمیز کی گئی اور اسی دن صود پھونکا جائے گا اس کے بعد بارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑا ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساتواں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْيَوْمِ وَالْبَقُولَةُ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ مَنَّهُ هَرْدٌ يُشَبِّهُهُ الْمَلِكُ فَكَانَ أَحَدُ الْأَنْصَارِ عَلَى إِلَّا عُرِضَتْ عَلَى صَلَواتِ حَتَّى يَقْضَى مَوْتُهَا قَالَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ پر جوہر کے دن درود کثرت سے پڑھو کہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی جمعہ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جاوے

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی دعا کے بعد بھی تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا جس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے تو حضرت (ابن عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا دوسرہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوند! تو ہمارے لیے رجب دشعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔ (دعوات کبیر)

وجوب جمعہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر والوہیریہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو تو میں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہر جائیں گے۔ (مسلم)

قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَقَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ جَسَادَ الْإِنْسَانِ فَذَبْحِي اللَّهُ حَتَّى تُبْرِئِي - (رواہ ابن مسیحہ)

۱۲۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَيِّتٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا رَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةً الْقَبْرِ - (رواہ أحمد والترمذی وقال هذا حديث غريب وليس إسناده بمتصل)

۱۲۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرْآنَ التَّوْرَةِ أَمَلَتْ لَكُمْ دِينَكُمْ الْآيَةَ وَوَعْدَهُ يَهْدِي فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخْدُنَا هَاهُنَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ عِيدٍ بَيْنَ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمٍ عَرَفَةَ - (رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب)

۱۲۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَيَلْبِسْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعَزُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ - (رواہ البیهقی فی الدعوات الکبیر)

بَابُ وَجُوبِهَا

۱۲۹۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ الْكَلْبِيِّ قَالََا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مُنَكَّرَةٍ لَيْسَتْ مِثْلَ أَقْوَامٍ مَن دَوَّعَهُمُ الْجَعَارُ أَوْ لَيْسَ مِثْلَ اللَّهِ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيْسَتْ مِنَ الْغُفْلِينَ - (رواہ مسلم)

دوسری فصل

۱۲۹۱ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ النَّمَازِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوَنَ بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْلُومٍ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ -

۱۲۹۲ وَعَنْ صُهَيْرَةَ بِنْتِ جُنْدَابٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ عَمَلٍ عُدَّ بِقَلْبِهِ مَسَدًا يَدِينَاوَرُكَاتٍ لَمْ يَجِدْ فِيهِ نَصْفَ دِينَارٍ كَرِهَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَدَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُسْتَدَادٌ صَحِيحٌ -

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ ذِكْرٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَفَعَهُ شَرِيحُ التَّحْقِيقِ بِإِسْنَادٍ مُتَّصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ -

حضرت ابو جعفر الصغیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، لیکن مالک نے صفوان بن سلم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

حضرت سمر بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے بغیر خدا کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی صدقہ دے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ جو اس پر واجب ہے جو اذان سننے (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گزارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام، عورت، بچے اور مریض کے (ابوداؤد صاحب مسایرج نے شرح السنن میں بخلاف کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔)

تیسری فصل

۱۲۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَعَنَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے حاضر

نہیں ہوتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا وجہ ایک بھی جمعہ کو چھوڑا اس کا نام منافقین کی کسی فہرست میں لکھا جاتا ہے جو تلف کی جاتی ہے اور اسکو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کی جگہ تین جمعہ لکھا گیا ہے۔ (شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے ہر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے باسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں بے نیاز شریف کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

هَمْسَتْ أَنْ أَمْرًا رَجُلًا، يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخَذَ عَلَى رِجَالِهِ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يُؤْخَذُونَ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۹۷. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرِّ وَدَرٍّ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُبْعَثُ وَلَا يُبَدَّلُ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا.

۱۲۹۸. وَعَنْ سَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَّيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمًا أَجْمَعَةً لَا مَرِيضٍ أَوْ مُسَافِرٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ فَمَنْ اسْتَفْضَى بِكُفْرٍ أَوْ رِبَا كُفِرَ بِاسْتَفْضَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ.

(رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبَكُّيرِ

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۹. عَنْ سَلَمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهَرٍ وَلَا يَمْسُحُ بِرَأْسِهِ وَلَا يَمْسُحُ بِتَرْتِيمٍ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَقْرُبُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يَصْبِي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَأْتِيَهُ إِذَا تَكَلَّمَ الْأَمَامُ إِلَّا خَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۰۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ طَهَّرَ فِي الْجُمُعَةِ قَصَصَ مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ أَتَتْ حَتَّى يَكْمُرَ مِنْ حَتْمَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَ غُفْرَةٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَقَبْلَ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرنا کوئی شخص جمعہ کے دن اور غسل کر کے جب متہر یا کیزگی مال کرتا ہے اور اپنے پاس موجود میل میں سے میل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے مسطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دورانِ خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور عقیقہ نماز (نفل اور سنتیں) اس کے لیے متہر ہوئی اور کھینچو دو دن خطبہ خاموش رہا ان کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان عرصہ کے علاوہ تین مزدوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ ثَمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَغَفَتِ الْمَسْجِدُ عَلَى بَابِ التَّسْبِيحِ يَكْتُمُونَ الْأَوَّلَ قَالُوا قَدْ وَصَلَ الْمَوْجُزُ كَمَثَلِ الْيَوْمِ يُقْبَلُ بِدَنَةٍ ثُمَّ كَالْيَوْمِ يُقْبَلُ بِفَرَةٍ ثُمَّ كَبَتْ ثُمَّ مَحَا حَةٌ ثُمَّ بَيْضَةٌ فَكَذَا حَتَّى إِذَا مَطُورًا مَحْمُومًا وَتُسَبِّحُونَ إِلَيْكَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۰۴ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ أَحَدٌ مَخَاحَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ وَيَبْكُ وَيَقُولُ أَصْحَابُ... (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۳۰۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَرْثُومَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ مَدِينَةٍ مِنْ طَيْبٍ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ ثَمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَخْطُ أَغْنَاهُ النَّاسُ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامًا حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ صَلَاتِهِمْ كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا. (رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے اگر خاموشی کے ساتھ غصہ برساتا سکے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیتے جاتے ہیں اور جس نے کنگریوں کو بھی ہاتھ لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی فہرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں آکر آنے والے کی مثال یہی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرتا ہے اس کے بعد میں آنے والے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجتا ہے اور جو اس کے بعد آتا ہے اس کی مثال ذبح کی قربانی کر کے بولے اور اس کے بعد میں آنے والے کی مثال نبی اور پھر ان کا صدقہ کر کے بولے کہ ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے ایسا دوسرا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اس کو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازوں کی گردنیں پہلا گئے بغیر نوافل اور سنتیں حسب توفیق اچھی پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو یہ عمل کچھ جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

۱۳۰۶ وَعَنْ آدِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْتَسَلَ وَ بَكَرَ وَ ابْتَكَرَ وَ مَشَى وَ لَمْ يَرْكَبْ دَرَقِي مِنَ الْإِمَامَةِ وَ اسْمُهُ وَ لَمْ يَلْتَمِمْ كُنَاتَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمِلَ سَنَةً أَجْرُ سِتٍّ مِنْهَا دَرَقِي وَ هَذَا.

(تدوین: الدیمینزی و البروداؤد و الفسائی و ابن ماجه)

۱۳۰۴. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدٍ كُرْهَانٌ وَجَدَ
أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَتَمَرَّ الْجُمُعَةَ مِوَايَ شَوْقَبَ
وَهَنِيحَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَمِّي
بْنِ سَعِيدٍ -

۱۳۰۸. وَعَنْ صَمْرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرُ دُمٍ الْيَاكُورِ أَدْنَى
مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَنْتَابُ عَدُوَّهُ حَتَّى يُوَفَّقَ
فِي الْجَنَّةِ وَلَنْ يَخْلَاهَا -

(رواه أبو داود)

۱۳۰۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَلَّى
رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسَدًا إِلَى جَهَنَّمَ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
عَرِيبٌ -

۱۳۱۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَنِ الْحَبَرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِيمَانُ
يَخْطُبُ - (رواه الترمذي وأبو داود)

۱۳۱۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَحَسَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَغُضِّعْ
رَأْسَهُ مِنَ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ -

(رواه الترمذی)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دے اور خود بھی غسل کرے خطیبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بیٹھے بلکہ پیادہ مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطیبہ سے اور کوئی لغو کام نہ کرے۔ تو اس کے بعد ہر ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر عطا ہوتا ہے۔

(تبریزی، الوداد و در تسلیاتی، رایین ماحجد)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے دو جوڑے کپڑے بنائے عام استعمال کے علاوہ (ابن ماجہ اور مالک بر روایت یحییٰ بن سعید)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں اگر امام کے قریب بیٹھو کیونکہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو قریب سے آخر میں ہو گا۔

والله اعلم

حضرت معاذ بن افس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ کے دن لوگوں کی گزشتہ سچائی گنتا ہے وہ جہنم کی طرف کے پل کو اختیار کرتا ہے (تورخ دی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ عطیہ شکوہ کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت الامام عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو ماستہ کرانی لگادلو۔

(آزادی)

تیسری فصل

۱۳۱۲ ۱۲ ۱۳
عَنْ تَائِيَةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
مَقْعَدِهِمْ وَيَجْلِسُ فِيهِمْ قِيْلَ لَيْتَ أَفْعَى فِي الْجُمُعَةِ قَالَتْ
فِي الْجُمُعَةِ وَعِيْرَهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۳ ۱۵
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةُ ثَلَاثَةٌ لَقِيَ
كَرَجُلٌ حَضَرَهَا يُلْقِي فِيكَ حَقْدًا مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا
يُدْعَاؤُهُ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ أَنْ شَاءَ انْقِطَاعُ ذَلِكَ شَأْنٍ
مَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَرْفَعُ صَوْتَ دُكُوْبٍ وَكُفٍّ
يَتَعَطَّرُ رَقَبَهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ يُدْرِ أَحَدًا فِيهِمْ كَفَّارَةً إِلَى
الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةٌ آتَا مَرَدًّا ذَلِكَ
يَا أَيُّهَا اللَّهُ يَقُولُ مَنْ جَاءَهُ بِالْحَسَنَةِ كَذَبَهُ فَعَلِمَ أَنَّهَا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۱۴ ۱۶
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ مُطْلَبٌ
فَهُوَ كَمَنْ شَرِبَ الْعَمَلُ وَيَحْمِلُ اسْتِغْلَاذَ الذَّنْبِ يَقُولُ لَمْ
أَتُوبْ لَيْسَ لَهُ الْجُمُعَةُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۱۵ ۱۷
وَعَنْ عَبْدِ بْنِ التَّيَّانِ مَوْسَلًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ حَيْثَا
خَافَ قَوْلُوا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ طَيْبٌ فَلَا يَحْضُرُهُ آتُ
يَمَسُّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالنَّتَرِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّفَقًا -

۱۳۱۶ ۱۸
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُغْتَسِلُوا يَوْمَ

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو فرماتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے
کہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ
صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے
ملاوہ بھی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ میں تین کم کے لوگ آتے ہیں ایک تو وہ جو میکہ
کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اس کے مطابق حصہ ملے گا اور ایک وہ جو عمارت
کے لیے آیا ہے اللہ سے دعا کہ تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیکھا ورنہ
نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور نماز میں سے بیٹھ جاتا
ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا تو یہ عمل اس کے لیے
متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید تین دن تک کہنے لگانا ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیک کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ پڑھ
رہا ہو وہ اس گدے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور جو اس
کو خاموش رہنے کے لیے کہے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔

(احمد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس
جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس
خوشبو ہو تو اس کے دکانے میں کوئی ضرر نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم
ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً
روایت کیا ہے۔)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں کہ شہر تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (امجد الام قرظی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

الْجُمُعَةُ وَلَيْسَ أَحَدٌ هُمْ مِنْ طَيْبِ أَهْلِهِمْ فَإِنْ كُنْ
يَجِبُ قُلُوبًا لَطِيفٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْقُرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ.

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔
(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو میلہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں محبت فرماتے اور شدید گرمی میں نازمہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے)
(بخاری)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دور رسالت، دور صدیقی و فاروقی میں جاری رہا لیکن دور عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے تیسری اذان متنازعہ ادا ہر کھلائی شروع کرادی۔ (بخاری)

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے وعظا و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسطا ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے فرمایا لا انا کا بھی نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی قضاہت کی علامت ہے لہذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۱۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا
نَتَعَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَنَى الصَّلَاةَ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَكْبَرُ بِالصَّلَاةِ يُعْفَى الْجُمُعَةَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۰ وَعَنِ الشَّاذِلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ إِلَى الْمَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوَى بِمِزْجٍ وَغَسَّ قُلُوبَنَا
كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النَّبِيُّ آءَ الثَّالِثَ عَلَى لِقَائِهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُورَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَجْمَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ إِنْ كُنَّ صَلَوتُهُ الرَّجُلِ وَفَصْرُ خُطْبَتِهِ مَرْثِيَةً مِنْ فِيهِمْ فَأَطْلِقُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ
وَإِنْ مِنَ الْبَيَانِ سَعَوْا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَبَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَتْ مَنِينٍ رُجَبِيٍّ يَقُولُ صَبَحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَكُونُ بَيْتُ أَكَا وَالسَّاعَةُ كَمَا تَكُنَّ وَيَعْرِفُونَ بَيْنَ أُمَّتَيْهِ النَّبَا بَرِّ وَالْوَسْطَى -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَقْضِيَ عَلَيْكَ رَبُّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَفْضَلُ قِيَامِ النَّاسِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي خَلَقَ فِيهِ النَّاسَ - (رواہ مسلم)

۱۳۲۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَدْ أَرُخَ حُلُّوهُمَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَهُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُكْرِمْهُ وَلْيَتَمَنَّ لَهُ وَلْيَتَجَرَّ فِي رِمَامِهِ - (رواہ مسلم)

۱۳۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَخْلُسُ إِذَا صَوَّاهُ الْبَيْتَ حَتَّى يَفْرُقَ أَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ شَعْرَ يَوْمٍ يَخْطُبُ شَعْرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لے گا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کھر کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

یعل بن امیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ و نَادُوا يَا مَالِكُ لِيَقْضِيَ عَلَيْكَ رَبُّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا کہ جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ پہناتے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے اور منبر پر آ کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ناری ہو تا میرا خیال ہے۔ مؤذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہو کر

يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ -

(رداء أبو داود)

۱۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْإِمْنَةِ اسْتَقْبَلَنَاهُ بِجُحُوشِنَا رَوَاهُ الْقُرَيْبِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ الْحَدِيثُ -

تیسری فصل

۱۳۳۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا كَمَنْ يَتَكَلَّمُ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ دَاخَلُوا صُلَيْبًا مَعَهُ أَكْثَرُ مِنَ الْخَمْسِ صَلَوةٍ -

(رداء مسلم)

۱۳۳۲ وَعَنْ كَتَبِ بْنِ مَحْجَرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَأَى الرَّحْمَنَ ابْنَ أُمِّ الْوَلَدِ يَخْطُبُ قَائِمًا فَقَالَ انْظُرْ كَرَأَى هَذَا الْخَبِيثُ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ آذَانُكَ بِحَارَةٍ أَوْ لَهْدًا أَوْ لَهْدًا أَوْ لَهْدًا أَوْ لَهْدًا تَرَكُوكَ قَائِمًا -

(رداء مسلم)

۱۳۳۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ دُرَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْإِمْنَةِ فَعَادَ يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّلَ اللَّهُ خَدَيْهِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِبَيْتِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِصُورِ الْمَسْجِدِ -

(رداء مسلم)

۱۳۳۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْإِمْنَةِ قَالَ أَجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمَّا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ - (رداء أبو داود)

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام ذکر کرتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رخ ہو کر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضال ہی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ کر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکار بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔ عدا کی قسم میں نے دو ہزار سے زیادہ غازی سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن ام سلمہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا کہ اس حدیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تکھے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اس کی جانب دوڑ جاتے ہیں اور نہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عمارہ بن ربیعہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بشیر بن رواحہ کو منبر پر باتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خداوند ان دونوں باتھوں کو برا کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت ابن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود اگے آ جاؤ۔ (ابو داؤد)

۱۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ قَامَتِ الرُّكْعَتَانِ فَلْيَصِلْ أَرَبْعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ - (رواه الدارقطني)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کر لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے (یاد شک راوی اظہر پڑھے۔ دارقطنی)

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

پہلی فصل

۱۳۳۶ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْيَا قُرَيْشَ الْعَدُوِّ فَصَافَتُنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نُنَا فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَعَهُ دَسَجِدًا سَجْدَتَيْنِ مَعَهُ انْصَرَفُوا مَكَانَ الظَّالِفَةِ الَّتِي لَوْ تَصَلَّى فَبَاءَ مَا دُرِكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً دَسَجِدًا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ دَاحِيَةٍ مَعَهُمْ دُرِكَهُ لِنَفْسِهِمْ رَكْعَةً دَسَجِدًا سَجْدَتَيْنِ وَرُؤْيَا كَادِمَةً نَهْوَةً دَرَادَ قَلْبَانِ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَفْئِدُ رِثَ ذَلِكَ صَلُّوا رَحِمًا إِلَّا قِيَامًا عَلَى أَهْلِهِمْ أَوْ رُكْبَتًا كَأَنَّ مُتَقِيلِي الْفَيْلَةِ أَوْ عَمِيرَ مُتَقِيلِيهَا قَالَ تَأْفَهُ لَمْ أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه البخاري)

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دو عالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ چہرہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آیا اور ایک رکعت مع رکوع سورہ کے ادا کر کے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل ہوئے براہِ اسلام پھر اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز زاد اگر کس خواہ سواری پر چڑھ یا پا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمر نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(بخاری)

۱۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَّادٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُرَّابٍ عَنْ صَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَابِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَنَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَحَبَاةَ الْعَدُوِّ وَفَصَّلِي بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَبِلَتْ قَائِمًا وَاسْتَوَا لِنَفْسِهِمْ مَعَهُ انْصَرَفُوا فَصَّلُوا وَحَبَاةَ الْعَدُوِّ وَحَبَاةَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى

زید بن زہران کے حضرت صالح بن خرباب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہفوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاب میں نماز خوف ادا کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف بستہ ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت

فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ شَبَّتَ
جَالِسًا ذَاكُمُورًا لَمْ يَمْسَسْهُمُ شَيْءٌ سَمِعَ بِهِمْ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَ
آخَرَهُمُ النَّبَخَارِيُّ بِطَرِيقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَلَاحِ
بْنِ خَالَتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۳۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَيِّ الرُّكْعَةِ قَالَ كُنَّا إِذَا
أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ عَلَيْهِمْ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبَاءُ رَجُلٍ مِنَ الْمَشْرُوكِينَ وَ
سَيِّئُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ بِشَجَرَةٍ
فَاخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَرَطَ
فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُ
قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنْهُ قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي
وَمَنْكَ قَالَ فَتَمَّ مَدَّةُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّ السَّيْفُ وَعَلَقَهُ قَالَ فَزِدْنِي
بِالْصَّلَاةِ فَصَلَّى بِهَا ثَمَّةَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
وَصَلَّى بِهَا ثَمَّةَ الرُّكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ فَكَانَ
فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ
رُكْعَاتٍ دَلَّ لِقَائِهِ رُكْعَتَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِأَرْبَعِ رُكْعَاتٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ صَفْقَتَيْنِ
وَمِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذِكْرًا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الذُّكْرِ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ نَعَدْنَا لِرَأْسِ الْخُجْرَةِ
فَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ فِي خَلْفِ
الْعَدَاةِ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَأْسِ الْخُجْرَةِ
وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ نَعَدْنَا لِرَأْسِ الصَّفِّ الْمَوْخَرِ
بِالْخُجْرَةِ ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ نَعَدْنَا لِرَأْسِ الصَّفِّ الْمَوْخَرِ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے
لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں
نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری
سند سے بیان کیا ہے جسکی مناسطرح ہے جناب تم مکتبہ خوات سے
وہ اصل ہی ترجمہ سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ساتھ آگے بڑھے ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا
تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ
دیتے تھے۔ سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرماتے آپ کی تلوار درخت
میں ٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار
پر قبضہ کیا اس کو نبیام سے کھینچ کر سرکار سے کہنے لگا۔ کیا آپ مجھ سے
خوفا ہے سرکار نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچا
گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابر کہہ رہے
ہے سرکار کے پاس اگر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار
کو نیام میں کر لیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان
کی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے
بٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں
ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں
خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے
اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریر کی اور ہم سب
نے بھی تکبیر کی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ رکوع کرنا شروع فرمے
بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر رکوع سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار
کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پھر پھلی (دوسری) صف دشمن کے
مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کر لیا اور وہ جماعت
(صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد پھلی
دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوئے
پھر پھلی (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے بیٹ
گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ جماعت جو سرکار کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں پہنچے تھے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب مسجد سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتداء میں تھی اس (پچھلی صف) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔

(مسلم)

ثَلَاثًا مَّقْدَمًا ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعَتَا حَيْثُمَا رَكَعَ رَكَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا حَيْثُمَا شَقَّ أَحَدَنَا رِيًّا لَتُجْرِدَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِي دَقَّكَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي تَحْرِيقِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّجْوِدَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ رَأْسَهُ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ رِيًّا لَتُجْرِدَ حَيْثُمَا دَقَّكَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعَتَا حَيْثُمَا.

(رواہ مسلم)

دوسری فصل

حضرت طاہر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں صحابہ کو خطر کے وقت نماز خوف اس طرح پڑھا کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا اور دوسرا گروہ آگیا تو اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ (شرح السنہ)

۱۳۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْحَوَائِجِ يَسْتَعِينُ فَعَلِيَّ فَطَائِفَةً لِرُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ فَطَائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ (رواہ فی شرح السنہ)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فہتان اور صفان کے درمیان قیام فرمایا تو مشرکوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز مختصر ہے وہ انہیں آباؤ اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان پر اس وقت ہیکدم حملہ کر دو۔ اس وقت جبریل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں، ایک گروہ کو آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ (ترمذی و نسائی)

۱۳۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى بَيْنَ مَجْعَانٍ وَهَشَاةٍ فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ يَهُودُ ذِكْرُ صَلَاةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَآبَائِهِمْ وَآبَائِهِمْ وَآبَائِهِمْ فَاجْمَعُوا أَسْرَكُمْ فَوَيْلُوا عَلَيْهِمْ مِثْلَهُ فَاجْمَعُوا قَرْنِ جَبْرِيلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقْسِمَ أَهْلَ حَابَةَ شَطْرَيْنِ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقْرَأَ طَائِفَةُ الْآخَرَى دَرَكَةً هُمْ دَلِيَّا خُذُوا دَرَكَةً وَاسْلُبُوا هُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رُكْعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَانِ.

(رواہ الترمذی و النسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین

پہلی فصل

۱۳۴۲ عَنْ أَبِي مُوَيْبِذٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَتَصَرَّفُ قَبْلَهُمْ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى مَعْرِفَتِهِمْ فَيُحْطِطُونَ وَيُصَوِّفُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ سُبْحًا أَنْ يَقْطَعَهُ بَعَثًا قِطْعَةً أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمْرِيهِ ثُمَّ يَتَصَرَّفُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَعْدَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۵ وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشْهَدُتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ قَالَ لَعَمْرُؤِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَكُنْ كَرَّ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَقَى الْبَسَاءَ فَوَعظَهُمْ ذَكَرَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَدَّةِ فَمَا يَتَهَمَتُ يَهُودِيْنَ إِلَى أَذَانِهِمْ وَخَلَعُوا مِنْ يَدَيْهِمْ إِلَى يَلَالٍ ثُمَّ أَقْفَعَهُمْ هَرْدِيْلًا إِلَى بَيْتِهِمْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْأَضْحَى لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۷ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ قُتَيْبَةَ تَخْضَعُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حید الفطر اور حید الاضحی کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منکر کے ان کو نصیحت کرتے رشاد دہایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرتے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عید گاہ سے واپس جاتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز میں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عید گاہ) تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ عورتوں میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور عہدہ کا حکم دیا سوقت میں دیکھا کہ عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر (زیور) اتار کر ہلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور ہلال آگے گھر تشریف لے آئے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو کہیں پڑھیں اور اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور اس کے بعد۔ (مستفق علیہ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ممکن حکم دیا گیا کہ ہم حید والی عورتوں کو

پر وہ نماز عیدین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شامل کرنے کے لیے کہیں۔ لیکن حنفی والی عید میں معمول پر نہ جاتیں۔ ایک عورت نے سوال کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اٹھا دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میوہ والہ جناب ابو بکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بھاش میں جو اشعار انصار نے پڑھے تھے وہ گارہی تھیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے جناب ابو بکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے منہ کھول کر فرمایا اے ابو بکر ان سے کچھ نہ کہو کہو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تموار چھوڑنا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق نہ کھجوری نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل کر عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔

(بخاری)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عید الاطی ادا کریں گے پھر عید گاہ سے واپس ہو کر قربانی کریں گے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کیلئے نذریہ کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (بخاری)

حضرت جندب بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اسکے بدلہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

الْحَبِشَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْعُمَا ذَرَقَتْهَا
جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ كَدَعَوْهُمْ وَتَعَزَّلَ الْحَبِشُ
عَنْ مُصَلَّاهُمْ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْدِثْنَا
كَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ يَشْكِيهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ
جِلْبَابِهَا۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا
وَعِنْدَ مَا كَارِيَتَانِ فِي الْبَيْتِ مِثْلُ قَتَانٍ وَتَعَزَّلَتَانِ
فِي رِدَائِهِ تَعَزَّلَتَانِ بِمَا تَقَالَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَاثَ
ذَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْشَى بِتَوْبِهِمْ فَأَتَتْهُمَا
هُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا
وَجْهَهُمَا فَقَالَ دَهْمُكُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَتَا أَتَاكَ عَيْدٌ وَ
فِي رِدَائِهِمَا أَبَا بَكْرٍ لَيْكِلَ قَوْمٍ عِيدٌ وَهَذَا عِيدُنَا
(متفق علیہ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْدُو يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرًا
وَيَا كَلْبَةً وَتَرًّا۔ (رواه البخاری)

۱۳۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِ خَالَتَ الطَّرِيقَ۔
(رواه البخاری)

۱۳۵۱ وَعَنْ الْبَرْقِيِّ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْرِيقِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بَدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا
أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَنُذْخِرُكُمْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ
سُنَّتَنَا وَمَنْ دَبَّ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ فَرَأَيْتُمْ هَوَاشَاةً لَحِجَّ
عَجَلَكُمُ لَا هُدًى لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۲ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَبَّ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيَدْبِهِمْ مَكَاهُ أَقْرَى وَمَنْ تَزَيَّدَ بِهِ حَتَّى صَلَّيْنَا
فَلْيَدْبِهِمْ عَلَى أَسْرَ اللَّهِ۔ (متفق علیہ)

۱۳۵۳ وَعَنِ النَّبَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ كَانَتْ يَدُهُ بِمِثْقَلِ قَيْنَيْنِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَوَلَّاهُ دَأْبُ شَيْطَانٍ مُنْكَرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُحَوِّطُ بِالسُّلَى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ہزار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَوْمٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَكِّيَّةَ وَكُنْهُ يَوْمَئِذٍ يَلْبَسُونَ فِيمَا قَالَتْ مَا هَذِهِ النَّبِيَّاتُ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيمَا فِي النَّبَا هَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَاكُمْ اللَّهُ يَوْمًا حَسْبًا فَمِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۵۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۳۵۷ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ فِي الْيَمِينِ فِي الْأَوَّلِ سَبْعًا قَبْلَ الْقِدَامَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِدَامَةِ وَدَاهُ الرَّقِيقُ وَابْنُ مَلْعَجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَتَبُوا فِي الْيَمِينِ رِاسَةً سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلُّوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَعَلُوا رِاسَةً - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۵۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاثِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَدَّثَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْتُمُ أَرْبَعًا تَكْبِيرًا عَلَى الْجَنَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي صَدِّقِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن تو ہولنا تھے اور مکمل کو کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دنوں میں مکمل کو کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بغیر کچھ کھائے عید گاہ میں نہیں جاتے تھے اور اور قربانی کے دن نماز پڑھتے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

حضرت جعفر بن محمد سنا روایت کرتے ہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابوموسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے صحیح کہا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَرَأَ يَوْمَ الْعِيدِ قُرْآنًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۴۱ وَعَنْ عَطَاءٍ مُوسَلَاً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَقْبِهِ اعْتِمَادًا -

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِهِ مِمَّا يَأْتِي بِالصَّلَاةِ قَبْلَ

الْخُطْبَةِ بِكَبِيرٍ أَدَانِ ذَلِكَ أَمْرٌ فَلَمَّا خَصَى الصَّلَاةَ قَامَ

مُتَوَكِّلًا عَلَى يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَتَنَمَّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَّ

النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَمْدَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَعْنَى إِلَهِ

الْقِسْمِ وَمَعْنَى يَدَايَ قَامَرَهُنَّ يَتَوَكَّلُ اللَّهُ وَدَعَفَهُنَّ

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرَفَيْنِ تَجَعَّفَتْ

عَيْنَاهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاہِرِيُّ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِهِ

فَعَلَى بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ

فِي الْمَسْجِدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۴۵ وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ وَهُوَ يَجْعَلُ

عَقْلِي الْأَصْحَى وَأَخِيرَ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ

۱۳۴۶ وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ أَسْنٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى لَهُ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَقْبِهِ

وَأَدَا الْعِلَالَ بِالْأَمْسِ قَامَرَهُمْ أَنْ يَقُطِرُوا فَكَذَا أَصْحَابُهُ

أَنْ يَخْنُ وَاللَّيْلَ مَسْلَاةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ)

(ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابو داؤد)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبہ

پہلے بغیر اذان و اقامت کے نماز شروع کی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب ہلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی

حمد و ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی

(خطبہ دیا پھر آپ حضرت ہلال کے ساتھ غزوات میں تشریف لائے اور چھ تو

کو غزوی اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں ہند و نساخ فرمائے (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم جب عید گاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس

آتے تھے۔ (ترمذی - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ عید کے دن

بارش ہو گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز

عید مسجد میں پڑھی۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عمرو بن حرم کو جب وہ بخراں میں تھے لکھا کہ علیہ السلام میں غفلت

کریں اور عید الفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک تاجر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے عید کا پانچواں دن دیکھا تھا

تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کر لیں اور کل صبح نماز کے لیے

عید گاہ جائیں گے (ابو داؤد و نسائی)

تیسری فصل

١٣٦٤
٢٥ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَتَّابٍ وَبَابِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَوْمَ
الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى كُفْرًا لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَوْمَ
حَيْثُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا
أَقَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حَيْثُ يَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَلَا يَكُونُ
مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا زِيَادَةٌ وَلَا شَيْءٌ لَا مَسَاءَ
يَوْمَ مَشْرِقٍ وَلَا إِقَامَةٌ -

کتابخانه

١٣٤٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَدَّثِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُهُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَيَذَرُهُمُ
الْفُطُورَ فَيَسْبُدُ بِهَا الصَّلَاةَ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ قَامَ فَاذْكُرَ
عَلَى النَّاسِ وَهُوَ جُلُوسٌ فِي مُصَلَاةٍ قَرَأَ كَأَنَّهُ لَمْ
يُحَلِّجْ بِهِنَّ ذِكْرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَأَنَّهُ لَمْ يَحْتَاجْهُ بِغَيْرِ
ذَلِكَ أَمْرُهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا
تَصَدَّقُوا وَكَانَتْ أَكْثَرُ مَنْتَ بِتَصَدَّقُوا الْقِسْمَ لَمْ
يَتَصَدَّقُوا فَهُوَ يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ مَرَدَاتُ ابْنِ
الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مِنْهَا مَرَدَاتُ حَتَّى أَتَيْتُ
الْمُصَلِّيَ فَإِذَا أَكْبَرُ ابْنُ الصَّلَاتِ فَدَبَّهَا مِنْكُمْ
فَرَسَ طِينٍ وَكَانَ قَدْ ذَا مَرَدَاتُ يَتَا يَتَعَبَى بِدَه
كَانَتْ يَجُوزُ نَحْوُ الْيَتِيمِ وَأَنَا أَحْبَبُهُ نَحْوُ الصَّلَاةِ
فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِبْرَةِ أَوْ الصَّلَاةِ
فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكْتُ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا
وَالَّذِي كُنْتُ بِكَ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ وَمَا أَعْلَمُ ذَلِكَ
مِنْ رَأْيِهِ الصَّلَاتِ -

رواه مسلم

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس بار کہیں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبد اللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہ تھی نہ تو امام کے نماز کے لیے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں اس نماز کے لیے نہ اقامت پہنچے۔ اس دن اور کوئی ندا اور کبیرہ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید النحر کے لیے عید گاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم کرتے یا کوئی اہم ہوتا تو اس کے لیے احکامات جاری کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صدقہ دار تصدق فرما۔ تصدق فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین یہوتی تھیں خطبہ سے فارغ ہو کر عید گاہ سے واپس جوتے تھے اور یہ سلسلہ عہد نبوت اور خلفائے راشدین کے دور کے بعد عرصہ تک جاری رہا، لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنایا تو عید کے دن میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عید گاہ آیا۔ وہاں کثیرین خدمت نے اینٹوں کو گارے سے جوڑ کر سنبھالیا تھا۔ مروان میلا ہاتھ کھینچتا ہوا سنبھکی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اس کو مصطلے کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ میں مروان سے کہا نماز سے ابتدا کمال ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابوسعید جو آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقرہ تمہیں مرتبہ کہہ کر واپس آگیا۔ (مسلم)

پس آگیا۔ مسلم،

پس آگیا۔ مسلم،

بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قرآنی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ مِائَتَيْنِ أَوْ مِائَتَيْنِ وَبَعْضُهُمَا يَبِيدُ وَ سَمِعْتُ وَكَثِيرًا كَانَ رَأَيْتُ وَأُضْحِيَّةً فَخَرَّ مَدًّا عَلَى صَفْحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

(مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶۹ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْرِ مِائَتَيْنِ يَطْرُقُ سَوَادٌ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِذَا رَأَى لِبَاسَهُ يَمُوتُ قَالَ يَا عَائِشَةُ صَلَّيْتُ الْمَدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِي بِهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ مَا دَاخِلَهُ الْكَبْرِ فَأَتَجَعَةً ثُمَّ دَسَّهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي مُعْتَدِي وَإِلَى مُعْتَدِي وَ مِنْ أُمَّةٍ مُعْتَدِي ثُمَّ صَلَّى بِمِائَتَيْنِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۰ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُوا إِلَّا مُسْتَعِدَّةً إِنْ تَحْصَرُ عَلَيْكُمْ فَتَذْهَبُوا حَبَدًا مَعَ رِيْقِ الْقَتْلَانِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۱ وَ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَدَمًا يَفْسُخُهَا عَلَى سَعَابِيٍّ مِنْ عَدَمَاتِ قَبِيْلَةِ عَتْرَةَ فَدَاكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ صَلِّ بِمِائَتَيْنِ وَ فِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْ بَنِي جَدِّكَ قَالَ صَلِّ بِمِائَتَيْنِ

(مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۱۳۷۲ وَ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ وَيَذْهَبُ بِالْمُصَلِّي (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن دو چنگبر سے سینکڑوں دانے بیٹھڑوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد تکیوں کی گنتی میں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پہلویا منہ پر پیر رکھے۔ چوتھے بسم اللہ پڑھ کر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (مسند علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینکڑوں والا ذبیر لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ سیاہی میں دیکھا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو یعنی اس کا سینہ ناگیں اور آنکھیں سیاہ ہوں جب ایسا ذبیر آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اسے مائٹ چھری چھری پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لاکر دی تو آپ نے ذبیر کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے۔ بخداوند اس کو حمد (علیہ السلام) امدان کی اولاد اور امدت (محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلا دی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مست ذبح کر دو اور اگر تم پر ضروری ہو تو مست شامی ذبح کر دو۔

(مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحریوں کا ایک روڑہ صابریں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بحری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تم قربانی کر دو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیر کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ (مسند علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عید گاہ میں ہی فرماتے تھے بخاری

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجِذْرَ عَنْ سَبْعَةٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْفُطَيْلِيُّ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشِيرَ أَرَادَ بِعَصَائِهِمْ أَنْ

يُضَيِّعُوا فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرَةٍ وَكَشِيرَةٍ شَيْئًا دَفَّتْ

بِرَوَاتِهِ فَلَا يَأْخُذُ شَيْئًا وَلَا يُقْبِلُ شَيْئًا وَلَا يَضَعُ

رِدَائِيَّةً مَنْ رَأَى هَذَا ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَيِّعُوا

فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَبَيَّنَّ أَحَبُّ

إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْآيَاتِ النَّشِيقَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَلَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُنْفِقُ وَمَالَهُ كَلَوَّ بَرْجَةٍ مِنْ

ذَلِكَ يَشْتَرِي - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے قربانی کاٹنے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم)

الفاظ حدیث پر روایت ابو داؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوا تو تم میں سے کسی

کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں اور ناخن میں سے کچھ نہ

چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کاٹے اور نہ ناخن تراشے

ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا

ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ تراشوائے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذی الحجہ) کے عمل سے زیادہ

اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خاق و مالک کی راہ

میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی اگر اس شخص کا عمل

جوانی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلا اور پھر

کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے قربانی کے دن دو چکبرے حقیقی سنگ والے بیڑھے ذبح

فرمائے ان کو قربانی کے لئے قبلہ رخ لانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔

إِنِّي ذَحِيفٌ ذَخِيْفٌ يَلِدُنِي يَلِدُنِي تَلَوْتُ السُّلُوكَاتِ دَاكِرُضَى

صَنِيفًا دُمَا أَنَا مِنْ لَفْشِيرِ كَيْسٍ

إِنَّ صَلَاتِي وَنَسِيٍّ وَمَعْيَايَ وَمَعَالِيَّ اللَّهُ تَبِ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَبِذَلِكَ أَمُرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ

فَاثْمَنِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پھر ذکر شروع فرمایا۔

د احمد ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن احمد ابو داؤد۔ ترمذی کی

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک

سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

۱۳۴۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ النَّبِيعِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَكْبَحَيْنِ مَوْجُودَيْنِ فَلَمَّا

وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ آبَائِي مَوْحِينَفًا وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنَسِيٍّ وَمَعْيَايَ وَمَعَالِيَّ وَمِمَّا قَرَأَ

وَلَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ذَبَحَ إِلَيْكَ أَمِيرْتُ

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ

مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ دَبَحَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَفِي رَوَاتِهِ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ

بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا

عَنِ دَعَمَانَ تَمْ يَضَعُ مِنْ أَهْلِ

۱۳۴۷ وَ عَنْ حَتِّشٍ قَالَ رَأَيْتُ حَلِيًّا يُضَعُّ بِكَيْسَرِ بْنِ
فَعَلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهَمَّ أَنْ أَضَعِيَ عَنْهُ فَاكَأَ أَضَعِيَ عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ)

۱۳۴۸ وَ عَنْ عَيْنٍ قَالَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا
تُضَعِيَ بِمَعَابِلَةٍ وَلَا مَدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا حَرْقَاءَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَ انْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ
وَالْأُذُنَ -

۱۳۴۹ وَ عَنْهُ قَالَ تَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُضَعِيَ بِأَعْصَبِ الْقَسْرِينِ وَالْأُذُنَ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۵۰ وَ عَنْ الْبُخَارِيِّ بْنِ عَارِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُسْتَعْلَى مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
بِسْمِ اللَّهِ فَقَالَ أَرَادَ الْعَرَبُ السَّجْدَ عَلَيْهِمَا وَالْحَرْكَ
الْبَيِّنَ عَرُوبًا وَالْمَعْرِضَةَ الْبَيِّنَ مَرُوبًا وَالْعَبْقَاءَ
الَّتِي لَا تُنْقَى رَوَاهُ مَالِكٌ وَ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو
دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۱ وَ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَعِّي بِكَيْسَرِ بْنِ قَبِيلٍ فَيَجْعَلُ يَنْطَرِفِي
سَوَادَ دِيَارِكُنَّ فِي سَوَادٍ وَ يَمْسِي فِي سَوَادٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)
۱۳۵۲ وَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ جَبْرِ سَلِّيَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَدَّ يُؤْتِي مِمَّا
يُؤْتِي مِنْهُ النَّحْيُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۵۳ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

یہ ذبیحہ بڑی اور بڑی امت کے اس فرد کی جانب سے جسے قربانی نہیں کی ہے
حضرت عائشہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رو
میں دیکھوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ
سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہذا میرے
سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے
اور پیچھے سے کئے نہ ہوں اور کان نہ گول کئے ہوں نہ پچھے ہوتے ہوں
(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے مرث آنکھ
اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے ہمیں کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا
ہے (ابن ماجہ)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو
ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ایسا فکر جس کا لنگڑا پن
ظاہر ہو۔ کا نا جو صاف معلوم ہو نہ ہو۔ بیمار جانور جو طبع طور پر بیمار نظر آتا
ہو۔ اور ایسا دیکھ جس کی ٹہنیوں کا گودا نہ ہا ہوا احمد - مالک - ترمذی -
نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایسے سیاہ بیٹڑے کی قربانی کرتے تھے جس کا سینہ چمکیں اور
آنکھیں سیاہ ہوں چمکیں اور سیاہی میں کھاتا ہوا اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی ابن ماجہ)

یہ حکم ایک فرد جناب بشار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں شہ کی ضرورت ہو وہاں ہڈی
بھی کافی ہو جاتا ہے

(ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ نَحْمَتِ الْأَمْحِيَةِ الْحَيَّةِ
مِنَ الصَّائِبِينَ (رداء الترمذی)

۱۳۸۳ ۱۷ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَمْحِيَةَ فَكُنَّا نَكُونُ
فِي الْبَقَرَةِ وَسَبَّحَ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ التَّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُهَا
حَسَنٌ قَرِيبٌ.

۱۳۸۵ ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلْتُ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النُّحُودِ
أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يَتَرَى النَّاسَ كَلَّمَ لَيْسَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ
يُقَدَّرُ لَهَا فَاشْعَارُهَا فَاطْلُقْهَا فَإِنَّ اللَّهَ لَيُكَبِّرُ
مِنْ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَيُطَوَّبُهَا
بِهَا نَفْسًا.

(رداء الترمذی و ابن ماجه)

۱۳۸۶ ۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ
لَهَا فِيهَا مِنْ خَيْرِ ذِي الْحِجَّةِ يُعْبَدُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ
مِنْهَا بِوَسِيَّةٍ مَسْكَةٍ وَرَقًا مَرَّطًا لَيْسَ لَهَا فِيهَا وَفِيهَا لَيْسَ لَهَا
الْقُدْرُ - رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے کہ بخیر کا نشیما ہے۔ بمعنی دس باجی
قربانی ہے (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عید الاضحیٰ آگئی تو ہم
میں سے سات افراد نے گلے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس
افراد شریک ہوئے (نسائی، ابن ماجہ، لیکن ترمذی نے اس حدیث کو
حسن و غریب بتایا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور
کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سیگوں، بالوں اور کھروں
کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت
عطا فرمادیتا ہے لہذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی
دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال
کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب
ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف
بتایا ہے)

تیسری فصل

حضرت جنید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے
میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عید گاہ بجے نماز و سلام سے فارغ
ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح
کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے
پہلے یا پھر نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے
ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

۱۳۸۷ ۲۰ عَنْ جُنَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَرْتُ
بِالْأَمْحِيَةِ يَوْمَ النُّحُودِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَدْعُوَنِي وَكَرِهَ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّمَ
فَرَأَا أَنَّهُ يَرَى لَحْمًا خَالِجًا قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَ
مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ
مَعَنَا هَذَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحُودِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے
(شک راوی) قرآن کریم ہے وہ اب دوبارہ قرآن کریم اور نبی نے اب
نہیں کہا۔ و ب اللہ کا نام لے کر

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ یوم النحر کے بعد دو دن قرآنی کے اور میں اجنب مالک نے اس روایت
کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر
سال قرآن کرتے تھے (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قرآن نبوی کی
وجہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ میں اس سے
کیا نازلہ ہر تلبے تو سرکار نے فرمایا ہر بال کے غرض ایک نیکی ہے صحابہ نے
عرض کیا کہ ادن کے باسے میں کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے
بدل میں بھی ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ)

مَنْ كَانَ ذِيهِمْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ يُصَلِّيَ فَلْيَدِّ بِهٖ أُخْرَى
مَكَانَهَا وَمَنْ تَمَّ يَدِّ بِهٖ فَلْيَدِّ بِهٖ يَأْتِيهِ اللَّهُ -
۱۳۸۸

وَعَنْ تَارِخِ ابْنِ عَسَاقٍ قَالَ الْأَصْحَابُ يَوْمَ
بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى - رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلْعَنِي عَنْ عَمْرِو
بْنِ أَبِي ظَلْبٍ تَمْلُؤُهُ -

۱۳۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَسَاقٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرِينَ يَوْمًا يُصَلِّيُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۹۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْخُذُ
الْأَضْحَى قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَانُوا
فَمَا كُنَّا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكُونُ شَعْرَتُهُ حَسَنَةً
فَمَا كُنَّا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكُونُ شَعْرَتُهُ
مِنْ الشُّعْرِ حَسَنَةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْعَتِيرَةِ

عتیرہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں ذبح اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں
ناوی کہتے ہیں ذبح جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافریوں کے نام پر ذبح
کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو وجب میں بتوں کے نام پر ذبح

۱۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا ذَبْحَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْقَرَعُ أَذَلُّ
يَتَأَخَّرُ كَانَ يَنْتَجِمُ لَهُمْ كَأَنَّمَا يَذْبَحُونَ لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

حضرت حنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقع پر سرکار
نے فرمایا لوگو! اب ہر گھر والے پر سال بھر میں قرآن واجب ہے اور وہ عتیرہ

۱۳۹۲ عَنْ حَنْفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وَفَرَقْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدْفَةَ فَمَوَّعَتْهُ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ میں معلوم ہے کہ عقیقہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا کہ عقیقہ نسوخی کی ہانگی ہے)

عَامٍ أَصْحَابِيَّةٍ وَعَقِيدَةٍ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَقِيدَةُ هِيَ
الَّتِي تُسَمُّوْنَهَا الزَّحِيَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُتَّعِفٌ الْإِسْنَادُ وَقَالَ أَبُو
دَاوُدَ وَالْعَقِيدَةُ مُسَوَّخَةٌ -

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو حیدر خانے کا حکم دیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیہ) ہانور کے علاوہ غنیمت تو میں اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹاؤ اور بال کٹاؤ اور موتے زیر ناک صاف کر لو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ بِمَوَازِيِ الْأَضْعَى يَوْمَئِذٍ جَعَلَهُ اللَّهُ لِيَهْدِيَ الْأُمَّةَ قَالَتْ لَكَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مِينَخَةً أَلَيْهَا أَفْضَلُ مِنْهَا قَالَتْ لَا وَلَئِنْ خُذْتُمْ شَعْرَكَ وَأَقْلَقْتَهُ وَتَقَمَّ شَارِبَكَ وَتَحَلَّيْتَ عَائِلَتَكَ فَذَلِكَ عَامٌ يُهَيِّئُكَ عِنْدَ اللَّهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

سورج گرہن کے وقت نماز

بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گھٹی لگا تو آپ نے ایک نذر کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ نذر لے کر نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصطفیٰ پر شریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکعت اور چار رکعت طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اپنے لیے رکوع وجود نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ الشَّمْسُ خُسِفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِعَثْ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَمَعْدَمُ كُصْلِي أَرَبِمَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرَبِمَ سَجْدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعَاتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَاتُ سُجُودًا قَطُّ كَأَنَّ أَهْلُونَ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۵ وَعَنْهَا قَالَتْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِعْدَ آيَةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

۱۳۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ
فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ تَحْرًا مِّنْ دَعَاةٍ مُّوَدَّةٍ اَلْبَقْدُو
لَمْ رَكْعَةً رُّكُوعًا طَوَّلَ شَرْقَهُ قَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ
وَهُوَ دُونَ اَلْقِيَامِ اَلْاَوَّلِ شَرْقَهُ رُكُوعًا طَوَّلَ
هُوَ دُونَ اَلرُّكُوعِ اَلْاَوَّلِ شَرْقَهُ شَرْقَهُ سَجْدًا شَرْقًا
فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ اَلْقِيَامِ اَلْاَوَّلِ شَرْقَهُ
رَكْعَةً رُّكُوعًا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ اَلرُّكُوعِ اَلْاَوَّلِ شَرْقَهُ
رَقْمَ قَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ اَلْقِيَامِ اَلْاَوَّلِ
شَرْقَهُ رُكُوعًا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ اَلرُّكُوعِ اَلْاَوَّلِ شَرْقَهُ
رَقْمَ شَرْقَهُ سَجْدًا شَرْقًا اَلصَّرْحَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ
فَعَانَ اِسْمُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَيَّتَانِ مِّنْ اَيَّانِ
اَللّٰهُ لَا يَخْسِفَانِ لِبَحْرٍ اَمْدًا وَلَا يَخْرُجُ قَادًا
رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اَللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُوْلُ اللهِ رَأَيْتَكَ
فَمَا دَلَّتْ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ تَكْفَعُ
فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَمَا دَلَّتْ مِنْهَا عَقُوْدًا
لَوْ اَخَذْتُهَا لَا كَلَمْتُ مِنْهُ مَا بَدَيْتُ الدَّائِيَّةَ
رَأَيْتُ النَّارَ فَكُلُّهَا اَرَاكَ لِيَوْمٍ مُّنتَظَرًا قَطُّ اَقْطَعُ
رَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا اِلَيْكَ فَقَالُوا يَهْدِيَا رَسُوْلُ
اَللّٰهِ قَالَ يَكْفِيْهِمْ قِيلَ يَكْفِيْكَ يَا اَللّٰهُ قَالَ يَكْفِيْكَ
اَلْمُسِيْرُ يَكْفِيْكَ اَلْاِحْسَانُ لَوْ اَحْسَنْتُ اِلَى اِحْدَاهُمُ
اَلَّذِيْ هُوَ ثُمَّ رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ
خَيْرًا قَطُّ

(متفق علیہ)

۱۲۹۶ و عَنْ عَائِشَةَ تَحْرَجُ بِبِئْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
قَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَاعَ السُّجُودَ ثُمَّ اَصْرَحَ وَ قَالَتْ
اَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اَللّٰهَ دَائِلًا
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَيَّتَانِ مِّنْ اَيَّانِ
اَللّٰهُ لَا يَخْسِفَانِ لِبَحْرٍ اَمْدًا وَلَا يَخْرُجُ قَادًا
رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اَللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا

تو سرکار نے نماز خسرت فرمائی اور صحابہ نے آپ کی اتھڑکی اس نماز میں سرکار
نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ بھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا
پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع
سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام
سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر
رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر
رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورہ کہن
سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو
نشانیاں سورہ اور چاند میں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اخرا نزل نہیں
ہوتی۔ جب سورہ اور چاند کو گرمی میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر
ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ نیچے بیٹے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ
کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھول کا ایک خوشہ تو فرلوں اگر میں اس خوشہ کو
لے لیا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے
در رخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے
دیکھا کہ در رخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس
کی وجہ کیلئے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ
کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیاں کا کفران کرتی ہیں۔
احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم موت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو
اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی طرف سے غفلت کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے
ہم سے کبھی جلدائی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت
ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل
سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورہ صافات اور روحن ہر چکا تھا
اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورہ
اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور میل ہونے
سے گمن نہیں لگتا جب گرمی دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور کھڑائی بیان رہ نماز پڑھو۔

تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ مَا مِنْ أَحَدٍ
أَعْيَبَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يُزَيِّنَ عِبَادَهُ أَوْ تَزَيِّنَ أُمَّةٌ بِمَا
أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ لَوْ تَعَبَتُ مِنْ مَا أَعْلَمُ لَضَعُفْتُكُمْ
قَلِيلًا وَلَكِنَّكُمْ كَثَرْتُمْ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَبِي مُؤَسَّي مَالٍ حَسَنَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ
السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَهْلِهِ وَبَارَكَ لَهُمْ
وَسُجُودًا مَا رَأَيْتُمْ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ الْوَلَايَاتُ
الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِأَخِيرَةٍ
وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَذَا رَأَيْتُمْ عِيَاثًا مِنْ
ذَلِكَ فَادْعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتَوْفُوا -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۹ وَعَنْ حَاظِرٍ قَالَ أَنْكَسَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْرَمَاتٍ لِإِبْرَاهِيمَ
بْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ
وَسَكَتَ النَّعَامُ يَا رَبِّهِ سَعْدَاتٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ لَكَّاتٍ
فِي أَكْبَرِ سَجْدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ قَالَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ
أَرْتَجِي يَا سُبْحَانَ رَبِّي بِاللَّيْلِ يَتَدَرَّى فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَبَدُّثُهَا فَفَعَلْتُ
وَاللّٰهُ لَا تَنْظُرُنِي إِلَى مَا حَدَّثَكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ قَاتِلَتْهُ دُحُوفُ قَارِيَةٍ
فِي الْقَبْلَةِ وَارْتَمَتْ بِهَا فَعَجَلَ يُسَبِّحُ وَيُسَمِّحُ وَ
يُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيَعْمُرُ حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا فَخَلَعَا
حُسْرَ عَنْهَا قَدْ أَسْرَبَتْ رُكْعَتَيْنِ - (رَوَاهُ

اور صدقہ دو ایسی خطبہ میں فرمایا ہے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی
قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندہ
نہ کرے۔ اسے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جاتے ہیں
کالچے علم ہے تو تم ہنسو کہ اور گریہ و زاری زیادہ کرو (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج
گرمی ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح
کہ غوث قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور
طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے
پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں
ہیں جو بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت پیدا کرے ان پر اثر انداز نہیں
ہو سکتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذبیحہ بندوں کو غوث دلاتا ہے جب تمہیں ایسا
حادثہ پڑے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس طلب مغفرت کو مستجاب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حیات ظاہر ہی میں اس دن سورج گرم ہوا جس دن آپ کے مابین آد
حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو آپ نے چھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ
پڑھائیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرم
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ
پڑھائیں اور حضرت علی سے اس طرح منقول ہے۔

(مسلم)

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں
ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیرا مذاکرہ کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری
میں کہ سورج گرم ہوا تو میں خیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا
خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرنے ہیں جب میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے
ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح تحمید تہلیل اور تکبیر الہی کے کلمات
ہیں اور اللہ سے معروف دعائیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں
دو سو مرتبہ تلاوت کیں۔

امام مسلم نے اسی حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت
عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کیا جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔
لیکن صاحب مصابیح نے حضرت جابر بن عمر سے روایت کیا۔
اسناد ثبت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آواز دے کر کہے کا
حکم دیا۔ (بخاری)

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَكَذَا
فِي شَرْحِ السَّنَةِ عَنْ ذِي نُوَيْرٍ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ سَمْرَةَ -

۱۲۰۲ وَعَنْ أَشْجَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَدَا أَمَدُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ
(دَوَاهُ الْبَخَارِيِّ)

دوسری فصل

حضرت عمرو بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھانی اور قرأت میں
ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی، تسانی، ابن ماجہ)
حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی عباس
رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ نوراً
سجدہ میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو
انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نبی
دیکھو غیر الحقول یا انہی بات (تو سجدہ کرو اور ام المؤمنین کے انتقال سے
بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے) (ابوداؤد، ترمذی)

۱۲۰۳ عَنْ سَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا
(دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۱۲۰۴ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ مَا تَرَى
فَلَا تَرَى بَعْضَ أَذْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ
سَاجِدًا قَوْلًا لَهُ تَجِدُنِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَذَلِكَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ أَيُّهَا فَتَجِدُونَا
وَأَيُّ آيَةٍ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ أَذْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (دَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو یہ نے
نماز خسوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکعتیں اور وہ سجدہ
کئے خانہ سے فارغ ہو کر قبہ رخ بیٹھے اور معروف دعا ہے یہاں تک کہ
گرہن ختم ہوا۔
(ابوداؤد)

حضرت نعمان بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں نماز پڑھنے شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک
کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ (ابوداؤد، لیکن نسائی کی روایت

۱۲۰۵ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَةً
فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَجَعَلَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ
الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَجَعَلَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْوَيْلَةِ يَدْعُو
عَلَى النَّبِيِّ كُسُوفُهَا - (دَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ)

۱۲۰۶ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَصِلُ
رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ
دَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح ہی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکارِ نبویؐ کیساتھ مسجد میں آئے اور معرفت نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دو رکعت میں یہ تصور تھا کہ سورج اور چاند دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گہناتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے یہ دونوں مخلوقات الہامیہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن گئے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَمَثَلِي مَثَلِي يَوْمَكُمْ وَيَسْجُدُ وَلَكَ فِي الْاُخْرَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّيْهِ يَوْمَ مَا اسْتَجَبَ لِي الْمَسْجِدَ دَفْعًا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى اَنْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتٍ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَوْ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنْ لِحَيَاتِهِمْ وَنُكُتِهِمَا وَلِحَيْثُكَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَابْتَهِمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى يَخْبِي أَوْ يُخْبِيَتِ اللَّهُ امْرًا -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سجدہ شکر کا بیان

اس باب میں بیل اور تیسری فصل میں ہے۔

بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ الْخَالِيَةِ

دوسری فصل

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

۱۴۰۷۔ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَحَدٌ مَرُّوًّا أَوْ يُسْكِرُ خَيْرٌ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسے کو دیکھ کر بارگاہِ ربانی میں سجدہ کیا (دارقطنی نے اس حدیث کو مرسل بتایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۸۔ وَعَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَجْدًا مِنَ الثَّقَالِيْنِ فَقَعَسَ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ الشُّعْرِ لَفْظُ الْمَصَارِيحِ -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ درجیب مقام عروڑہ پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدہ طہر نہ تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں پہلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

۱۴۰۹۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نَوْبًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَرُورَةَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمَدَّهَا اللَّهُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَسَ سَاجِدًا فَمَكَتْ ظَهْرِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَسَ سَاجِدًا فَمَكَتْ ظَهْرِيْلًا

ثُمَّ قَامَ فَرَقَمَ بِيَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالِ
إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَاسْتَعْنَيْتُ بِرَأْسِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أَمْثِلٍ
فَخَدَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ
رَبِّي لِرَأْسِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أَمْثِلٍ وَخَدَرْتُ سَاجِدًا
لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِرَأْسِي
فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْأُخْرَى فَخَدَرْتُ سَاجِدًا
لِرَبِّي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

(احمد ابو داؤد)

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

پہلی فصل

۱۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ إِلَى الْمُصَلِّي يَسْتَسْقِي
فَصَلَّى بِهَوْنٍ وَرَفَعَتْ يَدَايَا الْعِدَا لِيَوْمِهِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ يَدْعُو وَرَقَمَ بِيَدَيْهِ وَخَرَّ رَوَاهُ حَيْزُ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْتَمِسُ
وَسَلَّمَ لَا يَرُقَمُ بِيَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ
فَوَقَفَ يَدْعُو حَتَّى يَرَى بَيَاضَ السَّحَابِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى
اسْتَسْقَى فَأَخَارَ يَطْلُقُهُ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ - (رَوَاهُ مُسْنَدُ)

۱۳۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا
كَافِيًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا دَمْعٌ مَعْدُودٌ
اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَدَ رَسُولُ
اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنْ

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے حیدر گاہ آئے دو رکعت نماز پڑھ کر کے ساتھ بڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چاروں گولٹ کرا دی۔ (مسند علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اللہ اس کو تمہارا ہاتھ بلند کرتے تھے کہ بغل کی سفید نظر آتی تھی۔ (مسند علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اس وقت دونوں ہاتھوں کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُردھتے تو دعا فرماتے خداوند نفع دینے وال خوب بارش کر۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ بارش ہوتی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کو تھپایا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

پڑھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو فرمایا
نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے الہی الہی آ رہے ہیں۔

الْمَطَرُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ وَجَلَّ (رواہ مسلم)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ تشریف لائے اور
نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پٹا اور جو
سرا ہائے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے
پر تھا اس کو دائیں کندھے پر لٹایا اس کے بعد عافرائی۔

(الحمد للہ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے
ہوئے تھے جب وہ چھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے شپا کناروں کو
کلیا بانب پٹنا پٹنا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر لٹایا الحمد للہ
جناب ابو حمیرہ رضی اللہ عنہ جو ابو طلحہ کے آکر اذکرہ غلام ہیں روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتھار لیت کے مقام
پر جوڑ و دار کے قریب ہے بارانِ رحمت کے لئے دعائیں مشغول دیکھا اس
وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھاتے ہوئے تھے جو چہرے سے
بلند تھے اور سر اٹھوں کے درمیان تھا اور سر گھوم نہیں سکتا تھا ابو داؤد رضی اللہ
عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کیا کرتے
کہ نماز استسقاء کے لئے نکلی۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ لکھتے دعائے روا
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ
آئے تو یہ کلمات فرماتے خداوند اپنے بندوں کو اور اپنے چرپائیوں کو اپنی
عطا فرمائی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ ذبیہوں کو حیات عطا فرما۔

(ماک ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۱۴۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ
رِدَائَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ
عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرِ عَلَى
عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ۔

(رواہ ابو داؤد)

۱۴۱۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خُمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ
أَنْ يَأْخُذَ أَصْلَهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا تَفَدَّتْ
فَلَمَّهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔ (رواہ احمد و ابو داؤد)

۱۴۱۷ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي النَّخَعِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي حِينَ أَخْبَارَ الذَّبَابِ قَرِيبًا
مِنَ الذُّرَى قَائِلًا يَا مُرُ يَسْتَسْقِي زَائِدًا يَدَيْهِ قَبْلَ
وَحْوِهِمْ لَا يَجَاوِزُ رِجْلَهُمَا رَأْسَهُ۔ (رواہ ابو داؤد و ترمذی
الترمذی و النسائی و ترمذی)

۱۴۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْنِي فِي الرِّجْسِ فَقَالَ مَسْمُومٌ لَا تَمُوتُوا بَعْضُكُمْ
مِنْ بَعْضٍ مَسْمُومًا۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و
النسائی و ابن ماجہ)

۱۴۱۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى
قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبِهِمَتَكَ وَأَنْتَ رَحِمَتُكَ
وَأَنْتَ بَيْدَتُكَ الْعَمِيَّتُ۔

(رواہ مالک و ابو داؤد)

۱۴۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاوِيَنَّ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُبَارَكًا
مُسْرِنًا مُرْتِيًّا تَأْوِيْنَا غَيْرَ مَنَالٍ عَاجِلًا غَيْرًا حَاجِلًا قَالَ
فَأُطِيعَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

(رواہ ابو داؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دست مبارک کو دروے کے وقت، انہی کہتے لئے اُترے
سے ہمیں سیلاب فرما ایسی بارش جو ہماری فریاد کی کرے۔ ۱۔ زانی کیسے
نفع بخش ہر اور اس کا انجام اچھا ہو حضرت حال نہ ہو عبد ربیع بن ابی ہریرہ
کرنے والی نہ ہر اور حضرت دعا فرمائی ادر آسمان پر بار چھا گیا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۳۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكََا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْا الْمَطَرَ فَأَمْرَبَ بِمُكَبِّرٍ
فَوَضِعَهُ لَهُ فِي الْمِصْبِي دَعَا النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يُخْرِجُونَ
رَضِيَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئْنَا بِكَ أَحَاجِبُ الشَّمْسِ فَتَعَدَّ عَلَى الْمِصْبِي
فَكَذَّبَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَرْتُمْ حَتَّى
وَيَا رُكُمْ وَأَسْتَبْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَهُ عَنْكُمْ
وَقَدْ أَمَرَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَدَعَاكُمْ أَنْ تَسْتَجِيبَ
لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
مَا لِي يَدْعُوا إِلَيْنِ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ
اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَيُّ وَتَحْنُ
الْفَقْرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ
لَنَا قُرْبَةً وَبَلَاغًا إِلَى جَنَّتِي ثُمَّ رَكَعَ يَدَا يَدَيْهِ فَنُكَّهَ
يَدَايِ الرَّقْعَةِ حَتَّى يَدَا يَدَيْهِ مِنْهُ بِطَبْعِهِ ثُمَّ حَزَنَ
لِلنَّاسِ ظَهْرًا وَقَلْبًا أَوْ حَزَنَ رِجْلَهُمَا وَهُوَ
لَا يُدْعِي يَدَيْهِ نَحْمًا أَشْبَهَ عَلَى النَّاسِ وَتَرَكَ مِصْبِي
رُكْعَتَيْنِ فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَ قَرَعَاتٍ وَبَرَقَتْ ثُمَّ
أَمْطَرَتْ بِأَذْنَانِ اللَّهِ فَنُكَّهَ يَدَا يَدَيْهِ مَسْحُودَةً حَتَّى
سَأَلَتْ الشُّيُوكَ فَلَمَّا رَأَى سُورَةً هَمَّ لَمْ يَكُنْ مَعْلُومًا
حَتَّى بَدَتْ لَوَاحِدَةٌ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

(رواہ ابو داؤد)

۱۳۲۲ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی بات کر تیرے صاحب زینہ گرام
میں منبر بچانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عید گاہ میں مجتمع ہونے
اور خود تشریف لےنے کی نوید دی۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار
اس وقت حجر سے باہر تشریف لائے جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ
عید گاہ میں اگر منبر پر بیٹھے اللہ کی بحیرہ و تحید کی اس کے بعد فرمایا تمہارے بارش
میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ
نے تمہیں بر حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) کو بکھڑے
قرین تمہاری دعا قبول کروں گا اس کے بعد سرکار نے کہا تمام تعریفیں ہیں
اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو رحمان و رحیم اور وزیر جبار کا مالک ہے
اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر اور ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے خداوند اتوبی
معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خداوند تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں
ہم پر بارانِ رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک رحمت تک نازل
فرماتے اور اس کو ہمارے لئے فالخہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ
نے بائیں ہاتھ بند کئے اور دائیں ہاتھ بند کئے کہ بقلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔
پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو پٹیا یا اٹا لیکن دست مبارک
اس دوران اٹھے ہوتے تھے اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے
منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت آسمان سے ظاہر ہوا جس
میں گرج اور چمک رہی تھی۔ پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپ
عید گاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نلے پھٹ گئے۔ سرکار نے جب لوگوں کو
سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپ نے خدا
مبارک نظر آنے لگے۔ اس وقت پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب

کو جب قطبے واسطہ پڑنا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے خداوند اپنے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلے سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چھلکے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما رادی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو کرنے کرنا مستقام کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چوٹی پر آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس چلو اس چوٹی پر نبی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دارقطنی)

مُحَمَّدًا اسْتَسْقَى بِأَعْيَابِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَسْقِي إِلَيْكَ نَبِيَّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَسْتَسْقِي إِلَيْكَ بِعَبْدِكَ نَبِيَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَاسْقُوا (رواه البخاري)

۱۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَوَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي قُرْآنًا هُوَ بِمَلَكَةٍ رَأْيَةٍ بَعْضُ قُرَائِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ انْبِجُوا فَقَدِ اسْتَسْقَيْتُمْ لَكُمْ قُرْآنًا أَجَلُ هَلْوَ الْفَلَاحُ (رواه الدارقطني)

ہواؤں کا بیان

بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باد و صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور (مجادلہ) سے ہلک کر گئی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور تانہ کا اندر دیکھ دے نظر ابلتے آپ مرتب قسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باران دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز اندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوند! میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جائے تو کبھی آپ جھرد میں جلتے کبھی ابر گرتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہو جلتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو عروس کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی ہر نشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم غار کے زمانہ کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر برسات

۱۳۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاهْبِطَتْ عَادُ بِلَالٍ بَدْرٍ (متفق علیہ)

۱۳۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَعُ حِجَابًا حَتَّى آتِي مِنْهُ لَمْ يَرَأِ إِلَّا مَا كَانَ يَسْتَسْقِي قُرْآنًا إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرُوفًا فِي وَجْهِهِ (متفق علیہ)

۱۳۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَشِيَتْ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أُسِيلَتْ بِهِ وَأَخْوَدُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا أُسِيلَتْ بِهِ وَتَسْرِي مَا أُسِيلَتْ بِهِ قَدْ أَتَيْتُ السَّمَاءَ فَتَعَبَّرْتُ بِكُونِهَا وَخَوَجَ وَخَلَّ وَأَهْلَى وَأَهْلًا قَدْ أَتَيْتُ السَّمَاءَ فَتَعَبَّرْتُ بِكُونِهَا فَكَلَّمْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَأْتِي عَائِشَةَ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَكَلَّمْنَا رَأْدًا عَادِيًّا فَسَأَلْتُ قَوْمًا آدَمِيًّا بِمَعْرِفَةِ قَوْمٍ هَذَا عَادِيٌّ لَمْ يَطْرُقْ فِي رِوَايَةٍ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرُ رَحْمَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزِيحُ الْغَيْبُ حَمْسٌ ثُمَّ قَدَّرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ

وَعَلَّمَ السَّاعَةَ وَيُزِيلُ الْعَنَاقَةَ الْأَيَّةُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ السَّاعَةُ بِأَنْ لَا تُسْطَرَّ وَلَا تُكْرَبُ

السَّاعَةُ أَنْ تُسْطَرَّ وَلَا تُسْطَرَّ وَلَا تُنْثَبِتُ الْأَكْمَاضُ حَيْثَا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بَابُ مَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے

یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ہی

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا غیب قطع یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قطع یہ ہے کہ

تم پر باران رحمت کا نزول ہو۔ اور زبیر بن بکر نے اسے

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو

رحمت بھی لاتی ہے اور غلب بھی لہذا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے

بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے بچنا مانگو۔

(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ در حلیہ کبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا

ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور

یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹی ہے (ترمذی

نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز

دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوند اہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے

ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی

جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا

گیا ہو بچنا مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیر

ہوا چلتی تھی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ کر یہ دعائیں کلمات

کہتے خداوند اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی مشیت نہ دے۔

۱۳۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الزَّيْفُ مِنَ رَدِّهِمُ اللَّهُ شَاقَتْ

بِالزَّيْفَةِ قَرِيبًا لَعْنَابٍ فَلَا تُسَبِّحُهَا وَسَلِّمُوا اللَّهَ مِنْ

خَيْرِهَا وَتَعُوذُوا بِهَا مِنْ شَرِّهَا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ

كَادَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَدَائِنِ الْكَبِيرَةِ)

۱۳۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَجْدًا لَعَنَ الزَّيْفَ وَنَجَّدَ

النَّجْدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الزَّيْفَ فَإِنَّهَا

مَا مَوْرَةٌ فَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ

اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَنِي

عَدِيٍّ)

۱۳۳۲ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّحُوا الزَّيْفَ فَإِذَا ذُكِرْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ

فَعُوذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّهُ نَسْتُكُ مِنْ خَيْرِ طُفُوهِ الزَّيْفِ وَخَيْرِ

مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُمْ بِهِ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ طُفُوهِ

الزَّيْفِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُمْ بِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۳۳ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ فَطَلَا

جَنَّا النَّجْدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ

اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا

رَبَّاعًا وَلَا تَعْبَلُمَا رِبْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ
اللَّهِ كَعَالِي إِنَّمَا أُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ رِبْعًا مَرَّةً وَارْسِلَتْ
عَلَيْهِمُ الرِّبْعَ الْعَاقِبَةَ وَارْسِلَتْ الرِّبْعَ الْوَاقِعَ دَانَ
تُرْسِلُ الرِّبْعَ مَبْقِيَاتٍ -

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ دَالِيهِمْ فِي الذِّكْرَاتِ الْكَبِيرَةِ -
۱۳۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَعَا كَأَشْيَاءِ مِنَ النَّحْلِ قَعَى السَّحَابَ عَرَكَ
عَمَلَهُ دَا سَمْعَهُ وَكَانَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَرِّ
مَا فِيهِ قَرَأَنَ كَشَفَهُ حَمْدُ اللَّهِ فَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ
سَقِيْنَا نَافِعًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّيْثُ لَهُ -

۱۳۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرِّقْدِ وَالْقَوَارِعِ قَالَ اللَّهُمَّ
لَا تَقْتُلْنَا بِعَصِيكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَخَافَتْنَا
قَبْلَ ذَلِكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

خداوند اس کو رحمت کی ہوا (رباع) ایسا مذہب کی ہوا (رباع) نہ ہوا حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تو رکنِ مجدد میں اس طرح ارشاد ہوا
ہم نے ان پر تیرہ مرتبہ بھیجا۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی جو اپنے مصروف
پانچھ بھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھیجی جو بار آور تھی اور ہم خود بخوبی
دینے والی ہوا میں بھیجتے ہیں۔ (شافعی، دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر وغیرہ
تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوند میں پناہ مانگتا
ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ
اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوند ارفع دینے والی
بارش برسا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، شافعی اور الفاظ حدیث بھی نہیں ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کرک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ
لا تَقْتُلْنَا بِعَصِيكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَخَافَتْنَا قَبْلَ ذَلِكَ -

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث
کو غریب کہلے)

تیسری فصل

۱۳۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ
الرِّقْدُ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرِّقْدُ
وَيُحْمِدُهُ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِفَتِهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب
و گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے -
سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرِّقْدُ وَيُحْمِدُهُ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِفَتِهِ -

(مالک)

كِتَابُ الْجَنَائِزِ كِتَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار پرسی اور مریض کے ثواب

پہلی فصل

۱۴۲۶ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْعَائِيَةَ دَعَوْدًا أَلْبَرِيضَ وَقَفُوا الْعَائِيَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَسْلُومِ عَلَى الْمَسْلُومِ خَسِرَ رُؤُ
السَّلَامَةِ وَخَسِرَ دَمُ الْمَرْيُومِ وَخَسِرَ الْجَنَائِزُ وَخَسِرَ
الدَّخُولُ وَخَسِرَتِ الْعَاظِلِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٣٣٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ فَإِذَا دَعَاكَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا لَيْفَتُهُ فَاسْلُمْ عَلَيْهِ كَمَا دَعَاكَ فَاجِبٌ وَإِذَا اسْتَفْصَلَكَ فَانصَحْ لَهُ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَكَبِّرْهُ كَمَا أَمَرَ رَبِّي فَعَدَا فَعَدَا مَا تَفَاتِيحُهُ - (رواه مسلم)

١٢٢٩ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِرَبِيعَا دُونَ
 الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَلْفِيفِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ
 السَّلَامِ وَلِجَابَةِ الدَّائِمِ وَاتِّبَاعِ الْمُسَيَّمِ وَنَهَانَا أَنْ نَقْرَأَ
 وَنَهَانَا عَنْ حَاكِيَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ التَّعْرِيزِ وَالِإِسْتِخْرَةِ
 وَالِدِيَّالِجِ وَالْيُسُقُوتِ وَالْحَمْرَ وَالْبَيْقِ وَالْيَمَّةَ الْفَحْشَى
 تَرَفِي بِرَدَائِهِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْيَمَةِ فَكَانَتْ مِنْ شُرْبِ
 فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ تَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ -

حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کو کھلانا کھلا دے میری بیش کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، چار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں مگر چار سے معلوم کر لیں یا رسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کا خواہاں ہو تو اس کو نصیحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو درہم تک (اللہ کو) اور جب کوئی جملے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

حضرت برادر اہل عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے گرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت نہ کریں۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ سلام کا جواب دیں۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرد) سوئے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ ریشم۔ اٹلس اور دیباچ کے لباس نہ پہنیں سرخ رنگ کے نمڈے کے فرش پر نہ بیٹھیں (خالص ریشم کے بنے ہوئے کپڑے)۔ نفس نہ پہنیں چاندنی کے برتن سے کچھ نہ پیئیں اور جس نے چاندی کے برتن

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۴۰. وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حُرَّةٍ أَوْ جَنَّةٍ حَتَّى يَتَوَجَّعَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۴۱. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِّضْتُكَ فَلَمْ تَعُدْ فِيَّ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَّا عَرَضْتُ أَنَّ عَبْدِي فَمَرِّضْتُكَ فَمَرِّضْتُكَ لَوْ عَمِدَتُ لَوْجِدْتِي وَعَمِدَةٌ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطِيعْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَطُوعُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَّا عَرَضْتُ أَنَّكَ لَوْ أَطَعْتَهُ عَبْدِي فَمَرِّضْتُكَ فَمَرِّضْتُكَ لَوْ أَطَعْتَهُ لَوْجِدْتِي ذَلِكَ عَبْدِي يَا ابْنَ آدَمَ مَا اسْتَفْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِئِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْتَفْقَيْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَفْقَيْتُكَ عَبْدِي فَمَرِّضْتُكَ فَلَمْ تَسْقِئِي أَمَّا عَرَضْتُ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجِدْتِي ذَلِكَ عَبْدِي -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۴۲. وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يُعَوِّدُهُ دُكَّانًا إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ قَالَ لَا يَأْسَ مَرِيضٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ كَلَّا بَلْ حَتَّى تَعُوذَ عَلَى شَيْخٍ كَيْفَ تَزِيحُ الْقَبِيرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَوَّذَ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۴۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ مَسَحَ بِبَيْضَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّارِ أَشْفِيَ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءُ لَا يَمُوتُ رُسُكًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۴۴. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّقِيَّ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی درجہ جنت کے باقوں سے خوشتر یعنی کوثر ہے جب تک عیادت میں مبتلا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمے گا اے ابن آدم میں بیمار مرائے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوند تو رب العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا بندہ بیمار مرائے تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا لیکن ابن آدم میں نے تجھے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہے گا تو رب العالمین ہے میں تجھے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہے گا یا رب میں تجھے کیسے پانی پلاؤ تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی مصلحت نہیں بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے باوجود اس کے کہ اگر گز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخار کی دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہوگا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر دھانا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافی لا شفاء الا بشفائك شفاعة لأعدائهم سقمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار

وَمَنْ أَرَادَ كَانَتْ بِهِ قَدْرَةٌ أَوْ حُرْمَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَحِزُ بِسُورَةِ آدَمَ ثَوْبَةً أَرْضُنَا بِوَيْقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْلِيَ سَعْيًا بِأَذْنِ رَبِّنَا.

۱۴۳۵ وَعَلَيْهَا كَانَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى لَفَتْ عَلَى نَفْسِهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ وَاسْتَمَعَ عَنْهُ بِبَيْتِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى دَجَعَهُ الْإِذَا تَوَقَّى فِيهِ كُنْتُ أَنْفَتُ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ الَّتِي كَانَتْ يَنْفَتُ وَأَسْتَرْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَنَّيًّا عَلَيْهِ وَفِي رَحْمَةِ لِيُشْلِيَ كَانَتْ إِذَا مَرِضَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لَفَتْ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ.

۱۴۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ اشْتَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ يَدَكَ عَلَى الْيَدِ يَا لَمْ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ تَكْلِمًا وَقُلْ سَبِّحْ مَرَّاتٍ أَعَدَّ لِرَبِّكَ اللَّهُ وَفَعَلَتْهُ مِنْ كَرَمِ مَا أَحْبَبَ وَأَسَاءُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَكَادَ هَبَّ اللَّهُ مَا كَانَتْ فِي.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَنْفَتُكَ مِنْ نَفْسٍ يَتَوَكَّلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْمَعْوِذَاتِ لِيُشْلِيَ سَعْيًا بِأَذْنِ رَبِّنَا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۸ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَمِينًا كَمَا يُعَوِّذُ النَّاسَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامُودٍ مِنْ كُلِّ مَبْنًى لَمْ يَكُنْ يَقُولُ لَكَ يَا كَمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا لِمُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْأَوَّلِ الْمُسْتَعِزِّ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ.

دو عالم صل اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے جیسی ک بابت کہتا تو رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللَّهِ تَرْبِیةً أَوْ ضَابِرَةً بَعْضُنَا لِيُشْلِيَ سَعْيًا بِأَذْنِ رَبِّنَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور روزانہ تلاوت مؤمنان مرض پر پانچ پھیرتے رہتے۔ اور ابھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس بعد ان میں سرکار کا دست مبارک ہم پر پھیرتی رہتی تھی یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیق فرماتے ہیں جب سرکار کے ال بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صل اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ ہم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دعا سات مرتبہ پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ قدس اسمہ من غرق ما اجدد و احادس راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد میرے بدن کا درد دیکھا کہ بار۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبریل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں و مسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے آمین کما یکلما اللہ الشاقۃ من شر کل شیطان قدامۃ و من کل عین لاقۃ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جدا علی حضرت ابراہیم علی حضرت اسمعیل واسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے (بخاری و صحیح ابی داؤد)

بعض روایات میں ہے کہ

بعض روایات میں ہے کہ

۱۴۴۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ اللَّهَ يَمْشِ بِحَبِيبٍ يَصِيبُ مِنْهُ -

(رداء البخاری)

۱۴۵۰. وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَخْبَرُنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ نَصِيبٌ وَلَا دَسِيبٌ وَلَا هَيْبٌ وَلَا حَزَنٌ وَلَا أَذَى وَلَا عَيْفٌ حَتَّى الشُّكْرَ يَكُنَّا لَهُمْ إِلَّا كَفَرًا اللَّهُ يَهْدِي مِنْ حَقِّكَ يَأْتِ -

(متفق علیہ)

۱۴۵۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَخَّلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرْعَى كَمَسْنَةِ سَيْدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُرْعَى دَعَا شَرِيحًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ لِي أُرْعَى كَمَا تُرْعَى رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَاكَ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلٌ لَكَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُ أَذَى مِنْ مَرَضٍ كَمَا يَرَاهُ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ بِهِ سِتْرَانِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَوْحًا -

(متفق علیہ)

۱۴۵۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَوْجَعُ عَلَيْهِ أَشَدَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(متفق علیہ)

۱۴۵۳. وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاوِيَتَيْ رَدَاؤِنِي وَلَا أَكْدَرُ شِدَّةَ الْمَوْتِ رِجْحِي أَبَدًا أَبَدًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رداء البخاری)

۱۴۵۴. وَعَنْ كُتَيْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنَّ فِي الْمَوْتِ كَمَنْ فِي الْمَوْتِ مِنَ النَّفْسِ لَقِيَتْهَا الزُّلْمَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهَا أَجَلُهَا وَمَنْ كُنَّ فِي الْمَوْتِ كَمَنْ فِي الْمَوْتِ مِنَ النَّفْسِ لَقِيَتْهَا الزُّلْمَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهَا أَجَلُهَا وَمَنْ كُنَّ فِي الْمَوْتِ كَمَنْ فِي الْمَوْتِ مِنَ النَّفْسِ لَقِيَتْهَا الزُّلْمَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهَا أَجَلُهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ایلادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف، فکر اور غم نہیں پہنچا یہاں تک کہ جو کائنات اس کے گناہ ہے تو اس چھن کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے -

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکارِ شہد بخارہ میں تھے یہ نے جسم اقدس کربا تھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخارہ ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے آنا بخارہ ہر تلک ہے جتنا تم میں سے وہ شخص کو مبتلا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اگر مجھ کو گناہ ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اللہ تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ۲۱ طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تھا -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیقِ اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے ٹکیر لگاتے ہوتے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی - (بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم شام کی ہے جس کو ہوا ملاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صبر برکے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے -

(متفق علیہ)

۱۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الذَّرْعِ لَا تَرَانِ الرِّيحَ كَيْسِلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَكَأَنَّ الْمَنَافِقَ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تَسْتَحْصَدَ.

(متفق علیہ)

۱۴۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَوَّلِ شَأْبٍ فَقَالَ مَا لَكَ تَذْفِيقِينَ قَالَتْ الْهَيْلُ لَا تَارِكُ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْحَقَّ فَإِنَّهَا تَنْوِبُ عَنْكَ مَا بَقِيَ أَدْرَمَ مَا نَوِبَ الْكَذِبُ حَتَّى تَلْعَبَ بِهَا (رواه البخاري)

۱۴۵۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامُوا مِنَ الْعَبْدِ أَوْسًا فَزَكِيَّتُ لَكُمْ بِهِ شَيْءٌ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

(رواه البخاري)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ.

(متفق علیہ)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ يُلَاقُونَ الْمَطْعُونَ وَالْمَطْعُونُ وَالْفَرِيقُ وَمَصَابِيهُ الشُّهَدَاءُ وَالشُّهَدَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(متفق علیہ)

۱۴۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَذَابَ يَمُوتُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فَيَسْمَكُهُ فِي سَكْبَةٍ مَصَابِيحًا مُخْتَلِفًا يَحْكُمُ اللَّهُ لَا يُؤْخَذُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ لَا كَانَ لَهُ وَمَثَلُ أَحَبِّ شَيْءٍ إِلَيَّ.

(رواه البخاري)

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکا تی رہتی ہے اور مومن جھلستے آرام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال منسوبہ کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اسی کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائبہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائبہ سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کیا کہیں رہی ہو! کہنے لگیں بخاری کی وجہ سے اللہ اس کو برکت دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخاری کو رازہ کو کہیں کہ بخاری گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی کو بے کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے نا احوال میں انسانی اثر رکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے بخاری

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلا ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پانچ ہیں طاعون سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ کسی چیز سے دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون گنے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا یہ عذاب الہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبا کی حالت میں صبر کرے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرمایا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)

۱۳۴۲ وَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ ثَلَاثُونَ وَجْزًا أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ أَنْ يَأْتُوا بِلِأَدٍ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا انْتَبَعْتُمْ بِهِ يَأْرَضِي فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ فَإِذَا وَقَعَ يَأْرَضِي فَإِنْ لَمْ يَهَاقِلَا تَحَرَّجُوا وَتَوَارَافَتَا.

(متفق علیہ)

۱۳۴۳ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُمْ عِبْدِي بِوَحْيٍ بَيِّنَةٍ ثُمَّ صَبَرْتُمْ عَلَيْهِ وَنَهَمْتُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَذَابَهُ.

(رواہ البخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھاون عذاب الہی ہے جو نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلے قوموں پر نازل کیا گیا تھا اگر تمیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ اٹھاون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو اٹھاون کی وبا شروع ہو جاتے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اب کریم فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عذاب اس کو جنت عطا کروں گا راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۴۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعَوِّذُ مَسْلُومًا عَذَابَ الْأَصْلَى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُتِمِّيَ ذَلِكَ عَادَةَ عَقِبَتِهِ إِلَّا مَلَئَتْ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَتْ لَهُ حَرْبٌ فِي الْجَنَّةِ.

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۱۳۴۵ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ عَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِ كَانَ يَتَّبِعِي.

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۳۴۶ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَصَّاهُ فَاحْشِنِ الرَّحْمَةَ وَ عَادَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مُحْتَسِبًا يَجُودُ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ حَرْبًا.

(رواہ ابوداؤد)

۱۳۴۷ وَ عَنْ أَبِي عَتَايٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعَوِّذُ مَسْلُومًا فَيَسْأَلُ سَبْعَةَ مَرَّاتٍ أَسْأَلَ اللَّهُ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ مگر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مسنون دعا ریتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اجرو ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (بیدل) سفر کے برابر جہنم سے روک دیا جائے گا (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوا جسے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ دعا پڑھ لے وہ اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا بانی و باری ہے دعا کرنا ہر گز نہ کرے۔

أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ كَمَا خَضَعْتَ أَمْرَكَ
(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ
۳۲ يُمْلِكُهُم مِّنَ الْحَشَى وَمِنَ الْأَوْجَعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا
بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ عِزِّي
تَعَارُؤُ مِنْ شَرِّهِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُصَدِّقُ إِلَّا بِمَوْتِ حَدِيثٍ
لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ لِسَمْعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ -

۱۳۹۹ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
۳۳ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعَاذَ بِسْمِ اللَّهِ
أَوْ اسْتَكَاذَ أَمْ لَهُ فَلْيَقُلْ رَيْبًا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ
تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا
رَحِمْتَنِي فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ
اغْفِرْ لِي حَوْبَتِي وَخَطِيئَتِي أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ
رَحْمَةً مِن رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِن شِفَائِكَ عَلَى هَذَا
الْوَجْهِ كَيْبَرًا -

(رواہ ابو داؤد)

۱۳۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
۳۴ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ الرَّجُلُ يَعُوذُ بِكَ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْتَ لَكَ عِدَّةٌ أَوْ يَنْتَ
لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۳۹۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ
۳۵ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِنْ شَبَدَا مَكَاتٍ
أَنْفُسُهُمْ أَوْ تَخَفَرَا لِحَالِبٍ يَكْفُيْهُمَا) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ يَمْسَلُ سَوْءَ بَعْضِهِمْ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ
مَنْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَذِهِ مَعَايِبُ اللَّهِ الْعَبْدُ يَمْسَلُ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحَشَى

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت
ہی آگیا ہو۔ (البداء والترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخدا اور دوسرے درد اور تکالیف دور
کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر الاولیٰ اللہ العظیم
شکل مرقعہ اور من شری الخار (ترمذی) نے اس حدیث کو غریب کہے ہیں
فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابیہم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا
بیماری کا ذکر کرے تو اس کو چاہیے کہ یہ پڑھے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس
اسمک امرک فی السماء والارض کا رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض
اغفر لنا حوینا وخطیانا انت رب الطیبین انزل رحمتک من رحمتک و
شفاء من شفاک علی ہذا الوجه۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل
جاتی ہے۔

(البداء)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے
خداوند اپنے بندے کو شفا عطا فرما اگر یہ تیرے دشمن کو سزا دے یا
تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشابعت کرے۔

(البداء)

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب
واللہ صدیق سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں
بتائیں جو کچھ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کر دیا چھپاواں تھا
تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو
شخص بر اہل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا جناب واللہ نے فرمایا جب سے
میں نے اس بارے میں سرکار سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے

وَالْتَكْبِيرَ حَتَّىٰ الْإِصْبَاعَ يَضَعُهَا فِي يَدَيْهِمْ فَيَقُولُ
فَيَقْرَأُ لَهَا حَتَّىٰ لَانَ الْعَبْدُ لِيَخْرُجَ مِنْ دُفْرِهَا كَمَا
يَخْرُجُ الْبَيْتُ مِنَ الْكَهْمِ مِنَ الْكَبِيرِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۲. وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا أَكْبَرُ مَا تَوَقَّعَا أَوْ
دَوَّعَا إِلَّا بِدَأْيٍ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا تَرَدَّدَ وَمَا
أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أُنِيبُوا إِلَيْكُمْ وَيَعْفُوا
عَنْ كِبَائِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۳. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْعَبْدُ إِذَا كَانَ عَلَى
طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَّ مِنْ قَبْلِ الْمَلِكِ
الْمَوْكَلِ بِوَأَكْثَبَ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ ظَلِيمًا حَتَّىٰ
أُطْلِقَهُ أَوْ أَقْبَلَ إِلَيْهِ

۱۴۶۴. وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِمَلَكٍ فِي جَسَدِهِ قَبْلَ
الْمَلِكِ أَكْثَبَ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَتِمُّ قَرْنَ
سَنَاءَ عَمَلِهِ وَطَهْرَةَ قَرْنٍ فَيُصْبَغُ غُفْرًا لَهُ وَرَحْمَةً
تَدَاهِيهِ فِي سَرِّهِ الشُّكْرِ

۱۴۶۵. وَعَنْ حُمَيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ مَوَاسِي الْفَتَى فِي
سَبِيلِ اللَّهِ الْمُقْعُونَ شَهِيدٌ وَالْقِدْرِيُّ شَهِيدٌ وَالصَّابِرُ
ذَاتِ الْعَجَلِ شَهِيدٌ وَالْمَبْعُوثُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ
الْحَوَائِ شَهِيدٌ وَالَّذِي لَا يَمُوتُ تَحْتَ الْمَذْمُومِ شَهِيدٌ
وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِعَجْمِ شَهِيدٌ

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۶. وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّاسُ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشَدُّ بَلَاءً
قَالَ لَا مِثْلَ يُمِيتُ الرَّجُلَ عَلَى حَبِيبٍ وَبَيْنَهُمْ نِسَاءٌ

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب محمد یسے فرمایا سرکار نے فرمایا
تھا یہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کتاب جس میں کوہ بندہ کو تیار یا کسی اور
پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ مال میں سے کچھ چیز جس کو وہ اپنی آستین
میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہار افسوس کرتا ہے یہاں تک
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف
پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرماتا
ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تم کو جو
مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمر ہے وہ اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے استقوں پر گامزن ہوتا ہے اور
اس مال میں بیجا بچتا ہے تو اس کے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا
کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے
یہاں تک کہ اس کو صحت سے ہمکنار کر دوں یا اپنی طرف بلاؤں شرع الہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہو جائے تو اس پر متغیر نفر
سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے مال لکھتے ہو جو وہ حالت
صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہو گئی تو اس کے گنہوں کا عمل جاتے ہیں اور وہ پاک و
صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس کو موت آجائے تو اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے

حضرت ماہر بن عقیسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بھئی میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہید
کا مرتبہ پاتے ہیں شاطون میں مرنے والا۔ ذوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب
کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔ بیعین میں مرنے والا۔ بیل کر مرنے والا اور کسی چیز
سے ذوب کر مرنے والا اور وہ عورت ہر زنگی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے
تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ سختی و غم
پر کسی کو سرکار نے فرمایا انبیاء پر پھر جو ان کے مثل میں اور پھر جو ان کی شہر میں

كَانَ فِي وَصْفِهِ مُلْبَسًا بِأَشَدِّ بَلَاءٍ كَانَتْ فِي وَصْفِهِ
رُتْبَةُ هَوْنٍ عَلَيْهِ كَمَا أَنَّ كُنْهَ لَكَ حَقِّي يَمُوتُ عَلَى لَذَائِشِ
مَا لَمْ يَنْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْيَبَ أَحَدًا مِنْ
مَوْتٍ تَحْتَهُ إِلَّا رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَوِّدًا مَوْتًا وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ
يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ كَمَا يَقُولُ اللَّهُ أَغْيَبَ
عَلَى مُتَكْرَاتِ الْمَوْتِ أَدْسُكَرَاتِ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ
الْمَوْتَ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الشَّرَّ
أَمْسَكَ عَنْهُ يَدَ نَبِيِّكَ حَتَّى يُوَافِقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۰ وَعَنْ قَالٍ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ عَلِمَ الْخَيْرُ مِنْكُمْ عَلَيْكَ الْمَلَائِكَةُ فَلَنْ تَعْلَمَ
وَحَبْلٌ لَدَا أَحَبِّ قَوْمًا أَيْتَلَهُمْ فَمَنْ رَفَعِي فَكَلَهُ
الرِّمَاحُ وَمَنْ سَخَطَ فَكَلَهُ السَّخَطُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ
فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَدِينِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ
خَطِيئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۸۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّكْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متعلقہ آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متعلقہ نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور دین پر چلتا بھرتا ہے اور اس کے نام اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا اور ابن ماجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب بھی کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی - نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک لخت میں پانی بھر رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوند موت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں بولد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے باز رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی

پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آزمائش بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ایسا ہی ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر ہو اس کے لیے رضا الٰہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الٰہی ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے۔

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور والدہ کے ساتھ

عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اسْتَبَقَتْ لَهُ مِنْ اللَّهِ مَنَزِلَةً لَمْ يَبْلُغْهَا
يَعْمَلُهَا ابْتِلَاءً اللَّهُ فِي جَسَدِهِ أَذَى مَالِهِ أَذَى وَكَدِّهِ
لَمْ يَبْلُغْهَا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنَزِلَةُ الَّتِي
سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ أَدَمَ وَإِلَى جَنَّتِهِ
سَعَةً وَتَسْعُونَ مِثْلَهُ إِنَّ أَفْطَاتُ السَّكَايَا وَكَمَرُ فِي
الْقَهْرِ حَتَّى يَمُوتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ عَرِيبٌ)

۱۳۸۴ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَهْلَ الْعَاقِبَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى
أَهْلُ الْبَلَاءِ الشُّرَابُ تَوَاقُّ حُلُودَهُمْ كَأَنَّهُمْ قُرِضَتْ
فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيعِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ عَرِيبٌ)

۱۳۸۵ وَعَنْ عَامِرٍ الدَّامِغِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ السُّورِينَ إِذَا أَصَابَهُ
السَّكْرُ لَمْ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ كَعَاكِرَةً لِمَا
مَضَى مِنْ دُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لِمَا قَبْلَهُ يَسْتَفِيدُ ذَلِكَ
الْمَنَافِعَ إِذَا مَرَضَ فَهُوَ عَلَى كَأَنَّهُ لَمْ يَمُتْ أَهْلُهُ
فَهُوَ أَرْسَلُهُ فَكُلُّ بِنْدٍ لَمْ يَمُتْ أَهْلُهُ وَلَهُ أَرْسَلُهُ فَكَانَ
رَجُلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرَضَتْ قَطُّ
فَكَانَ ثُمَّ عَمَّا فَلَسَتْ مِثْلًا -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۶ وَعَنْ أَبِي سَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى الْمَرْيَضِ فَتَقَرَّبُوا لَهُ فِي
أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِيدُ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ سَمْعَهُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ
عَرِيبٌ -

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی
بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہوتا ہے کہ وہ جہاں سے چاہے وہاں اپنے اعمال
کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدل کر مال اور اولاد میں سے
کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر ہلکا
توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا
حضرت عبد اللہ بن شخیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اذاس کے پہلو میں مٹاؤں
مسلک بلاتیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ جاتیں اس سے چوک گئیں تو بڑھاپے
تک پہنچ کر مرے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت ہابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب جتنا آؤ مالش لوگوں کو اجڑو ثوب
سے نواز دیا جائے گا تو دنیا میں مافیت سے رہنے والے لوگ تنہا کریں گے کاش
ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچروں سے کاٹ دیا جاتا تو آج انہیں بھی
اجڑ جاتا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عامر الدامغی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیمار لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر
شفایاب ہو جائے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور
مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب بنتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت پاتا
ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھروالے باندھے تھے
اور بعد میں کھول دیتے ہیں اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا
کھولا گیا اس موقع پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے
خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سزا کرنے فرمایا یہاں سے اٹھ
جاؤ تم ہمیں سے نہیں ہو - (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے
غموں کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار
کو شہرت ہوگی یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی، ابن ماجہ لیکن باج
ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۴۸۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
قَبْرِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ
كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ان کے پیٹ نے مارا یعنی پیٹ کی
بیاری سے مراد اس کو قبر میں مذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس
حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۱۴۸۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ عَلَاءُ مَرْصُورِيٍّ يَحْدِثُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ قَاتِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا فَعَدَّ عَنْهُ رَأْسَهُ فَقَالَ كَذِبٌ
أَسْلَمَ نَفْلُورِيٌّ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عَشْرَةٌ فَقَالَ أَلْطَمَ أَبَا الْقَتَاتِ
فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار
ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سر پر ہاتھ پڑھ کر فرمایا اے
مسلمان! میرا دل تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے
کہا کہ کیا تم اس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جب سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعویذیں
اس سب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا كَأَدَى مُتَادٍ مِنْ النَّهَارِ
وَلَيْتَ دُكَّابٌ مِمَّنْ شَاكَ وَتَبَوَّاتٌ مِنَ الْبَحْرِ مِزْلًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک فیروز کا
نڈا کرنا ہے بھلا بشارت ہو تو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک
بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۹۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ عَلِيًّا حُدِّثَ مِنْ
عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَرَفَّى
فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَسْبِ اللَّهِ بَارِقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی
اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دو لنگڑے
سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اسے ابو الحسن سرکار نے کس حالت میں صبح
کی ہے تو آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے
شفایا ہے (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۹۱ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاعٍ قَالَ قَالَ فِي ابْنِ
عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى
قَالَ هِيَ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْرُهُ فَلَقِي أَكْثَرُ قُلُوبِ
اللَّهُ فِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكِنَّ الْجَنَّةَ تَوَانِ شِئْتَ
دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ لَوْ
أَكْثَرُ قُلُوبِ قَالَتْ اللَّهُ أَنْ لَا أَكْثَرُ قُلُوبِ قَالَتْ لَهَا

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں
میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا
کہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑنا
ہے اور پردہ ہاتھی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر
تم پورا تو اس پر مہر کے جنت حاصل کرو اور پورا ہو تو میں دعا کروں تاکہ
اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۲ وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَيْبَةً لَهُ وَلَمْ يَبْعَثْ بِمَنْ هِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَا بِمَنْ هِيَ فَكَفَرَتْ عَنْ مَوْتٍ سَيِّئَةٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۱۳۹۳ وَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَمُودَانِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصَبْتَ قَالَ أَصَبْتُ بِعَقْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْنُ شَرِيكٍ رَأَيْتَ النَّبِيَّ وَ حَظِيَ الْخَطَايَا قَالَتِي تَوَحَّشْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَخِيَتْهُ عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُولُ مِنْ مَقْصَبِهِمْ ذَاكَ كَيْفَ كُذِّبَتْ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَعَالَى وَ نَعَالَى أَنَا قَدِيتُ عَبْدِي وَ ابْتَلَيْتُهُ فَأَجِدُ لَهُ مَا كُنْتُ تَجِدُونَ لَهُ وَ هُوَ صَاحِبُهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَبْعَثْ لَهُ مَا يَكْفُرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْعَزْزِ وَ الْفَقْرِ مَا عَمِلَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۵ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْرُصُ الرَّحْمَةُ حَتَّى يَبْلُغَ فَكَذَا أَحْسَنُ أَهْلِيهَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَ أَحْمَدُ)

۱۳۹۶ وَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْعُشَى قَرَأَ الْحَمْدَ ثَلَاثِينَ نَارًا فَلْيَطُفْهَا عَنِّي بِالنَّارِ فَلْيَسْتَنْوِمْ فِي مَقْدَرِ

توضیح کر لوں گی لیکن دورہ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرمادیں حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ایسا تک مورت لگی تو اس کو قلعہ پر ایک شخص نے کہا کیسا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوا اس وقت سرکار نے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا تو اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا۔ (امام مالک نے مرسلہ روایت کیا)

حضرت شہاد بن اوس اور جناب شہاد بن اوس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا صبح کسی گزری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقع پر جناب شہاد نے کہا تمہارے گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی ایسا بیمار کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شاکر رہتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوگا جیسا کہ وقت ولادت تقارب تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو معید کیا اور بتلایا کہ انہیں بھی لہذا تم اس کے نام اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھتے رہو جو وہ اپنی صحت و عافیت کے دور میں کیا کرتا تھا۔

(احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو قبائے الامم کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔

(احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دریا سے رحمت میں غوطہ کھاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس جھکتا ہے تو وہ دریا رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی خیر

يُجْرَضُ تَمَنُّعُ هَذِهِ الْمَرْحَلَةِ -

(در دواخانه کربلا)

۱۵۰۰. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِ -

(رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان)

١٥٠. وَعَنِ عُمَرَ بْنِ الْعُقَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى مَيْمُونِ بْنِ قُصَيْرٍ
يَدْعُوكَ فَإِنْ دَعَاكَ كَدَّ عَاوِ الْأَمْرَ كَشَدَّةَ -

(رواقہ ابن ماجہ)

١٥٠٢ وعن ابن عباس قال قال من السنة تخوفت
الجلوس ركلة الصليب في القيامة عند النبي قال
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أكرهتكم
واختلافكم فموا عني -

(رداءة و زینت)

١٥٠٣. وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ كَوَافِي تَأْتِيهِ فِي رِوَايَةِ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ مَوْلَا أَفْضَلِ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْفِيءِ
رَدَّاهُ الْبَيْتُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ -

١٥٠٢ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا شِئْتَنِي قَالَ أَشْتَيْتَنِي خَيْرَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ وَعْدُهُ خَيْرَ بَرٍّ فَلْيَبْعُهُ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَيْتَنِي مَرِيضًا أَعَدْتُكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعُمُوهُ

(روایت ابن ماجہ)

٥٠٥. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
يَا لِمَ يَنْتَرِ مَعَكُمْ وَلِمَا يَفْعَلُ عَلَيْهَا نَصْلِي عَلَى رَأْسِكُمُ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ كَلِمَةٌ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مَعَكُمْ مُوَلِّدًا قَالُوا وَلِمَ ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ يَكْتُمُ مَوَلِّدًا
فَيَسِّرْ لَهُ مِنْ مَوَلِّدِهِ الْفُتْنَةَ فَمَا أَشَدُّ فِي الْجَنَّةِ

اور طاقتِ دقوت کی حالت میں نہیں آئی ہے کیونکہ دورانِ ملائمت بند ہے
 کے نامہ اعمال میں اعمال کو دیا ہی نگہا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحبت کی حالت میں
 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم تین دن کے بعد مزبیش کی عیادت کیا کرتے تھے۔

دراين ماجه رخصت لايان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی حیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے لیے کوئی نذر مریض کی دعا قبولیت میں ملائکہ کی دعا جیسی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اہل بیت کرتے ہیں کہ سنت ہے کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شروع کر کے کیڑھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے شروع ہوا تو مکرار نے فرمایا میرے پاس سے اللہ جائے۔

(۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقفہ آٹابے جتنا کہ آدنی کے دورہ دو مہینے کا وقفہ ہے۔ حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (تضعیف الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ عین کی عیادت کے لیے گئے اور دو دن عیادت و مراقبت فرمایا کسی چیز کو کھانے کی خواہش نہ تھی تو مرتبہ نے کنگا کیوں کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر کیوں کی روٹی پکی ہو وہ اپنے بھائی کے لیے بھیج دے اسی موقع پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مرتبہ کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ طیبہ تک انتقال ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھا کر فرمایا کہ لااش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آئی ہوتی، مجا بے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کہ کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۴. وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ عَزِيمَةٍ شَهَادَةٌ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵. وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَوْتًا مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَ مَنْ مَاتَ الْقَتْلَ وَ عِيَى وَ رِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمَنَةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ)

۱۵۰۸. وَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهَادَةُ الْمُتَوَقَّاتُ عَلَى كُرْسِيِّهِ إِلَى نِسَاءٍ مَزْجَلٍ فِي الَّذِينَ يَتَوَقَّاتُ مِنَ الْقَطَاعُونَ فَيَقُولُ الشَّهَادَةُ أَحْوَاثُنَا قَتَلُوا كَمَا قَتَلْنَا وَ يَقُولُ الْمُتَوَقَّاتُ أَحْوَاثُنَا مَا نَرَا عَلَى كُرْسِيِّهِ كَمَا مَاتْنَا فَيَقُولُ نِسَاءُ أَنْظَرُوا لِي جَرَاحَهُمْ فَإِنَّ أَشْبَهَتْ جَرَاحَهُمْ جَرَاحَهُ الْمُتَوَقَّاتِينَ قَرَأْتُهُمْ مِنْهُمْ وَ مَعَهُمْ قَرَأْتُ جَرَاحَهُمْ كَمَا أَشْبَهَتْ جَرَاحَهُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ)

۱۵۰۹. وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُونَ الْقَاتِلُونَ كَالْقَاتِلِينَ الرَّحِيفِ وَ الْقَتْلُ يَوْمَئِذٍ أَجْرٌ عَزِيمٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

علامہ اور کسی بزرگوار کے تواس کی جیسے پیدائش سے اس کی موت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت کا درجہ حاصل کرتا ہے فقہ قہر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، جہتی و شیبہ الامان)

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاق سے مرنے والے سے ہارے ہیں بارگاہ الہی میں جگر کے سامون سرسٹ والے ان کے بارے میں کہیں گے ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح ہم مرنے والے ہیں لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم متوہل کی طرح ہو جائیں تو بیشک شہد کی طرح سے ہیں ورنہ ان میں سے جس میں سبب ان رطالوں سے مرنے والوں کو دیکھا جائے گا تو ان کے ختم شدہ کی طرح ہوں گے (احمد، نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر مہر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَ ذِكْرِهِ

پہلی فصل

موت کی تمنا اور اس کی یاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیکو ہے تو شاید اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے اور اگر بدکار ہے تو شاید رخصتے رب کے لیے توبہ کرے۔ (بخاری)

۱۵۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَخِيئًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَزِدَّ أَخِيرًا أَوْ مَا يَمِينًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْتِبَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَتَّعُ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنْكَارُ أَمَاتِ الْقَطْعَةِ أَمَلُهُ فَلَنْهَ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنِينَ عُمْرُهُ وَلَا خَيْرًا - (رواه مسلم)

۱۵۱۲ وَعَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتُّ مِنْ أَحَدٍ كَمَا الْمَوْتُ مِنْ ضَرْبٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا يَدَّ قَاعِلًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّفِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي - (متفق عليه)

۱۵۱۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ أَوْ بَعْضُ أَرْوَاحِهِ رَأَى الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ يُتَوَدَّرُ مِنْهُ اللَّهُ وَكَرَاهَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ أَمَامَةً فَكَلَبَ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ إِذَا حَضَرَهُ بُوَدَّ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ أَكْثَرَهُ النَّبِيُّ مِنْهُ أَمَامَةً فَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَاقِبَتُهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ -

۱۵۱۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَسْرُومٌ أَوْ مَسْرُومٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَسْرُومُ أَوِ الْمَسْرُومُ يَتُوفَّى فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ كَيْتُوفُهُ مِنْ نَسَبِ الدُّنْيَا إِذَا هَلَكَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْرُومُهُ مِنْهُ الْوَجَاءُ وَالْوَيْلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْأَنْبَاءُ - (متفق عليه)

۱۵۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي فَقَالَ كُنْتُ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ موت کی تنہا کے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کہ جو موت کے بعد اس کے عمل و امید منقطع ہو جائے تیس اور بندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ چاہے نہیں کہ اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے ٹپنے پر موت کی تنہا نہ کرے لیکن اگر گنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوند اچھے اس وقت تک زندہ رکھے جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت ملنا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے پسند نہیں فرماتا اس موقع پر حضرت عائشہ باہیات المؤمنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو چاہتے ہیں تو سوا کس نے فرمایا انہیں ایسا نہیں ہے جب بندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو مضائقہ اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو بندہ کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو مقرب بنانے والی ہوتی ہے اس لیے بندہ تقاریب کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الہی اور دوزخ کے عذاب کی وحید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکروہ چیز

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپ نے فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پاسنے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے تب سرکار نے فرمایا بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندہ دور رحمت پر پائے اور شرمناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا یا نبی! میں اس طرح نہ لکھتا کہ

الدُّنْيَا كَأَنَّكَ خَرِيبٌ أَوْ عَائِدٌ سَبِيلٌ ذَكَرَ ابْنُ عُمَرَ
يَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْظُرْ الصُّبْحَ حَتَّىٰ تَخْلُفَ
فَلَا تَنْظُرِ الْمَسَاءَ وَخُلْفًا مِنْ وَجْهِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَ
مِنْ حَيَاتِكَ بِسْمِ اللَّهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَلَّةٍ أَيْتَامَ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ
أَحَدُكُمْ إِلَّا دَعَا وَيُحْيِيَنَّ النَّفْسَ يَا اللَّهُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۵۱۷ عَنْ ثَعَالٍ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئَكُمْ أَمَّا تَكُمُ مَا أَذَلَّ مَا يَقُولُ
اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَذَلَّ مَا يَقُولُونَ لَكَ
قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ
هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ
فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ فَمَا وَجَّهَتْ
لَكُمْ مَغْفِرَتِي -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ وَأَبُو بَكْرِ فِي الْبَيْهَقِيِّ)

۱۵۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّونَ إِذْ كَرِهَهَا وَقَرَأَ آيَاتِ السُّورِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۱۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَا صُعَابَ إِلَّا اسْتَحْيُوا
مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةَ قَالُوا إِنْ اسْتَحْيَى مِنْ الشُّوْحَى
يَتَى شَرُّ الْخَمْسَةِ يَتَى قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَحْضُ شُحِّي
مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةَ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا دَخَلَ وَ
لْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا خَوَى وَلْيَدْنِ كِرَامَتَهُ وَالْبَيْتَ
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ
ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةَ (رَوَاهُ

گویا کہ تم مسافر یا راہ نور ہر ادوی حدیث جناب ابن عمر فرماتے تھے کہ
تم شام کو نہ تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح نہ جہاں تو شام کے منتظر نہ رہو
اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غفلت جان لو۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے پہلے دن قبل سنا ہے آپؐ فرمایا تم میں سے
کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم جاہلو تو میں تمہیں بتاؤں
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب
فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ
آپ بتائیں تو سزا دے فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات
ہاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے ہلوگ کہیں
گے خداوند! ہم تیری رحمت مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا
اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ - علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد
کرو (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس
کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس
کی حمد کرتے ہیں سزا دے فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا
ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو چاہیے کہ سر کو
غیر اللہ کے سامنے نہ دکھائے اور کبر و سرکشی نہ کرے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے
نہ بھرے اور جو آخرت کو پاس ہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دنیا کی لذت
کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایان شان

أَحْمَدُ وَالْزُّهْرِيُّ قَالَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ (۱۵۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْفُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (۱۵۲۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِحَدَقِ الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشَّعَائِ وَدَابِّنُ مَا حَاجَ) (۱۵۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْمُهَاجِرِ وَاحِدَةٌ أَخَذَهُ الْأَمْرُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَاؤُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَزَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخَذَهُ اسْتَبْرَأَ لِلْكَافِرِ وَرَحِمَةُ الْمُؤْمِنِينَ -

(۱۵۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَأْنٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو أَنَّ اللَّهَ يَرْسُلَ إِلَيَّ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يُوَفِّيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعَانِ فِي قَلْبٍ

عَبْدٌ فِي وَشَلٍ هَذَا الْمَرْطَبُ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَ وَمَتَابَعَاتُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَدَابِّنُ مَا حَاجَ وَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ -

طریقہ پر حیا کی۔ (راحمہ لیکن) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت بخیر ہے۔

(شعب الایمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غصیب میں مبتلا ہونے کی طرح ہے ابو داؤد، صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور زید بن کثیر نے کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غصیب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے اس وقت نزع کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پستہ ہو تو فرمایا نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرمادیتا ہے

جس بات سے وہ فائدہ پہنچاتا ہے اس سے محروم فرمادیتا ہے (ابن ماجہ لیکن ۲)

تیسری فصل

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُوتُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوَلَ الْمُظْلَمِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَمُوتَ عَبْدٌ عَنِ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَاتِبَةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) (۱۵۲۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَلِيْسُنِي مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَيْعِشِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ ظالم کی موت ہے تحقیق سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرما دے۔

(راحمہ) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ ہم ہر وقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص روئے اور کہنے لگے کہ کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اسے سعد کیا میرے پاس بیٹھ

تَتَمَتَّى الْمَوْتَ قَوْلًا ذَلِكَ تَكْتِ مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا
سَعْدُ إِنَّ كُنْتَ حُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ كَمَا كَانَ عَمْرُوكَ وَ
حَسَنَ مِنْ عَمْرُوكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ -

(رواہ احمد)

۱۵۲۶ وَعَنْ عَارِثِ بْنِ مُصَرِّبٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ
۱۶
تَحَابٍ ذَقِيًّا اُتِيَ سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُنُّ أَحَدٌ بِالْمَوْتِ
لَقَسَّتْهُ دَلْعَتَانِ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا قُلَانِ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ
لَا مَبْرَئَ لِي مِنْهُ قَالُوا ثُمَّ أَفِي يَكْفِنُكُمْ فَلَمَّا رَأَاهُ
بَكَى وَقَالَ وَلَكِنَّ حَضْرَةَ لَوْ يُوجَدُ لَهُ كَفَنٌ (لَا بُرْدَةَ
مَلَحَ لَمَّا دَاخِلُكَ عَلَى رَأْسِهِ فَلَمَّصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ
قَالَ اَجُودُكَ لِي لَقَدْ لَمَّصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مَدَّتْ عَلَى
رَأْسِهِ وَجَعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخَرُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْنَاءُ لَمْ يَرَوْا لَمْ يَرَوْا اَنِّي يَكْفِنُكُمْ رَأْسُ
الْخَيْرِ -

کری تم موت کی تمنا کہتے ہو یہ کلمات سرکہ نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا اسے
سعد اگر تمہاری خلقت جنت کیلئے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہوگی اور اعمال
اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

(احمد)

حضرت عمار بن مغرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت تناب
کی عیادت کی کہ ان کے جسم پر سات دایرہ زخم تھے مجھے دیکھ کر تناب
فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دیکھا ہوتا کہ کوئی موت
کی آرزو کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو
اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب یہ کھوکھلے ہونے میں پائے
نہیں رہے ہو تمہیں جب تناب۔ اس نے لایا گیا اور انہوں نے
اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ تناب تمہو رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کفن دھوا
صرف ایک دعاری دار یاد رہی جب میرے ڈھکے چلنے تو سرکل مانا اور سر کو
ڈھکا ہوا تو پیر کہتے تھے لہذا اپنا در سر پر اور کھوکھلیوں پر اذخر (گھاس)
ڈال گئی تھی۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے
کفن لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

۱۵۲۷ عَنْ أَبِي سَحْبَةَ دَاوُدَ بْنِ مَرْبُورَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَمَرْنَاكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ L
(رواہ مسلم)

۱۵۲۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ نَحْمُ الْمَرِيضِ أَوْ الْبَيْتِ فَقُولُوا
خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُسْمِعُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ -
(رواہ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو کہ لا الہ الا اللہ
پر کہہ کر تلقین کرو (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو
کلمات خیر کہو کیونکہ کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔
(مسلم)

۱۵۲۹. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ مُوسَبِّحٍ مُوسَبِّحٍ قَبْلَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِلَّا يَتَوَدَّ قُلُوبَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي مُوسَبِّحَتِي وَأَخْلِفْ فِي خَيْرَاتِنَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَنَا خَيْرَاتِنَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَيْ سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقِيْتُ قُلُوبَنَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رداء مسلول)

۱۵۳۰. وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَقْبَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّدْمَ إِذَا أَقْبَضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَفَضَحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُهَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُرْصَدُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِرُفَّتِ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَأَخْلِفْ فِي حَقِّهِمْ فِي الْعَاثِرِينَ وَالْغَافِرِينَ لَنَا وَلَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاسْجِرْ لَنَا فِي كَثِيرٍ وَتَوَدَّكَ فِيهِ.

(رداء مسلول)

۱۵۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ نَوْبِي سُبْحِي بِبُرْجٍ جَبَلِيٍّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۵۳۲. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ كَلَامَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى الْجَنَّةَ.

(رداء ابوداؤد)

۱۵۳۳. وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ لَيْسَ عَلَى مَرْئِيٍّ (رداء احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اے اللہ دانا اللہ را جعلن کے جسم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ یاد ہے اور جس کے خداوند مصیبت پر مجھے ابرو عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کرے تا جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھر کی تھیں سر کاٹنے ان کو بند کسے یہ ارشاد فرمایا بیشک تیرے روح قبض ہوئی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھڑکیں مار کر روئے گئے تو سر کاٹنے فرمایا اپنی جانوں کے لیے بھائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات فرشتے آئین کہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا خداوند اے ابو سلمہ کی مغفرت فرمایا ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور پسندیدگان میں ان کا کمال بلند کرے سارے جہانوں کے رب ان کی اور چہاری مضرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی بنی چادراپ کو لودھا دیا گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ لیس پڑھو (احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار و مالیت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا اس وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت حصین بن وحر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن برادر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کرو اور نکلت کر مسلمان مرد سے کوٹھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

۱۵۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۵۳۵ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ مَيِّتٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۶ وَعَنْ حُسَيْنِ بْنِ دَعْوَيْهِ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِيضٌ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدَّ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ بِرَأْسِ الْمَوْتِ فَأَذِنْتُ لَهُمْ وَفَعَلُوا فَرَأَيْتُ لَا يَبْقَى لِحَيَاتِهِ مَسْلُوكٌ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ طَهْرَانِي أَهْلِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ العظیم الکبیر سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں سرکار نے فرمایا مناسب اور بخیر (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائکہ آتے ہیں مگر وہ شخص نیکو ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں بالآخر آرام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور ایسے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ تیرے گھر سے) ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسد سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال پڑھا جاتا ہے کہ اے خدا کو کون بفرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان واسطے

۱۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَوْا مَوْتًا ثُمَّ تَرَائِلَهُ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَفْجَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَكْمِيَّةِ كَانَ أَحْجَدٌ وَأَجْرٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَلَا ذَاكَاتِ الرَّجُلُ صَلَاحًا قَالُوا أَخْرَجِي إِلَيْهَا النَّفْسَ الطَّيِّبَةَ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرَجِي حَيِّدَةً وَأَبْشِيرِي قَدْ رَزَقَ رَحِمَانُ دَرِيَّتَ غَيْرِ عَشْرِينَ فَلَا تَرَكَ يُقَالُ لَهَا ذَاكَ حَتَّى تَخْرُجَ بِشَعْرِ يَمْرُجٍ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُغْتَمَّ لَهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَكَانَ فَيَقَالُ مَرْحَبًا يَا نَفْسَ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَيِّدَةً وَأَبْشِيرِي

يَرْجِعُ دَرَجَاتٍ قَدَرَتْ غَيْرَ عَصِيَانٍ فَلَا تَزَالُ يَقَعُ لَهَا
ذَلِكَ حَتَّى تَنْتَقِي إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَتْ
الْمَرْجِلُ السَّوِيَّ كَانَ أَخْرَجِي أَيْتَمَ النَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ
فِي الْجَسَدِ الْغَيْبِيَةِ أَخْرَجِي ذَوِيهِ قَابِضِي بِعَيْنِي وَ
تَحَاتِي ذَاخِرِي مِنْ شُكْلِهِ أَوْ ذَاخِرِي كَمَا تَزَالُ يَقَعُ لَهَا
ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَمْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيَقَعُ لَهَا
لَهَا فَيَقَعُ لَهَا مِنْ هَذَا أَيْتَمَ كَلَانٍ فَيَقَعُ لَهَا لَمْ يَرْجِعْ
إِلَى النَّفْسِ الْغَيْبِيَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْغَيْبِيَةِ أَرْجِي
ذَوِيهِ قَابِضِي لَمْ تَنْتَقِ لَوْ أَبْرَأَ السَّمَاءُ فَتَرْسَلُ
مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَقْعِدُ لِي الْقَبْرِ

(رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ)

۱۵۲۹ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُتَوَكِّلِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ
يُصَوِّدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ هَذَا كَرَمٌ طَيِّبٌ رِيحُهُمَا وَذَكَرَ
الْيَسَّكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَيِّبَةٍ جَاءَتْ
مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ
تَعْمَلُ بَيْنَهُ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنْطَلِقُوا بِهِ
إِلَى أَخِي الْأَكْبَلِ قَالَ ذَلِكَ الْكَافِرُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ
قَالَ حَمَادٌ ذَكَرَ كَرَمٌ نَشْرُهُمَا وَذَكَرَ كُنْهًا وَيَقُولُ أَهْلُ
السَّمَاءِ رُوحُ خَبِيثَةٍ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ فَيَقَعُ لَهَا
أَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى أَخِي الْأَكْبَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْقَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى النَّفْسِ
هَكَذَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میرزا غلام احمد دین

میرزا غلام احمد دین

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور دنیا
کی بشارت کے ساتھ ایسے رب کی ملاقات کی تیرے بھی دی جاتی ہے جتنا دل
نہیں جوتا یہ بات بھلی دہتی ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے
یہاں رب کریم ہے اگر وہ نفس برا ہو تا ہے تو اس سے فلک الموت کہتے ہیں۔
اسے نصیحت جان جو نصیحت بدن میں تھی اب کل اس مال میں کو تو دست
قابل ہے تیرے لیے گرم پانی بہیپ اور اسی طرح کے مذاہبوں کی اطلاع ہے اور
یہاں اس وقت تک کی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی
طرف لکھایا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوا یا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے
ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں نفس ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں نصیحت
روح کو مبارک ہو جو نصیحت بدن میں تھی حال ہی میں جاتی تیری مذمت کی گئی ہے
تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ وہاں ہی جاتی ہے اور قبر
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بلا شک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو وہ فرشتے اس کو لے
کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقع پر جناب ابو ہریرہ
یاسر کا نفس صبح کی خوشبو مشک کا ذکر فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں
یہ پاک روح ہے تو آسمان کی طرف سے آئی ہے تم پر اور اس بدن پر اللہ کی
رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے
ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سعادہ رسادی کہتے ہیں لیکن
جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث متاد فرماتے ہیں اس موقع پر یا تو
سرکار نے یا جناب ابو ہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس
وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ روح دنیا کی بات ہے اس سے اس وقت
بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سعادہ جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں
اس وقت سرکار نے اپنی مبارک ناک کو بند کر کے اور بھی جناب ابو ہریرہ نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس
رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے لاتے ہیں اور کہتے ہیں اسے روح جسم سے نکل
آس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو باہر
آتش کی رحمت اور رزق کی جانب اور ایسے رب کی طرف جو نصیبناک نہیں
ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بردست

مَا تَكُونُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَيَا تُؤْنِ بِمِ آدَاةِ الْمُؤْمِنِينَ
فَلَهُمْ أَشَدُّ قَرَابًا مِنْ أَحِبَّاءِ يَحْيَايِمِ يَغْتَمُرُ
عَلَيْهِمْ قَيْسُ الرُّومِ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ
فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَوَاقِدَ كَانَ فِي عَمْرِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ
قَدْ مَاتَ أَمَا أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ
الْهَارِيَةِ فَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا اخْتَضَعَ أَمَّتْهُ مَسْكِيَّةُ
الْعَبْدِ ابِ يَسُوجِ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاطِطَةً مَسْخُوطَةً
عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَانَيْنِ رِيحٍ
جَيِّفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِمِ تَابِ الْأَرْضِينَ فَيَقُولُونَ مَا
أَسْتَنْ هَذِهِ السَّوْبِعِ حَتَّى يَأْتُونَ بِمِ آدَاةِ
الْمُكْنَانِ-

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۴۱ **وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِمَّنْ
الْأَنْصَارِ قَامَتْهُمَا رَأَى الْقَبْرَ وَلَمَّا يَكُونُ فَجَلَسَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَتْ حَوْلَهُ كَأَنَّ
عَلَى رُءُوسِنَا الظُّلُمُ فِي يَوْمِهِمْ عُدَّةٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ
فَوَقَعَتْ رَأْسُهُ فَقَالَ اسْكُبِي دَايَا اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مَنْ تَمِنَ أَوْ كَلِمَةً قَالَ إِنْ أَرَادَ الْعَبْدُ الْمَوْتَ بَرَّادًا كَانَ
فِي أَنْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَلَقِيَ مِنَ الْأَخْيَرِ نَزَلَ إِلَيْهِ
مَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاوَاتِ مِنْ الرُّوحِ كَانَ وَجْهُهُمُ الْقَمَرُ
مَعَهُمْ كَلْبٌ مِنَ الْفَنَاءِ الْجَنَّةِ وَحُطُّوا مِنْ حُطُّوا
الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا وَمِنْ مَدَا الْبَقِيَّةِ لَمْ يَكُنْ مَلَائِكَةُ
الْمَدِينِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسُوا عِنْدَ رَأْسِهِ
فَيَقُولُ أَيْتَمَّا النَّفْسُ الْكَفِيَّةُ اخْرُجِي إِنْ تَقُولِي
قِيَّتَ اللَّهُ وَرَضَايَا قَالَ فَتَخْرُجُ قِيَّتُ كَمَا
قِيَّتُ الْفَطْرَةَ مِنَ السَّعَادَةِ فَيَأْخُذُهَا فَلَمَّا
أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِمْ فَكُرَّةٌ عَيْنٍ
حَتَّى يَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَا الْكَفَى الْكَفَى

کے کراسمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور سطر
روح ہے جس کو لے کر تم میں سے اسے پھر فرشتے موتوں کی روح کو آگے لے کر
بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح فرماں دیاں ہوتے ہیں جس طرح چاہنے
کسی کھوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر مسودہ ہونے پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے
ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس شخص
سے زیادہ سراسر ان کو دیکھ کر دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا بندہ کتا
ہے فلاں شخص تو مرجح ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے
ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہو گا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت
جب قریب ہو تا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں
اور اس سے کہتے ہیں بے نامہ اور روح نکل چھوڑنا مرادی مسئلہ کی گئی ہے اور اللہ کا
عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد روح مردہ کی بدبودار بلی طرح نکلتی ہے
پھر فرشتے اس کو زمین کے دو انول کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شدید

موت ہے یہ اس کو اس کی روح کے ساتھ لے کر جہنم کے لیے جا رہے ہیں۔ (روایت سنائی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے
ان کو اب کسفن دیا گیا تھا سرکار نے ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم بھی مراکت و
صامت سرکار کے گرد معلق بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک کی
ایک ٹکڑی تھی جس سے آپس میں کو کرید رہے تھے ناگہاں آپ سر مبارک اٹھا کر
ہم سے دو تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن
کا جب دنیا سے تعلق منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفر پیش
ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرہ والے فرشتے جہنمی کفن لے کر
اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ جہنمی خوشبوؤں بھی ہوتی ہیں اور وہ اس کے
والے سے قتالے نظر تک دور مگر پر میٹھے ہیں اس کے بعد کتاب عزرائیل آتے
ہیں اور اس کے سر پرانے بیٹھے ہیں اور اس سے کہتے ہیں ہاے پاک جان اللہ تعالیٰ
کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے
جس طرح پانی کو نظر و مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھ
میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور
اس کفن سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جس کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے
ہیں پھر فرشتے اس روح کو آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں راستہ میں فرشتوں
کے جس کردہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے فلاں

فِي ذَٰلِكَ الْخُتُوبَةِ وَنَحْنُ بِهَا كَاثِبٌ نَفَعَةٌ وَشَهِيدٌ
 وَجِئْتُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَإِنْ قِصَصُكُمْ يَسْهَى
 فَلَا يَنْدُونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَا كَلَا
 قَالُوا مَا هَٰذَا الرَّدُّ الْكَلْبُ فَيَقُولُونَ ذَٰلِكَ أَمْرٌ
 فَلَا يَنْدُونَ أَحْسَنَ أَتَمَّ الرَّبِّ كَالْمَلَكِ يُسَوِّدُ بِهَا فِي الدُّنْيَا
 حَتَّى يَنْتَهِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَنْصِفُونَ لَهُ
 فَيَقُولُونَ كَلْبُكُمْ فَيَسْتَنْصِفُونَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُّقَدَّرٌ هَٰذَا
 السَّمَاءُ الرَّبِّ لِيَكُونَ حَتَّى يَنْتَهِي بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
 فَيَقُولُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكَلْبُ كَتَبَ عَمَلُكُمْ فِي
 عِلِّيِّينَ وَأَعْبُدُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ كَرَامِي وَمِنْهَا
 خَلَقَهُمْ وَفِيهَا أَعْبُدُ لَهُمْ وَفِيهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً
 أُخْرَى قَالَ مُتَعَادِلٌ رُوحِي فِي جَسَدِهِ كَمَا يَتِمُّ مَكَانُ
 فَيَجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ
 فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا فِي
 ۱۴ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ دَعَا إِلَهُكَ
 عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ بِهِ
 فَيَتَلَدَّى مُتَعَادِلٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَتَى لَوْحَهُ
 مِنَ الْجَنَّةِ وَالْقِسْمَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحَا لَهُ بَابًا
 إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ كَمَا يَتَبَرَّجُونَ فِي رُوحِهِمَا فَيُطْبِقُهُمَا فَيَقْسِمُ
 لَهُ فِي تَبَرُّجٍ مَدَّ بَصَرَهُ قَالَ دِيَارِيَّتُهُ رَجُلٌ حَسَنٌ
 الرَّجُلُ حَسَنٌ النَّبِيُّ طَلِبُ الرَّبِّ فَيَقُولُ أَجَبْتُ
 يَا لَيْتِي يَسُرُّكَ هَٰذَا أَيُّومَكَ الْيَوْمَ كُنْتُ تُسَوِّدُ
 فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَيُجِيبُهُ الرَّجُلُ يَحْيَىٰ يَا لَيْتِي
 فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّي أَقْبَرُ الشَّاعَةَ
 رَبِّي أَقْبَرُ الشَّاعَةَ حَتَّى أَجْعَلَ إِلَى أَهْلِي دَعَايَ قَالَ
 ذَٰلِكَ الْعَبْدُ الْخَافِدُ ذَاكَ كَانَ فِي أَنْفِطَارٍ مِنَ الدُّنْيَا
 فَطُفِّلَ مِنَ الْأَخْيَرِ نَزَلَ إِلَى مِيزَانِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةُ سُورِ
 الرَّجُلِ مَعَهُ الْمُسَوِّدُ فَيَجْلِسُونَ مَعَهُ مَدَّ الْبَصَرِ

والمفسر فرشتے نماز ستاراب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا
 میں ہر موسم تھا پھر آسمان دنیا سکھروانہ تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھولا
 میں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ جتے
 ہیں اس طرح کلام ساتویں آسمان تک مقرب ہوتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے
 حکم دی جاتا ہے میرے بند کا نام طہمین میں لکھو اور اس کو زمین پر واپس
 کہہ دینے کو میں نے اس کو جس ہی سے پیدا کیا اسی میں اس کو ٹٹاؤں گا اور اس
 مٹی سے معادہ اشیاؤں کا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال رہے
 واپس آتا ہے پھر وہ فرشتے اس کے پاس آکر اس کو پھاڑ کر معلوم کرتے ہیں کہ کیا
 کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال
 کرتے ہیں تم راہ دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر سوال
 کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے؟ تو اس میں معوضہ کوئی تو یہ زندہ مردہ کہتا ہے
 کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو زندہ
 کہتا ہے میں نے کتاب الہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان
 منادی ندا کرتا ہے میرے بند نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرشتے بچھاؤ
 جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو میں سے جنتی
 معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی ہمتائے نظر تکسہ سیح کردی باقی ہے
 راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی
 ہے وہ اس سے کہتی ہے تمہیں ان باتوں کی بشارت ہر جن کا تم سے وعدہ کیا
 گیا تھا اب سرور دشتان ہر یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے
 تم کون ہو؟ تو یہ بھیرے بشارت سنائے آئے ہو تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے
 میں تو تمہارے نیک عمل ہوں اس وقت وہ زندہ مردہ کہتا ہے خداوند دنیا
 قائم کر خداوند اقیامت قائم کرنا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملقات
 کروں لیکن جب کا فر زندہ دنیا سے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں
 ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکٹ لے کر آتے ہیں اور ہمتائے نظر
 تک دور بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سوا لے دینے لگتے ہیں اللہ
 کے مذاب کی طرف اسے نہایت بھرا نکلے یہ سن کر اس سرے والے پر ہیبت
 طاری ہوتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں
 جس طرح تریشم سے گرم سیخ نکالی جاتی ہے ریختی سختی کے ساتھ پھر فرشتے

تَقَرَّبَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ
 أَيُّهَا النَّفْسُ الْغَوِيَّةُ اخْرُجِي إِلَى سَخِطِ حَتِّ اللَّهِ قَالَتْ
 فَتَمَرَّقِي فِي جَسَدٍ فَيَنْتَوِعُهَا كَمَا يَنْتَوِعُ السُّفْرُودُ
 مِنَ الصُّوفِ الْمَبْكُورِ كَمَا خُذْنَا فَكُلَا أَلْخَذَ هَاكُمُ
 يَدَا عَوْهَا فِي يَدَيْهِ طَرَفَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلَهَا فِي مِزَانِكَ
 الْمُسْرَجِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ حِمْلَةٍ وَجِدَتْ
 عَلَى صَعِيدِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا
 عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرَّؤُوسُ
 الْغَوِيَّةُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ ابْنِ فُلَانٍ يَا قَبِيحَ أَشْمَانٍ
 الَّتِي كَانَ يُسْخِرُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهَى بِهِ إِلَى
 السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَيْسْتَنْتَعِمُ لَهُ فَلَا يُقْتَمُ لَهُ شَيْءٌ
 قَدْ رَسَّوْا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْفَعُ لَهُمْ
 أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَسِيرَ
 الْجَبَلُ فِي سَبْعِ الْوُجُوْاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذِبُوا
 كِتَابَهُ وَتُسَبِّحُ فِي الْأَرْضِ الشُّكْلُ فَتُطَوَّرُ
 رُوحُهُ طَرَحًا ثُمَّ قَرَدَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا
 خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَقَطَّعُ الظُّلُمَاتُ تَهْوِي بِهِ
 التَّوْبَةُ فِي مَكَانٍ سَجِيئٍ فَتُحَادُّ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ
 قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فِي مَقْعَدِهِ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولُ لَهُ مَا دَعَاكَ
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولُ لَهُ مَا هَذَا
 الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي
 فَيَسْأَلُ مِنْ سَائِلِي السَّمَاءِ أَنْ كُنْتُ قَاتِلًا لِرُوحِهِ مِنَ
 النَّارِ فَاصْحَرَا لَدَا بَابِ النَّارِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فِي مَقْعَدِهِ
 وَتَسْمُرُوهَا وَتَضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرَهُ حَتَّى تَحْتَلِفَ فِيهِ
 أَفْلاكُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيُخْبِرُهُ الرَّجُلُ فَيُخْبِرُهُ الْيَتِيمُ
 الْيَتِيمُ فَيَقُولُ ابْنُ دَنِيٍّ يَسْأَلُكَ هَذَا أَيُّوْمَكَ الْيَتِيمُ
 كُنْتُ تُرْعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَرَجَبُكَ الرَّجُلُ
 بَعِيٌّ يَا لَشَيْءٍ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْغَوِيَّةُ فَيَقُولُ

اس کو دست بدست لے کر اس مائت میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردہ سے
 دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر کہتے ہیں اُدُّنَا کا گزر بلا لگنا
 جس جماعت پر بتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح اسے ہو تو ویسا لے لے
 اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کرتے ہیں پھر اس کو آسمان دنیا کی طرف لے
 جا کر دروازہ کھولتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آیات کماوت فرمائی کہ اے ان کے دروازے
 نہیں کھولے جاتے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ
 اونٹ سوئی کے ناک سے نہ نکل جائے اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر جب کہ
 فرماتا ہے اس مردہ کا نام سمیع بن لکھ جو زمین کے ذریعہ ترس جھیں ہے
 پھر اس کی صبح کو لکھا دیا جاتا ہے فرما کر سرکار نے یہ آیت کماوت فرمائی کہ
 شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کس کو پرندے اچک لیتے ہیں یہ اس کو
 دروازہ دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا
 ہے اس کے بعد دفرتے اس کو اگر عسائے ہیں اللہ دیانت کو کتنی تراب
 کون ہے؟ تو وہ کتابے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں
 تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کتابے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے
 ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی ہی کتابے
 ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے
 جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر تیار اور اس کے لیے جہنم کے دروازے
 کھول دیے جس کی طرف جہنم کی تیش اور گرم تکلیف دہ ہوا آتی ہے اور اس کی
 قبر کو اس طرح سنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جڑ جڑ
 ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کمرہ نظر
 مشکل آتی ہے جو نہایت غراب اور بدبو دار یا اس جیسے ہوتی ہے اور اس سے
 کہتی ہے ہمارے ہوان باقول کے بارے میں جن کو تو اب تک برا بھلا کہا تھا
 اتنے ہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کتابے تو کون
 ہے تیری شکل بُری اور بدبختناک ہے تو وہ شکل کتنی ہے میں تو تیرے عمل
 ہوں اس پر وہ مردہ کتابے خداوند اتنا تو قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت
 کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہر ایک ایک روایت میں اس اصناف
 کے ساتھ منقول ہے جب جسدہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ
 خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان و زمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا

رَبِّ لَا تُفَوِّضْ السَّاعَةَ فِي يَدَيْهِمْ فَتَكُونَ دَرَادِفُهُمْ إِذَا
خَرَجَ رُوحًا صَلَّى عَلَيْكَ كُلُّ مَلَكٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَهُ
اللَّهُ أَنْ يُعْرِجَ بِرُوحِهِ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتُزْعَ
نَفْسُهُ بَعْضُ الْكَافِرِ مَعَ الْعَرُوفِ قِيلَ لَهُ كُلُّ مَلَكٍ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ
تُخَلِّقُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ
بِإِذْنِ اللَّهِ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحًا مِنْ قَبْلِهِمْ

(رواہ احمد)

۱۵۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا خَفَعَتْ كُنُوزُ الرِّقَاقِ أَتَتْهُ أُمُّ بَشِيرٍ بِثَوْبِ
الْبَرِّ مَعَهُ فَنَظَرَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ
لَقِيتُ فَلَا تَأْخُذْ عَلَيَّ مِنْهُ الشَّلَامَ فَقَالَ عَقَرُ
اللَّهُ لَكَ يَا أُمُّ بَشِيرٍ لَقِنْتُ أَشَقَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَرَادَ الْمُؤْمِنُونَ فِي حُلِيِّهِ
خَفِيُّ تَعَلَّقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَتْ بَلَى قَالَتْ فَهَذَا
رَوَاهُ ابْنُ مَسْجُودٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ
الْبَيْهَقِيِّ وَالنَّشَوْرِي

۱۵۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَمْ تَسْمَعْ
الْمُؤْمِنِينَ طَلِقُوا تَعَلَّقُوا فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَهُ
اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي
الْبَيْهَقِيِّ فِي كِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَالنَّشَوْرِي

۱۵۲۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

(رواہ ابن مسعود)

۔ چاس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاسے یہی اور ہر دروازہ
پر متعین فرشتے پتہ لگا کر تھے کہ اس کا گزر ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر
کی مدد اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت
آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس
پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں
اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزر ان
کی طرف سے نہ ہو۔

(راحمہ)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام بشر بنت برداد بن معروران کے
پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمن اگر آپ کی فلاں شخص سے ملاقات ہو تو ان
کو میرا سلام کہو دینا۔ جناب کعب نے کہا اسے ام بشر
اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول ہوئے
تھے تو ام بشر نے کہا اسے ابو عبدالرحمن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہیں سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں کی ارواح ہر روز ہر روز لی طرح ہوں گی کہ
جنت کے درختوں میں چلی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب
ام بشر نے کہا اچھا ہر روز تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث
والنشور)۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح جنت
کے درختوں پر مصروف ہر روز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس
کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (مالک۔ نسائی بیہقی کتاب البعث
والنشور)۔

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر
بن عبد اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ وہ آخری سال میں
سے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگوار میں
میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

میت کی تفصیل و تکفین

بابُ غُسلِ لمیتِ وَتکفینِ پہلی فصل

۱۵۳۵ عَنْ اَبِي عَظِيْبَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ أَنْبَتًا فَقَالَ احْمِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ زَالَ مِنْكَ ذَاكَ الْبَسَاطُ وَبَدَأَ دَوَّاجَعُنَّ فِي الْأُخْرَى كَأَنَّهُنَّ أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأَفْرِ قَا ذَاكَ عُنُنٌ قَا وَنَحْنُ فَلَئِمَّا قَرَعْنَا إِذْ نَاهُ قَالَ لَيْسَ بِهَا حَقَرَةٌ فَقَالَ اشْحِزْنَهَا إِيَّاهُ وَفِي رَوَايَةٍ غُسلَهَا وَثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَبَدًا بِمَتَابِئِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَقَالَ كُفِّتْهَا لَعَنََهَا فَلَمَّا قُرِئَ قَاتِلُهَا فَاتَّقِيَهَا حَاطَةً بِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۳۶ عَنْ عَاصِمَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ يَمَانِيَةٌ يَمِينٌ سَعُودِيَّةٌ وَمِنْ كُرُوسٍ لَيْسَ فِيهَا قِيَمَةٌ فَلَا عِيَانَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ تَغْفِئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۳۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَجَعْنَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَصَةٌ تَأْتِيَهُ وَهُوَ مُعْرِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ دَرَسِدٍ وَتَكْفِيوهُ فِي كَوْبِيٍّ وَلَا تَشْرُوبُوا بِطَبِيبٍ وَلَا تُعْمِدُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَلِّبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَبَدَأَ كَوْبِيٍّ بِشَاطِئِ خَبَابٍ فَيُكَلِّمُ مُصْعَبُ بْنُ أُمِّ يَرْبُغٍ بَابُ جَابِرِ الْمَتَابِئِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ چھڑیاں مٹریاں اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بری کے پتے بال لادو اور انہیں کافور دلو یا یہ فرمایا تھوڑا سا کافور جو غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زبردیا مہکے طور پہناؤ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین چھڑیاں یا سات بارھا ہوا می غسل دو یعنی پانی بہاؤ اور دائیں طرف کے اعضا و عضو سے غسل شروع کرو اور بائیں ہاتھ میں ہم سے ان کی چوٹی تین ٹٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈالو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کے بنے ہوئے دھلتے تین سوئی کپڑوں میں کفنا یا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو غسل دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرتے اور گردن کا منکھوٹنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں میں غوثیہ لگاؤ اور ان کے گردھا کو یقامت کے دن لپیک پڑھتے ہوئے انھیں گے متفق علیہ جناب خباب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے باب میں ہے اس کو انشاء اللہ جامع المناقب کے ذیل میں نقل کریں گے۔

دوسری فصل

۱۵۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَسَاءَ حَتَّى تَخْلُفَ

مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَكُمْ دَرَمِنْ خَيْرِ الثَّمَرِ

الرَّيْسُ فَإِنَّهُ يَنْبَغُ الشَّخَرُ وَيَجْلُوا الْبَصَرُ - (رَوَاهُ أَبُو

كَادَدَ وَالْتَرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى مَوْتِكُمْ)

۱۵۵۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلُفُوا فِي الْكُفَنِ ثَوْبًا يُكَلِّبُ سَلْبًا

سَرِيحًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۲۔ وَعَنْ أَبِي سَمِيْعٍ وَالتَّحْمِيذِيِّ أَنَّ لَمَّا حَضَرَهُ

الْمَوْتُ دَعَا بَنِيَّابَ جَدُّهُ وَكَلَّمَهُمَا ثُمَّ قَالَ تَبِعْتُمَا رَسُوْلَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَوْتُ يَبْعَثُ فِي بَنِيَادِ

الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۳۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكُفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ

الْأَصْحَابِ الْكَبَشُ الْأَقْدَرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ

التَّحْمِيذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ)

۱۵۵۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ أَحَدٌ أَنْ يَنْزِعَ عَنْهُمَا الْخَوِيْدَ

وَالْجَلْدَ وَأَنْ يَنْزِعَ مِنْ مَآئِيْنِهِمْ خَيْشًا يَجْعَلُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس

اسی رنگ کے کپڑے میں مردوں کو کفنناؤ تمہارے لیے بہترین سرسراہندہ ہے وہ

رنگوں کے بالوں کو اگانا اور روشنی کو بڑھا دینا ہے البوداؤد ترمذی لیکن اس

ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کفن میں فضول غریبی نہ کرو کیونکہ کفن کا کفن بہت جلد چھینا

جاتا ہے۔ (البوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح

منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے کپڑے نکال

کر پھینک دیے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت

کو کبھی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آئی ہے البوداؤد

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن جلد و چاندی کا ہے اور

بہترین قبر بلی سینکوں والے سینڈھے کے ہے البوداؤد لیکن ترمذی اور

ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوالامر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں

سے لوبہ اور تیرا اٹھا کر ان کو بغیر غسل دیے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

(البوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۵۵۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أُرِيَ بِطَعْنِهِ وَكَانَ صَاحِبًا ذَكَرَ

كُنِيَ مَصْحَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ عَمِّي كُنِيَ فِي بَزْدَةِ

أَنَّ عَطِيَّ رَأْسَهُ بَدَنَتْ رَجُلًا وَأَنَّ عَطِيَّ رَجُلًا بَدَأَ رَأْسَهُ

وَأَرَاهُ قَالَ وَقِيلَ حَمْرَةٌ وَهُوَ خَيْرٌ لِي لَمْ يَكُنْ لَمَّا مَنَ

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں

کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے

اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا مالا نکروہ مجھ سے

بہتر تھا کہ ایک پیادہ میں کھانا لایا اگر ان کا سر ڈھکا جاتا تو یہ کہتے تھے

اور اگر سر ہل کوڑھکا جاتا تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ

الدُّنْيَا مَا يُبْسَطُ أَوْ قَالَ أُنْطِيتَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُنْطِيتَنَا
وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنًا ثَنًا عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَتْ
يَتَبَنَّى حَتَّى تَرَكَ الْقَلَامَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُذْخِلَ حُفْرَةً
فَأَصْرَبَ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَفُتَّتْ فِيهِ
مِنْ رَيْعِهِ وَالْبَسَدُ قَبِيضَةً قَالَ وَكَانَ كَسَا عَيْنَا
قَبِيضًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب عبد الرحمن نے فرمایا جناب سید الشہداء امیر حمزہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ
سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراع گردی گئی دلوں کھٹے ہیں انہوں یا تو
فراخی کی بات کہایا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور میں یہ خوف امن گیرے کو دنیا
جلد سے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھٹنے کی طرف تو تھوڑی دیر کا
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی رماقیہ کے دفن کے وقت قبرستان آئے تو اس کو قبر میں رکھا
جا رہا تھا لیکن سر کاٹنے اس کو قبر سے نکھوایا جب اس کو نکالا گیا تو آپ اس کا سر
اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے سر میں لعاب دہن لگا اور اس کو اپنی قمیص پہنایا
اور یہ فرمایا اس سے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی - (متفق علیہ)

بَابُ لَمَشِيْ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

پہلی فصل

۱۵۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ صَلَاحَةٌ فَخِيْرٌ
تَقْدِيرُ مَوْتِهَا وَإِنَّ تِلْكَ سَوَاءٌ ذَلِكَ فَتَشْرُطُ صَوْرَتُهَا
عَنْ رِقَابِكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُفِنَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْبَبُهَا لِلرِّجَالِ
عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مَوْنِي دَ
إِنْ كَانَتْ عَدُوًّا صَالِحَةً قَالَتْ لَا أَهْلُهَا يَا ذِيْلُهَا آيَتُ
تَذَكُّرُونَ بِهَا يَكْفُرُ مَوْتُهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ كَصَوْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَعُورُوا قِمْنَ شِعْهَا فَلَا يَقْعُدُ
حَتَّى تُرَوِّعَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَتَأَمَّرَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهَا فَكُنَّا
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَا بِعُورَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی
طرف جلد پہنچا دے اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس کو جوہ کو جلد
اپنے کندھوں سے آٹا رہے ہو (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جب میت کو چار پائی پر رکھ کر اٹھایا جاوے گا کہ اگر وہ مرد
والا نیک ہو تو اسے گھٹنے سے چلو اور اگر نیک نہیں ہو تو اپنے
رشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں سے جا رہے ہو اس کی آواز سنو کہ
علاوہ سب مخلوق سننی ہے اگر انسان سن لے تو یہوشی ہو جائے۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ
جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرنا تو اس
کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ
کھڑے ہوئے اور بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ

فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ قَدْ عَزَمَ فَكَأَنَّمَا أَرَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَكُفُّوا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۰ وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ لَأَيُّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَعْمَتًا وَقَعْمًا فَقَعَدَ تَابِعِيُّ فِي الْجَنَازَةِ
رَدَّاهُ مُسَلِّمًا دَفَنِي رَدَّاهُ مَالِكٌ دَاوُدُ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ
ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ -

۱۵۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا
وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دُفْنِهَا فَكَانَتْ
يَرْجِعُ مِنَ الْخَيْرِ بِقِيَرَاتَيْنِ كُلُّ قِيَرَاتٍ قِيَرَةُ أَحَدٍ وَ
مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَكَانَتْ يَرْجِعُ
بِقِيَرَاتٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ
لِلنَّاسِ الْبَحَارِيَّ الْيَوْمَ لَأَنَّ بَنِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ
إِلَى الْمَصَلَّى قَصَتْ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ
رَبِيعُ بْنُ أَرْقَمَ يَكْبُرُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعًا قَارَأَ كَبْرًا عَلَى
جَنَازَةِ عَمَّتِهِ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرِهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۴۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
صَلَّيْتُ خَلْفَ بَنِي عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ قَارِئُهُ
أَبْيَكْتُبُ فَقَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سَيِّئَةٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۴۵ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ
وَهُوَ يَقْرَأُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَغَافٍ وَاعْفُ
عَنْهُ وَاکْرِمْ نَزْلَهُ وَدَسِّعْ مَخْلُكَهُ وَاعِصِلْهُ بِالْمَاءِ
وَالشَّلْبِ وَالْأَبْرَةِ فَلَقِيَهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا لَقَيْتُ

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جب تم
جنازہ کو دیکھو تو گھڑے پر ہواؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گھڑے پر ہوتے دیکھا تو گھڑے پر گئے اور جب سرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بیٹھ
گئے یہ کیفیت جنازہ کے ساتھ تھی رسول لیکن امام مالک اور ابو داؤد کی روایت
اس طرح ہے کہ سرکار پہلے گھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ حالت ایمان میں حصول نماز
کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط
لے کر واپس ہوتا ہے۔ اور قیراط ابرو کو آٹھ کچہرے پر ہے جو شخص نماز جنازہ کے بعد
دفن سے واپس آجاتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔
(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا جس دن نجاشی
شاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو ان کے فوت ہوجانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے
ساتھ عید گاہ تشریف لاکر چار کبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔
(متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب
نذیر بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار کبیریں کہتے تھے ایک ستر تہانوں
نے پانچ کبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھی، پانچ کبیریں کہتے تھے رسول

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی تو آپ نے نماز
میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت
ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور حمد و ثناء میں آپ
پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات کہے اللھم اغفر لہ وارحمہ و اعف
و اعف عنہ و اکرم نزلہ و وسیع مدخلہ و اغسلہ بالواضح و البارد و اقم من
الخطایا کل نقیبت الا شوبہ الایمض من الدنس و ابد لہ دار اخری من دارہ

الْقَرَبَ الْأَيْتَنَ مِنَ النَّاسِ وَأَبْيَهُ دَارَ خَيْرًا وَمِنْ
دَارِهِ وَأَحْلَا خَيْرًا وَمِنْ أَمَلِهِ وَرَجَا خَيْرًا وَمِنْ رَوْحِهِ
وَأَدْوَجَهُ الْجَنَّةَ وَأَعَدَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجِثَ
عَذَابِ النَّارِ فِي رِجَالِهِ قَدِيمٌ وَثَنَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابُ
النَّارِ كَالْحُلِيِّ تَمَيَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَاكَ الْمَيِّتَ
(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي ثَوْبٍ سَعْدُ بْنُ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ لَبِثْتُ أَدْخُلُوا
بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْبَحْتُ عَلَيْهِ فَأَتَكَّرْتُ إِلَيْكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ
وَاللَّهِ لَقَدْ صُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
أَبْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ شَبِيلٌ قَالِيْبِي

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)
۱۵۶۷ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ مَلَيْتُ ذَرَّةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي
رِقَابِهَا فَقَامَ وَسْطُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ نَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا
قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَذْشَمْتُ فِي قَالُوا دَفَنَاهُ فِي
ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ تَرَوْنَاكَ فَقَامَ فَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ
فَصَلَّى عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَوَدَّةَ كَانَتْ
تَقْدُّ الْمَسْجِدَ أَوْ حَاشِيَتِهِ فَقَدَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَنْهَا أَوْعَتْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا
كُنْتُمْ أَذْشَمْتُ فِي قَالُوا كُنَّا نَقْدُّ مَسْجِدَهُ أَوْ أَمْرَهَا أَوْ امْرَأَةَ
فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ قَدْ لَوَّهُ فَسَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذَا الْقَبْرُ مَسْجِدٌ ظُلْمَةٌ عَلَى أَقْلِيهَا ذَاتُ اللَّهِ
يَتَوَرَّعُ عَنْهَا بَصَلُونِي عَلَيْكُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِ)
۱۵۷۰ وَعَنْ ثَمَّةِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَمِّيَا اللَّهُ

اہل تہذیب امن اہل رذیلتیہ اور غیر اہل رذیلتیہ اور اہل الجنتہ و اہل النار من عذاب القبر
ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا و قہ فتنہ القبر و عذاب
النار راوی کہتے ہیں یہ دعا سن کر میری آنکھوں پر ہولی لاش میں ہی مردہ
ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
مصر کے صدر بنی امیہ کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا
جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس
بات کو نہ مانا تو ام المومنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیضا کے دو لڑکوں سبیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک عیسائی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس
کا انتقال مالک النہاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سرکار جنازہ کے وسط کیا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو رنگ وقت دفن کیا گیا تھا سرکار نے
پوچھا کس کو دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا اگر شہر مات سرکار نے
فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں
دفن کیا اور آپ کرات میں جگا نامناسب خیال نہ کیا یہ سن کر سرکار نے غصہ کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک ہلشہ رسیاہ رنگہ خاتون جو مسجد نبوی میں جھانڈ رہی تھیں یا
ایک جوان (رنگہ راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت
کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سرکار نے فرمایا مجھے کون اطلاع
نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب
سرکار نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتاؤ لوگوں نے سرکار کو قبر بتائی تو آپ نے اس قبر پر
نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبر میں ان کے سر و دل کے لیے تاریکی سے بھر رہی ہیں میرے
ناظر ہونے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)
حضرت ابن عباس کے آداد کردہ غلام جناب کریم ابن عباس رضی اللہ

وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَسَمِي أَحَدٍ فِي
تَرْبٍ وَاجِدٌ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْبَرُ أَخَذَ اللَّفْظَانِ قَوَا
أُتِيَ بِكَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَامَةً فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا
شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمْرٌ بِهِ بَيْنَهُمْ
وَلَوْ تَصَلَّى عَلَيْهِمْ وَلَوْ تَعَسَّلُوا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مَعْرُوفٍ فَكَتَبَ حِينَ انْصَرَفَ
مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَتَحَنَّنَ نَحْنُ حَوْلَهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُمدیہ کو سید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع
کرتے تھے آپ اس وقت دیانت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد
ہے اور جب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو
آپ اس کو ہڈی میں آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ
ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل و کفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کرایا۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی نیکی پیچھے پر پیچھے کرواپس ہٹے
اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پھیل چل رہے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے
والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل (کیا) بچے ہر نماز
پڑھیں جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد)
احمد ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایتیں ہے سرکار نے فرمایا سواری
جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف پاس چل سکتا ہے اور
لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور صحابہ میں یہ حدیث مغیرہ بن زبیر سے
منقول ہے۔

زہری نے معانی سے اوردافضل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے را احمد۔ ابوداؤد نسائی
ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فسرمایا محدثین اس حدیث کو
مزل سمجھتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے
جائے اور جنازہ پس روئی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو
شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا را ابوداؤد۔

۱۵۴۷ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الرَّكْبُ كَيْفَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي
يَتَمَشَّى خَلْفَهَا وَأَمَّا مَا دَعَنَ يَمِينَهَا وَعَنَ يَسَارِهَا فَوَسِيًّا
وَنَهْيًا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَدْعُو لِيَوْمِ الدِّيَةِ بِالْمَغْفِرَةِ
وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالْتِّرْمِذِي
وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّكْبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ
الْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْطُّفُلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَفِي
الْمُصَابِيحِ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ بْنِ زِيَادٍ.

۱۵۴۸ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
يَتَمَشَّوْنَ أَمَّا مَا جَنَازَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ
الْتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَانَتْهُمْ بِرُؤُوسِهِمْ مُرْسَلًا.

۱۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتَّبِعَةٌ وَلَا تَمْتَدُّ
كَيْسَ مَعَهَا مِنْ تَقْدَامِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالرَّكْبُ

وَعَنْ مُحَمَّدٍ

۱۵۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِثْرَاقٍ فَقَدْ كَفَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ قَرِيبَةٍ وَقَدْ رَوَى فِي شُعْبِهِ الشَّيْخُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ابْنِ الْعَمْرِؤَيْنِ -

۱۵۸۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا ذُكِّيَانًا فَقَالَ لَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَارِهِمْ دَائِمَةً عَلَى ظُهُورِ الذُّرَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نُحْرًا قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ مَوْفُوقًا -

۱۵۸۲ وَفِي ابْنِ عَسَاكِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِمَا يَتَعَدَّى الْكِتَابَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَلَئْتُمْ عَلَى النَّبِيِّتِ فَاتَّخِذُوا لَهُ الدُّعَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَمِيتَتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبَتِنَا وَصَغِيرَتِنَا وَكَبِيرَتِنَا وَذُكْرَانَنَا وَنِسَاءَنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَ وَمَتَا فَاخْجِمِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَرَفَّقَ وَمَتَا فَتَرَفَّقْ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُزْنَا أَجْرًا وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْجَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ قَدِيرٍ وَأَنْثَاكَ دَرَفَ رَوَاهُ أَبِي دَاوُدَ فَخَاجِمِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهِ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَفَ الْخَيْرِ وَلَا تُصَلِّتْنَا بَعْدَهُ -

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجہ راوی موصول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی مشابعت کی اور تین مرتبہ کندھا یا کونے اپنے اوپر (جنازہ کا) جو حق تھا اس کو ادا کیا ترمذی نے اس حدیث کو غریب بنایا شرح السنین اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو ٹکڑیوں پر اٹھایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سراورں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے حیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل مل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو رہے ہو ان ماجہ۔ ابو داؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث کو قوت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو سرے والے کے لیے غلوس کے ساتھ دعا عرض کرتے ہو ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَمِيتَتِنَا وَشَاهِدِنَا وَصَغِيرَتِنَا وَكَبِيرَتِنَا وَذُكْرَانَنَا وَنِسَاءَنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَ وَمَتَا فَاخْجِمِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَرَفَّقَ وَمَتَا فَتَرَفَّقْ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُزْنَا أَجْرًا وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ -

راحمہ۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو براہیم اشعری اور ابن کے والد کے والد سے صرف انشاء تک روایت کیا اور صاحب ابو داؤد نے ایمان و اسلام تک روایت کیا البتہ یہ اسناد کیا اور ہم کو بعد میں گمراہ نہ کرے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اتيه جنازة لم يقم
حتى توضع في اللحد فعرس له يبرقون اليه وفتان
لهذا هكذا صنعوا يا محمد قال فجلس رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم رداه
البرقي في دابة اودوا بين مناجاة وقال البرقي في
هذا احب الي عريب فريش بنت رافع بن النراوى
ليس بالبرقي

۱۵۹۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالنَّيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ
وَأَمَرَنَا بِالْعُجُوسِ (رداه احمد)

۱۵۹۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ قَالَ إِنَّ جَنَازَةَ
مُورِثِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَتَابٍ قَعَا الْحَسَنُ
وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَتَابٍ فَقَالَ الْحَسَنُ الْبَسْ قَدَ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ
نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ (رداه النسائي)

۱۵۹۲ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ
حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّهَا مَرْجَنَةٌ
يَهُودِيٌّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
كُلِّ نَفْسٍ جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَحُلُوا رَأْسَهُ جَنَازَةَ يَهُودِيٍّ
فَقَامَ (رداه النسائي)

۱۵۹۳ وَعَنْ أَبِي مَوْسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ
نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَمَرُّوا لَهَا فَاسْلُكُوا لَهَا تَعْرِمُونَ
إِنَّهَا تَعْرِمُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ (رداه احمد)
وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةَ مُورِثِ بْنِ سُلَيْمٍ مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
فَقِيلَ إِنَّهَا جَارَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا مَاتَتْ يَهُودِيَّةً (رداه النسائي)

۱۵۹۴ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ نُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آپ جنازہ کے ساتھ جاتے تو
اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع
پر ایک یہودی مالہ نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار انہی
وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی
نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا راوی بشیر بن رافع قوی
نہیں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا
لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ
حسن بن علی امہ ابن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن
ٹو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسن نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے
ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے
حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنازہ
حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے انکے سامنے سے ایک جنازہ
گزرنا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی
کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ
بہت دیر اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سارے سامنے سے یہودی یا نصرانی یا مسلمان
کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور تم سارا کھڑا ہونا جنازہ کی
وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سے ایک جنازہ گزرتا تو آپ کھڑے
ہو جاتے تھے مگر ان کی وجہ تو یہودی کا جنازہ ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کے لیے کھڑے ہونا ہر
حضرت مالک بن نبیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
الَّذِي يَهْدِيكُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَإِذَا قُلْتُمْ
عَلَىٰ جَنَازَةٍ فَذَكَرُوا أَسْمَاءَ أَهْلِهَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ
وَيُخَبِّرُ عَنْهَا وَلَهُ الْوَيْلُ مِنَ الْعَذَابِ إِنَّهُ يَذَرُهُمْ
فِي تَرْجَاتٍ مُّتْرَكِينَ يَدُورُ الْبَرْقُ فِي سَحَابٍ مُّتَبَرِّجٍ
وَمَا لَهُمْ حَافِظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا يَكْفِيهِمْ مَا أَفْرَجُوا
لَهُمْ فَهُمْ يُؤْخَذُونَ

۱۵۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْقَبْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ
خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَيَّ الْإِسْلَامَ وَأَنْتَ قَبَضْتَ
رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جَنَّتَا شَفَعَا
فَاغْفِرْ لَهُ

۱۵۹۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ
وَرَأَيْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَكْمَلْ خَطْبَتَهُ فَقَطَّ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۵۹۷ وَعَنِ الْبَغَايِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَبْسُ
عَلَى الْقَبْرِ قَائِمَةً أَيْ كِتَابَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ كَنَّا
سَلَفًا وَفَرَطًا وَذَخْرًا قَاجِدًا

۱۵۹۸ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَقْفُ لَا يُهَيَّئُ عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى
يُسْتَهْلَ رِوَاةُ الْبَرْقِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ
يَنْكَرْ وَلَا يُورَثُ

۱۵۹۹ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ فِي لَتَايَا رِي قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ قُرْآنًا
عَلَى رَأْسِ النَّاسِ حَتَّى يَخْتَمِرَ أَسْفَلَ مِنْهُ رِوَاةُ الدَّارِ
قُطَيْبٍ فِي الْمُسْتَجْتَبِ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین منہیں ہوں تو
اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن سیرہ کا قول
تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین
منہوں میں پھر کر دیتے تھے ابن ماجہ لیکن امام ترمذی اس طرح روایت
کیا کہ مالک بن سیرہ جب نمازیوں کی تعداد کم دیکھتے تو ان کو تین منہوں میں تقسیم
کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مردے والے
پر تین منہ نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر
دیتا ہے۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت
کرتے ہیں کہصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت جہا
وانت خلقتھا وانت هدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت
اعلم بسرھا وعلانیتها بمنّا شفعھا فاعفھر۔

ابو داؤد
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب
ابو ہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً ارتکاب
گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم ائذ
من عذاب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ)
خداوند اس کو چار پائش رویشی و ذخیرہ اتوت اور ذریعہ ثواب بنا۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نا کمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے وہ نہ تو وارث ہوگا نہ
اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ دو سے زائد ہی لیکن صاحب ابن مہاجر
نے اس کا کوئی وارث نہ ہوگا کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی رکنہ چتر پڑھ کر اہل اور
مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہو کر صاحب دارقطنی نے مختصر میں
کتاب الجنائز کے ذیل میں روایت کیا۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۴۰۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي دَقَّانٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ فِي مَرْصَدِ النَّبِيِّ هَلَكْتُ فِيهِ الْعَدَنُ لِي لَعْنًا وَأَنْصَبُوا عَلَيَّ اللَّيْلَ نَصَبًا كَمَا أَنْصَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ خَضَاءَ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۲ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِيِّ أَنَّهُ رَأَى ذَاكَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَبَا.

(رواہ البخاری)

۱۴۰۳ وَعَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ أَلَا أَعْلَمُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَكْتُمَ وَمَا لَكَ أَلَا كُتِمْتَ وَلَا قَبْرًا شَرَفًا إِلَّا سَوِيَّةً.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۴ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْعَلَ الْقَبْرُ دَانٌ يُبْنَى عَلَيْهِ دَانٌ يُقَعَّدُ عَلَيْهِ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۵ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقَبْرِ وَلَا تَصْلُوا إِلَيْهَا.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحَرِّقَ نِيَابَتَهُ فَمَنْ خَلَصَ إِلَى جَلْدٍ وَخَيْرَ لَهْ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَابَةٍ.

(رواہ مسلم)

عَلَى قَابَةٍ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لحد بنانا اور اس میں اسی طرح کچی اینٹیں بکھری کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ پاؤں بچھائی گئی تھی۔

(مسلم)

حضرت سفیان ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے کوہان نما دیکھا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو الیمان اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو بتایا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو چھوڑ دوں اعلان کو مٹا دوں اور کسی بلند قبر کو دیکھوں مگر اس کو پست کر دوں (مسلم)

حضرت ہبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر گچہ پر دست رکھ کر اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگتے انکارت پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگتے انکارت پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگتے انکارت پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

دوسری فصل

۱۶۰۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالنَّبِيِّ يَنْتَه
رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيْمَنُ
جَاءَ أَذِلَّةٌ عَمِلَ سَمَكَةً فَجَاءَ النَّبِيُّ يَلْحَدُ فَكَرِهَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ فِي مَشْرِحِ الشُّعْرِ)

۱۶۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ لَنَأْذِلَّ النَّاسَ يَخْبِرُ نَارُكَ الْتَرْمِذِيُّ
وَابْنُ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ
جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۶۰۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَخْفَرْنَا وَأَدْبَعْنَا وَأَحْمَرْنَا
وَأَحْيَيْنَا وَأَذَلْنَا أَلْيَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةُ فِي قَبْرِ دَاوُدَ
وَقَدْ مَوَّاهُ قَوْمَانَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالشَّافِعِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ لَفْظًا مُتَّحِدًا

۱۶۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ سَهْلٌ
عَمَّتْ بِأَيْمَنٍ لَقْدَفَتُهُ فِي مَقَابِرِنَا فَتَنَادَى مُتَنَادِعٌ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَ إِلَى
مَصَابِرِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالشَّافِعِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَتَفْصِيلُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ

۱۶۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِكَ رَأْسَهُ

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۶۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاسْتَوَجَّ لَهُ بِسَبْرٍ فَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ
الْقَبْرِ وَقَالَ تَعْمَلُكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا ذَا هَاتِلًا
يَلْقَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ فِي مَشْرِحِ الشُّعْرِ

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دو حضرات قبر کھودا ...
... کرتے تھے ان میں ایک لحد بناتے اور دوسرے صندوق بناتے تھے
کیا کہان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے اتفاقاً لحد
بنانے والے صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیلئے لحد تیار کر رکھا تھا (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لحد بنانا ہے اور صندوق بنانا ہے (یہ ہے
ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو جبر بن عبد اللہ
سے روایت کیا)۔

حضرت ہشام بن مامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحُد کے دن فرمایا چوڑی اور گہری قبریں
اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور
آگے اس کو لٹاؤ جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد
نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا
(یہ ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُحُد کی جنگ کے دن
میری چھوٹی میرے والد کی سیست کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے
آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں
کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لٹاؤ یعنی دفن کرو احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی
دارمی حدیث بالفاظ ترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں رکھ کر لٹا دیا گیا۔

(شافعی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اترے تو آپ کے لیے چوڑی
سے قبر میں روشنی کی گئی اور آپ نے صرف کو قبر میں سر کی جانب سے لٹا دیا
فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھنے

اِسْتَاذُهُ مَوْثِقٌ -

۱۶۱۳ وَ عَنْ اَبِي عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ لَوْ اَصْفَلَ اَلْمَيْتَ الْقَبْرَ قَالَ يَسْمُوهُ اللهُ بِاللهِ وَكَانَ

وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ سَنَدِ رَسُوْلِ اللهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَيْدُ ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ

الْقَائِمَةُ -

۱۶۱۴ وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّى عَلَى الْمَيْتِ ثَلَاثَ

حَكَايَاتٍ بِبَيْتَيْنِ خَفِيفَتَا وَاقْدَرَتْ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ رَافِعٍ

وَوَضَعَتْ عَلَيْهِ حَصْبًا - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَزَيْدُ

الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَضِيَ -

۱۶۱۵ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ

أَنْ تُكَلَّأَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي

۱۶۱۶ وَ عَنْهُ قَالَ رَضِيَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَوُكِّلَ الْكَوْنُ رَضِيَ الْمَاءُ عَلَى قَبْرِهِ يَكْلَلُ بْنُ رِبَاعٍ

بِقَبْرِ بَنِي آدَمَ وَبِقَبْرِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۶۱۷ وَ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَقِيتُ

عُمَرَ بْنَ مَلْعُومٍ أَخِيَّ بَعَثَ نَزِيْرًا فَمَدَّ فَمَدَّ أَمْرَ الشَّيْءِ

مَنْ لَمْ يَنْتَهِمْ وَاسْتَوْفَى أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَبْرٍ فَكَمْ يَسْتَوْفَى

حَمَلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ

الْمُطَّلِبُ قَالَ أَلَيْسَ يُخْفِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعِي رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا كَمْ حَمَلَهَا

فَوَضَعَهَا عِندَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي دَاوُدَ

إِلَيْهِ مِنْ مَوَاتٍ مِنْ أَهْلِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۱۸ وَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَمِدٍ قَالَ خَعَلْتُ عَلَى

۱۹

مَدَانِي - رِزْدِي لَيْكِنْ صَاحِبُ شَرْحِ اَلْمَشْرِفِ فَرَايَا كَيْدَ بَيْتِ ضَعِيفٍ هَمَّ

حَضْرَتِ اِبْرَاهِيْمَ عَزَّ وَجَلَّ اَللَّهُ عَلَيْهِ اَلْحَمْدُ اِيْنِ كَسْتُمْ كَيْدَ تَحْقِيقِ رَسُوْلِ اَللَّهِ

صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِ كُوَيْمِ اَللَّهُ تَعَالَى تَوْبَةً فَرَايَا تَلْبِسَ اَللَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلًا

اَوَّلًا اِيْنِ اَللَّهُ تَعَالَى رَسُوْلًا اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

لَيْكِنْ اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

حَضْرَتِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ اِيْنِ اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى اَللَّهُ تَعَالَى

عَائِشَةُ قَالَتْ يَا أُمَّةَ الْكَثِيفِ لَيْسَ مِنْ بَرٍّ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْهِ فَكَشَفَتْ عَنْ كَلْبَتِهِ قُبُورِهِ
لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِيَةٍ مَبْطُورَةٍ بِطَعْنِ الْخَرَسَةِ
الْحَمْدُ -
(دَوَاۃُ الْبُودَاۃِ)

۱۶۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ يُجَلُّ مِنْ الْأَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ
وَدَاۃُ الْبُودَاۃِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي إِخْرِهِ
كَانَ عَلَى رُءُوسِ الطَّيْرِ -

۱۶۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ النَّمِيَةِ كَسْرٌ مَحْتَبَا -
(دَوَاۃُ مَالِكٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے دو مقدس اور حضرت صدیق و فاطمہ
کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجر مبارک میرے لیے کھولا تو میں نے
دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے علیحدگی
بلی کی طرح نکلیاں تھیں یہی تھیں (ابوداؤد)

حضرت ابی بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان
پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف مرکز کے بیٹھے تھے
تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ
نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے
ہیں) -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ
شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۶۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْتُ نَأْيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدْفَنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ
هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يَخْلُفِ النَّبِيَّةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
أَنَا قَالَ كَانُوا فِي قَبْرِهَا فَخَرَّلَ فِي نَبْرِهَا
(دَوَاۃُ الْبُخَارِيِّ)

۱۶۲۲ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَزِمْنَاهُ وَهُوَ
فِي سِيَاقِ الْحَوْبِ إِذَا أَنَا مِثْتُ فَلَا تُصَحِّفُنِي تَارُوعَةً وَلَا
تَارُفَاؤَ دَقْمُورِي مَشْنُوًا عَلَى الثَّرَابِ شَنَاؤُهُ لَكُمْ
حَوْلَ قَبْرِى قَدْ رَمَا بِحُجْرَةٍ وَرَدَّ يَسْمُو لَحْمَهَا عَشَى
أَسْتَأْذِنُ بِكُمْ وَأَسْأَلُ مَاذَا أُرَاجِعُكُمْ رَسُولُ رَبِّى -
(دَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

۱۶۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب اشکبار بیٹھے تھے اس وقت
سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ
ہمسفری نہ کی ہو جناب ابو طلحہ نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے
فرمایا تم قبر میں اترو چنا نجد وہ قبر میں اترے (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سکرات
موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ دو کوئی
نوحہ کرنے والی ہو اور داگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر
آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر
اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے
موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم کسی کا انتقال ہو

تَحْسِنُهُ وَأَسْرَعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلِيَقْرَأَ عِنْدَ رَأْسِهِ
قَارِئَةُ الْبَقْرَةِ وَيَعْبُدُ بِهَا نَمَةَ الْبَقْرَةِ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَكَانَ وَالصَّوْحِيحُ أَنَّ
مَوْثُوًّا عَلَيْهِ -

۱۶۲۳ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْخَبَرِيُّ وَهُوَ مَوْثُوٌّ فَحُمِلَ
إِلَى مَكَّةَ كَدُّوا فِيهَا فَلَمَّا هَوَّيَتْ عَائِشَةُ أَنْتَ قَبْرَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَلَمَّا كُنْتُمْ مَاتِي حِينَ يَمُتُ حَقْبَةً

مِنَ النَّهْرِ حَتَّى قِيلَ كُنْ يَتَصَدَّقَا

فَلَمَّا تَعَرَّفْنَا كَأَنَّا قَدْ مَاتَا

بَطْنِ ابْنِ عَمَلٍ لَمْ يَبْتَ لَيْلَةً مَعَا

لَمْ قَالَتْ وَاللَّهِ كَوْضَعُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مِتَّ
وَلَوْ شِئْتُ لَكُ مَا دُرْتُ لَكَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۱۶۲۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ رَحَى عَلَى قَبْرِهِ مَا تَو -

(رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ)

۱۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ لَمَّا آتَى النَّبَرَ صَحْبِي عَلَيْهِ
مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ)

۱۶۲۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَذَفٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ قَتَالٍ لَا تُؤْتَى سَاحِبُ هَذَا
الْقَبْرِ إِلَّا لَتُؤْتَى - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

تو اس کو زیادہ دیر درو کو اور جلد اس کو دفن کرو اور میت کے سر ہاتے
سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پانچویں سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت
کرو و بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کر کے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر
موقوف ہے۔

حضرت ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبد الرحمن
بن ابی بکر کا حبشی میں رکھ کے قریب انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی
اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے مکہ تشریف لائیں
تو اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر پر اگر یہ شعر پڑھے (و ترجمہ)

میت دراز تک ہم دونوں جڑ کیجیو وہ جھنشینوں کی طرح سے تھے لیکن
اس موقع پر یہ کیا گیا کہ ہم ہرگز بدنام ہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت
دراز تک کٹھے بننے کے باوجود جدا ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک رات بھی
کٹھے نہیں گزارے تھے۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہیں اگر اس وقت رہیں
وقت انتقال ہو موجود ہوتی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور
اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے سر کے بعد دفن ہوتی
حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور ان کی
قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو
سر ہاتے کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکبیر لگائے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو
ازیت نہ دیا اسے (ایت نہ پہنچاؤ دراصل)

باب البكاء على الميت میت کے لیے روئے کا بیان پہلی فصل

۱۴۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيِّفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ غُفْرًا لِبُزْهَيْمٍ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَهُمْ فَطَبَّلَهُ وَشَجَّهَهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ نَحْنُ ذَلِكَ وَابْنَاهُمْ يُجِوِدُ بِتَقْلِيمٍ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرِي قَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ دَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحِمَةٌ ثُمَّ أَكْبَهَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ كَدَمَةٍ وَالْعَدَبُ يَحْشُرُنْ وَلَا تَكُونُوا إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا فَطَلَا يُغْذِرُكَ يَا أَبِیْهِمْ كَمَا حَذَّرُونِ

(متفق علیہ)

۱۴۲۹ وَعَنْ أَنَسَ مَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَرَانِ ابْنَاتِي فِيمَنْ قَاتِنَا فَأَرْسَلَ يُعْرِفُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ يَهُوَّ مَا أَتَدَا ذَلِكَ مَا أَطْعَى ذَلِكَ عِيْدَهُ يَا حَبْلِي مُحَنِّي فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَبِرْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْرِئُهُ عَلَيْهِ كَيْتَ يَدَيْهَا فَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَآبَةُ بْنُ كَعْبٍ وَذَرِيَّةُ بَنٍ ثَابِتٍ وَرِيحَانُ فَرَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَتَعَقَّقُ فَقَامَتِ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحِمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْضَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ

(متفق علیہ)

۱۴۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَشْكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْرِي لَهُ فَأَنَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی ادائ کے شہر اہل سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزہ میں تھے اور سرکار کی چشم مبارک سے اشک جاری تھے اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں میں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آٹھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم بھی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اسے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے ممکن ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جناب زینب زوجہ ابوالعاص کے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا بیٹا اب دم بے سرکار ہے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرے سلام کہ کر یہ کہنا اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور مشیت جو چاہتا ہے غایت کرتا ہے اللہ دلوں سے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں مقرر ہے لہذا بندے کو چاہیے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادے نے دوبارہ اصرار کر کے لقمہ سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ معاذ بن جبل ابی بن کعب زید بن ثابت وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم دل بندوں کے دل سے رحم فرماتا ہے متفق علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الرحمن

مَعَ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو وَ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَائِبَةٍ
فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَوْلُكَ لَا تَارِسُونَ اللَّهَ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ يَكْفُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُوا فَقَالَ لَا تَمْسَعُونَ إِنِّي اللَّهُ لَا يَمْسَعُ
يَمْسَعُ الْعَيْنُ وَلَا يَمْسَعُ الْقَلْبُ وَكَيْفَ يُعَذِّبُ بِهَذَا
وَأَنَا لَا أَلِي لِسَانِي أَوْ يَزِيحُهُ فَلَمَّا أَلْمِيتَ لِي عَذَابِي
يُبْكَاؤُ أَهْلِي عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۱. وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخَنْدَقَ
وَضَمَّ الْجُزْبَ وَدَعَا بِنَحْوِهَا وَلِئْتَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۲. وَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَعْلَى عَلَى أَبِي مُرَّةٍ
فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ امْرَأَتُ عَبْدِ اللَّهِ تَبِيعَهُ بِرَنَّةٍ شَمَّ أَفَاقَ
تَقَالَ لَهَا عَلَيْكَ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مُؤْمِنٌ حَلَنٌ وَصَلَنٌ وَخَوَرٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ مُسْلَمٌ)

۱۹۳۳. وَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبُ فِي أُمَّتِي مِنَ أَمْرِ الْيَاكِلَةِ
لَا يَزِيدُكُمْ مِنَ الْخَشْيَةِ فِي الْأَحْبَابِ وَالْكَفَنِ فِي الْأَكْثَابِ
وَالْإِسْتِغْفَارِ مِنَ الْجُورِ وَالْيَتَاخَةِ وَقَالَ إِنَّا نَحْتَرُ إِذَا
لَمْ نَسْجُدْ قَبْلَ مَوْتِنَا لِقَامِ تَوَارِثِ الْقَبْرِ وَعَلَيْهَا سِرَابٌ
مِنْ قَطْرَانٍ وَدَرَمٌ مِنْ جَدَبٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۴. وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِامْرَأَةٍ فِي بَيْتِي فَجَدَّ قَبْرُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ وَاصِيًا
فَالْتِ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَصَبِّ تَبِيعِيَّتِي وَرَبِّكَ
تَعْرِفُهُ فَوَيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَتْ

بن عرف سعد بن ابی قحس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ
کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو جناب سعد کو بے ہوشی کی حالت
میں پا کر ہدایت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول اللہ
اس وقت سرکار کی چہرہ اسے مبارک سے اشک رواں ہو گئے نصیب ہرے جب
سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رو سنے گئے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ
زبان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر عذاب کہ کہے یا رحم فرمادیتا ہے
اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا جہاں سے مٹا کر کوئی تعلق نہیں جو
منہ پر گریاں چاک کر کے جاہلیت کے دور کے طریقوں کو اپناتے ہوئے میت
کے لیے دعائے متفق علیہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ
عنہ پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بوی ام عبد اللہ
کے کہنے روئے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بوی کو روئے دیکھا تو کہا کیا
تمہیں یہ معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بُری ہوں جو (سوگ میں) سر کے بال فربہ

حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں ہر کام دو دور جاہلیت
کے ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دو مسکے
نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوح کرنا
اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والے مرنے سے پہلے تو یہ کہے گی تو قیامت کے
دن لگے جھک کی چادر اور غارِ ش کے کرتے میں ملبوس ہو گی -

(مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا گزرا ایک خاتون پر جو اجڑا ایک قبر کے پاس دو رہی تھی سرکار نے اس
فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کیا آپ ایسا کہنا کرنا چاہتے ہیں
مجھ جیسی معصیت نہیں پڑی ہے اس عورت پر رنج و محن کا ایسا عالم تھا

بَابُ التَّائِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ تَجِدُ عِنْدَ الْبُرَاجِينَ
فَقَالَتْ كَمْ أَغْرَقَكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ
الْأُولَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۵ وَعَنْ أَبِي مُرَيْةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ يُسْلِمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الْعَلَسُ
فِيهِ النَّارُ لَا تَحِلُّهُ الْقَبْرُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُصْرَفَ مِنَ الرِّسَالَةِ لَا يَمُوتُ رِجَالٌ مِنْ نَفْسِهِ
مِنَ الدُّنْيَا فَتُحْبَبُ لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَتْ أَمْرًا

وَمِنْهُمْ أَوْ ثَمَانِينَ يَأْتِيهِمْ اللَّهُ قَالَ أَوْ ثَمَانِينَ رَدَّاهُ مَسِيرًا
فَرَفِي رَدَّاهُ لَهَا ثَلَاثَ لَمْ يَبْلُغُوا الْوَعْدَ -

۱۶۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِشَى جَزَاءٍ
إِذَا قَبَضْتُ صُوفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَهَا حَسْبُ الْجَنَّةِ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۳۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِيَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۳۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِّبَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ أَصَابَهُ خَبَرٌ
حَبِيبٌ اللَّهُ وَتَكْرَرَتْ أَصَابَتُهُ مُصِيبَةً حَبِيبًا اللَّهُ وَ

صَبَرَ قَالَهُ مُؤْمِنٌ يُؤْجِرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّغْمَةِ
يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِهِ -

(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۶۴۰ وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا لَهُ بَابَانِ بَابٌ يَمُتُّهُ

بَابُ التَّائِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ تَجِدُ عِنْدَ الْبُرَاجِينَ
فَقَالَتْ كَمْ أَغْرَقَكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ
الْأُولَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ اس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا کہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر وہ عاتقوں دولت سرا کے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ اللہ نے نبوت پر لکھی اور بان نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچان لیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بھائی ہوں تو وہ قسم کے لیے ہم دونوں کے ۳۰ مائے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا تم میں سے کسی خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اجر کی طلب ہوگی ہے تو وہ داخل جنت ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوت ہو جائیں تو

سکار نے فرمایا ہاں اگر وہ بھی فوت ہو جائیں تو اس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو سکار نے فرمایا ہاں اگر وہ بھی فوت ہو جائیں تو اس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بھائی ہوں تو وہ قسم کے لیے ہم دونوں کے ۳۰ مائے گا۔

اس پر صبر کر کے اجر پاوے گا اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے دو بچے فوت ہو جائیں تو اس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا مال بھی عجیب ہے جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور

مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس نعمت کا بھی اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

خیر اللہ اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے دو بچے فوت ہو جائیں تو اس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا مال بھی عجیب ہے جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور

مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس نعمت کا بھی اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

خیر اللہ اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

عَمَلُهُ وَبَابٌ يَقُولُ مِثْلَ مَرَّةٍ فَإِذَا مَاتَ بَكِيًّا عَلَيْهِ
فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ -
(رَدَّاهُ التَّوْحِيدُ)

١٦٢١ وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ أُمَّتِي أَخَذَهُ
 اللَّهُ بِرُيْهَمَا الْبَيْتَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ
 مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ عِزٌّ مَرُوفٌ فَقَالَتْ
 فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَنَأَى عَنْكَ أُمَّتِي كُنْ
 يُصَابُ بِإِبْرَيْمِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُكُمْ
 عَدِيكَ -

١٤٣٢ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَكَلَّ الْعَبْدُ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لِيَمْكُثَنَّكَ قَبَضَهُ وَكَلَّ عَبْدِي قَبَضُوا
نَعَمْ قَبَضُوا قَبَضَهُ شِدَّةً مُزَادَةً قَبَضُوا نَعَمْ قَبَضُوا
مَاذَا قَالَ عَبْدِي قَبَضُوا خَيْرًا وَأَسْتَرْجِعُ قَبَضُوا
اللَّهُ أَبْنَاوُا يَعْبُدُونِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَعَةً بِبَيْتِ الْعَمَلِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

١٤٣٣ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى مَضَابِقَهُ مِثْلُ
أَجْرِ رِوَاةِ الرَّحْمَنِ وَأَيْنُ مَنَاجَةٍ وَقَالَ الرَّحْمَنُ
هَذَا أَحَدِيَّتِي لَا تَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِي عَلَيَّ
بْنِ عَاصِمٍ الرَّادِّي وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سُوَيْفَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ مَرْفُوعًا -

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى تَحْتَ كُفْيِي بَرَدًا فِي الْجَنَّةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
عَدِيثٌ)

۱۴۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا حَبَّأَهُ
لِيُجِيعَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا

جہوں ایک دروازے سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق آسمان سے اترتا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی یہ ہے انا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے، ہول تو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو اخل جنت کرے گا اس کو قدر پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا عرف ایک سی بچہ فوت ہوا ہو اس کے ہوا

میں سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اسے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت ہو اور حضرت عائشہ نے ایک اور سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ ہی فوت نہ ہو اور تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا دوا دینا میں ہوں آپ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں اے رب! رب تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے باطن کا مہر چھین لیا فرشتے عرض کرتے ہیں بیشک اے مولیٰ رب تعالیٰ پھر دریافت فرماتا ہے پھر میرے بندے کا مدد کیا ہوا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور انا اللہ وانا الیہ راجعون پھر اللہ اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دواایت کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی
دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے دابن ماجہ۔
لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا اہم اس حدیث کو علی بن عامر مکی مرفوع
روایت کے ساتھ نہیں جانتے اور بعض محدثین نے محمد بن سوقر سے عبداللہ بن
مسعود تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا منہ فوفت ہو گیا ہو تو اس کو جہنم میں لباس پہنایا جائے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ وداہیہ کے تھے یہی کہ جب میرے
والد جناب جعفر کی لاش اُنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کر دو کیونکہ ان کو وہ عمارت پیش آیا ہے جو کھانے پکھانے سے روک دیتا ہے (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ -)

لَا إِلَهَ إِلَّا جَعْفَرٌ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْعَلُونَ
(رواہ الترمذی فی باب ما یؤکلون و ما یلبسون)

تیسری فصل

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس مرد سے پر توہم کیا گیا اس پر قیامت کے دن اس کو نہریں دریاں بہا دیں گی۔

۱۶۲۶ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَهَّمَ بِمَنْ تَوَهَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(متفق علیہ)

حضرت عمرو بن عبد الرحمن روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مرد سے توہم کرے اس پر قیامت کے دن اس کو نہریں دریاں بہا دیں گی۔

۱۶۲۷ وَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِمَا كَلَّمَ الْحَيَّ عَلَيْهِ يَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي فِي عَمَلِي الرَّحْمَنُ أَمَا لَأَنْتَ لَتَكُونُ بِذَلِكَ نَحِيًّا أَدَاطًا لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُحِبُّنَ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونَنَّ عَلَيْهَا ذُنُوبًا لَتُعَذَّبَ فِي قَبْرِهَا -

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مرد سے توہم کرے اس پر قیامت کے دن اس کو نہریں دریاں بہا دیں گی۔

۱۶۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَهَّمَ بِمَنْ تَوَهَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَقَالَ عُمَرُ يَا مَعْشَرَ أَتَيْتَنِي عَلَى وَحْدَةٍ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْعَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِيَعْنِي بِيَعْنِي أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ دَخَلْتُ ذَلِكَ لِيَعْنِيكَ فَقَالَتُ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْعَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْعَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا أَبْيَنًا وَأَهْلِيهِ عَلَيْهِ وَقَالَتُ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُدْرَانُ وَلَا يَزِيدُ طَارِفُهُ قَوْلَهُ أَخْبَرَنِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَشْحَكَ وَأَبْغَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا -

(مُسْنَدُ عَلَيْهِ)

۱۴۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ابْنَ خَارِجَةَ وَجَعَلَ قَاتِلِينَ رَوَاحَةً جَلَسَ يُعَرِّفُ فِيهِ الْخَزَنَةَ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَسَارِئِ الْبَابِ كَعَيْنِي لَمَسَ الْبَابَ فَأَنَا هُجِلُ فَقَالَ إِنَّ رِسَاءَ حَقِيقَةٍ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتْبَاهُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يَطْلُعْ فَقَالَ أَنَّهُمْ قَاتِلَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ فِي أَفْوَاهِهِمْ الْقُرَابَ قُلْتُ أَرَأَيْتُمْ أَنَّهُ أَتَى لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَا -

(مُسْنَدُ عَلَيْهِ)

۱۴۵۰ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَهْلِي غَرِيبٌ لَا ذِكْرَ لِي بِكَ بَكَوْا بِحَدِّ شَعْنِهِ قُلْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبَيْتِ عَلَيْهِ إِذَا أَهْلِيَّ امْرَأَةً تَزِيحُ أَنَّ مُسْعِدِي فَإِنْ مَسَّكْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْ يَزِيدُ بَيْنَ أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانُ بَيْتَ أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبَكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تو مصیب روتے تھے اور کہتے تھے میرے بھائی میرے آٹا پر من کر جانا غریب فرمایا اسے مصیب تم مجھ پر رو بہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ یہ ہے کہ مرد پر اس کے بعض رشتہ داروں کے روئے کے سبب مذہب ہوتا ہے اس پر اس فرماتے ہیں جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہ کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے نہیں خدا کی قسم اگر کہہ سکرانے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت پر اس کے رشتہ داروں کے روئے کے سبب مذہب ہوتا ہے بلکہ گھر والوں کے روئے کی وجہ سے کافر پر مذہب میں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تم اس لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہنسنا اور ملا کہ اب ان الی ملکہ فرماتے ہیں ابن عباس اس وقت کچھ بھی نہ کہہ سکتا تھے (میں نے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرے سے آنسو جاری ہو رہا تھا اور یہ تھے لوہے کی یاد روانہ کی جہی یاد روانہ کی وجہ سے نہ بکھری تھی اس وقت ایک صاحب نے کہا کہ ہمارے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔ رنودہ کر رہی ہیں ہا وہ وہی ہیں سرکار نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کو باکرہ کو وہ شخص گیا اس پر اس نے اگر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کتنا نہیں مان ہیں سرکار نے حکم دیا پھر باکرہ کو وہ شخص گیا اور تیسری مرتبہ اگر عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آگئی ہیں۔ ناویں فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا ان خواتین کے سر پر خاک ڈال حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک اکودہ کرے تو نے وہ کام کیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اور تو سرکار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور ابو سلمہ کا انتقال غریب وطن میں ہو اس ان کے لیے اتنا دعویٰ کی کہ لوگ یاد کر س گئے میں روئے کی تیاری میں تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آگئی اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے نکال دیا ہے یہ سن کر میں روئے سے ہٹ گئی اور بعد میں نہ روئی (مسلم)

۱۷۵۱ وَعَنِ الثَّعْلَانِ بْنِ يَسِيرٍ قَالَ أَسْعَى عَلَى عَبْدِ
 ۲۳
 اَللّٰهِ رَدَّاهُ فَجَعَلَتْ اَخْتُهُ عَمْرَةَ يَمِينِيْ وَاجَلَّاهُ مَا
 كُنَّا وَاجَلَّاهُ اَحْيَا عَلَيْهِ فَقَالَ جِئْنَا اَكَاثَ مَا قُلْتِ
 شَيْئًا اَلَا قُلِيْ لِيْ كَمَا اَلَيْكَ نَادِيْ رَوَايَةً فَلَمَّا مَاتَ لَمْ
 تَبْكِيْ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۵۲ وَعَنِ ابْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
 ۲۵
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ شَيْءٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بِاَقْرَبِهِ
 فَيَقُوْلُ وَاجَلَّاهُ وَاسْتَبَاهُ وَنَحْوَ ذَلِكَ اِلَّا دَخَلَ اَللّٰهُ
 بِهٖ مَلَائِكِيْنَ يَلْقَوْنَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ اَهْلٰكُنَا اَكُنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 وَقَالَ هَذَا اَحَدِيْكَ قَرِيْبٌ حَسْبُ -

۱۷۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَرْوَانَ قَالَ مَاتَ مَيْمَنٌ مِنْ اِلَى
 ۲۶
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَتَكِيْنَ
 عَلَيْهِ فَقَامَ عَنْهُمْ بَنُوْهُمْ وَبَطَرُوْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْنِ يَا عَمْرُوْا قَاتِلِ الْعَيْنِ
 دَائِمَةً قَاتِلِ الْقَتْلَ مُصَابِكَ وَالْعَهْدَ قَرِيْبًا -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ)

۱۷۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
 ۲۷
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ
 عَمْرُوْهُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَمِيْنًا فَقَالَ مَرِيْلًا يَا عَمْرُوْ ثُمَّ قَالَ
 اِيَّا كُنْ وَتَجِيْئِ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ اِسْتَفْهِمَاهُمَا كَانَ
 مِنَ الْعَيْنِ وَمِنْ الْقَتْلِ فَمِنْ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ
 السَّرْحَمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ السَّيِّئِ وَمِنْ اللِّسَانِ فَمِنْ
 الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۷۵۵ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَبَّ اَمَامَاتِ الْحَسَنِ
 ۲۸
 ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ اَمْرًاۃُ الْعَبَّةِ عَلَى قَبْرِهٖ
 سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ فَبَوَّعَتْ مَا بَيْنَهَا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدْنَا
 مَا فَتَدَاوَا فَاَحْبَاۃُ اَخْرَجَ اَبُوْ جَرِيْلٍ يَمِيْنًا قَاتِلُكُنَّ -

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ
 بن رواحہ پر سکرات کا عالم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونامہ شروع
 کیا اور اسے پیاز اور ایسے ویسے تعریلی کلمات کہہ کر رونے لگیں اور جب عبد اللہ
 بن رواحہ غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے پاس میں ایسا ایسا
 کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی نہ رویا (شفیع علیہ السلام)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے تو اس پر اپنے
 والا کھڑے ہو کر کتاب لے کر میرے سرور کو پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات
 کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مرد سے پودہ فرشتے متعین فرمادیتا ہے جو اس کے سینہ
 پر رکھے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و درعیہ پایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں عائشہ اور نبوت میں سے
 کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں رونے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو
 روک کر فرمایا کیا ہا تو مرکا ہے فرمایا اسے نظر انہیں چھوڑ دو انھیں روتی ہیں
 قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ادا حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں فوج کرتے
 لگیں اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ان خواتین کو کورسے سے مالا تو سر کاٹنے انہیں
 اپنے دست مبارک سے پیچے ہٹا کر فرمایا اسے عمر ٹھوڑو پھر خواتین سے فرمایا شیطا
 کی آواز سے دور رہو آپ سے فرمایا جو کچھ بھوہ آنکھ سے اور دل سے ہوتا پاپا ہے
 کیونکہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے
 ہو وہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن
 بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو عورتوں نے ان کی قبر پر ایک سال
 تک خیر گواہی رکھا اس کے بعد انھیں اس موقع پر ایک آواز سنی گئی اسے
 لوگوں کو کچھ گھبرا گیا تھا کیا تم نے اس کو پایا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ

۱۴۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ذِي أَبِي بَرْزَةَ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ
فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا الرُّيْبَ يَمْشُونَ فِي حُمُصٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعِلَ الْجَاهِلِيَّةُ
تَأْخُذُ دُونَ أَوْ يَصْنَعُونَ الْجَاهِلِيَّةُ تَقْتَبِعُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَدْعُوَكُمْ عَلَى دَعْوَةٍ تَرْتَجِعُونَ فِي غَيْرِ صُورَةٍ قَالُوا
فَأَخَذَهُ الرُّيْبُ يَمْشُونَ وَلَمْ يَعْرِضُوا إِلَيْكَ -

(رواه ابن ماجه)

۱۴۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَجْمَ جَنَازَةٍ قَعَبَهَا رَأَتْهَا -

(رواه أحمد وأبو داود)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّعَ مِنْ حَيْثُ لَكَ صَلَواتُ
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَامُهُ سَيُنَافِئُ بِأَنْفِيسَا عَنْ مَوَاتَا
قَالَ نَحْمُ مَحَبَّتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَبَّتًا رَحِمَ حَقِيقَتُهُ
الْحَيَّةُ يَلْفِي أَحَدًا هَوَا بَاهُ فَيَاخُذُهُ وَيَنْجَحِبُهُ قَوْمٌ فَلَا يَفَارِقُهُ
حَقٌّ يَدْخُلُهُ الْجَنَّةُ -

(رواه مسلم وأحمد واللفظ لك)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَلَسْتُ أَمْرًا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبًا لِيَتَوَكَّلَ
يَحْدِثُكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ تَشْرُفِكَ يَوْمَ تَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا
مِمَّا عَظَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْعَلِي فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَتِ
عَمَلًا كَذَا وَكَذَا فَاجْعَلِي قَاتِلًا هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمُنَّ وَمِمَّا عَظَمَكَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَنَعُكُمْ
أَمْرًا تَعْلَمُنَّ مَبِينٍ بَيْنَ بَيْنَاهُمْ وَكَذَا هَذَا تَعْلَمُنَّ لَهَا
جَعَلَا بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرًا تَعْلَمُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشْيَيْنِ
فَأَعَادَهَا مَرَّةً ثَلَاثِينَ قَالَ فَاتَّبَعْنِي وَاتَّبَعْنِي -

(رواه البخاري)

۱۴۶۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عمران بن حصین اور ابو بزرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سر کاٹنے لگا
کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں جھینک دی ہیں
اور صرف کرتہ پہنے چل رہے ہیں اس وقت سر کاٹنے فرمایا گیا اور جاہلیت
کے کاموں پر عمل کرتے ہوئے یہ فرمایا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں
سے تشبیہ کرتے ہو میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی ہمدعا کروں کہ تمہارا
صورتمیں بدل جائیں راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اٹھ لیں
اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا انباء کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ فوج نہ
والی ہو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص
نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہوا جس کا مجھے سخت مدمم ہوا کیا تم نے اپنی محبوب
شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو غمزدگی
کی خوشی اور قسمل کا سبب بن سکے جناب ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ میں فوت ہونے والے پر جنت
میں بھیجتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین سے کسی کو دیکھ کر اُس کے دامن کو کھینچ لیتے
اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے

(مسلم ابن الحجاج)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں
حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور عورتیں سستے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن ہفتہ
فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ میں بھی اسلام کے احکام سکھا سکیں
جو اللہ تعالیٰ آپ پر نازل فرمائے نہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر
جمع ہو جا اسب ارشاد غنائین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائیں
احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا
تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے پیچھے لے لیا
کہ یہاں بھیجا ہو تو بچے اس کے لیے آگ (دروغ) سے پردہ ہی جائیں گے
ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں پھر اس نے دوبارہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ تَحْتَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا
أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَقْضِي رَحْمَتَهُ إِيَّاهُمْ قَعًا كَمَا
يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ أَوْ أَشْكَانَ قَالَ أَوْ أَشْكَانَ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً
قَالَ أَوْ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ لِي نَفْسِي بِمَا إِنْ السَّقَطَ لِي جُزْءُ
أَمْرٍ يَسْتَرْجِي إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبْتُ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَ
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِمَا -

۱۶۹۱ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُوَيْمِ مَسْنُونٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ التَّائِبِينَ
يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ كَأَنَّهُمْ جُحُودٌ مِنَ النَّارِ فَقَالَ
أَبُو ذَرٍّ قَدَّمَ ثَلَاثِينَ قَالَ وَالثَّانِي قَالَ أَتَى مِنْ كَعْبٍ
أَبُو الْمَسْنُونِ سَيِّدُ النَّارِ قَدَّمَ ثَلَاثَةً قَالُوا قَدْ وَجَدْنَا
رِوَاةُ التَّوْحِيدِ قَالُوا مَاجَةَ وَكَانَ التَّوْحِيدُ فِي هَذَا
عَوْدِيَّتُ غَوِيَّتُ -

۱۶۹۲ **وَعَنْ قُتَيْبَةَ الْمَدَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّكَ إِلَيَّ كَمَا
أُحِبُّ فَقَدَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ
ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ
أَبْوَابَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدَكَ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَكَ خَاصَّةٌ أَمْ يَحْتَكَ قَالَ بَلْ يَحْتَكَكُمْ -

(رِوَاةُ أَحْمَدُ)

۱۶۹۳ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ السَّقَطَ لِي أَوْ لِي رِيَّةٌ إِذَا أَحْضَرَ أَبُو ذَرٍّ
النَّارِ فَقَالَ أَيْهَا السَّقَطُ الْمَرْغُومُ رِيَّةٌ أَمْ خَلَّ أَبُو ذَرٍّ
الْجَنَّةَ فَيَجِدُهَا يَسْتَرْجِي حَتَّى يَدْخُلَهَا الْجَنَّةَ -

(رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ)

۱۶۹۴ **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنُ آدَمَ لَمَاتِ

عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا اگر ایک بچہ فوت ہوا تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس ذات اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچھ نتائج ہونے والے مل مال کا اپنے مال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ زشتیت الٰہی پر میرے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے زبردست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابو ذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھی میں سرکار نے فرمایا دو بھی رکافی ہیں اس وقت رئیس القراء ابو المذر بن جناب بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو روزِ بعدِ آخرت کے لیے بھیجا ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے راہن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

حضرت قنبر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ب کہ آپ کو بھی اسی طرح محبوب دیکھے جس طرح میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ کھیا تو معلوم فرمایا کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا تو صحابہ نے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر سرکار نے اس کے والد سے فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں دیکھتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ بچہ کریم ہے اس وقت جھگڑا کرے گا جھگڑا کرے والدین دوزخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اسے رب کریم سے جھگڑا کرتے والے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جاؤ وہ فرماں و شاد الٰہی کو جنت میں لے جائے گا۔ (راہن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا

صَبَرَتْ وَاحْتَسَبَتْ وَعِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْصُقْ لَهَا
كَوَابِ دُونَ الْخَشَّةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۶۵ وَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَمَّحْنِ مُسْلِمًا وَلَا مُسْلِمِيَّةً يُهْمَا بِمُصِيبَةٍ
فَيَنْتَكِرَهَا فَلَنْ كَانَ عَقْدًا مَا تَحْصِيحَاتُ لَكَ اسْتَرْجَاعًا
وَالْأَجْبَدُ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ مَا عَطَاكَ
مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۴۶۶ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَفَعَلَ شَيْءٌ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَزِجْهُ
فَرَأَى مِنْ الْمَصَائِبِ -

۱۴۶۷ وَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَرَأَتْ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لِيَسْئَلُنِي إِنْ بَأْسَتْ قَوْمٌ تَحَبَّبَكَ
أُمَّةٌ رَأَى أَصَابَهُمْ مَا يَجُوزُ حِمْدُ اللَّهِ فَلَنْ أَصَابَهُمْ
عَمَّا يَكْرَهُونَ احْتَسِبُوا وَمَسَبُّهُمْ وَلَا جَلْمٌ وَلَا عَقْلٌ فَقَالَ
يَأْتِيَتْ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا أَهْمٌ وَلَا جَلْمٌ وَلَا عَقْلٌ قَالَ
أَعْظَمُ مِمَّنْ جَلِيءٌ وَ عَلِيٌّ -

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

پہلی فصل

۱۴۶۸ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَهَيَّئْكَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَدْ وَرَدَهَا وَتَهَيَّئْكَ
عَنْ كُفْرِ الْأَقْبَانِ حَتَّى تَوَقَّفَ تَلَمَّحْنِ قَامَسِكُوا مَا بَيْنَ الْأَهْلِ وَ
تَهَيَّئْكَ عَنِ النَّبِيِّ بِنَا الْأَفْرِ سَقَاوِ فَاسْتَرْجِعُوا فِي الْأَسْفَافِ
يُكَلِّمُهَا وَلَا تَقْدَرُوا مُسْكِرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگر تو پہلی مصیبت پر میرے کہے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے
ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کر دیں گا۔ (ابن ماجہ)
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد واد مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت
آئے اور وہ مصیبت کو یاد کر کے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو مگر اللہ و
انالیہ راجعون پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازنا ہے جتنا کہ
مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔

(احمد بیہقی و شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمیہ ٹوٹ جائے تو اس کو
اللہ و انالیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔
حضرت احمد وارضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابو الدرداء
سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے
میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ
انہیں جہان کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور
اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور پھر سے اجر و ثواب
کے طالب ہوں گے وہ نہایت کم توان کے پاس علم ہوگا نہ عقل یعنی غم میں ہوں
گے یہ جناب یحییٰ نے عرض کیا کہ یہ کیسی طرح ہوگا کہ نہ نہ توان کے پاس علم ہوگا

زیارت قبور کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی
زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع
کیا تھا اب جب تم لوگ مرد و عورت ہر ذخیرہ کر سکتے ہو میں نے تمہیں نہیں منع کیا
کہ عطا کی چیز سے بچنے سے منع کیا تھا اب تم سب مرد و عورتوں سے پہلے سکے ہو
بشرطیکہ وہ نشا آور نہ ہو (مسلم)

۱۶۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُمْ كَبْكِي وَأَنْبَكِي مِنْ حَوْلِكَ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَيَكْفُرُ بِذُنُوبِي وَأَسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَذْوَكَ بِهَا فَأَذِنَ لِي فَزَوَّدُوا الْعَبْرَةَ فَكَانَ ثَمَرُهَا كَثْرَةُ الْمَوْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۷۰ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبُورِ بِالسَّلَامِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْإِجْعُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۶۷۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَدِّلُ الْقَمْرَ يَدَةً قَاقِلَ عَلَيْهِمْ يُوجِبُهُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يُخَفِّرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ رَوَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان شریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبور! اوروں پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر بیعت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں یہ صاحبِ قبر بنی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے۔

تیسری فصل

۱۶۷۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخِيَالِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُفْرًا مُؤْمِنُونَ عَدَاؤُهُمْ جَلُونَ وَذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْإِجْعُونَ أَلْفَهُمْ أَخْرَجَ لَاهِلُ بَيْتِهِمُ الْعَرَقِيَّةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۷۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْبِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْبِرِينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوئی تو سرکارِ رات آخری صبح قبرستان شریف لے جاتے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس سبب کی یا خدا اوروں پر سلامتی ہو تمہیں وہ چھڑ مل گئی جس کا تم سے کل تک کاودہ کیا گیا تھا اور میںیں ہلست دی گئی تھی اور ہم بھی انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوند البقیع غرقہ کے مؤمنین کی مغفرت فرما۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مضمون کو یاد کروں مجھے آپ زیارتِ قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائی تب سرکار نے فرمایا

يُنَادُوا السَّاجِدِينَ كَلَامًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ تَلَاجِفُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۳ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَادَى قَبْرًا بَوِيهٍ أَوْ أَحَدَهُمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ ذَنْبٌ بَرًّا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۱۴۴۵ وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ رَوَاهَا قَوْمٌ تَوَهَّدُوا فِي النَّاسِ وَنَادَوْا بِالْآخِرَةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۴۶ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ قَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَتْ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَفَعَهُ دَخَلَ فِي رَحْمَتِهِ الرَّحْمَنُ وَ الرَّسَاءُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ مَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنَّسَاءِ وَ لِيُفَدَّقَ صَبْرُهُمْ وَ كُنْزُ جَنَّةِ عَمَّتْ نَحْنُ -

۱۴۴۷ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي لَأَنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلْقَى دَائِمَةً تَوْبِي وَ أَقُولُ إِنَّمَا هُوَ رَجُلِي وَ إِنِّي فَخْرَتَا دُخِينِ عَمْرٍ مَعَهُمْ قَوْلًا لَوْ مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَ أَنَا مُشْفَاوَةٌ عَلَى نَيْبِي حَيًّا قَبْلَ عَمْرٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات گواہی کے معنی اور مسلمان رہنے والوں کو یاد دلاتے ہیں۔
پیشروں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرما اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ حدیث کو پہنچانے کے لئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے یاد دلانے کا سبب بنتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (الحدیث تنویذ ابن ابی شیبہ) لیکن سلب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن یہ اضافہ کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر کی رام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد بھی شامل ہو گئے لیکن بعض علماء نے حدیث نے فرمایا سرکار نے عورتوں کے لئے قبر کی زیارت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ نہ تو وہ زیادہ صابر ہوتی ہیں اور نہ جنت و جہنم میں کمی کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے چہرہ میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہاں میرے شوہر اور میرے والد آرام فرماتے تھے لیکن جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر پار سے خوب دھک دھک کر حضرت عمر سے جاکر کہنے چلی جہاں

آئی بنی راحمہ

کتاب الزکوٰۃ

پہلی فصل

زکوٰۃ کا بیان

۱۹۷۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ قَدْ دُفِعُوا إِلَى شَهَادَةٍ أَنْ تَدْلُوهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَحْمَلُوا إِلَيْكَ فَاحْلُمْهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَحَصَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتَكَ وَكَرَامَتَكَ فِي الْيَمَنِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَحْمَلُوا إِلَيْكَ فَاحْلُمْهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَحَصَ عَلَيْهِمْ مَسَدَةً فَمُخَذٌ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ فَكُرِدُوا عَلَى فَعْرَاشِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَحْمَلُوا إِلَيْكَ فَتِيَاكَ وَكَذَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَى دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۷۹ وَكَانَ ابْنُ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُنْقَبِحٌ لِنَصْفَانِهِ مِنْ نَارٍ فَاحْبُصِي عَلَيْهِمَا فَإِنَّ نَارَ حَقِّهِمْ قَسِي كَوْنُ يَهْمَا جَلْبَبُهُ وَجَبِينُهُ وَقَلْبُهُ كُلُّمَا رُدَّتْ أُمُودُكَ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَتْ مَقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْوَبَاوِ قَسِيرَى سَبِيحَةٍ رَأَى إِلَى الْجَنَّةِ طَرِيقًا إِلَى الشَّارِقِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكُلَّيْلَ قَالَ وَلَا صَاحِبَ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَقُّهَا يَوْمَ رَوْحِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُطْلَمُ لَهَا بِقَاعٍ قَدْ قُودَا وَقَدْ مَا كَانَتْ لَا يَقْبَعُ مِنْهَا فِضَّةٌ وَلَا ذَهَبٌ لَهَا بِأَحْقَافِهَا وَتَعْنَسُ بِأَقْدَامِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِمْ أُولَاهَا رَدَّ عَلَيْهِمْ أَحْوَجُهَا فِي يَوْمٍ كَانَتْ مَقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْوَبَاوِ قَسِيرَى سَبِيحَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین ہے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے ملے کر مریضوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا بردار سے دوستی نہ کرنا کیونکہ مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب مائل نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوئے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے سپرد پیشانی اور پیٹھ کو دیا جائے گا اور اس محل کی اس دن تکرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی پھر ہندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! اسٹ کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہزار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا تو منہ کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے چروے سے چلیں گے اور فالتوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا کہ وہ جنت یا دوزخ کی راہ لیں گے اور دوزخ کی راہ رسول اللہ

وَمَا إِلَى الْجَنَّةِ قُلُوبًا إِلَى الشَّارِقِ قُلُوبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلُوبًا لَهَا
وَالْعَمْرُ قُلُوبًا وَلَا صَاحِبٌ بَعْدَ وَلَا عَتَمٌ لَا يُدْرِي وَهِيَ
حَقُّهَا إِلَّا ذَاكَ كَانَ يَوْمَ الْوَيْلَةِ يُطْعَمُ لَهَا بِقَاعٍ قَرِيرٍ
لَا يُغْفَرُ وَهِيَ حَبِيبٌ لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جَلْعَاءٌ
وَلَا عَمْسَاءٌ وَتَطْلَعُ بِقَدْرِهَا وَتَعْلَاهُ بِأَعْلَاهِهَا
تُكَلِّمُ مَنْ عَلَيْهَا أُولَئِكَ عَلَى عِلِّيَّهِمْ أَخْرَجَهَا فِي يَوْمٍ كَانَتْ
بِعَمْدَارَةِ عَصِيْبٍ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْطَعَ بَيْنَ
الْعَبَاءِ فَتَجِي سَبِيلُهَا إِلَى الْجَنَّةِ قُلُوبًا إِلَى الْبَنَاتِ
يَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلُوبًا قَالَتْ فَالْعَمَلُ مُثَلَّثٌ
هِيَ لِرَجُلٍ وَهِيَ لِرَجُلٍ وَسَتْ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجَدُ
مَا آتَى الْيَوْمَ هِيَ لَهُ وَهِيَ لِرَجُلٍ رَبُّهَا رِيَاءٌ وَقَدْ خَرَا
قَرِيْبًا عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَأَتَى الْيَوْمَ
هِيَ لَهُ سِتْرٌ رَجُلٌ رَبُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَعْرٌ
يَسَّرَ عَلَى اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا وَلَا يَفْقَاهَا قَبْلَ هِيَ لَهُ سِتْرٌ
وَأَتَى الْيَوْمَ هِيَ لَهُ أَجَدُ رَجُلٌ رَبُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ قَدْ وَصَفَ قُلُوبًا أَكَلَتْ
مِنْ ذَلِكَ السَّجِّ أَوَّلَ النَّوْصَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ
لَهُ عَذَابًا مَا أَكَلَتْ حَنَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ عَذَابَ
أَنْدَائِهَا وَأَبْوَالِهَا حَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوْنَهَا
فَأَتَتْ حَرَقًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
عَذَابًا لَهَا وَأَبْوَالِهَا حَنَاتٍ وَلَا سَرَّهَا صَاحِبُهَا
عَلَى نَهْمٍ تَقَرَّبَتْ مِنْهُ وَلَا يُؤَيِّدُ أَتَى يَسْقِيهَا إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ عَذَابًا مَا شَرِبَتْ حَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قُلُوبًا قَالَتْ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِي الْعَمْرِ هِيَ إِلَّا
هِيَ الزَّيْنَةُ الْفَادَةُ الْعَابِئَةُ حَتَّى يُعْمَلَ
مُحَقَّقًا دَرَجَاتٍ كَثِيرَةً وَمَنْ يُعْمَلُ مَقَالٌ دَرَجَاتٍ
شَدِيدَةً - (نَدَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۸۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّرْهُ كُنُوتَةً مُبِيتًا

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ گالیوں اور مکبروں کے متعلق کیا ارشاد ہے تو سرکار نے فرمایا اس کو سارے گلے (دریوز) کے ساتھ ایک ہوا رسید ان میں ڈال دیا جائے گا ان گالیوں اور مکبروں کے سینک سالہ اور سید سے ہوں گے وہ ملک کو سینکوں سے ماریں گی اور گھروں سے کھلیں گی ان میں سے ایک روٹہ جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ لے گا اور یہاں حل نہ ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے سرکار نے دریافت کیا کیا ان گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم قرآن کے لیے گناہ اور وبال کا سبب ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے لیے اچرو و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جن کو انسان ریاکاری خود نمائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راہ خدا میں یا خدا اور ان کی گردنوں اور کمر میں خدا کا حق نہیں سمجھتا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوشی ہیں اور اچرو و ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اطلاع لکھتی اور مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں کچھ بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اس طرح ان کی لید اور پیٹاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر رتوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑا لگاتے ہیں تو ان کے قدروں کی مقدار اور ان کے لید اور پیٹاب کی مقدار کے مطابق اس انسان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو خیر پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس جگہ پانی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سرکار نے گدھوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی دہانی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کا وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر نیکی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا (مسلم)

حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے

لَمَّا لَمْ يَوْمَ الْوَيْلَةِ شَجَاعًا أَقْدَمَ لَهُ رَيْبَتَانِ يُطَوِّفَانِ
يَوْمَ الْوَيْلَةِ لَمْ يَأْخُذْ بِرَهْزٍ مَتَّيَّعٍ يَعْنِي شَيْئًا قَبِيْرًا ثُمَّ
يَكُوْنُ أَنْ مَالُكَ أَتَاكَ كُفْرُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسِبَنَّ الْكَافِرِينَ
يُخْلِقُوْنَ الدِّيَارَةَ

(رداء البخاری)

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُكْوِرُ
حَقَّهَا إِلَّا أَقْبَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ وَأَسْمَنُ
لَحْمًا يَأْخُذُ فِيهَا وَيَتَوَلَّحُ بِقَدْرِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أَهْلُهَا
رَوَدَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا حَتَّىٰ يُقَضَّ بَيْنَ النَّاسِ

(متفق علیہ)

۱۶۸۲ وَعَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ التَّمَصَّدِي قُلَيْبُكُمْ مَعَكُمْ
وَهُوَ عَنُكُورَانِ

(رداء مسلم)

۱۶۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِي فَلاَئِدٍ فَإِنَّهُ أَتَى بِصَدَقَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِي أَتَى مَعْنَى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى
الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ

۱۶۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الْقَدَاقَةِ فَوَقَّعَ مَعَهُ ابْنُ
جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنْ تَكَانَ
فَوَقَّعَ فَاتَّكَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ إِذَا أَتَا خَالِدُ مَا كُنْهُ تَطْلُبُونَ
خَالِدًا أَتَى الْحَبَشَ أَدْرَاهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ
وَأَتَى الْعَبَّاسُ قَبِيْرًا حَتَّىٰ دَوَّغَتْهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا
عُمَرُ أَمَا حَمَرَتْ أَتَى عَمَّ الرَّجُلِ صَوْرًا

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ مال گنہگار کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال کے لیے کی دونوں باجھوں کو کھڑکے گا جس سے مال بھول میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سرکار کے یہ امت کی عداوت فرمائی بھول لگے گا یہ گان نہ کریں آخر قیامت تک درجائی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ گائے یا بکری نہیں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لاسے جائیں گے یہ جانور بڑے اور بڑے ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کھینچیں گے سیلو سے ساریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو وہ سراسر اس کی جگہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو بوسے دنت رہ آتمے رضی اللہ

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئی تو آپ فرماتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا عدا آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما (بخاری و مسلم ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا کیا کر ابن جہیل خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جہیل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کہو کہ اس نے اپنی زمین اور سامان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا خالد جناب عباس کو ان کی زکوٰۃ ادا اس کی شکل (دوسرا رویوں) کا میں ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا

(مُشَقَّقٌ عَلَیْهِ)

۱۴۸۵ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الشَّاعِبِيِّ قَالَ اسْتَعَمَلْتُ
 الشَّيْخَ مَسْقِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ زُبَيْدَانَ لَهُ
 ابْنٌ الْبُشَيْبِيُّ عَلَى الصَّدَاقَةِ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ هَذَا لَكُمْ
 وَهَذَا أَهْلِي فِي فَحْطِ الشَّيْخِ مَسْقِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكُمْ
 رِجَالٌ لَا تَكُونُ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا دَلَّاهُ فِيهَا فِي أَحَدِهِمْ
 قَبُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هِيَ بَيِّنَةُ أَهْلِيَّتِي فِي هَذَا
 حَبَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَدْبِيَّتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُوا أَيُّهَا مَنْ
 أَمَرَ لَا يَكُنْ فِي تَشْهِيدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ
 شَيْئًا إِلَّا حَقَّ بِهِ يَوْمَ تَأْخُذُ بِحَمِيدِهِ عَلَى
 رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ رَحْمَةً أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ عَوَارِ
 أَوْ شَاءَ يَنْظُرُكُمْ رَحْمَةً يَدِيرُ حَتَّى رَأَيْتَا عَمْرَةً
 لِنُظْمِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَكَدْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَكَدْتُ
 مُشَقَّقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَذَا حَبَسَ
 فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَدْبِيَّتِ فَيَنْظُرُوا أَيُّهَا مَنْ أَمَرَ لَا
 يَكُنْ فِي حَقِّ أَمْرٍ مِمَّا دَعَّرَ بِهِ إِلَى مَحْظُورٍ فَهَوَ
 مَحْظُورٌ كُلُّ مَحْظُورٍ فِي الْعَمَلِ يَنْظُرُ هَلْ يَكُونُ سَكَنًا
 عِنْدَ الْإِلَافَةِ وَكَمُوكُمْ عِنْدَ الْإِلَافَةِ أَمَّا هَذَا
 فِي شَرْحِ الشُّنْدَةِ

۱۴۸۶ وَعَنْ عِدَّةٍ مِنْ تَابِعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَمَلَنَاهُ وَسَكَنَهُ عَلَى عَمَلٍ
 كَتَبْنَا لَهُ حَقَّهُ مَا قَوَّيْتُ كَانَ عَلَيْهِ ثَابِتٌ يَوْمَ يَوْمِ
 الْوَعْدَةِ

(دُعا مُشَقَّقٌ)

ہ کے ختم ہونے کے وقت بھی وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت

دوسری فصل

۱۴۸۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
 وَالَّذِينَ يَكُونُونَ مِنَ الْغُفَّةِ وَالْغُفَّةُ كِبْرُ الْإِنْسَانِ عَلَى
 بَنِي قَتَالٍ عَمْرًا أَوْ قَبْرًا عَنْكُمْ فَانْظُرُوا فَقَالَ

لے غم نہیں جانتے کہ انسان کا چپاس کے لیے بمنزل ابائیکے ہوتا ہے (مستحق علیہ)
 حضرت ابی حمید شامی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار
 دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اورد کے ایک شخص کو جو ابن تبیہ کے نام سے مشہور
 تھے صدقات کی وصولی ال کے لیے مقرر فرمایا جب وہ وصولی ال سے واپس آیا
 تو وصول شدہ مال نا کر پیش کر کے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ
 مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم میں سے لوگوں کو ان صدقات
 کی وصولی ال کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے
 اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب
 آ کر کہنے میں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے
 ایسا شخص اپنے آپ یا مال کے گھر میں بیٹھ کر کہیں نہیں دیکھتا کہ اس کو
 تحائف دے دیا جاتے ہیں یا نہیں اس ذات اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت
 میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ
 اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا
 ہو گا اگر یہ شخص اوست ہو گا تو اس کی سی آواز ہو گی اور اگر لائے یا کبریٰ ہو
 گے تو ان کی سی آواز ہو گی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے
 لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ ہاتھ اٹھاتے بلند تھے کہ میں بغل مبارک کی سفیدی
 ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ یہ کلمات کہے خداوند کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا
 دیا ہے خداوند کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (مستحق علیہ) لیکن خطاب ال نے
 کہا کہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھر میں بیٹھ کر کہتا
 حضرت مدی بن حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو تم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ
 میں سولی کے نا کر کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا
 قیامت میں مواخذہ ہو گا (مسلم)

م حق ال نہیں اور اسی مفہوم کو صاحب شرح السنن بھی نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت نزل کر
 چا نہی اور سونا جمع کرتے ہیں انازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس
 موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کرانا ہوں

وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی یا نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ كَمَا تَقَاسَمْتُمْ بِهِ هُوَ الَّذِي قَفَا لَكُمْ
 اللَّهُ تَعَالَى الزَّكَاةَ وَالْأَلْفَ طَيْبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ
 قَدْ كُنَّا كَرَمًا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ وَذُكِّرْكُمْ مَعَكُمْ بِمَا كُنْتُمْ يَكُونُونَ
 قَفَا لَكُمْ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى قَدْ كُنَّا كَرَمًا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ
 اللَّهُ تَعَالَى قَدْ كُنَّا كَرَمًا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ وَذُكِّرْكُمْ مَعَكُمْ بِمَا كُنْتُمْ يَكُونُونَ
 اللَّهُ تَعَالَى قَدْ كُنَّا كَرَمًا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ وَذُكِّرْكُمْ مَعَكُمْ بِمَا كُنْتُمْ يَكُونُونَ

(رواہ ابو داؤد)

۱۷۸۸ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ زَكَاةٌ مَبْخُضُونَ قَالُوا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَجَعْنَا بِهَذَا بَيْنَ يَدَيْكَ بَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ
 قَالُوا عَدَلُوا قَوْلًا لَكُمْ مِمَّا قَالُوا فَكُنُوا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا
 قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا

(رواہ ابو داؤد)

۱۷۸۹ وَكَانَ حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا
 قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا
 قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا قَالُوا قَدْ رَجَعْنَا

(رواہ ابو داؤد)

۱۷۹۰ وَكَانَ كَيْسُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قُلْنَا لَكَ
 أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَعْنُونَ قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا
 قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا

۱۷۹۱ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الْمَدِينَةِ بِالْحَقِّ
 كَالْمَدِينَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۱۷۹۲ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَبَّ وَلَا
 حَبَّ وَلَا تَزْنُوا صَدَقَاتُكُمْ لَا فِي دَرَجَةٍ

لہذا انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ
 آیت صحابہ پر بہت شاق ہے رسول اللہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ذکوۃ
 تمہارے بقیہ مال کو پاک کرنے کے لیے فرض کی ہے اور حق دراشت اس کے معنی کیا
 ہے کہ تم لوگ سچے ہمارے گناہوں کے کچل کے راوی کہتے ہیں اس وقت سرکاسے کوئی کلمہ
 فرمایا تھا جو انہوں نے نقل نہ کیا راوی کہتے ہیں کہ یہاں سے کہ جناب عمرؓ ان کے
 کان پر بلند کیا پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا اسے عمر کیا میں نہیں سب سے ہزار
 دیناروں سے کوئی شخص تیرے کو سونے نیکو کا تھا تو ان سے مرعوب اس کو دیکھو اور سو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا انصاری تمہارے پاس کچھ سارا آئی گے جن کو اچھا نہیں سمجھا ہوا
 جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور اگر وہ تمہارے مال سے
 کچھ طلب کریں تو اس جگہ کو مالی کردہ رہیں جو طلب کریں دے دو اگر وہ انصاری
 کریں گے تو ان کی ہمارے لیے ہے اور اگر وہ ظلم کریں تو اس کا بدلہ پائیں گے
 لیکن تم ان کو راضی کرو کیونکہ تمہاری ذکوۃ کی کسب ان کی رضامندی ہے اور وہ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کچھ لوگوں نے
 دیہات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
 کہ بعض ذکوۃ وصول کرنے والے اگر ہم ظلم کرتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا
 کہ تم صولیائی کرنے والوں کو راضی رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ہم
 پر ظلم کریں آپ نے فرمایا صدقہ وصول کرنے والوں کو راضی رکھو اگرچہ تم ظلم کیا

جائے (ابو داؤد)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں
 کیا ہم اپنے مال میں سے اتنی مقدار کم کر لیں جتنی وہ زیادہ کرتے ہیں نبی علیہ السلام
 حضرت مانع بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ صدقات کو وصول کرنے والا مال
 اپنے گھر والوں کے لیے نیک راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح سے ہے۔

(ابو داؤد، ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے والد اور وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ذکوۃ دینے والوں
 کو آبادی سے باہر بلانا اور نہ ذکوۃ دینے والا اپنی جگہ سے ہائے اور صدقات

(روایت ابو داؤد)

١٤٩٣ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَمُوتَ
عَلَيْهِ يَأْتِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَرَّجَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ
عَلِيٍّ ابْنُ عُمَرَ -

١٤٩٢ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْمِيلِ سِدَاقِهِمْ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ فَرَحَنَ
 لِي فِي ذَلِكَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 وَالدَّارِمِيُّ)

١٤٩٥ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
١٨ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا
مَنْ قَوْلِي يَسْمَعُ لَهُ مَا لَا يَسْمَعُ جَدُّي وَلَا يَرُوكُمْ حَتَّى تَأْكُلُوا
الْعَصَدَ قَدْ نَفَاهُ الْإِسْلَامُ قَوْلِي فِي إِسْتَاذِي مَقَالِي لِأَنَّ
الْمُسْتَنَى بَيْنَ الْقَتْلِ مَحْبُوسٌ -

موصول کیے جائیں مگر ان کی جگہوں پر رہا ہوا آدمی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں دے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکوۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی۔
راہِ روایت - ترمذی - ابن ماجہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والدہ کو دیکھ کر روایت کہتے ہیں کہ ایک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گوں کو خطبہ دینے سے فرمایا خبردار اگر
تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا دارالی و نگران بنے اور اس مال
سے تجارت کیے تو اس کو اس مال میں سے چھوٹے حصہ کو نہ دے کی وجہ سے
مال مخدوش ہو جائے (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ

فیصل

(۱۰۰) -

1494 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلُ الْبَيْتِ بَعْدَهُ وَكَثَرُوا مِنْ كَثَرِ
الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُعَايِنُ
النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَا لَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا
يَحْقِقُ وَجِبَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَائِلَ
مَنْ كَرَى بَيْنَ الْمَسْكُونَةِ وَالذَّكُورَةِ كَرَى الذَّكُورَةُ حَتَّى
الْحَالِ وَاللَّهِ لَوْ سَمِعْتُ عَنَّا قَائِلًا لَأَكْرَهُ دُونَهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَّهُمْ عَلَى مَقَرِّهَا
قَالَ عُمَرُ كَرَاهِي مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَّ صَدَرِ
أَبِي بَكْرٍ لِيَنْفَعَالِ كَعَرَفْتُ أَنَّكَ الْحَقُّ -

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری اچھلتی نہیں اور جب کے بعض لوگوں نے کفر کیا مگر بنی زکوة اور مدعیان نبوت تلو جتا عمرے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اچھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سو اسے اسلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے دوسرے عتبات سن کر جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوة میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوة مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے دو کہیں گے جو کہ وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق بھی ہے (متفق علیہ)

(مستحق عقاب)

۱۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ كَزَوْاحٍ كَزَوْاحِ نَوْمِ الرَّبِيعَةِ شَجَاعًا أَفْرَمَ يَغْرُوصُهُ
صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِيَهُ أَصَابِعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۹۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ تَجْعِلُ تَزْكُوهُ حَتَّى تَزْكُوهُ مَلَاةً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ
تَزْكُوهُ الرِّبَاةُ فِي عَنَقِهِ شَجَاعًا لَمْ يَمُتْ عَلَيْكَ وَصَدَاقُهُ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَسْتَبِطُ الدِّينَ يَبْعَثُ بِمَا أَشْهَرُ
اللَّهُ مِنْ قَضَائِهِ الْآيَةُ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا فَطَلَا
أَهْلُكُمُ زَوَاةَ النَّارِ فِي دَابَّارِهَا فِي تَارِيخِهَا وَالتَّحْيِي
وَرَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا
فِيهِمْ لِكَ الْعَمَلِ الْمَلَالِ وَقَدْ أَحْبَبَهُمْ مَت
يَكُونُ تَعَلُّنُ الزَّكَاةُ بِالْعَمَلِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَخَفِ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ
بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ
فِي كِتَابِهِ لَتَرْجِعَ أَنْ تَرْجِعَ بِأَخَذِ
الزَّكَاةَ وَهُوَ مُسْرِعٌ أَوْ مُسْرِعٌ قَدْ شَاهَى
لِلْمَقَرَّدِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا اور اس سے بھاگے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا اور وہ ششمنہ صورت فرما کر خوف سے اپنی انگلیاں منہ میں لے گا۔ (احمد)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اشد اس کے مال کو سانپ بنا کر اس کی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ کثرت تلاوت کی نہ گمان کریں وہ لوگ جو منہ کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر ایت تک۔

(ترمذی، نسائی، ماہین، ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نہیں شال ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی تاریخ بخاری لیکن حمیدی نے یہ فرمایا کہ اگرچہ جب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو تم اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حلال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑ لی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منفق نے لکھا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی ضرورت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور توکر ہوئے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے مگر اس کے خیر کار تو صرف فقرا کا حق ہے۔)

بَابُ مَا يَحِبُّ فِيهِ الزَّكَاةُ

کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

پہلی فصل

۱۵۰۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ و سق مجوروں سے کم میں صدقہ زکوٰۃ نہیں چلاوے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

ذَوِیْنِ الْاِیْلِ صَدَاقَہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۰۱ وَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَہٌ فِی شَہْرِہٖ وَلَا فِی کَرِہِہٖ وَفِی رَدَّیْہِ قَالَ لَیْسَ فِی عَمَلِہُمْ صَدَقَہٌ اِلَّا صَدَقَہُ الْبَطْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۰۲ وَ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بکرٍ کَتَبَ لِهٰذَا الْکِتَابِ لَقَدْ وَجَّہْنَا اِلَی الْبَحْرِیْنِ بِسَوَابِہٖمَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہٰذِہٖ فَرِیضَةُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِہَا رَسُولَہٗ فَمَنْ سَیَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی دَیْنِہَا فَکُلُّ عَیْلِہَا وَمَنْ سَیَلَهَا فَلَا یُعْطِیْ اَنْتِہِ دَیْنُہٗنِ مِثْرَ الْاِیْلِ فَمَا دُوْنُہَا مِنَ الْعَدُوِّ مِثْرَ ثُلُثِ خَمْسِ شَاہٖ قَاۤذَا بَلَغَتْ خَمْسًا دَیْنُہٗنِ اِلَی خَمْسِ وَ ثَلَاثِیْنَ فَعِیْلَتِہَا سِتِّیْنَ فَعِیْلَتِہَا سِتُّ مِثْرَ مِثْرِ اُسْخٰی قَاۤذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلَاثِیْنَ اِلَی خَمْسِ وَ اَرْبَعِیْنَ فَعِیْلَتِہَا یَمُّتُ کَثْرَیْنَ اُسْخٰی قَاۤذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ اَرْبَعِیْنَ اِلَی سِتِّیْنَ فَعِیْلَتِہَا حَقُّہٗ طَرْدُہٗ الْجَمَلِ قَاۤذَا بَلَغَتْ وَ اَحَدَہٗ وَ سِتِّیْنَ اِلَی خَمْسِ وَ سَبْعِیْنَ فَعِیْلَتِہَا جَدَّہٗ قَاۤذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ سَبْعِیْنَ اِلَی ثَمَانِیْنَ فَعِیْلَتِہَا یَمُّتُ کَثْرَیْنَ قَاۤذَا بَلَغَتْ اَحَدًا وَ دَیْنُہٗنِ اِلَی عَشْرِیْنَ دِمَیْنَہٗ فَعِیْلَتِہَا حَقُّہَا طَرْدُہَا الْجَمَلِ قَاۤذَا اُنَادَتْ عَلٰی عَشْرِیْنَ دِمَیْنَہٗ فَعِیْلَتِہَا ثَمَانِیْنَ یَمُّتُ کَثْرَیْنَ وَ فِی کُلِّ خَمْسِیْنَ حَقُّہٗ وَ مَنْ کَثُرَتْ مِنْ مَعْدَ اِلَّا اَرْبَعُ مِثْرَ الْاِیْلِ فَلَیْسَ فِیہَا صَدَقَہٌ اِلَّا اَنْ یَشَآءَ رَبُّہَا قَاۤذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَعِیْلَتِہَا ثَمَانِیْنَ وَ مَنْ بَلَغَتْ عِندَہٗ مِثْرَ الْاِیْلِ صَدَقَہُ الْجَنَّةِ وَ لَیْسَ عِندَہٗ جَدَّہٗ وَ عِندَہٗ حَقُّہٗ قَاۤذَا اُنْقَبِلَ مِنْہُ الْحَقُّ وَ یَجْعَلُ مِنْہَا ثَمَانِیْنَ اِنْ اُسْتِیْسَرَ قَالَ اَوْ عَشْرِیْنَ وَ رَہْمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اللہ روایت میں فرمایا کہ اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدفہ قطر ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بحرن کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا یا صادر کئے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نرم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ پر فریضہ قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اب مسلمانوں سے جو عجم زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقتدر میں سے زائد طلب کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ جو عجمی انہوں سے کم رکھنے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں

اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس سے چھتیس ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور چھتیس سے تالیس تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک سالہ اونٹنی ہو گا صحن ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اکٹھ سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد پچھتر سے نوے تک ہو جائے تو اس وقت دو ایک سالہ اونٹ بچھا دے جائیں اور جب تعداد کیا سو سے ایک سو بیس تک ہو تو دو سالہ اونٹیاں دیں۔ جب تعداد ایک سو بیس سے تیرہ سو تک ہو تو دو سالہ اونٹ کا تھوڑا سا بچہ ہر چار سالہ اونٹ سے چار سو کے پاس چار سو کے کھنڈ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور ہو بلکہ تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساٹھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر کمریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لے جائیں اور اگر کسی کے جانور مقتدر انصاب تین سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس

عِنْدَ صَدَقَةِ الْحَقِّهِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ الْحَقُّهُ

وَعِنْدَهُ كَالْحَقِّهِ قَرَانَهَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْجَدَّةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِيمُ عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّهِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ الرِّبَتْ
لَبُونِ قَرَانَهَا تَقْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ لَبُونِ وَيُعْطِيهِ شَاتَيْنِ
أَوْ عَشْرِينَ وَرَهْمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ
لَبُونِ دَلِيلَتْ حَقُّهُ قَرَانَهَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِيمُ عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ لَبُونِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ
دَلِيلَتْ يَنْتُ مَخَافِ قَرَانَهَا تَقْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ
مَخَافِ وَيُعْطِيهِ مَخَافِ عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ مَخَافِ دَلِيلَتْ
عِنْدَهُ دَلِيلَتْ يَنْتُ لَبُونِ قَرَانَهَا تَقْبَلُ مِنْهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِيمُ عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
فَرَانِ لَبُونِ عِنْدَهُ يَنْتُ مَخَافِ مَخَافِ مَخَافِ
وَعِنْدَهُ ابْنِ لَبُونِ فَرَانِ يَقْبَلُ مِنْهُ دَلِيلَتْ مَخَافِ
شَيْءٍ وَفِي صَدَقَةِ الْحَقِّهِ فِي سَائِرِهَا إِذَا كَانَتْ
أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً شَاءَ فَرَادَا زَادَتْ
عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ
فَرَادَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ
شِئَانٍ فَرَادَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ قَبْلَ كُلِّ مِائَةٍ
شَاءَ فَرَادَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّحِيلِ نَاقِصَةً مِائَتَيْنِ
شَاءَ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
وَلَا تُعْطَى فِي الصَّدَقَةِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَرَارٍ وَلَا
نَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُسْتَقِيمُ وَلَا يُجِبُهُ بَرٌّ مُتَعَرِّفٌ
وَلَا يُعْرَفُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ حَقِّيَّةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
تَحْلِيْلَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَلَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّرِئَةِ فِي
الرَّوْثَةِ رُبَّمَا الْعَشْرُ فَإِنْ كُنْ كُنْ إِلَّا لَسَعِيْنِ دَلِيلَتْ دَلِيلَتْ
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ
دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں
ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا
دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن
اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے
تو مدت وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس
درہم واپس کرے گا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے
اھ اس کے
پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کرے
دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی
پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ
بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو
کچھ واپس نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسی بکریاں کہ زکوٰۃ کے
بائے میں جو جنگل میں جرتی ہوں تو ان میں چالیس تک
بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو
بکریاں ہیں۔ اور اگر کسی پر تین بکریاں ہیں تو تین سو کے بعد
ہر سو کے لئے اضافہ پر ایک بکری یا چار اگر کسی کے پاس جنگل
میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس ایک یا دو کم ہو تو
ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر ایک زکوٰۃ دینا چاہے تو
دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں حبیب دار کم قیمت اور کمزور کو
کوثر دیا جائے اور اگر صدقہ لینے والا قبول کرے تو دے
سکتا ہے زکوٰۃ سے پہنچنے کے لیے متفرق جانوروں کو
دو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو بکریاں
دو شرکیوں کی ہیں ان کو سادی طریقہ پر تقسیم کر کے
زکوٰۃ وصول کی جائے گی چاندی کی زکوٰۃ چالیس سو
ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نو سے دو سو ہیں تو
ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(بخاری)

میں ایک سال کھینچا یا بکھڑا اور ہر چالیس ملاہوں پر دو سالہ بچہ ہے۔
(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوة میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کھجوروں میں زکوة نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ دست یعنی بیس من نہ ہو۔ (نسائی)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کتاب ہے جو اپنے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اس تحریر فرمایا تھا کہ گیسو، جو میتوں اور کھجوروں کی زکوة وصول کی جانے (شرح السنہ)

حضرت قتادہ بن اسید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوة کی تشخیص میں اس طرح اندازہ لگایا جائے کہ جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوة خشک ٹوبوں کشش یا منقہ کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھوڑوں میں لی جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو میرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تمہاری نہ چھوڑو تو جو حقانی حصہ چھوڑ دو۔
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو سودوں میں بھیجا تاکہ وہ انہی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ کچے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ ثَمَرًا أَوْ سَبْعَةً وَبَعْدَ ذَلِكَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ
مِثْقَالًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۴۰۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَقُ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا لِي بِهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۰۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ خَلْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْسٌ فِي حَبِّ ذَرَّةٍ لَمْ يَصَدَّقْهُ نَبِيٌّ خَمْسَةً أَوْ سَبْعًا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۴۰۹ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ وَجَدْنَا كِتَابًا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالرَّيْشِ وَالنَّهْمِ مُوسَلٍّ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

۱۴۱۰ وَعَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْصِ لَهَا تَحْرِمُ كَمَا تَحْرِمُ النَّظْلُ ثُمَّ تَوَدَّى زَكَاةُ زَيْبٍ بِمَا كَانَتْ تَوَدَّى زَكَاةُ الْغُلِيِّ ثُمَّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَحْرَصْتُمْ فَعَنَادُوا وَدَعُوا الثَّلَثَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَمَّا الثَّلَثَ فَدَعُوا الزُّبَيْرَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَالنَّسَائِيُّ

۱۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسِكُ عَبْدًا أَوْ مَمْلُوكًا دَعَا إِلَى يَمُودٍ يَخْشَوْهُ الشَّخْصَ حِينَئِذٍ يَطْعَبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۱۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلِّ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ أَذْيَ زَكَاةٍ رَدَّاهُ
الْقَرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي اسْتَاذِهِ مَقَالٌ وَلَا يَبْعَثُهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ -

۱۴۱۳ وَ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطْبَتَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ
تَصَدَّقْنَ دَرَاهِمَ مِنْ حُلِيِّكُمْ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ جَهَنَّمَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَدَّاهُ الْقَرْمِذِيُّ)

۱۴۱۵ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَفْنِي ابْنَيْهِمَا يَدَاكُنِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لِمَا تَدْفَنَانِ
زَكَاةً قَالَتَا لَا فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفَنَانِ أَلَيْسَ لِكُلِّمَا اللَّهُ بِرَبٍّ
مِنْ تَأْتِي قَالَتَا لَا فَقَالَ يَا زَكَاةً رَدَّاهُ الْقَرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُصَنِّفُ ابْنُ شُعَيْبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ وَأَلَمْ يَنْسِ ابْنَ شُعَيْبٍ
وَأَبْنُ لَيْبَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي
هَذَا الْبَابِ عَنِ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْءٌ -

۱۴۱۶ وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ الْبَسْتُ أَوْضَاعًا
مِنْ ذَهَبٍ فَتَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرُ فَقَالَ مَا بَلَغَ
أَنَّ تُوْدِي زَكَاةً فَزَيَّ قُلَيْسَ بِكَفَرٍ -
(رَدَّاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۷ وَ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ أَنْ تُخْرِجَ الصَّدَقَةُ مِنَ
الَّذِي يُعْدُّ لِلْبَيْعِ - (رَدَّاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۸ وَ عَنْ رِبْعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيٍّ
قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبَلَّالٍ
ابْنِ الْخَارِثِ الْمَرْثِي مَعَاوِنَ الثَّقَلَيْنِ وَجِي مِنْ ثَوْبِي
الْقُرْبِيِّ فَمَلَكَ الْمَعَاوِنَ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا السَّكَاةُ

فرمایا شہد کے دس مشکینوں میں ایک مشکینہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے
فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اسے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ
تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن
دھنخ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔
کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس
وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو گنگن تھے سرکار نے ان سے دیکھا
کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انھوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے گنگن پسنا جائیں
تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو
(صاحب ترمذی نے یہ حدیث منی ابن صباح کے حوالہ سے عمر بن شعیب
سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن شعیب اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں
اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں
پسنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (خزانہ) کی تعریف میں
آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ
ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (مالک والبدواؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو تم
تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو مال صلی اللہ علیہ وسلم نے
جناب بلال بن عمار رضی اللہ عنہ کے علاقہ میں تبدیل کرائیں مطلقاً فرمادیں
کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے کچھ تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

(رَدَّاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

إِلَى الْيَوْمِ -

(ابن دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۴۱۹ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ فِي الْفِطْرِ كَوَاثِبٌ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْحَرَامِ صَدَقَةٌ
وَلَا فِي أَكْلِ مِنْ خَمْسَةِ أَرْبَعِينَ صَدَقَةٌ وَلَا فِي التَّوْبَلِ
صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّغَرُ الْجَبْهَةُ
الْمُخِيلُ وَالْيَخَالُ وَالْحَبِيدُ -

(رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

۱۴۲۰ وَعَنْ كَا بَرٍّ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَدَّى بِرَحْمَةِ
النَّبِيِّ فَقَالَ كَوَاثِبٌ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالسَّافِي وَكَانَ الرَّوْحِيُّ
مَا لَهُ سَبْعُ الْفَرَسِيَّةِ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو سبزیوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت کے ذریعہ پر زکوٰۃ
فرض ہے اور نہ پانچ و ستر (پیس من) اسے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام
کر نیوایے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جھٹے میں زکوٰۃ ہے، مادی حدیث جزیہ
مستقر کرتے ہیں جھٹے سے گھوڑے بچر اور غلام مراد ہیں۔
(دارقطنی)

طاہر سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس گلوں کا ایک قرن لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے اس سلسلے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ دارقطنی و سافعی البتہ جناب شافعی
نے فرمایا کہ تم سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم ہو جو بچر اور غلام
ملک نہ پہنچے۔

صدقہ فطر کا بیان

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل

۱۴۲۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ
وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ
خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ -

(مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ
زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ إِقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ
(مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کا
کی چیز میں سے ایک صاع اور غنم جنس شہ جو کھجوروں پیر اور خشک ٹکڑے
سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔
(مستقن علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صدقہ کو فرماتے ہیں اس کی تعداد ایک صاع کھجور، جو ایک اور گیسوں نصف صاع ہر آزاد، غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔
(ابوداؤد - نسائی)

۱۴۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرَجَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ يَصِفُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا.

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، یہ مسودہ گوشت سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔
(ابوداؤد)

۱۴۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَ الصِّيَاوِ مِنَ اللَّغْوِ وَالزَّرْحِ وَطَعَنَهُ لِلْمَسَاكِينِ.

(رواہ ابوداؤد)

تیسری فصل

عمر بن قتیب نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انھوں نے ان کے والد ابان سے روایت کی ہے کہ شیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ کہہ کر گزیرے میں جا کر اعلان کر دے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آٹا و غلام بڑے اور چھوٹے پر گیسوں اور اس کے علاوہ جنس پر دودھ اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔
(ترمذی)

۱۴۲۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي بَيْتِهِ مُنَادِيًا أَنْ يَدْعِيَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ دَاجِبَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مِمَّا دَانَ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صِيَاةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

(رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن العباس بن عبداللہ بن ابی العباس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بریا قح شیک راوی) گیسوں ہر فرد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیئے جائیں اس سے تمہارے مال اللہ کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۴۲۶ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مِمَّا دَانَ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صِيَاةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

(رواہ ابوداؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

١٤٢٤ عَنْ أَبِي قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَدْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَا أَفِي لَهَا أَنْ تَكُونَ مِنَ
الْمُتَدَاعِ لَا كَلِمَتَهَا. (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٤٢٨ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ أَخَذَ الْعَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
شُرَّةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ السَّيِّئُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّ لِيَطْرَحَهَا لَمْ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ
أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٤٢٩ وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَيْغَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
الله صلى الله عليه وسلم إِنَّ هَذِهِ الصَّاحِبَةُ إِنَّمَا هِيَ
أَوْسَمُ النَّاسِ وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمَحْمَدٍ وَلَا لِأَبِيهِ مُحَمَّدٍ
رَدَّاهُ مُسَلِّمًا

۱۴۳۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ بَيْتِهِ
مَدَقَّةً فَإِنْ قِيلَ مَدَقَّةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا دَكَّكُمْ
يَا مَعْ قُلْتُ قِيلَ هَدِيَّةٌ صَرَفَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مِنْهُمْ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٣٤. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَلَاثُ سِنِينَ
لَا يَدْخُلُ الشَّيْءُ أَتَاهَا عَتَقَتْ فَكَبَّرَتْ فِي رُفُوحِهَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ يُرَمِّجُ
أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبُيُوتَ تَعْمُودُ بِحُجْرَتَيْهِ الْيَسْخِرُهَا أَدْمُومِينَ أَدْمُومِ
الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرْبِمْهُ فِيهَا لَعَنُوا قَالُوا بَلَى
وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَعَنُوكُمْ مُصَدِّقِينَ بِهِ عَلَى بَيْتِكِ وَأَنْتِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بزرگ راستہ میں بڑی ہوتی ایک کھجور پر سہا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدر کی ایک کھجور میں رکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کرو اور تھوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صند نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللطیف بن یحییٰ رحمہ اللہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل میں ہیں اور یہ عموماً صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد کے لیے عطیہ نہیں رہے (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ انیسواں بھر دیکھتے فرماتے کہ یہ بدیر ہے یا صدقہ اگر تقایا جائے کہ یہ صدقہ ہے تو آپ متفق صحابہ سے فرماتے تم کھا لو اور جو دے کھاتے اور اگر کھانا کہ بدیر ہے تو ایسا ہاتھ کھانے میں ڈالتے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب میرے (حضرت عائشہ) کے کاروانڈے
 باندی کے لیے تین خصوصیات میں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے
 خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 حق وہ اسکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم حضرت عائشہ کے
 یہاں آئے تو باندی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا سلس
 پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا اچھے وہ ایشی نہیں کھاؤ گی جس میں گوشت پک رہا
 ہے تو عرض کی کہ میں نہیں کھاؤ گی یہی وہ گوشت ہے جو جناب میرے کو مسرور کیا

لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيَّ بِمَا صَدَقْتُهِ دَلَّاهُ حَدِيثُهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۲. وَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُحِبُّ عَلَيْهَا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۳. وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّهُ هَيْئًا إِلَى كُنَاةٍ لَا جَبَّتْ وَكُنَاةُ هَوَايَ

إِلَى ذِرَاعٍ تَقْبَلُكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۴. وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْمُسْكِينِ الْيَتَّى يَكُونُ عَلَى النَّاسِ تَرَدُّدٌ

الْفَقْمَةُ وَالْفَقْمَتَانِ وَالشَّرْمَةُ وَالشَّرْمَتَانِ وَكَانَ الْمُسْكِينُ

الْيَتَّى لَا يَحِيحُ غُفَى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْقِنُ بِهِ قِسْصَتِي

عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ قِسْطُ النَّاسِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو ہرگز کے

لیٹے اور ہمارے لیے یہ بدیر ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بدیر قبول فرماتے تو اس کے بدل میں کچھ فحاشی فرماتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر مجھے کراخیں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھ کو بدیر

بدیر ملے گا تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دلہ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگا پھرے اور وہ ایک فقیر

یا وہ ایک مجبور ہیں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر

اتنی غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ

وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے

کے لیے نہیں اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۴۳۵. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَذَكَرَ

لِأَبِي رَافِعٍ مَسْجِدِي كَيْفَ نُصِيبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا تَحْضُرْ

إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْ فَانْظُرْ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ

الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَلَئِنْ سَأَلْتَنِي الْقَوْمَ مِثْ

أَنْفُسِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۳۶. وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِيُغْنِيَنَّ

لَا لِيَنْفِي مِثْرَةَ سَوِيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَ

النَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے مسجد

سے کہا کہ تم مجھ پر سے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے

(ابو رافع) اس کو جواب دیا کہ میں پیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا

کروں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ

ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اس قوم کا فرد شمار ہوتا

ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو

بہتر دست صحیح اور سالم الاعضاء ہو۔ (احمد، نسائی، لیکن ابن ماجہ میں یہ

حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے)

۱۴۳۷ ۱۱ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ بْنِ الْخَيْثَرِ قَالَ
أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَكْثَمَا النَّاسِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
وَهُوَ فِي حَقِّهِ الْوَدَاعُ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ كَأَلَاةٍ مِنْهَا
فَرَفَعَتْهُمَا النَّظَرُ وَخَفَضَتْهُمَا كَرَأَاتِ أَحْمَدَ بْنِ قَتَادَةَ إِنَّ
شَيْئًا أُعْطِيَ كَمَا وَلَا حَظَّ لَهَا بِعَسَى وَلَا لِعَبْدِي
مُحْتَسِبًا -

(دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحَاوِي)

۱۴۳۸ ۱۲ وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمِلُ الصَّدَقَةَ
يَعْنِي إِلَّا لِمَنْ تَعْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهِمَا
أَوْ لِعَامِلٍ أَوْ لِعَمَلٍ وَشَرُّهُمَا يَمَالُهُ أَوْ لِعَمَلٍ كَانَ لَهُ
كَأَنَّهُ يَتَصَدَّقُ عَلَى الْمُسْكِينِ فَاتَّهَمَ
الْمُسْكِينُ لِقَوْلِي - (دَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ
لَاحِي وَابْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنُ السَّيْتِ)

۱۴۳۹ ۱۳ وَكَانَ زَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الصَّنَائِي قَالَ أَخْبَرَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَحْتَجُّ قَدْ تَرَجَّعْتُ
كَلْبًا فَكَانَ رَجُلٌ فَقَالَ أُعْطِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْحَمْ
يَعْنِي تَبَعًا وَلَا عَمِيهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ لَهَا
هُوَ فَجَزَّاهَا كَمَا يَبْدَأُ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ
الْأَجْزَاءِ أُعْطِيَتْكَ -

(دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبید اللہ بن عبدی بن خیبار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن دناؤ نے بتایا
جو رسول اللہ کی خدمت میں حجرہ الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ
صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے
سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ
میں مالدار اور ندرت شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حصہ نہیں
ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت عطاء بن یسار مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ
افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) ترک وصال کرنے والا
(۳) تلواریں خریدنے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص
جس کے پڑوسی کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر
دیا ہوا مالک لیکن ابوداؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس
میں مسافر کا اضافہ ہے۔

حضرت زیاد بن حارث مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کے دست مبارک پر بیعت کی پھر
آپ طویل گفتگو فرمائی اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کمال سے
کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے حلقہ
کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے قانع
حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے آٹھ مصرف مقرر فرمائے
اگر تم بھی ان میں سے کسی میں آئے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۴۰ ۱۴ عَلَنَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ كَانَ عَرَبٌ عُمَرُ بْنُ
الْقَطَّابِ لَبَنًا فَاعْتَبَرَهُ قَالَ الْبَدَائِي سَقَاهُ مِنْ آيَتِ
هَذَا اللَّيْلِ فَاعْتَبَرَهُ أَتَاهُ دَرْدَعٌ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ
قَرَاءَةً لِمَنْ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ وَهُوَ يَكُونُ فَحَدَّثُوا
مِنْ كَلْبَانِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَانِي فَهُوَ هَذَا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا اپنے اس کو پیا تو آپ کی عجیب کیفیت
ہوئی تو اپنے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو اس نے بتایا کہ میں غلام
ہوں گیا تھا وہاں نماز صدقہ کے انٹوں کو باقی پلا رہے تھے انہوں نے انٹوں
کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اس میں سے ٹھوکرہ لیا اور یہ وہی دودھ تھا

فَاذْخُلْ عُمَرُ بَيْتَهُ فَاِسْتَقَامَ۔

یہ سن کر جناب عمرؓ نے علق میں انگلی ڈال کر تے کر دی۔
(ماہنامہ مفتی در شعبہ الامان)

(رَدَّاهُ مَا لَكَ وَالْبَيْتُ فِي شَعْبِ الْاَيْمَانِ)

بَابُ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ يَحِلُّ لَهُ

پہلی فصل

۱۴۴۱ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مُغَارِقٍ قَالَ تَحَلَّلْتُ
عَمَّالَةً فَأَيَّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُ فِيهَا فَقَالَ أَفَرَحْتُ تَأْتِيكَ الْقُدَّةُ فَنَأْمُرُ
لَكَ بِهَا لَعَنَ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا يَحِلُّ
إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثًا يَحِلُّ تَحَلُّلُ عَمَّالَةٍ فَمَعَلْتُ
لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَهَا ثُمَّ يَسْأَلُكَ وَرَجُلٍ
أَصَابَتْهُ جَائِعَةٌ وَاجْتَاكَ مَا لَهُ فَعَلْتَ لَهُ
الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ قَوْمًا مِنْ عِيَالٍ أَوْ قَانَ
سَدَا دَا مِنْ عِيَالٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ قَاكٌ حَتَّى يَقُومَ
ثَلَاثَةً مِنْ دَوَى الْحِجَى مِنْ قَوْمٍ لَقَدْ أَصَابَتْ
قُلُوبًا قَاكٌ فَعَلْتَ لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ
قَوْمًا مِنْ عِيَالٍ أَوْ قَانَ سَدَا دَا مِنْ عِيَالٍ فَمَا
يَسْأَلُكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُبْحًا يَأْكُلُهَا
مَتَابَعًا سَحَا۔

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۲ وَكَانَ ابْنُ مَرْبُوطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْذُرًا أَوْ قَا
يَكُنْ جَاهِلًا فَلَيْسَ يَقُولُ أَوْ لَيْسَ تَكْذُرًا۔

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت قبیسہ بن مغارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی خطا
کے لئے نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے
اس مسئلہ میں سوال کروں میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا حضور جانتا کہ
ہاں ہے پاس صدقہ کا مال رکھتے ہو تاکہ ہم تم سے ایسے کچھ منگ سکیں کہ تم اس کے بعد کہنے
فرمایا اسے قبیسہ سوال کرنا کسی کے لئے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (انعام)
کے لئے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ حد اچھا نہ اس کے
بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جاتا رہا ہو اس کے لئے اس حد
تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کیے
(۳) اور وہ شخص جو قاتوں کا مارا ہوا ہو اور اس کی تین تہیں اور قتلہ افراد شہاد
دیں تو اس کے لئے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے
یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قہا میں عیش یا سدا دامن عیش کے
الفاظ فرمائے تھک راوی ہے سال کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام
ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لئے سوال کرے وہ لوگ
کے انکار سے طلب کرتا ہے تو وہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب

النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيْسَ فِي دَجْهِهِمْ مَرْعَةٌ
كَثِيرَةٌ (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۱۴۳۳/۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجَعُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَرَأَ اللَّهُ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ خَيْرًا دَخِرَ بِهِ مَسْئَلُهُ عَنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَكَ كَارِيَةٌ فَبَارِكْ لَهُ فِيَمَا أَعْطَيْتَهُ -

(دَوَاهِ النَّبِيِّ)

۱۴۳۵/۵ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَزَّازِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذْ أَحَدًا بِحَبْلِهِ

فَيَأْتِيَهُمْ مَطْلَبٌ عَلَى تَكْهِيهِ فَيَسْتَعِينُ بِكَ فَتَكُنْ اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ -

(دَوَاهِ النَّبِيِّ)

۱۴۳۶/۶ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي شَرْهَ سَائِلَةٍ فَأَعْطَانِي

شَرْهَ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ لَرَأَيْتَ هَذِهِ السَّائِلَ تَخِفُ وَتُحْشَرُ فَمَنْ أَخَذَهُ يَسْأَلُكَ لَيْسَ بِتُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرَمَتْ

لَحْمَهُ بِإِسْرَافٍ لَيْسَ بِتُورِكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَتْ كَأَلْفِ يَوْمٍ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ

الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ مَكِيلُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْكَفُوفُ بَعْدَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْرِي أَحَدًا أَحَبَّ لَكَ

شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا - (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۱۴۳۷/۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْوُكُوفِ وَهُوَ يَدُورُ الْقَصْدَ قَتَلَ النَّحْفَ

عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُسَوِّقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ -

(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۱۴۳۸/۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ حَتَّى تَوَدَّ مَا أَوْجَدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ مِنْ عَرِيفٍ

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بولی نہیں ہوگی
(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی بوجہ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو سے تو دیتا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔
(مسلم)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کوئی کا گھٹا رنگ یا بندہ کر کر پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بتقابلہ اس کے کہ کوئی لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے حکیم کہ ہنسنا اور شرمنا سب سے چاروں نفس کی سفادت کے لیے ایسا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طبع کی خاطر لبتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس طرح سے ہے جس کا شکم کھلی ہوتی نہیں جو تالو دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مہربان فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہ سنا تک کہ دنیا سے نصرت ہوں۔ (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر غلبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بندہ ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بندہ ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر وہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

مِنْ خَيْرٍ فَمَنْ آذَىٰ خَيْرُهُ عَمَلُهُ وَمَنْ يُسْتَعِثَّ
يُعِثَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يُسَدِّقْ يُعْزِدْهُ اللَّهُ وَمَنْ
يَتَصَدَّقْ يَصْغُرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ
خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّدَقَةِ

(مکتبہ اسلامی)

١٤٣٩. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الْعِطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِمْ أَقْرَبَ النَّاسِ
 إِلَيَّ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَتَّعْ بِهِ وَتَصَدَّقْ بِهِ مِمَّا جَاءَكَ مِنْ
 هَذَا الْبَيْتِ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُشْرِيٌّ وَلَا سَائِلٌ فَخُذْهُ وَ
 مَا لَكَ فَلَا تُبْخِشْهُ نَفْسَكَ -

(حسن علی علیہ السلام)

فرمایا میرے پاسد کو کچھ بھی ہو گا میں اس کو تمہارے لیے ذخیرہ کر کے نہیں کھو گا اور جو شخص سوال سے احتراز کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو لاپرواہی کرتا ہے تو اللہ اس کو لاپرواہ بنادیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اور اسکو تو فتنے صبر دیتا ہے اور کسی فرد کو صبر سے بہتر اور بزرگ عطیہ نہیں دیا گیا۔

(مفتی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غلبہ کچھ دینا چاہتے تو میں یہ عرض کر دیتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ لو اور اپنے مال میں شامل کرو اور اس کا صلہ دیا کرو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کرو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

وَقَدْ تَعْلَمُ

دوسری فصل

١٤٥٠ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَافِلُ كَمَا دَخَلْتُكُمْ تَكْدَسُ بِهَا الرُّجُلُ وَبِهَا كَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى دَجِيمِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ دَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا -

(رواه أبو داود والترمذي والنسائي)

١٤٥١ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَمْ يَأْتِ بِغَيْرِ
حَقٍّ تَعَدَّ الْعِلْمُ دَسْخِلَةً فِي وَجْهِهِمْ حُمُوشٌ أَوْ
خُدُوشٌ أَوْ كَذِبٌ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ
حُمُوشٌ دَرَاهِمًا أَوْ قَمِيصًا مِنَ الذَّهَبِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسَانِيُّ وَابْنُ
مُسْلِمَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

١٤٥٢ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ حَجْرَهُ لَا سَأَ
يُخْبِرُ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ الثَّوَالِيقِيُّ هُوَ

فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَبِطُ وَيَبْعُهُ فَبَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ
عَشْرَةَ دِينَاهِمُ وَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا قَرِيبَ عَشْرِينَ
طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَبِيعَ الْمَسْكَةَ ثَمَنَةً فِي
وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْكَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا
لِثَلَاثٍ لَيْلَى قَمِيٍّ مُتَقِيمٍ أَوْ لَيْلَى غُذْمٍ مُعْطِيٍّ أَوْ
لَيْلَى دِيمٍ مُوَجِّعٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ قَاثَةٌ فَاَنْزَلَهَا يَافِلَانِ
كَمْ نَسَةٍ فَاَقْتَدَمَ أَنْزَلَهَا يَافِلَانِ أَوْ شَكَ اللَّهُ
لَهُ يَافِلَانِ يَافِلَانِ يَافِلَانِ أَوْ غِيَّتِ الْجِيلُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انصاری چلے گئے اور کڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح ان کے پاس
دس درہم اکٹھے ہو گئے تو اس میں سے کچھ اور کھا اور خیرا اور رسول اللہ صلی اللہ
کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے بستر ہے بجائے اسکے کہ تم
دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر خیم کا نشان
ہو تا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت
ہے وہ محتاج جو حال سے عبور ہو گیا ہو یا بیماری قرض سے دبا ہو یا جسکی لدا لگی
کی کوئی شکل نہ ہو یا جس شخص جس کو خون بہا اور کھانا ہو یا ابو داؤد اور ابن ماجہ
نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دولم نے فرمایا جس شخص کو قاتل ہوا اور اسنے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز
کیا تو اللہ اس کا سبب پوری نہ کرے گا اور جو اللہ سے فریاد کرے گا تو اللہ اسکی حاجت
روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے یا بعد میں اس کو دولت عطا
کرے گا۔ (ابو داؤد و ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال
نہ کرو اگر سوال کرنا مزوری ہو جائے تو صرف ٹیکو کاروں سے سوال کرو۔
(ابو داؤد و ترمذی)

۱۴۵۹ عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ
فَسَلِ الصَّالِحِينَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن بابوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر
رضی اللہ عنہ صدمہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجا آوری
کے بعد وہ مال لا کر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے
حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے روتا ہوا ہوں کہ اسے کیا تھا
اور اسکا اجر اسی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا جو تم کو دیا جا رہا ہے اسکو
لیو میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب میرا کارنے
مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کیا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال
کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لے لو خود استعمال کرو اور صدقہ دو (ابو داؤد)
حضرت علی روایت کرتے ہیں مجھے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ میرا عرق

۱۴۶۰ وَعَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ
عَلَى الْمَدَنَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا دَأْبَتِيهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي
بِمَسَاكَةٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا عَمِلْتُ يَوْمَ دَأْبَتِي عَلَى اللَّهِ
قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَكَرَرْتُ قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَمَلٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَنِي فَقُلْتُ
مِثْلَ كَرَالِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُنْ
وَتَسَدَّقْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۶۱ وَكَانَ عَلِيٌّ أَكْبَرُ نَوْمٍ عَشْرَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ

النَّاسَ كَقَالِ ابْنِ هَذَا الْمَرْءِ فِي هَذِهِ السَّكَنِ تَسْأَلُ
مِنْ عَذَابِ اللَّهِ فَخَفَعَهُ بِالْإِثْمَةِ -

(دَعَاہُ زَوَیْنِ)

۱۴۶۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ أَيْمَنَ النَّاسِ أَيْ
النَّظْمَةَ فَقَرَأْتُ الْإِيَّاسَ عَنِّي وَأَنَّ الْمَرْءَ لَا يَكُونُ
مَنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْتَعْنِي عَنْهُ - (دَعَاہُ زَوَیْنِ)

۱۴۶۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْذِبُ فِي أَنْ يَكُنِيَ آلَ النَّاسِ شَيْئًا
فَأَتَكَلَّمُ لَهُ يَأْتِجَنَّهُ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا كُنْتُ لَا يَسْتَعْنِي
أَحَدًا شَيْئًا - (دَعَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

۱۴۶۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْرُطُ عَنِّي أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ
شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى
تَعُودَ إِلَيْهِ فَتَلْعَنَهُ - (دَعَاہُ أَحْمَدُ)

میں جیسکے نام ہے تو میں نے کہا کہ وہ آج ایسی بگڑے ہوئی ہے مانگ رہا ہے
پھر اس کو دور سے سے مارا - (زیرین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فرمایا لوگو! طبع فقر ہے۔ اور
نامیدی غنا اور مال داری ہے اور انسان جب کسی چیز سے ایسے ہو جاتا
ہے تو وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے - (زیرین)

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ سے کون ہو کر رہا
ہے کہ وہ کسی بندہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا ایسے شخص کو جنت کی بشارت
دیتا ہوں موت میں جاؤں گا کہ میں اس کا سوال نہ کر سکا وہ کہتا ہوں اس کے
بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے - (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے مجھے بلا کر بعد لیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ
کہ کوڑا لگوں سے سے گرجائے تو اس کو اٹھانے کیلئے بھی کسی سے نہ
کہنا اور اگر اس سے سے نہ کہنا (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ فِي مِثْلِ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَفْتُ أَنْ لَا
يَبْقَى عَلَيَّ شَيْءٌ كَيْفَ لَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ
أَوْصَدُهُ لِيَدَيَّ - (دَعَاہُ ابْنُ خَالِدٍ)

۱۴۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَاتَ يَوْمَ يُصْبِحُ الْوَيْلُ لَهُ (أَلَا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُتَوَقِّعًا خَلَقًا وَ يَقُولُ
الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُتَبَكِّعًا تَلْعَنُ -

(مُسْتَفْقٌ عَنِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
میرے پاس اُحُد کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے سترت ہوگی کہ میں اس کو
تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں اور صرف اتنا روک دوں جتنا کہ
مجھے اسے خرچ کرنے کے لئے درکار ہو - (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طیو سلم نے فرمایا جب بندہ صبح کرتے ہو تو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں
سے ایک کتاب خداوند (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو نعم البذل عطا
فرمادے اور فرشتہ کتاب ہے اسے اللہ بخیر کے مال کو تلف فرما -
(مستفق علیہ)

۱۴۶۷ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعْطَى الْفَقِيرُ وَلَا تُعْطَى الْفَقِيرُ إِلَّا بِمَا يَنْفَعُهُ وَلَا تُعْطَى الْفَقِيرُ إِلَّا بِمَا يَنْفَعُهُ وَلَا تُعْطَى الْفَقِيرُ إِلَّا بِمَا يَنْفَعُهُ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حساب خرچ کر دینا اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر روک کر رکھا جائے گا جس تک ملے ہو غیرات کرو۔ (مسند علی)

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقِيرُ يَا بَنِي آدَمَ الْفَقِيرُ عَلَيْكَ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابنِ آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (مسند علی)

۱۴۶۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّ تَبَذُّلَ الْفَقْرِ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُسَيِّئَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَاحِظْ عَلَى تَفَادٍ وَابْنِ آيَةٍ تَعُولُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تباہی حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور خدا تعالیٰ تم کو خرچ کرنے میں تمہیں بُرا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۱۴۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنْدَانِ مِنْ حَيْنِئِذَا قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْتُونِي إِلَى كُنْزَيْهِمَا وَتَرَا فِيهِمَا تَجْعَلُ الْمُتَصَدِّقُ كَمَا أَنَّكَ تَجْعَلُ يَصْدَقُونَ أَيْسَرَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كَمَا أَنَّهُ يَصْدَقُ قَلِمَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَا كَانَتْهَا (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی ہے جن کے جسم پر لوہے کی زنجیریں ہیں انکے ہاتھ پھرتوں اور گردنوں کے ساتھ باندرہوئے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اس کے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور زنجیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زورہ سکوڑ جاتی ہے اور اس کے حلقہ اپنی اپنی جگہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۱ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظَلَمْتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاتَّقُوا الشُّعْرَ فَإِنَّ الشُّعْرَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ مَبْدُوكُمْ حَتَمَكُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَاءَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حبیب بن ابراہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ظلم ظلم قیامت کے دن تاریکی ہو گا اس طرح جہنم سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر لکھا یا اور انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال سمجھا۔ (مسلم)

۱۴۷۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّ يَأْتِي عَلَى عِلْبِكُمْ يَمْسِسُ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِمْ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا يَا لَأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَدُ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نکلتے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کھلیے آتے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (مسند علی)

۱۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ تَحْيِيهِمْ
شَعْبًا تَحْيِي الْقَوْمَ وَتَأْمَلُ الْخَيْلَ وَلَا تَمْرِيكَ حَتَّى إِذَا
بَكَعَتْ الْخَلْقُ مَرَقْتَ يُعْلَلُونَ كَذَا وَيُعْلَلُونَ كَذَا أَذْكَ
كَانَ يُعْلَلُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ
قَالَ هُمُ الْأَخْفَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَكُنْتُ وَجْهًا إِلَى
وَأَبَى مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا أَمْ مَتًى
قَالَ لَمْ أَكُنْ أَذْهَكَ كَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَحِزَّتْ
خَلْقُهُمْ وَحِزَّتْ بَيْنِيهِمْ وَعَنْ هِشَامٍ وَفِيهِلٍّ مَاهِرٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ
قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ
مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ
مِنَ النَّارِ وَلَمَّا هَلَكَ سَفِيٌّ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مَتًى غَالِيًا
تَخِيْلًا -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَصْدَقَ الْمَرْءُ فِي خَلْقِهِ يَدْرِي
خَيْرًا مِنْ أَنْ يَصْدَقَ بِمَا شَاءَ عَنْهُ مَوْتُهُ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۴۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْإِنْسَانِ يَصْدَقُ عَنْهُ مَوْتُهُ أَوْ
يَعْتَرِقُ كَالْإِنْسَانِ يَهْجُو إِذَا شِئِمَ - (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کو فاسد ترافضل ہے تو آپ نے
فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو یا اللہ کی خواہش کرو فقر سے خوف رکھو
دولت کی امید رکھتے ہو اور اس وقت کے فقاریں نہ رہو۔ جبکہ خان گلے
میں ہو اور اس وقت یہ کہتے ہو کہ غلام کو اتنا دیو غلام کو اتنا دیو یا یہ مال
اب غلام شخص کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دربار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے
جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا یا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں
تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اللہ
اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے خرچ کرتے ہیں اور ایسے بہت
کم ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کتنی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور
لوگوں کے قریب اور روزخ سے دور ہے جب کہ بنجیل اللہ سے دور
جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور روزخ سے قریب ہے اور کتنی
جامل اللہ کو مایہ بنجیل سے زیادہ محبوب ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زمین میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس
کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے ایسی
بہتر ہے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا دے کر دے (احمد نسائی)

لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ
فَوَضَعَهَا فِي بَيْتِ زَيْنَبٍ فَأَصْبَحُوا بِتَحَدُّ لَوْنٍ تُصَوِّقُ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى زَيْنَبٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَيْنَبٍ
لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا
فِي بَيْتِ عَفِيٍّ فَأَصْبَحُوا بِتَحَدُّ لَوْنٍ تُصَوِّقُ الْمَلَائِكَةُ
عَلَى عَفِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي
وَزَيْنَبٍ وَعَفِيٍّ فَأَيُّ قَوْلٍ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ
عَلَى سَائِرِي فَتَعَلَّمَهُ أَنْ يَسْتَجِيعَ عَنْ سَرَاقَتِهِ وَ
أَمَّا الزَّانِيَةُ فَتَعَلَّمَهَا أَنْ يَسْتَعِيبَ عَنْ زِنَاهَا
وَأَمَّا الْغَرِيْبُ فَتَعَلَّمَهُ يَعْزِيْهِ قِيَمَتِيْنَ وَمِمَّا أَعْطَاهُ
اللَّهُ -

(مُسْتَفْنً عَلَيْهِ بِالْعَاطِلِ الْبَخَائِرِي)

۱۴۸۲ رَوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَا رَجُلٌ كَعْلَانٌ مِنَ الْأَرَمِيِّ هَجَمَ صَوْرًا فِي حَبَابَةٍ
أَسَى حَيَاتِيَّةً فَلَانٍ فَتَنَنِي ذَلِكَ التَّحَابُ فَأَقْدَمَ
مَأْمُورًا فِي حَقِّهِ قَدْ أَشْرَعًا يَتَنَ تِلْكَ التَّسْلِيمِ قَدْ
اشْتَرَعِبَتْ ذَلِكَ الْمَأْمُورُ كُلُّهُ فَتَنَبَّهَ الْمَاءُ فَإِذَا
رَجُلٌ قَاتِلٌ فِي حَيَاتِيَّةٍ يُعَوِّلُ الْمَأْمُورَ بِسَعَاتِهِ
فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَشْرَعَكَ قَالَ فَلَانٌ الْإِسْمُ
الَّذِي هَجَمَ فِي التَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ
كُنَّا لِيْ عَمْرِو الشَّيْخِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْرًا فِي التَّحَابِ
الَّذِي هَذَا مَأْمُورٌ يَقُولُ أَسَى حَيَاتِيَّةً فَلَانٍ لَأَسْمِكَ
فَمَا تَكُنُّ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ هَذَا قَاتِلًا أَنْظُرُ
إِلَى مَا يَجْعَلُ مِنْهَا فَتَصَدَّقُ فِي وَكُلِّهِمْ ذَا كَلِّ أَمَّا
عَمَّا لِيْ كُنَّا قَاتِلٌ فِيهَا كُنْتُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۸۳ رَوَاهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ شَيْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبَوْصَ وَاقْدَمَ وَ
أَعْلَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا قَاتِي

کرتے پر میں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کا مال لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دینا
میں کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا
خداوند! تو لائق تھو ہے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا
لہذا ان صدقہ کا مال لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے
لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کا مال دیا ہے تو اس شخص نے کہا آج
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو صدقہ دیا اور اس کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو جواب
میں بتایا گیا کہ تیرا جو کہ صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے اور زانیہ
زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکا لہ
نے دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔
(مُسْتَفْنً عَلَيْهِ بِالْعَاطِلِ الْبَخَائِرِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اسنے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ
نہاں شخص کے بانج کو سیراب کرو اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور
ایک چتر بنی زمین پر برس بارش کا پانی جمع ہو کر ایک تال کے ذریعے بہنے لگا اور
وہ شخص اس پانی کے چپے چلا تو دیکھا بانج میں ایک شخص بیٹھا ہے پانی کے لیے
راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے بانج میں موجود شخص سے معلوم کیا اسے اللہ کے بند
آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہی نام ہے (جو اب سے سنا تھا) تو اس نے کہا جاب
آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس امر سے
جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلاں شخص کے بانج کو سیراب کر دواؤں اس نے
تھوڑا نام لیا تھا تم اس بانج میں کیا کرتے ہو تو بانج والے نے کہا جب تم نے
یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سونو کہ اس بانج کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے
ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک اہل و عیال کے لیے رکھتا ہوں اور بقیہ ایک
تہائی بیچ کے طور پر رکھتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک
کوڑھی دوسرا گنہگار تیسرا اندھے کو اللہ نے آسمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَنْتَ شَعْبُ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ
كُنْتُ حَسْبُ ذِيْلًا حَسْبُ ذِيْلًا هَبْ عَنِّي الْاَذَى
فَكَرِهَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَدْرُهُ وَاعْطِيَ كُنُوزًا حَسَنًا وَجِلْدًا احْسَنًا قَالَ
فَاَتَى الْمَلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاَيْلُ اَذَقَكَ
الْبَقْرَ شَرَّ اَسْحَقٍ اِلَّا اَنْ الْاَبْرَصَ اَوْ الْاَقْرَمَ
قَالَ اَحَدُهُمَا الْاَيْلُ وَقَالَ الْاُخَرُ اَبْقَرُ قَالَ
فَاَعْطِيَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ اَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْهَا
قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَمَ فَقَالَ اَنْتَ شَعْبُ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ
شَعْرُ حَسْبُ ذِيْلًا حَسْبُ عَنِّي هَذَا الْاَذَى فَكَرِهَ
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَالَ وَاعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَتَى الْمَلِكَ اَحَبُّ
اِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ فَاَعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلَةً فَقَالَ
بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَمَ فَقَالَ اَنْتَ
شَعْبُ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ تَبْرَأَ اللهُ اِلَيْكَ بَصَرِي
فَاتَّبَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَزَادَ اللهُ اَلْبَصَرَ بِهَا
قَالَ فَاَتَى الْمَلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْخَمْرُ فَاَعْطِيَ
شَاةً وَاَلْبَنَاءَ فَالْتَمِعَ هَذَانِ وَذَكَرَ هَذَانِ كَلَامَتِ
رِيْمَةَ اَوْدَ بِنْتِ الْاَيْلِ فَطَلَعَا اَوْدَ وَمَعَ الْبَقْرَ وَ
رِيْمَةَ اَوْدَ بِنْتِ الْاَقْرَمِ قَالَ شَعْرًا ثَلَاثَةَ اَلْفِ الْاَبْرَصَ
فِيْ مَوْرِيْهِ وَكَهْنًا يَتَمَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَشْرِكِيْنُ قَدِيْ
اَلْقَطْعَتِ فِيْ الْوَيْحَانِ فَوَيْحَتِيْ فَلَا بَلَائَ لَكَ
لِيْ الْيَوْمَ اَلَا يَا اللهُ شَعْرُكَ اَسْأَلُكَ يَا اَلِيْ
اَعْطَاكَ الْكُوْنُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَلِكَ بَعِيْرًا اَسْأَلُكَ فِيْ سَكْرِيْ فَقَالَ الْخَمْرُ
كَثِيْرَةً فَقَالَ اِنَّكَ كَاَنَّهُ اَشْرَفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ
يَقْدِرُكَ النَّاسُ قَدِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللهُ مَا لَمْ تَقْلُ اِلَّا مَا
ذُوْنُكَ هَذِهِ الْمَالُ كَاَيُّهَا عَنْ كَاَيُّهَا فَقَالَ اِنْ كُنْتُ
كَادِيْكَ فَصَبْرُكَ اللهُ اِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى

ایک فرشتہ کی سیما وہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کوئی
چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا اچھا رنگ اور صحت مند جلد اور چاہتا
ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے
محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا
تو اس کا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص صحت مند ہو گیا
پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا کہ تم کو کتنا مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے
یا اونٹ (خٹک داوی) مگر کوڑھی اور گھنے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے
نے گائے پسند کی تھی لہذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا
اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے اس کے بعد گھنے کے پاس آیا اور
اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے اس نے کہا میرا گھنٹا جو میرے ہاتھ پر
اچھے بال لگائیں لہذا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گھنٹا جاتا رہا
اور سر پر عمو بال لگ آئے پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کو کتنا مال پسند ہے
تو اس نے کہا گائے لہذا اس کو گائے دے دی گئی لہذا اللہ تعالیٰ اس میں
برکت دے اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا
چیز محبوب ہے تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کر دے تاکہ میں
لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو بصارت
دے دی گئی فرشتے نے اس سے کہا تجھے کو کتنا مال پسند ہے تو اس نے کہا بکریاں
لہذا اس کو گائے بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پہلے دالے
دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اس کی بکری نے بچے دیئے
اس طرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اس کا اونٹوں سے جنگلی بھیر گیا تو اس کا گاون
سے اور اندھے کی بکریوں سے اپنے فرمایا کہ فرشتے نے اگر پہلے تو کوڑھی سے
اس کی بہت سے اگر کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب
ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خط
کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور
اونٹ دینے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو
اس نے جواب دیا کہ دتر دایاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو
پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ
نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث ہونے
سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دیسا ہی کر دے

اس کے بعد فرشتہ گنجائش کر اس گنچے کے پاس آیا اور اس سے بھی ویسے ہی گفتگو کی تو اس نے بھی اسی طرح داپس لوٹا دیا جس طرح کوڑھی نے لوٹا یا تھا اس فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس جا بیٹھا کہ آیا اور اس سے کہا کہ میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہو گیا اب منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کی آنکھوں میں روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کی ہیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں تو اس صاحبہ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا استحسان لینے آیا تھا تم سے اللہ راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ام جعید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے اور میرے پاس اسکو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ چھوٹا کھڑی کیوں ہو (احمد، ابوداؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنسو روئے اندھ ہوتے کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ میں بھیجا گیا چونکہ رسول خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہذا انہوں نے خادمہ سے کہا کہ اس کو رکھو شاید رسول خدا گوشت تناول کریں، خادمہ نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر صدادی صدقہ دور اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا، گھر سے جواب ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی علیہ السلام جب حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے کچھ ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جا کر گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اور دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا

الْأَقْدَمُ فِي مَوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ وَمَنْ مَا قَالَ يَهْطُلَا
وَرَدَّ عَلَيْهِ وَمَنْ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِن كُنْتُ
كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى
الْأَعْمَى فِي مَوْرَتِهِ وَصَيَّرَ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ
قَابِلٌ سَبِيلِي لِيَقْطَعَتْ لِي الْبَيْتَانِ فِي سَعْيِي
فَقَالَ بَلَاغًا لِي الْيَوْمَ لَا يَأْتِيكَ شَيْءٌ بِكَ أَسْأَلُكَ
يَا أَلَدِي رَدَّ عَلَيْكَ بِصْرَكَ مَنَاءً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي
سَعْيِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى قَوْلًا اللَّهُ إِلَيَّ
بَصِيرَتِي فَقَدْ مَا شِئْتُ وَدَعَرُ مَا شِئْتُ قَوْلًا اللَّهُ لَا
أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذَ فَدَلَّهُ فَقَالَ آمَنُكَ
مَا لَكَ قَالَمَا ابْتَلَيْتُمُ فَقَدْ رَفَعْتُ عَنْكَ وَحَظًا
عَلَى صَالِحِيكَ.

(متفق علیہ)

۱۴۸۳/۲۱ وَ عَنْ أُمِّ جَعِيدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْمَسْكِينُ لَيَقْبَلَ عَلَيَّ بَابِي حَتَّى أَسْتَجِبَ فَلَا أَحِيدَ فِي
بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَعِي فِي بَيْتِهِ دَلَّ ظِلْفًا مُخَرَّقًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدِيثًا
حَسَنًا ضَعِيفًا)

۱۴۸۴/۲۲ وَ عَنْ مَوْلَى يُعْمَانٍ قَالَ أَهْدَى لِي خَيْرَ سَكْمَةٍ
لِيَصْعُقَ مِن لَحْمٍ وَكَانَ الشَّيْءُ مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ الْأَعْمَى فَقَالَتْ لِلنَّخَاعِيَةِ ضَوْوِيَّةٌ فِي الْبَيْتِ
لَحْلَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَلَّةُ قَوَّضَتْهُ
فِي كَلَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَتْ سَائِلٌ فَجَاءَهُ عَلَى الْبَابِ
فَقَالَ نَصَّةً قُلْ مَا رَأَيْتُكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَقَالَ لَهَا يَا رَكَّ
اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمُّ سَكْمَةٍ عَسَتْ كُمْ شَيْءٌ
الْحَمْدُ لَكُمْ قَالَتْ لِلنَّخَاعِيَةِ أَهْمِي قَائِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْكَلْمِ فَتَهَبَتْ

فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُتُبِ إِلَّا قِطْعَةً مَّوَدَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِ ذَٰلِكَ اللَّهُمَّ عَادَ مَوَدَّةً لِّمَا لَمْ
تُعْطُوهُ السَّائِلِينَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۴۸۷
۲۳
وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ النَّاسِ مَوْلًا قِيلَ
لَهُمْ قَالِ الْيَدِيُّ يُشْكِلُ يَا شُو ذَلَا يُعْطِيهِمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۸
۲۴
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ
فَآذَنَ لَهُ دُوسِيْدًا عَصَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا كَعْبُ إِنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَمَوْفِي دِيْنِكَ مَا لَا تَدْرِي فَبَدَأَ فَقَالَ
إِنْ كَانَتْ تَقِيْلُ فَبَدَأَ اللَّهُ فَلَ مَا سَ عَلَيْهِ فَرَقَمَ
أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضْرَبَ كَعْبًا وَقَالَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ بِي هَذَا
الْجَبَلُ ذَهَبًا أَوْ فِضَّةً أَوْ مِثْقَلُ مِثْقَلٍ أَوْ مِثْقَلِي مِثْقَلِي
أَوْ أَقِي الشُّكَّ يَا شُو يَا عُمَرُ اسْمِعْتَهُ ذَلِكَ مَوَاتٍ قَالِ
لَهُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۹
۲۵
وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ دُورًا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَدَأَ الْعَصَا فَسَلَّمَ
لَهُمْ فَأَمْسَرَهَا فَتَخَطَّوْا وَقَابَ النَّاسُ إِلَى بَعْضِ نَجْوَى
يَسْأَلُهُ فَبَدَأَ النَّاسُ مِنْ مُرْقِيَةٍ فَخَذَمَ عَلَيْهِمْ فَدَايَ
أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ مُرْقِيَةٍ قَالِ ذَكَرْتُ شَيْئًا قَرِيبًا
يَبْرِيْعُنْدَنَا فَكُوْهَتْ أَنْ يَجِيْسُنِي فَأَمَرْتُ بِهَضْمَتِهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالِ كُنْتُ خَلَفْتُ
فِي الْبَيْتِ رَتْبًا وَفِي الْمَسْجِدِ فَكُوْهَتْ أَنْ
أَبِيْعُهُ -

۱۴۹۰
۲۶
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ فِي مَوْضِعٍ مِنْ مَوَاطِنِ
أَرْضِيْعَةٍ فَأَمْسَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر
بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔
(بیہقی فی دلائل النبوة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا
پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے
نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس
آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ
میں لاشی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا علیہ السلام
کا استعمال ہو گیا اور انہوں نے مال چھوڑا ہے اس کے باوجود آپ کی کتے
ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے
خوف کی بات نہیں اس موقع پر جناب ابو ذر نے حضرت کعب کو ڈنکے سے
مار مار کر اس نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ پڑھنا سنا نہیں جانتے تو
تو اس بات کو خوب کھاتھوں کا سکوخرج کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت
حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس میں سے کچھ دیتے بھی باقی رہ جائے شہادت

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول خدا
کی امامت میں مدینہ میں مصر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد
آپ جلدی سے مسجے سے اٹھ کر نمازوں کی گونیں بھونکتے ہوئے اہل
المدینہ میں سے کسی کے حجر میں گئے اور نورانی واپس تشریف لائے
تو صحابہ آپ کے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا مجھے
یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل غیر
سے روکے رکھے لہذا میں نے اسکو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری میں)
انہیں کی ایک روایت میں سطر ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں
کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ولادت کے زمانہ میں ان کے سر سے پاس چھ بیاباں دربار
تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَدَهُمَا فَتَعَلَّقَنِي وَجَعَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا كُنْتُ أَلْتَمِسُهُ أَوِ السَّبْعَةَ قَالَتْ لَا فَاثْمُ لَعْنًا كَانَ شَخْلَكُنِي فَجَعَلَ كَدَّ عَيْنَيْهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوْلَا نِيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهِيَ عِنْدَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَوَعَدَهُ صَبْرًا مِنْ لَمَسٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا بِلَالُ قَالَ كُنْتُ أَذْخَرْتُكَ بِخَدِّكَ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ تَرَى لَهُ عَدَا بَنِي نَارٍ تَأْتِي جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ بِلَالُ وَلَا تَقْضِي مِنْ رُؤْيِ الْحَدِيثِ لِقَاتِلًا -

۱۴۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ كَانَ سَيِّئًا أَخَذَ يَنْقُصُ مِنْهَا فَكَلَّمَ بَنِي نَارٍ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ وَالشَّعْ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ مَنْ كَانَ شَهِيدًا أَخَذَ يَنْقُصُ مِنْهَا فَكَلَّمَ بَنِي نَارٍ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ -

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۴۹۳ وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ يَا صَدِّقَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَمُطُّونَهَا -

(رَوَاهُ ترمذی)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَصَدَّقَ بِعَدْلٍ سَتَرَ لَهُ مِنْ كَسْبٍ كَلْبًا وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا التَّطَيَّبَ قَرَأَتْ اللَّهُ

لیکن آپ کی ملاقات کی وجہ سے بھول گئی۔ پھر رسول خدا نے مجھ سے یہ روایا کیا کر میں نے ان کا چھ یا سات بار کلمہ لکھا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ کی ملاقات اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی۔ لہذا آپ نے انکو مشکایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بیان بھی نہیں کیا کہ اللہ سے اس خصال میں ملاقات کرے اور اس کے پاس یہ (روایا) بھولے۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا حضرت بلال کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھری دیکھ کر وہ بے وقت کیا اسے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں تھیں کی یہ میری کس کر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی عمارت اور پیش دیکھو۔ اے بلال ان کو خارج کر دو اور صاحب عرش سے فاقہ کی کمی کا خوف نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت محبت کا ایک درخت ہے سنی اس کی شاخیں پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی اسی طرح بھل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے جس پر نہیں جوتا ہے وہ ان شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اسکو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گی۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں لگتی۔ (ترمذی)

صدقہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ یا کلمہ لکھا تو اللہ حلال کمائی اور دائیں ہاتھ سے دیئے ہوئے کو بھی قبول کرتا ہے۔

يَتَقَبَّلُهَا بِمِيزَانٍ تُقَدَّرُ فِيهَا بِإِسْحَاقَ كَمَا يُرِيدُ أَحَدُكُمْ
قُلُوبَهُ حَتَّىٰ تَكُونَ وَفْقَ الْعَبْدِ -

(مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَقَصَّصْتُ مَدَقَّةَ مِنْ مَّائٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ حَمِيمًا
يُحْتَمِلُ إِلَّا عِزًّا وَمَا كَرَّاهَتْ أَحَدًا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ -

(دَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَنَ رُوحَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ
أَبْوَابُ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُخِيَ
مِنْ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْيَمِينِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْيَمِينِ وَمَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْبِرِّ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ عَلِيٍّ مِنْ ذَلِكَ الْأَبْوَابِ
مِنْ حَرُورَةٍ فَقَالَ يَدْعِي أَحَدًا مِنْ ذَلِكَ الْأَبْوَابِ
كُلُّهَا قَالَ كَعَمْرٍو وَأَبُو بَكْرٍ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ -

(مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَافِيًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا قَالَ قَمِنَ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَادَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا قَالَ قَمِنَ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا قَالَ قَمِنَ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعَنْ
فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ -

(دَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمَاتُ لَا تَحْضُرْنَ حَبَاذَةً

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے پچھلے کھوٹے
کے پچھلے کو پھینکتا ہے یہاں تک کہ وہ مدتہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔
(مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مدتہ
میں کسی عورت کو اتار دینا جس کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی موت میں غنا
کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے
درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اشیاء میں سے دو چیزوں کو خرچ کرتا ہے تو اس کو
جنت کے سب سے زیادہ دروازوں سے بلایا جائے گا نازی کو ناز کے دروازے
سے۔ مجاہد کو جہاد کے دروازے سے۔ مدتہ غنیہ والے کو مدتہ والے
دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقع
پر جناب ابوبکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے
بلایا جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی
بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے
کہ تم ان میں سے ہو۔
(مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب
ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جناب
میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا نے پھر سنا
کیا عرب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے۔ پھر سوال کیا
مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقع پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے
یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ
جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتیں تم میں سے کوئی اپنی پردوں کی چیز کو خیر

يَجَارِيهَا دُونَ فِرْسَيْنِ شَايَةً .

کچھ اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۷۹۹. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ نہ ہو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۰. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَرَأَتْ تَذَلُّي أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلَبِي . (رواه مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ نہ ہو۔

۱۸۰۱. وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَمَلِكْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ يَدَيْهِ فَيَمْنَعُ نَفْسَهُ وَبَيْتَهُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيُعِينْ عَلَى الْحَاجَةِ الْمَلْفُوفِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ قَالَ فَيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَمْنَعُ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ صَدَقَةً .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو اپنے خوارق اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ضرورت مند اور غلین کی مدد اور تسکین کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی کام کو کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ برائی سے باز رہنا اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْلِمٍ مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَحْدِثُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ التَّحِيْلَ عَلَى ذَاتِهِمْ كَيْ يَحْمِلَ عَلَيْهِمَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهِمَا مَنَاعَةً صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَيْرٍ يَخْدُمُهَا إِلَى الْفَلَاحِ صَدَقَةٌ وَبِهِ يَهْتَدَى إِلَى عَيْنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْرَيْنِ وَكُلُّ إِنْسَانٍ مُقْبِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَمَلَ اللَّهُ وَسَبَّحَهُ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَبْرًا عَنْ طَرْتِيبِ النَّفَاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمْرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سو سات جھڑییں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے۔ لا الہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کا ٹٹایا ہڈی ہڈی سے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سو سات تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر اس

يَسْتَعْرِضُ اَزْنِي عَيْنِ الْمُتَكْرِ عَدَا تِلْكَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَشْرِقِ مَا تَكُنْ كَرَانَهُ يَسْتَعْرِضُ يَوْمَئِذٍ قَدْ رَجَعَتْ
نَفْسُهُ عَيْنَ النَّارِ

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ تَكْمِيلِهِ
صَدَقَةٌ وَبَيْنَ تَحْمِيلِهِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ تَمْلِيكِ صَدَقَةٍ
وَأَمِيرِ الْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَبَيْنِي عَيْنِ الْمُتَكْرِ صَدَقَةٌ
وَفِي بَعْضِهِ أَحَدُكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى
أَحَدًا تَأْتِيهِمْ وَدِيكَمْ لَكُمُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ
كُرِّهْتُمَا فِي حَرَامٍ كُنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُرْزَقُ فَكَذَلِكَ
إِذَا دَخَلْتُمَا فِي الْحَرَامِ كَانَ لَكُمُ أَجْرٌ

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الصَّدَقَةُ الْبَقِيَّةُ الصَّغِيرُ مِنْهُ
وَالشَّاهُ الصَّغِيرُ مِنْهُ نَعَمْ قَدْ دَارَ بَيْنَهُمَا وَتَرَدُّدٌ بَيْنَهُمَا
(مُسْتَفْتًى عَلَيْهِ)

۱۸۰۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِضُ عَرَسًا أَوْ يَزْنِي
كَرْهًا كَيْفَ كَانَ مِنْ رَأْسِهِ أَوْ كَيْفَ كَانَ مِنْ رِجْلَيْهِ إِلَّا كَانَتْ
لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ
مَا سُرِقَ مِنْهُ لَكَ صَدَقَةٌ

۱۸۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ الْمَرْأَةِ الْمُؤْمِسَةِ مَرْتَجٍ بِحُلِيِّهَا
رَأْسَ رَجُلٍ يَلْمُهَا كَأَن يَقُولُ لَهُ الْعَطَشُ فَتَرَعَتْ حَقْقَهَا
فَأَذَلَّتْ بِهَا رَأْسَهَا فَتَرَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ وَكَعْفِدَ
لَهَا يَدُ الْإِلَهِ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي ذَلِكَ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ
خَاتَمٍ كَيْدٌ وَكَيْدٌ أَجْرٌ

(مُسْتَفْتًى عَلَيْهِ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی زبان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا
ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب
اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت
ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی
تمکین کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ
گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہو گا۔ اس
طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہو گا۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے
والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری جو
صبح کو برتن بھر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر دودھ دے کسی کو
عاریت دینا صدقہ ہے۔ (مستفقی علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی نخت
لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پرندہ یا چرندہ فائدہ
حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (مستفقی علیہ) لیکن مسلم
کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے کہ اس میں سے جو چوری ہو
جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک
بدکار عورت صرف سویرہ سے بخشش لگتی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک
کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا یا خپدا یا تھارہ دیکھ کر اس کو غور
نے اپنا مونہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھ لی اور گرتے سے اپنی پانی نکالا اور
اسکو پلا اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی اس موقع پر صحابہ نے
دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے
فرمایا ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (مستفقی علیہ)

۱۸۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۱۵
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابُ امْرَأَةٍ فِي هَرَّةٍ
أَمْسَكْتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَكَلَّمْتُهَا تَطْعِمُهَا
وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ عِشَائِشِ الْأَكْرَهَيْنِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۱۶
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُلٌ يُعْطَمُ شَجَرَةً عَلَى كَلْبٍ
طَرِيقَ فَكُلَّ لَا يُقْبَلُ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِيَّةِ لَا
يُؤَدِّيهِمْ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۱۷
وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَمَكًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ
قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ نُزْزَى النَّاسِ -

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۱۸۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ بِأَيْمَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ
۱۸
كَيْفًا أَنْفَعِيهِمْ قَالَ أَعْمَلُ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ
رِوَاةُ مُسْلِمٍ وَسَنَدُهُ كَرِهُوِيَّتِ عِدَّةٍ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ
النَّارِ فِي تَابِ عِلَالَاتِ الشُّبُهَاتِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى -

حضرت ابن عمر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بٹی کے بند رکھنے کی وجہ سے
غدا ب کی گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مر گئی تھی اور وہ عورت
نہ تو اسکو غذا دیتی تھی اور اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زینتی جانوروں
سے اپنی غذا حاصل کر لیتی (مسند علی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گڑا ایسے درخت پر بھا جس کی شاخ لٹکی ہوئی تھی
اور اسے روکتی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹا دوں گا تاکہ
اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنت کا
سبب بنا۔ (مسند علی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں آزادی سے گھومتا
تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا
تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے نادمہ پہنچے
تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔ (مسلم صاحب
مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب عدی بن عاتم کی ہدایت جو اتقوا النار سے شروع
ہوئی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوة میں ذکر کریں گے)

دوسری فصل

۱۸۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ
۱۹
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جِئْتُ فُلَيْمًا بَيْتِي
وَجِئْتُهُ عَرَفْتُ أَنَّ دَجَّةً لَيْسَ يُوْجِدُ كَمَا
كَانَ أَقُولُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَشْرُونَ التَّكَلَّمَ
فَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَهَلُوا الْأَكْرَامَ وَهَلُوا الْبَلِيلَ
فَالنَّاسُ يَتَأَمَّرُونَ خَلَا الْجَنَّةَ يَسْلَامُ -

(رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول
لہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ چہرہ (خاکم بدین) کنی جھوٹے
کا نہیں ہو سکتا اسوقت آپ نے سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں
کو کھانا کھاؤ، مسخرہ چھی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو
اور مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبِدُوا وَالتَّحَنُّنُ
وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَاشْتَبُوا السَّلَامَةَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
يَسْلَامًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۱۲ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَذَابَ النَّارِ تَدْفَعُ
مِائَةَ السَّوْءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مِمْرُؤٍ مَدَّقَةٌ قَالَتْ مِنَ الْمَمْرُؤِ
أَنْ تَلْتَلِي أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُقْرِعَ مِثْ دُرِّكَ فِي
رَأْسِهِ أَخِيكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ مَدَّقَةٌ وَأَمْرُكَ
بِالْمَعْرُوفِ مَدَّقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ مَدَّقَةٌ
إِذَا ذَكَرَ الرَّجُلُ فِي أََرْضِ الْعِلَالِ لَكَ مَدَّقَةٌ
وَلَمَّعَكَ الرَّجُلُ التُّرْبُوعَ الْبَصِيرَ لَكَ مَدَّقَةٌ وَأَمَّا طَنُوكَ
الْحَجَرِ وَالشُّوكَ وَالْعِظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ مَدَّقَةٌ
كَافَرَاكَ مِثْ دُرِّكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ مَدَّقَةٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عَرَبِيًّا

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنَّ أَرْسَعِيَّ مَمَاتٍ قَاتِلُ الصَّدَقَةِ أَقْبَلُ قَالَ الْمَاءُ
فَعَمْرٌ يَعْلَمُ قَالَ هَلِيهِ لِيُؤْتِيَهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى
عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِثْ خُفِّ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ
مُسْلِمًا عَلَى جُحْشِ الْجَنَّةِ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِثْ رِثَاةِ الْجَنَّةِ
وَأَيُّهَا مُسْلِمُ سَفَى مُسْلِمًا عَلَى طَعْمٍ مَقَاهُ اللَّهُ
مِنْ تَحِيٍّ الْمَخْشُورِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

رحمن کی عبادت کرو۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔ مسلمان کو پھیلادو اور
جنت میں سقاہتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت
کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ
مشائی سے پیش ہر صدقہ ہے اسی طرح مسلمان بھائی کے ہر نیکی
میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکراتا صدقہ ہے تمہارا
نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھٹکے ہوئے
کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے
صدقہ ہے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور بڑی پٹا دینا بھی صدقہ ہے۔
اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس
حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد کا استھال ہو گیا ان کے لیے کونسا
صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور
اس کو ام سعد کے نام سے موسوم کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا
سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوکے مسلمان بھائی کو
کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے
پیر سے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) ہر گلی شرب
سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰتُوْا زَكٰتَکُمْ مِّنْ اَمْوَالِکُمْ الَّتِيْ رَزَقْنَاکُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ** کی جانب پھیر جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت جیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا یا بانی میں نے پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا ملک میں نے پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کروں تم اسے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھالیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(دارمی)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو عاریتاً ادوہہ کہا تو وہ یا چاندی (قرض) دی یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا تو اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

حضرت ابو جریج جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا **عَلَيْکَ السَّلَامُ** یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا **عَلَيْکَ السَّلَامُ** نہ کہ کوئی نہ کہ **عَلَيْکَ السَّلَامُ** مردوں کیلئے ہے تم **عَلَيْکَ السَّلَامُ** کو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جسکو مسیبت میں پہنچنے سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر شک سالی سے واسطہ پڑے تو اس سے رجوع ہونے پر ہار ش ہوئی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تھاری سواری کم ہو جائے تو اسکو بیکار وہ سرداری کو واپس کر دیکھا اس وقت میں نے

۱۸۱۹ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **لَا يَحِلُّ لِمَا لَكَ فِي الْمَالِ لِحَقِّ سَوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ إِلَیَّ أَنْ تَزُوْا وَجُوْهُكُمْ فَمِنْ التَّشْرِيقِ وَالْمَغْرِبِ الْآلِیَّةُ**

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۰ وَعَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ قَالَ الْمَالُ قَالَ يَا نَبِیَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ قَالَ الْبِلَدُ قَالَ يَا نَبِیَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مَّيْمَنَةً فَلَهُ فِيهَا أَحَدُ مَا أَكَلَتِ الْعَاقِبَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۲ وَعَنِ النَّبَّازِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَّمَهُ مَسْجِدٌ لَّيْنٍ أَوْ دَرِيٍّ أَوْ هَدَى زُقَاكَ كَانَ لَهُ مِثْلُ عِشْقِ رَقَبَةٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۳ وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَمِيتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ دَرَأِيهِ لَا يَكُونُ شَيْئًا إِلَّا صَدْرُ رَوَاعَةٍ فَلَدْتُ مِنْ هَذَا أَقْلًا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَوْتِيْنِ قَالَ لَا تَكُنْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ رَغِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا رَسُولُ اللَّهِ أَلَيْدِيْ إِنْ أَصَابَكَ ضَرْبٌ فَدَعُوْهُ كَقَضَاةٍ فَكُنْتُ فَكَانَتْ أَصَابَتِيْ عَامُ مَسْجِدٍ فَدَعُوْهُ أَنْتَبَهْتُ لَكَ وَ إِنْ أَكُنْتُ بِأَرْضَيْ كَفَى أَدَاكَ لِيْ فَكُنْتُ رَاجِعًا لَكَ كَدَعُوْهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اغْتَبَدَا لِيْ

قَالَ لَا تَبْنَ أَهْدًا قَالَ فَمَا سَبَيْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا
وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَهْمِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ
وَأَنْ تَكْلِمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُتَكَلِّمٌ لِّلْبَيْتِ وَجَعَلَكُ إِنْ ذَلِكَ
مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْتَفَعُ الرِّارُكَ إِلَى نَصْفِ السَّاقِ فَإِنْ
أَبَيْتَ فَرَأَى الْكُعْبَيْتِ وَلِأَنَّكَ فَلَسَّالٌ إِلَى نَارِ خِلَافَتِهَا
مِنَ الْمُخِيلَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُخِيلَةَ وَلَئِنْ أَمَرُوا
شَمَكَ وَحَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَذِّبُهُ بِمَا تَعْلَمُ
فِيهِ فَرَأَيْنَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْنَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
رَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ الشَّاذِلِيِّ فِي رِوَايَةِ فَيَكُونُ
لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ وَبِأَلْهَ عَلَيْهِ)

١٨٢٣ **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّهَا رَأَتْهُمَا فَقَالَتِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ
 اللَّهُ عَلَيْهِمَا سَلَامٌ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهُمَا إِلَّا كَيْفُهَا
 قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا عِنْدَ كَيْفِهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَرْصِهِ)

١٨٢٤ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مِسْلًا نَوْبًا إِلَّا كَانَ
 فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْ خِرْقَةٍ.

١٨٢٤. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ
 يُحِبُّ لَهَا اللَّهُ وَرَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ
 يَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ يُغْفِرُهَا أَرَأَيْتُمْ أَرَأَيْتُمْ قَالَ مِثْلُ
 شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيهِ قَامَهُمْ أَصْحَابُهُ
 فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ
 عَمْرٍاءَ الْغَلَطِي.

۱۸۲۴ وَعَنْ أَبِي دَرْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَوْمُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُخَفِّضُهُمُ اللَّهُ
قَاتِلُوا الْيَاثِرَ يَجِدُهُمُ اللَّهُ كَرِجُلٍ أَنَّى تَوَعَّاهُ فَالْهَمُّ
يَا اللَّهُ دَلَّكُمْ يَسْأَلُهُمُ لِقَائِي بَيْتُهُ وَدِينُهُمْ فَمَنْعَهُمْ
أَنْ تَخْلُفَ رَجُلٌ يَأْتِيَهُمْ فَأَعْطَاهُ سِتْرًا لَا يَعْلَمُ

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو
راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی اونٹ
کو نہ کسی بکری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا نیک کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور
اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیک ہے اور ایسی تہنید اہل علم کو
سبقت پڑائی ملک اتحاد اور اگر ایسا نہ کرو تو کھنوں تک رکھو اور قرآن یا ممبر کو
لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تجھ پر کیا بات ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ کو پسند نہیں
کرتا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلا
تو تم اسکی اس غلطی پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وہابی
اسی پر ہو گا (ابوداؤد اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور
دوسری روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ وہ سوں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں ہجرے کا
حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول خدا
نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا کچا تو انہوں نے فرمایا صرف شامہ باقی رہا
ہے تب اس کا رنہ فرمایا سو اٹے شامہ کے سب کچھ بچا ہے صاحب ترمذی نے اس
حضرت ابی جاس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے
آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جیبت تک
اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہناتے والا حفظ واسن میں
رہے گا۔ (احمد ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شخص ایسے نہیں
 جن کو اللہ محبوب رکھتا ہو تاکہ تو وہ جو بات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن
 کرتا ہے اور وہ سزاوارہ جو اپنے ہاتھ سے صدقہ کر کے چھپاتا ہے راوی کہتے
 ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ باغیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اور تیسرا
 وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھی میدان جنگ سے بھاگ گئے
 لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر بڑا دلدارا صاحب ترقی نے اس حدیث کو
 نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابو بکر
 حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص
 ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض
 ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک
 قوم کے پاس آکر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں
 کی آپس کی قربت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائل کو کچھ نہیں دیتی

يُعْلِيَتُهُمْ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَيُّ اعْطَاهُ وَكَوْنُ سَادَرُ الْيَتِيمِ
حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْتَوَمُّ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَحْدِلُ بِهِمْ كَوْضَعُوا
وَعَدُوَّهُمْ فَحَامَرُ يَتَمَلَّقُ وَيَتَلَقَّى أَيْتَانِي وَرَجُلٌ كَانَتْ
فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدَا وَكَهَزُوا قَا قَبِلَ يَسْدِرُهُ حَتَّى
يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالْثَلَاثَةُ الَّذِينَ يَرْجُوهُمْ اللَّهُ
الْمُتَّقِينَ وَالَّذِينَ فِي الْأَعْيُنِ الْمَخْتَالِ وَالْمُغْنَى الظَّالِمِينَ
(رواه الترمذی و التتاری و مشکوٰۃ و ترمذی و تکرر
و کثرت بیخبره)

۱۸۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تِسْمِيَةً
فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِمَا عَلَيْهَا فَاسْتَقْدَتْ فَجَبَّتِ
أَسْتَقْدَتْ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ
خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَبَايَا
فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ
الْحَبَايَا قَالَ نَعَمْ الشَّارِقُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الشَّارِقِ قَالَ
نَعَمْ السَّمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
أَشَدُّ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ
ابْنُ آدَمَ فَصَلَّاتٌ صَدَقَ كَيْسِيَّةٌ يُخَفِّفُهَا
مِنْ شَمَالِهِ - (رواه الترمذی و قال هذا حديث
عَرِيبٌ وَ ذَكَرَ حَدِيثُكَ مُعَاذِي الْعَدَاةُ لَطِيفٌ
الْعَطِيفَةُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ -

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے اگر اس سائل کے سوال
کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جس کا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا
کس اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک تافہ کے ساتھ مصروف سفر
ہے اور رات کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب چلبہ
نہیں ہوتا پھر جب کہتے ہیں تو سب تو کو خواب جوتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر میری
بارگاہ میں تضرع و ناری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا پھر مسرا وہ شخص
ہے جو دشمن کے ساتھ جہاد میں ہے لیکن لشکر کو ہزیمت ہوئی تو غلبہ گئے لیکن یہ
تسلی بخشش کے مقابلہ پر ٹٹ گیا یہاں تک کہ کامیابی حاصل کی یا موت سے
حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین
کو پیدا فرمایا تو وہ بننے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کناروں
پر ملے رکھ دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب
ہوئے اور انہوں نے رب سے سوال کیا خداوند کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ
قوت وال ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ
لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں آگ ہے
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوند کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور
مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی
سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے رب
نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ وہ ان
ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحب ترمذی نے
اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب معلوف
سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بکھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان
میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے سال سے جوڑا دو دو چیزیں اللہ کی
راہ میں خرچ کرتا ہے تو حجت کے مقام پر بیان اس کو اپنے پاس کی
نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَّقِي مِنْ كُنْ
مَالِهِ ثَلَاثَةً رَوْحِيَّتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا اسْتَعْبَادَةً
حَبَبَةِ الْجَنَّةِ كُلُّهُمُ يَدْعُوهُ إِلَى مَا حَسَدَ

قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنَّ كَأَمَثَ إِبِلًا قَبِيْرَتٍ وَ
 إِنَّ كَأَمَثَ بَعْرَةٍ قَبِيْرَتَيْنِ - (رواه النسائي)
 ۱۸۳۰. وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 لِيُحْصِ أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ
 ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَدَقَّةٌ -

(رواه أحمد)

۱۸۳۱. وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَسَّ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ لِيَوْمِ
 عَاشُرِ رَاوٍ دَسَّهَا اللَّهُ عَشِيْرَةً سَاطِرَتَيْنِ قَالَ سُبْحَانَ إِيَّاهِ
 قَدْ جَرَّيْنَاهُ كَرَجِدٍ نَاهُ كَذَا إِلَيْكَ رَوَاهُ رُوَيْنٌ وَرَوَى
 التَّبَهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي
 سَعِيْدٍ وَبِهِ بَرٌّ وَصَعْدَةٌ -

۱۸۳۲. وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَ
 عِنْدَ اللَّهِ الْمَرْيَدُ -

(رواه أحمد)

کہ کس طرح ہوگا تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ
 اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں۔ (نسائی)
 حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ
 کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ
 کرنا ہوگا۔ (احمد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر
 کھانے میں دریا دن کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو کھانے میں فراخی
 عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں علقم اسپر علی کی اور تجربہ کیا تو ہم نے
 ایسا ہی پایا (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ
 ابو سعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ذر نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ملتا ہے
 تو آپ نے فرمایا دو نادر دوا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے نیا دوا
 بھی ہے۔ (احمد)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

بہترین صدقہ کا بیان

۱۸۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ
 رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
 عَنْ ظَهْرٍ وَغَنًى قَائِدًا أَيْمَنَ نَعُوْلُ -

(رواه البخاري ورواه مسلم عن حكيم وحماد)

۱۸۳۴. وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَ
 هُوَ يَحْتَجِرُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً -

(مسئق علی)

حضرات ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے
 ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (تمہاری
 اور ان مسکین صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور
 امید رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بہترین صدقہ کے ہے۔
 (مسئق علی)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُ مَا أَجَزَا لَكَ فِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ -

(دعاءِ مسلم)

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِ بَيْنٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

(دعاءِ مسلم)

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَجْرُ أَنْ تُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّهَا هِيَ بَيْتُ فَقَالَ أَلْفَيْ عِلْمٍ عَلَيْهِمْ فَلْيُجْزِ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ - (مشفق علیہ)

۱۸۳۸ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِمَا مَعَكَ مِنَ النَّسَاءِ وَذَوَاتِ بَيْنٍ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتِ الْيَمِينِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرْتُ بِالْمَدَدِ قَدْ فُتِنَ قَدْ سَأَلَهُ مَنْ كَانَ ذَاكَ يُخْبِرُنِي عَنْهُ قَالَ لَا مَصْرَفَ لَهَا إِلَى عَمِيرَةٍ قَالَتْ فَقَالَ فِي عَمِيرَةٍ أَلَوْ بَلَ الْيَمِينِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَعْتُ فَكَدَّ الْأَمْرَ أَكْثَرَ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَى سَاجِدَتُهُمَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْبَسَتْ عَمِيرَةَ الْمَهَابِ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِإِلَافٍ فَقُلْنَا لَوْ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ أَنْتِ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلُكَ أَنْتِ عَمِيرَةَ عَمِيرَتُهُمَا عَلَى أَذْوَاجِهِمَا وَعَلَى بَنِيَامِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستے میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابو سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ پر خرچ کرو اور جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (مشفق علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جماعتِ خواتین صدقہ دے اگرچہ اپنے زیوروں بھی لے لے گا ایک تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جہاں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی ہے کہ میں آپ کے اور خرچ کروں اور میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرو چنانچہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ جلال ہمارے پاس تشریف لانے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ وہ عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا ہمارے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان یتیموں پر جو ہماری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو چار نام نہ بتانا چاہیے جناب جلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

نیکوئی جو کہ اس کی گواہی ہے کہ اس نے اس کو اپنے شوہر جناب عبداللہ بن مسعود سے

فِي حُجُورِهِمَا لَا تُخَيَّرُهُ مَنْ تَحَنُّنُ قَالَتْ فَدَعَلْ يَدَا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ
أَصْدَاةُ بَيْنِ الْأَنْصَارِ وَرَبِيبَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّيَابِ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهُمَا أَحَبَّانِ أَحَبُّ الْكَرَامَةِ وَأَحَبُّ الْمَدَنَةِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

۱۸۳۹. وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا اعْتَقَتْ
قُلَيْبَةً فِي تَرْهَاتٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلَتْ عَلَيْكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَوْ اعْتَقْتُمَا أَحَبَّاءَ لَكَ كَانَ أَفْضَلَ لَكُمْ -

۱۸۴۰. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
سَاءَ رَجُلٍ كَرَالِي آتِيَهُمَا أَهْلِي قَالَ إِنْ أَتَيْتَهُمَا مَعِي
بَابًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۴۱. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ
جِيرَانَكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۸۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الشَّيْءِ
أَفْضَلُ قَالَ جِهَنَّمُ الْمُؤْمِلِ دَابِدًا يُسَمِّنُ نَعْلَهُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۴۳. وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدَةُ عَلَى الْيَسُوكَيْنِ
صَدَقَةٌ وَفِي عَلَى ذِي الرَّجِيمِ بَيْنَتَيْنِ صَدَقَةٌ وَفِي
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

سَاحِبَةِ الدَّارِ الْخَيْرِ
۱۸۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زنیب ہیں
تو سرکارِ دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زنیب جنابِ بلال نے فرمایا
عبد اللہ بن مسعود کی بیوی زنیب آپ نے فرمایا ان کے لیے دعا جو میں ایک
ابو قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا -
(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

حضرت ميمونة بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے
ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا
تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے
دیں تو زیادہ ثواب ملے گا -
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں کہ یا رسول اللہ !
میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسی کو ہدیہ دے دوں آپ نے فرمایا جس کا
دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شور بپا کرو تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے
پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم ہر ماہ دالے کا کاغذ میں
کو شش کرنا اور کاغذ میں اس سے بڑا کاغذ لے کر کھالت نہائے زیر ہوا (ابو داؤد)
حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوسرا
اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد
ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَفِئَةُ
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَفِئَةُ عَلَى وَكِيعٍ
قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَفِئَةُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ
أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَفِئَةُ عَلَى عَمَارٍ وَكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَنْتَ أَهْلُكَ -

(رداء أبو داود والنسائي)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ تَمِيكُ
يُحِبُّ أَنْ يَمْسُكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ
رَجُلٌ مُعْتَمِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَمْ يُؤْتِ حَقَّ الشُّؤْمِهَا أَلَا
أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ تَيْسَانُ يَاللَّهُ وَلَا يُعْطِي

(رداء الترمذي والنسائي والدارقطني)

۱۸۳۶ وَعَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا السَّائِلَ وَكَرِّهُوا لَيْسَ مُخَرِّجِي -
(رداء مالك والنسائي والترمذي وأبو داود ومجاهد)

۱۸۳۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَادَ مِنْكُمْ بِأَلْفٍ فَاعْبُدُوا
وَمَنْ سَأَلَ بِأَلْفٍ فَاعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاجِيبُوهُ
وَمَنْ صَنَعَ لَكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافُوهُ فَإِنَّ كَفْرَ
تَجِدُوا مَا تَكْفُرُوا فَادْعُوهُ عَلَى سُوءِ آتٍ
قَدْ كَفَا شَرًّا -

(رداء أحمد وأبو داود والنسائي)

۱۸۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ يُوجَدُ اللَّهُ إِلَّا الْجَنَّةُ -
(رداء أبو داود)

ساحر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) نبی
علیہ السلام نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی
ہے تو اپنے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ میں سے ایک اور زیادہ
بھی ہے تو اپنے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ میں سے ایک اور زیادہ
نہجہ اپنے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کر دینا کہ اس نے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب
سرکار نے فرمایا اب نہیں اختیار ہے اور تم جنت میں جاؤ گے۔ (ابوداؤد نسائی)
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں
میں سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے
کی لگام پکڑ کر اللہ کے راہ میں اجماد کے لیے نکلتا ہے۔ پھر اپنے فرمایا اور اس کے
بعد دوسرا بہتر شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر گوشہ عافیت اختیار کرے تا
پسند اور اس پر جو حقوق اللہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اور اس شخص کے بارے میں نہ
بتاؤں جو لوگوں میں سے بہترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام

پر سوال کیا جائے اور وہ اسکو دوسرے (ترمذی، نسائی، دارقطنی)

حضرت امم بحد روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو کچھ نہ
کر دینا کہ اگرچہ جلا ہو اگر کوئی کیوں نہ ہو۔ (مالک، نسائی، ترمذی، ابو داؤد)
ابو داؤد نے مفہوم حدیث کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ کے ناپ پر
تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو مگر جو اللہ کے نام پر سوال
کرے اس کو پورا کر دو اور جو اللہ کے لیے تم کو بلائے تو اس کو قبول کرو اور
جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو۔ اور اگر بدلہ دینے
کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر
لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد، ابو داؤد، نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ عذیرہ طہر میں جناب طہر کے پاس سے

۱۸۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ

الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَا تَمْنُ تَخْلِي وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ
إِلَيْهِ بِرَحْمَةٍ وَكَانَتْ مُسْلِمِيَّةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُهَا وَيَتَرَبَّصُ بِهَا
مَا فِيهَا مِنْ طَيْبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا سُرِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
لَمْ تَمْلِكُوا إِلَّا أَنْ تَخْلُفُوا مَا تَجِدُونَ قَامَ أَبُو
طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ
تَمْلِكُوا إِلَّا أَنْ تَخْلُفُوا مَا تَجِدُونَ وَمَا تَجِدُونَ وَإِنْ أَحَبَّ
مَا فِي رَأْيِ بَرٍّ مَاءٍ قَدْ نَشَأَ صَدَقَةٌ يَلْقَى تَعَالَى أَرْجُو
يَرْهَا وَفَخَسِرَ مَا بَيْنَهُمَا اللَّهُ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ
أَمَّاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْضُ بَعْضٍ ذَلِكَ مَا لِي رَأَيْتُ وَقَدْ تَمَعْتُ مَا قُلْتُ فَإِنِّي
أَرَى أَنْ تَمْلِكُمَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَلَمْ
يَأْخُذْ رَسُولُ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي بَنِيهِ
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشِيرَ كَيْدًا جَارِعًا
(رَوَاهُ النَّبَيْيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

زیادہ کمزوری ہوئی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ میراث دارانہ
جو مسجد نبوی کے عین مقابل تقابست محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر
اس ہانچ میں جا کر اس کا علمہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب
آیت نازل ہوئی مگر تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس
بجز کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ
نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا
ہے میں تم لو ابراہیم حتی تغفروا تم تجتنبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں میراث
والا بانع سب سے زیادہ پسند ہے لہذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ
کرنا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں
یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا
شاباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو
تم نے کہا ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو
ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا اس کے بعد ابو طلحہ نے اس
کو اپنے چار زاد بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(مستقبل علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔
(یہ حق نے شعب الایمان میں روایت کیا)

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

عائدت کے مال سے بیوی کا خرچ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی عاتق اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ پر خرچ کرتی ہے اور فضول
خرچ نہیں کرتی تو اس کو خرچ کے مطابق جو ثواب ملے گا اسے شوہر کو کمانے کا ثواب
ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں
سے ایک دو سکر کی وجہ سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (مستقبل علیہ)

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ
مُسِيئَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهَا
بِمَا كَسَبَ وَلِلْعَاذِلِ مِنْ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ
أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ناکوان اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت صرف نہیں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ آٹا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کما جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناکافی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(متفق علیہ)

۱۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَدَّجِيهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَكَّلًا حَيْثُ كَانَ نَفْسُهُ قِيَمًا فَعَمَّا إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُتِيَ أَفْطَلْتُ نَفْسَهَا وَ أَفْطَلْتُهَا كَوْنَتْ لَهَا نِصْفَةُ قِيَمَتِهَا أَجْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے غاند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے سوال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلنتی عورت نے جو غائب قبیلہ مضر سے معلوم ہوئی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے مال میں سے کیا خرچ کرنا (حلال ہے) تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھاؤ بھی اور پیر بھی دو۔ (ابوداؤد)

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةً شَيْئًا مِنْ مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ عَلِيٍّ أَبَاؤُنَا وَأُمَّهَاتُنَا وَأَزْوَاجُنَا كَمَا يَعْبُدُ لَنَا وَنَحْنُ أُمُورُهُمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلُهُ وَتُهْدِي يَدَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں! اُن کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

قَطُّ أَقَاتِهِ عَنْهَا قَالَ لَعَنَ حُجَّتِي عَنْهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

روزہ کا بیان

كِتَابُ الصَّوْمِ

پہلے فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو اسکانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلِّكَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام آریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۱ وَكَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۲ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً يُغْفَرُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي دَأَاتَا أَجْزَى بِهِ يَذُكُّ شَهْرَهُ وَدَعَاةً مِنْ أَجْلِ لِقَائِهِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ عِندَ ظَهْرِهِ وَفَرَحَةٌ عِندَ لِقَائِهِ رَبِّهِ دَلَّخْلُوتُ قَسْرِ

الصَّائِمُ أَهْلِيَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ النَّفْسِ وَالصَّيَامِ
جَنَّةٌ كَمَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ أَحْيَا كَمَا فَلَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ
قَدْ سَأَلَتْ أَحَدًا أَذْكَاءَ فَلَيْسَ لِي إِلاَّ امْرُؤٌ صَائِمٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے مرنے کو اللہ تعالیٰ کو شک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم
میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ نفس بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو کالی
دے تو اس کو چاہیے کہ کالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ آتِلٌ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ
النَّارِ فَكَمْ يُقْتَحَمُ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ
فَكَمْ يُقْتَحَمُ مِنْهَا بَابٌ قُلُوبُنَا فِي مُنَادٍ يَدْعُو الْخَيْرَ
أَقْبِلْ دِيَارًا غَى الشَّرِّ أَقْبِرْ دِينًا عَقَلًا لِمَنْ
انْتَارَ ذَٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي
هَذِهِ أَحَدٌ مِنْ غَرِيبٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش شیطن کو
قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی
دروازہ نہیں کھولا جاتا مارالہجۃ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں
اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا مار اب ایک منادی ندا کرتا ہے بھائی
کو طلب کرنے والے آگے بڑھو اور برائی کو طلب کرنے والے پھر جا
اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ - احمد
نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو
غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ قَرَضَ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ فَتُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ
فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ
يُثَوِّفُ فِيهِ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا
فَقَدْ حَرَّمَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ تم پر اس مہینہ
کے روزے سے فرض فرمائے اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو
جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو
ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم زیادہ
تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا (احمد - نسائی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
يَقُولُ الصَّيَامُ أَمْرِي رَبِّ إِنِّي مَتَّعْتُ الظَّهَامَ وَالشَّهَوَاتِ
بِالْهَمِّ فَشَقِيعِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَتَّعْتُ النَّوْمَ
بِالْكَسَلِ فَشَقِيعِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ -

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ
اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ رکھنے کا خداوند میں نے
اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روک رکھا تھا خدا اسکے
حق میں میری شفاعت کو قبول فرما قرآن کریم کہے گا میں نے اسکو رات میں
سوئے سے روک رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اللہ ان کو فدا کرے

(رَوَاهُ الْإِسْحَاقُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۸۶۷ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الشَّهْرَ فَدَخَلَ حَضْرَتَهُ وَفِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنَ الْيَوْمِ شَهْرٍ مِنْ خَيْرِهَا فَعَدَّ خَيْرَ مَا لَحِقَ بِهَا وَلَا يُحْدِثُ خَيْرَ مَا لَحِقَ بِهَا مَحْدُودٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۶۸ وَعَنْ سَلَمَانَ الْقَارِئِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْرِ تَوْبَةٍ مِنْ شُعْبَانٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَطْلَقْتُكُمْ شَهْرَ عَظِيمٍ شَهْرَ مَبَارَكٍ شَهْرٍ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنَ الْيَوْمِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ قُرْبَى وَفِيهِ لَيْلَةٌ تَطُوعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَذَى كَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَذَى قُرْبَى فِيمَا كَانَ كَمَنْ أَذَى سَبْعِينَ كَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الْعُسْرِ وَالْعُسْرُ ثَوَابُ الْجَنَّةِ وَشَهْرُ الْمَوَاسِقِ وَشَهْرُ شِدَادِ نَفْسِ رِثْقِ السُّوْمِ مَنْ قَطَعَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ كَذُنُوبِهِ وَعَنْ رَجَبٍ مِنَ النَّارِ دَكَانَ لَهُ وَقِيلَ لَجَرٍّ مِنْ عَمْرٍ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ الْحَرِّ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْنُ نَجِدُ مَا نَقْطُرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ اللَّهُ هَذَا الشَّوَابَ مَنْ قَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَنْ قَطَرَ لَيْلٍ أَوْ سَمَرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمِنْ أَشْبَعِ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِ شَرْبَةٍ لَا يَطْمَأ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِلْمٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حَقَّقَ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ فِيهِ عَقَرَهُ اللَّهُ وَأَقْبَعَهُ مِنَ النَّارِ

۱۸۶۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ أَطْلَقَ

شُعْبَانَ كَقَوْلِ كَيْفَ جَاءَ الْكَافِرُ (بِهِ تَقَى نَفْسُ شُعْبَانَ لِيَمَانٍ مِنْ نَقْلِ كَيْفَ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو رسول خدا نے فرمایا بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم ہوا تو تمام مہینوں سے محروم ہوا اور اس کی جگہ تینوں سے بد نصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں شعبان کے آخری دن سرکارِ دو عالم ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ نکلن ہوا ہے جو ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو فرض مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ہر فرض ادا کرے یہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا ماہ ہے صبر کا ماہ ہے صبر کا ماہ ہے صبر کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو انظار کرنا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کرانے کا سبب ہے انظار کرانے والے کے لیے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے بعد دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ مصلیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو انظار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے انظار کرے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو غول جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابدال محض رحمت کا درمیان ہے حقہ مغفرت کا اور آخری حصہ نادر و زرخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نادر و زرخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب ماہ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرمادیتے اور ہر سائے

كُلَّ آيَةٍ دَاخِلٌ فِي سَائِلٍ -

۱۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَحَرُ بِرَمَضَانَ مِنْ ذُرِّ الْمَخَلِّ إِلَى حَذِّ قَائِلٍ قَالَ قَدْ ذَاكَ أَكْثَرُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ ذُرِّي الْجَنَّةِ عَلَى الْحَوَارِ الْأَعْيُنِ فَيَقْلُنَ يَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَنْزِلًا تَمَارِيَهُمْ آمِينَ لَنَا وَتَفَرَّغَ عَيْنُهُمْ بِمَا رَوَى الْبُيْهَقِيُّ فِي الْفَخَاوِ الْكَلْبَةِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِي فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ لَكُمْ آجِرَةٌ إِذَا أَقْضَى عَمَلَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جنت کو تیرے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ چھوٹی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے چتروں سے عطر عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کئی عین خداوند اپنے بندوں میں ہمیں ایسے عطر عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی تشنگیوں (مذکورہ بالا نیزہ احادیث کو بھیجی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب ایستہ القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو نعمت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ

پہلی فصل

۱۸۴۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تَقْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَعْسُدُونَ لَيْلَهُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِرُوا الْوَعْدَةَ ثَلَاثِينَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِالْوَعْدَةِ وَأَقْبِرُوا بِالْوَعْدَةِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِرُوا عِدَّةَ شُعْبَانَ ثَلَاثِينَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ آتَتْهُ أَمِيَّةٌ لَا تَكْتَبُ وَلَا تَحْبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو اس طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابرا کو نہ ہو تو انداز کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید انیس دن دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابرا کو نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اس کی قوم میں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے عید اس طرح

الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي سَمَاءَ الشَّالِثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً فَلَيْتَ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عَيْنًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَحَدِكُمْ رَمَضَانُ بِمَرَّةٍ يَوْمٍ أَدِيمٍ مَعْنَى لَا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَبْعُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

۱۸۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْصُوا وَلَا تِلْكَ شَعْبَانُ لِرَمَضَانَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۴۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا دَامَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۵۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَلُّ فِيهِ فَقَدْ عَلَيَّ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد متداول کے طریقہ پر بتاتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انیس دن کا اور ایک تیس دن کا (مستفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کسی ناقص یا مکمل نہیں ہوتے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کر سکتا ہے (مستفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ نہ رکھو۔ (دارقطنی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان سے کرو۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے (ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شک و الہیہ (یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا۔ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارقطنی)

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

۱۸۸۵ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرُّوا قِيَامًا فِي الشَّوْرِ بَرَكَةً..
(متفق علیہ)

۱۸۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمْتُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةَ الشَّحْرِ..

(رداءہ مسلم)
۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ النَّاسُ بِحَيْثُمَا عَمَلُوا الْفِطْرَ..
(متفق علیہ)

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَقْبِلُ النَّيْلَ مِنْ هَهْنَا وَآذِئُوا النَّهَارَ مِنْ هَهْنَا وَغَدِيتَ الشَّمْسُ قَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمَ..
(متفق علیہ)

۱۸۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الْفَجْرِ قَالَتْ لَكَ رَجُلٌ إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَابْتِهَاجُ مِثْلِي لَاقِي أَبِيتَ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَتُسَقِّئُنِي..
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کی کوئی بکری اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہمارے اولیٰ کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا (وقت ہے)

(مسلم)
حضرت سہل بن قائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں بھلائی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اسی سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (نگہ بندوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب ہر کار و عمل نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھاتا ہے ہے اور پوتا بھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُعِمْهُمُ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ..
رَدَّاهُ الْقُرْمِينِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَدَقَّقَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمُورٌ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی، لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ سحر، زبیدی ابن عیینہ یونس اہل سب نے اس حدیث کو

الرَّمِيحِ وَابْنِ عَجِينَةَ وَيُوسُفَ الرِّبِّيَّ مَعَهُمْ عَنِ
السَّهْمِيِّ -

۱۸۹۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمَدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءَ فِيهِ
يَكُونُ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتُهُ مِنْهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۹۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ
فِطْرًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۹۲. وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ
عَلَى تَمَرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ
فَإِنَّهُ طَهُورٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَكُوفِيُّ بْنُ كُرَيْبٍ وَبَرَكَةُ بْنُ
التِّرْمِذِيِّ) فِي رِيَاضَةِ الْآخَرَى

۱۸۹۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِمَّنْ أَنْ يُسْقَى عَلَى رُكَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ رُكَبَاتٌ تَمِيرَاتٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمِيرَاتٌ حَسَبَ
حَوَائِجِ قِمَتِ مَاءٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۱۸۹۴. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُطِرَ مَاءً أَوْ جَهْدًا فَإِنَّهُ
مِثْلُ آجِيَةٍ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعْنَى الشُّعْبِ

فِي سُرُوحِ الشُّعْبِ وَقَالَ صَحِيحٌ)

۱۸۹۵. وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ قَهَبَ الظُّلْمُ وَأَبْشَلَبَ الْحُرُوفُ
وَكَبَّتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ام المؤمنین حضرت حفصہ مک برتوف کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سے اور اس کے ہاتھ
میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک بزرگے جب تک
کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں
سے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے
اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد ابو داؤد
ابن ماجہ دارمی لیکن برکت کا لفظ صرف صاحب ترمذی نے
روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تان کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ
کھجوریں نہ ملیں تو خشک کھجور (چھوارہ) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی
موجود نہ ہوں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابو داؤد و صاحب
ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو
سلمان جنگ یا تو اس کو آنا ہی اجرت سے گا (جتنا کہ ان دونوں کو پہنچا دے)
شعب الایمان اور علی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب روزہ افطار کرتے تو کھتے چھ یا س جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور ان
نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ (ابو داؤد)

۱۸۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ كَانَ اللَّهُمَّ لَكَ مِثْمَةٌ وَعَلَى رِثْقَتِكَ أَفْطَرْتُ - (رداء أبو داود مؤسلاً)

حضرت معاذ بن زہیرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے ترکیتے، اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ کھا اذیتبر کے ثقل سے افطار کیا۔ اسے ابو داؤد نے مسند روایت کیا۔

تیسری فصل

۱۸۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّبِيُّ فَنَاءً وَرَأْمًا عَجَلُ النَّاسِ لِلْعَجَلِ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ - (رداء أبو داود وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے ہیں گے دین غالب ہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

۱۸۹۸ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَسُرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَبِّكِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يَعْجَلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجَلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيْمَنُمَا يَعْجَلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجَلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَانَتْ هَكَذَا أَصَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى - (رداء مؤسلاً)

حضرت ابو عطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب سرور نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے، ام المومنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں عجلت کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسول خدا کامل بھی میں تھا۔

(مسلم)

۱۸۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْعِدَاؤِ الْمُبَارِكِ - (رداء أبو داود والنسائی)

حضرت عبد اللہ بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابو داؤد و نسائی)

۱۹۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ سَحُورُ الْمُؤْمِنِينَ الشَّمْسُ - (رداء أبو داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔ (ابو داؤد)

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَفَّرَ بِقَوْلِ الدُّرِّ وَالْعَمَلِ بِقَلْبِهِ لِلَّهِ عَاجِلٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُ وَيُبَاشِدُ وَهُوَ صَائِمٌ ذَكَاتِ أَمَلِكُمْ لَكُمْ رَمِيمٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْعَجُوزَ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جَائِعٌ مِنْ غَيْرِ حُلِيِّ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَ دُخْرَ مَخْرَمٍ وَأَحْبَبَ دُخْرَ صَائِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ دُخْرَ صَائِمٍ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَلْبُهُ مَرْمَةٌ فَإِنَّمَا أَكْهَمَهُ اللَّهُ وَسَعَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ قَالَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَحِبُّ رَقِيَّةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَحِبُّ حُرًّا أَنْ تَصُومَ مَرَّةً مَرَّتَيْنِ مُتَّاعِيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَحِبُّ لَطْعًا مَرَّتَيْنِ فَيُكَيِّفَا قَالَ لَا قَالَ أَجَلِيْسُ وَمَنْكَتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تعین بھی فرماتے اور ملاحت بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت اعتکاف کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سنگی لگوائی اور روزہ کی حالت میں بچنے لگوائے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو پاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ جمبستی کی ہے۔ سرکار نے فرمایا کیا تم سے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا وہ مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہوا کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَيْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدِّي فِيهِ كَمَوْلَا الْعَرَفِ
الْمَكْتَلِ الصَّخْمِ قَالَ آيِنَ السَّائِلِ قَالَ أَنَا قَالَ
حَدَّثَ هَذَا أَفَصَدَقَ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَهْلِي أَفَقَدَ
وَيْحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَا لَوْ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا سِيرِي
الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفَقَرَمِينَ أَهْلِي بَيْتِي فَهَوَّكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى بَدَأَ أَشْيَاءُ
نَحْنُ قَالَ أَهْلُكُمْ أَهْلُكُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا مجھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
بھی بیٹھے رہے ہم بھی ویسے خاص ہے اسی دور الدنوی علیہ السلام کی خدمت
میں ایک تھیل لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا یہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب
آپ نے فرمایا یہ کھجوریں تو ان کے لئے تھیل کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے
سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی
گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا اس
طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا
ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعَلِّمُهَا وَهَرِصَ عَلَيْهِ وَبِمَعْصَرِهَا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْمَبَاكِرَ فِي الْمَسَاجِدِ فَرَضَ لَهُ
وَأَنَّهُ الْخُرُفَاتُ فَهَمَّ قَرَأَهُ الَّذِي رَفَعَ لَهُ شَيْءٌ
فَلَمَّا دَا الَّذِي نَهَاكَ شَاكٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۹ وَحَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَ الْقَيْءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ
قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلَيْسَ بِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّيَمِيمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَحْتَرِكُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيْسَى بْنِ
يُؤُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ لَا أَرَاهُ
مَحْمُولًا -

۱۹۱۰ وَعَنْ مَعْنَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا النَّازِعَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَالْمَرْءُ قَالَ فَلَيْسَ تَوْبَانِ فِي مَسْجِدٍ يَمْشِي فَمَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روزہ کی حالت میں ان کے ساتھ تھیل فرماتے تھے ان کے ذیل میں چھوٹے
تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت
میں بیوی کے ساتھ ملاست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی
لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا کیونکہ
جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطرابی طور پر تھے آج
تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص بخود تھے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث
غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی
نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

حضرت معن بن طلحہ روایت کرتے ہیں تحقیق میں جناب ابوالدرداء اسناچے
کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں تھے ہوئی تو آپ روزہ افطار کر لیا اور کہتے
ہیں میری لذات جناب ثوبان سے دشمنی کی جامع مسجد میں ہوئی تو بیٹے ان سے

رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ فَطَرَهُ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَصْفَهُ - (رداء أبو داود والترمذي والدارقطني)

۱۹۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْيِي بِسُورِكَ وَهُوَ صَائِمٌ - (رداء الترمذي وأبو داود)

۱۹۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِيلُ وَكَانَ صَائِمًا قَالَ نَعَمْ - (رداء الترمذي وقال ليس بأسأله بالقرطبي وأبو عاصم الرازي يصف)

۱۹۱۳ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَرَمِ يَصُفُّ عَلَى نَيْسِرِ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَفَشِ أَوْ مِنَ الْحَبِّ - (رداء مالك وأبو داود)

۱۹۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَى رَجُلًا بِالنَّبِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ الْخَدَّيْنِ يَمِئَةً يَمَانِي عَشْرَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَتَعَانَ أَظْفَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ -

(رداء أبو داود وابن ماجه والدارقطني قال الشيخ الزمخشري معنى الشرة رجمة الله وبأفاه بعض من يصف في الحجامه أي تعرضا لأظفار المحجم والمضعف والحاكم لا فاة لا يامن من أن يفسد شيء إلى جوفه يمين الملائكة)

۱۹۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَظْفَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ حَيْرٍ رُخَصَ وَلَا مَرَمِي ثُمَّ يَقْضِي عَنْهُ مَرَمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَإِنْ صَامَهُ -

(رداء أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجه والدارقطني والبخاري في ترجمته كآب وقال الترمذي

کہا کہ جناب ابوالدرداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خدا نے تھے کہ اوروں نے انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں سے درست فرمایا میں نبی علیہ السلام کو دیکھ کر اراہ تھا۔ (ابوداؤد ترمذی دارقطنی)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ صواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوعامر راوی ضعیف ہے)

نصاب میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عراج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (مالک ابوداؤد)

حضرت شداد بن انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگا رہا تھا یہ رمضان کا اٹھارہ تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے کو گلوں کے روزے ٹوٹ گئے (ابوداؤد ابن ماجہ دارقطنی شیخ الاسلام علی السنہ نے فرمایا کہ جو لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور گلوں والے دونوں انظار کے وہ ہے جسے میں سینگی لگوانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے اور لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیٹ میں چلا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر سے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (احمد ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ دارقطنی۔ ابوامام بخاری نے اس حدیث کو مقدمہ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوالطوس

تَبِعَتْ مُعْتَدًا يَتَّبِعِي الْبُخَارِيُّ يَقُولُ أَبُو الْمَطَرِ
الرَّادِيُّ لَا أُعَيِّتُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ
۱۹۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِثْقَالٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظُّمَأُ
كَمْ مِثْقَالٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا التَّهَمُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَذَكَرَهُ حَدِيثُ لُقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ
فِي بَابِ سِتْرِ الْوُضُوءِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے کھانے پینے
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے
ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ملتا (راوی اور لقیط
میں صبرہ کی حدیث و سنو کی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۹۱۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْفَى لَا يَنْطُرُونَ الصَّائِمَ الْجَبَامَةَ
وَالْقَيْمَةَ وَالْإِحْيَاءَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ كَيْسَانَ الرَّادِيُّ
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا گوانے سے
آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے
کیونکہ عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۵ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ
مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْجَبَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعِيفِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثابت بن کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیات ظاہری میں سنگی گولانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف
کمزوری کو وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۹ وَعَنْ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ مَرْثَدَةَ
يَحْتَجُّهُمْ وَهُمْ صَائِمُونَ شَرَكَةً كَكَاتَ يَحْتَجُّهُمْ
بِالْمَلِكِ -

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر
رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سنگی گولاتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا
تھا اور رات کو سنگی گولاتے تھے۔

۱۹۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَى مَرَّاحُ
مَا فِي فَيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَصِيغُهُ أَنْ يَزْدَادَ دَرِيْقَةً وَ
مَا بَقِيَ فِي فَيْهِ دَلَايِمُهُ الْعِلَاقُ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَدَرَجَاتُ
الْعِلَاقِ لَا أَقُولُ لَهُ يَنْطُرُ وَتَكْتُبُ يَنْهَى عَنْهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کیلے
منہ میں پانی لیکر صلیک دے تو یہ عمل اس کے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس پانی
پانی کو شکل دے اس طرح روزہ کی حالت میں مصلکی نہ چائے اور اگر اس کا
نکلے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ انکار کرے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا
ہے۔ (امام بخاری نے مقدمہ الباب میں نقل کیا ہے)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ بِهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ شَرِبَ
بَعْدَ الْعَصْرِ -

رکھے اور جو پہلے جانتا تھا کہ (مستحق طہر) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں
اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد انظار کیا

دوسری فصل

۱۹۲۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ اللَّهُ وَصَّيَّعِينَ الْمُسَافِرِ
شَطْرَ الْمَلَاوِدِ وَالْقَوْمِ مِنَ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ وَ
الْمُحْجِلِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے لیے نصف نماز مصلحت فرما
دی مسافر، مالا مروت اور بچہ کو دروہ پلانے والی کے لیے روزہ کو مصلحت
کر دیا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۲۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُخَبِّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حِمْلٌ أَوْ دَوَى
إِلَى شَيْءٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَذْرَكَ -

(ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)
حضرت سلمہ بن مخبب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل
مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔
(ابو داؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۹۲۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى
بَلَغَ كُرَاعَ الْفُجِيِّ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَمَاحٍ وَنَ
مَاءٍ قَرِيعَةٍ حَتَّى نَظَرُوا النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَنَقِلَ
لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يَصُومَ النَّاسُ قَدْ صَامَ حَتَّى
أَذْنِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن رسول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ
ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب قافلہ کراخ النعیم تک پہنچا تو صحابہ
نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور
اس کو اٹھا اور پیالہ اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام سے
کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ
گنہگار ہیں۔ (مسلم)

۱۹۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْمُ رَمَضَانَ فِي
الشَّهْرِ كَالْمُطَهْرِ فِي الْحَقْرِ -

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی
ہے جیسا کہ مہینہ کے لیے روزہ نہ رکھنا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۳۰ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَى أَجْدَى قُوَّةٍ عَلَى الْوَسَاوِي فِي الْقَمَرِ
كَهَلٍ عَلَى جَنْبِهِ قَالَ هِيَ مُخَصَّصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(ابن ماجہ)
حضرت حماد بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے
کی طاقت رکھتا ہوں مگر میں روزہ رکھوں کیا تم مجھے گناہ مہوگا تو نبی علیہ السلام نے

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت الہیہ کی عطا ہے جو اس فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو مجبور رکھا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - (رواہ مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزہ کی قضاء کا بیان

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی پہنچی لیکن میں نے شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاح رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی توں کے لیے یہ عدال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی عبادت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کبھی شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے۔ (مسلم)

حضرت معاذہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ عائشہ عورت روزہ کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں جناب عائشہ نے فرمایا اہلین بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اسکا ولی روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ كَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفْضِي (الرَّادِي شَعْبَانَ) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَعَى الشُّعْلُكَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (متفق علیہ)

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ دَرَجَتَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - (رواہ مسلم)

۱۹۳۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَِّةَ قَالَتْ لَعَلَّتُنِي مَا بَانَ الْخَائِطَيْنِ لَفَظِي الصَّوْمَ وَلَا لَفَظِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصَلِّبُنَا ذَلِكَ فَكُنَّا مَرُفِقَتَيْنَا الصَّوْمَ وَلَا تَرُومُ بِقَضَائِهِ الصَّلَاةَ - (رواہ مسلم)

۱۹۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ كَرِيهَةً - (متفق علیہ)

دوسری فصل

نامت کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف سجدہ کر کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)

۱۹۳۵ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ مِمَّا كَلِبَ طَعْمُ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ قَسِيكَيْنِ - (رواہ ترمذی)

(رواہ الترمذی) وَ قَالَ وَالْفَرَجِيُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

تیسری فصل

۱۹۳۴ عَنْ قَالِكٍ بَلَّغَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ
يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ
لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ -
(رَوَاهُ فِي الْمَوْحَلِّ)

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسری طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (مشوطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

تفیل روزوں کا بیان

پیشہ فاضل

١٩٢٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُغْفِرُ رُفِيعٌ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ دَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْبَرَ صِيَامَ شَهْدٍ قَطُّ إِلَّا رَمَعَانِ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْدٍ الْكَرِيمَةِ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ انظار رکھ گئے اور اگر انظار کہتے یعنی روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال نہ ہونے لگتا کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے آپ کو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اس طرح شعبان کے مہینے میں کسی زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینے میں کوئی کرتے تھے۔ (مشفق علیہ)

١٩٣٨. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ
مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا لَرَمَضَانَ وَلَا أَظُنُّهُ
كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَقِّي مُضَى بِسَمْعِهِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن شعیق رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورا مہینے روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل تھے۔ (صحیح مسلم) ۱

۱۹۳۹ و عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ: أَوْسَالَ رَجُلًا وَرَجُلًا
 يَسْمُهُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا كُنْتَ مِنْ سَرَرِ شُعْبَانَ
 قَالَ لَا قَالَ فَوَادٍ أَفْطَرْتَ فَمُحَمَّدٌ مِثْلُ -
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یاتومین نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے فرمایا اے فلاں کے بیٹے کیا تونے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو روزہ فضا کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لےنا اگر مستغرق ہو جائے

۱۹۴۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ يَوْمَ رَمَضَانَ شَهْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روز سے ماہِ محرم کے ہر

اور غرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی
تھانے ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشوراء کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے
نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے
نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور دوسویں کو بھی اس
دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ بنے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی توہین
و فساد کی عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ
سال اللہ نے بآز رکھا تو تو اس تاریخ کا بھی روزہ رکھو گے۔

(مسلم)
حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ
یوم الحزن کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارے میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا
روزہ ہے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دو سو کا ایک پیارا آپ کی خدمت میں
بیچا آپ اس وقت میلان عرفات میں ازبٹ پکڑے ہوئے تھے آپ نے وہ درود پڑھا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عاشوراء یا الحج میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

(مسلم)
حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے
دیانیت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اس کی بات سے اس وقت آپ کے چہرہ پر
فحشے کے آثار نمودار ہوئے جب حضور نے حکم دیا کہ ان کو دیکھا تو فوراً یہ
کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دیے ہوئے اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اللہ اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے
پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کی وجہ سے یہ کلام کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا فحشہ
دور ہو گیا تب جنابِ عترت نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سال بھر روزہ
رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ تو اسے روزہ رکھا اور
انکار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسے روزہ بھی نہیں رکھا اور انکار بھی نہیں کیا۔ (ابو قتادہ)

اللَّهُ الْمُحَرَّمُ فَافْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ صَلَاةُ
الْيَتِيمِ۔ (رواہ مسلم)

۱۹۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَذَّرُ شَيْئًا مِثْلَ تَقْصِيرِكَ عَلَى عِيَّتِكَ
إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ
رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۲ وَعَنْهُ قَالَ جِئْتُ صَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمْرِي بِمَا مِمَّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ يَوْمَ تَقِظُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْقِيَتْ إِلَيَّ قَابِلٌ لِأَصُومَنَّ
الْثَّانِيَةَ۔

(رواہ مسلم)

۱۹۴۳ وَعَنْ أُمِّ الْقُتَيْبِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ سَأَلَتْ
كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْدَهُمْ هُوَ مَا يَوْمَ قَالَ بَعْدَهُمْ
لَيْسَ بِمَا يَوْمَ فَإِنَّكَ لَتَرِي يَوْمَ لَيْسَ وَهُوَ دَائِمٌ
عَلَى بَيْتِهِمْ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ۔

۱۹۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْحَزَنِ قَطُّ۔

(رواہ مسلم)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرَ غَضِبَ قَالَ
تَغِيْبُنَا يَا هُوْرَيَّا ذَرَا الْإِسْلَامِ دِيْنَنَا وَبِعَمَلِنَا يَوْمِنَا نَعُوْذُ
بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ
يُرَدُّ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَكَ مَا
وَلَا أَفْهَرُ أَوْ قَالَ لَوْ يَصُومُ لَوْ يَفْطِرُ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ

كَالِذَا أَحَدًا قَالَ كَيْفَ مِنْ يَوْمٍ يَوْمًا وَ
يُنْظَرُ يَوْمًا قَالَ ذَٰلِكَ صَوْمٌ ذَاوَةٌ قَالَ
كَيْفَ مِنْ يَوْمٍ يَوْمًا وَ يُنْظَرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ ذَٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ دَرَمَ صَاعٍ إِلَى رَمَضَانَ
فَهَذَا أَوْ سَيِّئًا مَالًا هَذَا يَوْمٌ وَسَيِّئًا مَرِيضًا عَسْرَةً
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ
السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَ سَيِّئًا مَرِيضًا عَشْرًا
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

(رداءہ منسلک)

۱۹۴۴ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْبِ الْأَنْثَيْنِ فَقَالَ فِيهِ ذُلٌّ وَفِيهِ
أَنْزِلٌ عَلَى.

(رداءہ منسلک)

۱۹۴۶ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ كَعَمَّ فَعَلْتُ لِقَائِهِمْ أَيْتِ
أَكَامَ الشَّهْرِ كَأَنَّ يَصُومُ قَالَتْ كَعَمَّ لِقَائِهِمْ جِيَالِي مِنْ
أَيِّ أَكَامَ الشَّهْرِ يَصُومُ.

(رداءہ منسلک)

۱۹۴۸ وَعَنْ أَبِي الْوَيْثِاقِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِشَاوٍ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَيْسًا مَالِدًا هَيَّ

(رداءہ منسلک)

۱۹۴۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَقَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْوِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْآخِرِ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے ہاتھ میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا
ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے حضرت
عمرؓ نے پھر معلوم کیا کہ اسکے ہاتھ میں کیا حکم ہے جہاں ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک
دن افطار کرتا ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام
سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جہاں ایک دن روزہ رکھتا ہے اور
دو دن افطار کرتا ہے آپؐ نے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اسکی طاقت مل جاتی۔ اسکے
بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے
(پورے مہینے کے) یہ سال کے روزوں کے برابر ہیں اور دوم عرفہ کے روزہ کے
بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ اسکی وجہ ایک سال پہلے اور آئندہ سال
کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں امید ہے کہ
حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دسم سے دوشنبہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اسی دن میری
ولادت ہوئی (اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے) (مسلم)

حضرت معاذ بن عبد بنہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین روزے
رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے وہاں سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے
تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپؐ یہ ایستہام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن
کون سے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوالبواب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد
شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی
مانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔
(متفق علیہ)

حضرت عیسیٰ ہند کی معنی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایم تشریت کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اس سے بعد اسے دن کا بھی ۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔ اور دن میں روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے معمولات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کرتا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور صبح بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے جن نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں جوتا۔ اور ہر مہینے کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہذا ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھو اور گیارہ مہینے قرآن مجید پڑھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو فرض ہواؤ۔
ہیں یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم پڑھ کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔

۱۹۵۱ وَعَنْ ثِيَابَةَ الْأُمَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الشُّعْرَبِيُّ أَيُّهَا أَهْلُ
شَرْبِ دُرُودِ اللَّهِ - (مَعَاهُ مُسَلِّمٌ)

١٤٥٢. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا
 أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ -

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِقْبَائِهِمْ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْأَكْبَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ
(رواه مسلم)

۱۹۵۴ وَعَنْ أَبِي سَحْبٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۱۸
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٩٥٥ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّعَامِ قَالَ
 ١٩ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 أَلَمْ أَخْبَرَاكَ نَعُومَ النَّهَارَ وَنَعُومَ اللَّيْلِ فَقُلْتُ بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُومَ وَأَطِرْ وَفُومَ وَنَعْمَ
 قَرَأَ بِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَاتَ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
 قَرَأَ لِيُذْهِبَكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَاتَ لِيُذْهِبَكَ عَلَيْكَ
 حَقًّا لَا صَامَ مِنْ صَامِ اللَّهِ هَذَا صُومُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَبْلَ
 كُلِّ شَهْرِ صُومِ اللَّهِ فِي كُلِّهِ مِنْهُ كُلُّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ
 أَحْسَنُ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَهُنَّ
 ذَٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصُّومِ صُومُوا وَأَوْصِيَانَا
 يَوْمَ قَدْ أَنْظَرْتُ يَوْمًا أَحَدًا فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْالٍ مَرَّةً
 وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذَٰلِكَ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(مفتی محمد رفیع)

دوسری فصل

۱۹۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّائِقُ)

۱۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسِ فَأُجِبَ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَهْلَ إِذَا صُمَّتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَصُمْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّائِقُ)

۱۹۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ الثَّلاثَةَ وَالْأَحَدَ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَالْخَمِيسَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالسَّائِقُ)

۱۹۶۲ وَعَنْ هُشَيْمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَدِيسَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَاوَةِ هَدٍ قَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَوْمَ رَمَضَانَ وَلَكِنْ لِي بَلِيغٌ وَكُلُّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ فَمَاذَا أَنْتَ قَدْ صُمَمْتَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اللہ امیں پیر چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ذر جب تم روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، آوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی اور نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (سوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ پیر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

اگر ان دنوں میں ہم نے روزہ رکھے تو کیا ہم نے ہمیشہ روزہ رکھے (ابوداؤد ترمذی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نوفی الحجہ کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا
ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن بسر ابنی بن جناب ہمارے روایت کرتے ہیں
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ
کے دن روزہ رکھو اگر تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی ہی
مل جائے تو اس کو چالو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوالامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے
اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین
کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)
حضرت حاکم بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر غنیمت و مشقت
کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد بن مسعود ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث
مسل ہے اور جناب ابو ہریرہ کی حدیث ماسن ایام احب ان اللہ والی قرآنی
کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

الْبَّاءُ هَذِهِ - (رواہ ابوداؤد والترمذی)

۱۹۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ -

(رواہ ابوداؤد)

۱۹۴۴ وَعَنْ مَبْنِيَّ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَخِيهِ الصَّقَاءِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا
يَوْمَ النَّبِيِّ إِلَّا فِيمَا أَفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ لَكُمْ فِيهِ
أَحَدًا كَلِمَةً لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ أَوْعُودُ شَجَرَةٍ فَلَيْسَ صَعَةً -
(رواہ احمد والترمذی والترمذی)

مَاحِيَةٌ وَالنَّابِيُّ)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ
اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ حَسَدًا قَدْ كَسَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ - (رواہ الترمذی)

۱۹۴۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقِيقَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشَّوَّ
(رواہ احمد والترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ
مُرْسَلٍ وَكَرَّحِيَّتُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبَّ إِلَى
اللَّهِ فِي تَابِ الْأَمْوَالِ -

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے
ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے
کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور
ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر
کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام شکر الہی کے طور پر روزہ رکھا
تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ فخر دار ہیں لہذا آپ نے

۱۹۴۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ مَعْمَرٍ مَعْمَرَةَ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمُ عَصَا
أَلْحَا اللَّهُ مُوسَى وَكُومَهُ وَوَعَدَ فِيهِ عَصَا
وَقَوْمَهُ قَصَامَةً مُوسَى شُكْرًا فَتَحَبَّبَ تَحَبُّبُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَبَّبَ
أَحَبُّ وَأَدْنَى يَوْمِي مِنْكُمْ قَصَامَةً رَسُولُ

اللّٰهُ مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ بِهِمَا مِمَّا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۴۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الثَّلاثِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ أَكْثَرُ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ لَا تَعْمَا يَوْمًا عَيْدًا لِلْمُشْرِكِينَ فَإِنْ أُجِبَ أَنْ أَخَالَ لَهُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۹۴۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْزُومِيَا لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا شَرَّ رَأْيٍ دَعَاكُمْ عَلَيْهِ وَيَعْمَاكُمْ نَأْيًا عَنِ الْكَلْبِ نَزَلَ مِنْ رُفْعَانِ لَهُ يَأْمُرُكَ أَنْ تَلْعَبَ بَيْنَهُمَا عَنَّةً وَلَمْ يَأْمُرْكَ نَأْيًا عَنَّهُمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۰ وَعَنْ حُفَظَةَ قَالَتْ أَرَبِعَ أَشْهُارَ تَكُنُّ يَدُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْطَلُّ بِكُمُ الْيَمِينُ فِي حَضَرٍ وَلَا غَيْبٍ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۹۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ ثَمَرَهُ زَكَاةً وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الْمَصْرُومُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۵۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعَاشِرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ بِشَأْنٍ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعَاشِرِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعَاشِرِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا كُلَّ مَسْلُومٍ إِلَّا ذَا هَاجَرَيْنِ يَقُولُ دَعَمُومًا حَتَّى يَصْطَلِحَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءً وَجْهًا لِلَّهِ بَعْدَ مَا -

ماشورہ کے دن روزہ رکھا اور صیام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور آٹھ روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ماشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے غریبہ والے اور ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیارے عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے ماشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پچیس عشرہ (نودن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت غنائی اور نیکلی۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیس (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کہیں افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صیام نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو موت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے

جَهَنَّمَ كَبْعُهُ عُذَابٌ كَثِيرٌ ذَهَبٌ حَرُّهُ حَشَى مَوَاتٍ
هَرِيقًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَدَرَدَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ عَنْ سَكَمَةَ بْنِ كَيْسٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت
کو ایک کو اپنے پیچھن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (راحمہ اور یہ بھی ہے
شعب الایمان میں سلمہ بن کبیس سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۴۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَخَّنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ قَائِي إِذَا صَافَيْتُهُ أَتَاكَ يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَى لَنَا حَيْثُ فَقَالَ أَرَبَيْتُمْ فَلَقَدْ أَتَبَعْتُ
مَتَابَنَا قَاتِلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَخَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى أَمْرٍ مَكِينٍ قَاتِلُهُ يَمُوتُ فَقَالَ أَجِئْتُكَ
مَمْنُوكُمْ فِي سَقَاتِهِمْ وَتَمَنَّا كُفْرُكُمْ وَبَقَايَهُمْ قَاتِلُكُمْ
مَتَابُهُمْ قَاتِلًا لِي تَأْجِبَنِي مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى عَلَيْهِ
الْمَكْنُوبُ قَدْ عَالَ أَمْرٌ مَكِينٌ قَاتِلُهُ يَمُوتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُرِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى كَعْبَةٍ وَهُوَ
صَائِتٌ فَلْيَقْلُ رَأْيَ صَائِتِهِ دَرِي رَدَائِهِ قَالَ إِذَا دُرِيَ
أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ قُرْآنَ كَانَ صَائِتُهُمَا فَلْيَقْلُ كَلَامَ
كَانَ مُنْطَرِدًا فَلْيَقْلُ حَمْدَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے
لیے کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد)
پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں ہیں میرے
گھر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ
کی حالت میں کی تھی اس کے بعد اپنے پیس کھایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ام سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں
اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور
گھی کو اس کی مشک میں واپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد اپنے
مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل نماز پڑھی) نماز بعد اپنے (مسلم اور
ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی
حالت میں ہو تو وہ یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت
میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار
ہو تو بلانے والے کیلئے دعا برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

دوسری فصل

۱۹۴۸ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَيْثِ مَنَحَ
مَنْكَ جَاءَتْ قَائِلَةٌ فَجَلَسْتُ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُهُ فِي عَنْ تَيْمِيَّةٍ فَجَاءَتْ
الْوَلِيدَةُ بِإِيَّائِي فِيهِ شَرَابٌ فَتَنَاوَلْتُ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ
تَذَلَّتْ أَمْرُهُ فِي قَسَدِيَّتٍ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَقَدْ أَظْهَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتُ تَقْوِينَ
شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَصْرُفُكِ إِنْ كَانَ تَطْرَعَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْهَارِثِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ
قَيِّمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا رَأَيْتُ كُنْتُ صَائِمَةً
فَقَالَ الصَّائِمُ الْمَنْطُوعُ أَمِيرٌ لَيْسَ بِهِ إِنْ شَاءَ صَامٌ
كَانَ شَاءَ أَظْهَرَ.

۱۹۶۹ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَخَرُجْتُ لَنَا
طَعَامٌ وَاشْتَهَيْتَاهُ فَأَكَلْتُ مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِمَ مِنَّا طَعَامٌ
يَا شَهِيئَتَنَا فَأَكَلْتُ مِنْهُ قَالَ أَفْضَيْتَا يَوْمًا أَحْسَرَ
مَكَانًا.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ قَيِّمٍ وَابْنُ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
مُوَلَّى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

۱۹۸۰ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمَا فَدَاعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ
لَهَا هَلْ فَقَالَتْ إِيَّيَّيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْهَارِثِيُّ)

تیسری فصل

جب کہ ام ابی ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو
علاء مرادیہ برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن چھوڑ
ام ابی ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اس کے بعد کھنے لگیں یا رسول اللہ میں
نے تو افطار کر لیا ملائکہ میں تو روزہ سے تھی نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا
یہ روزہ تمنا کا تھا ام ابی ہانی نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی
مسئلہ نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت
کے الفاظ اس طرح ہیں ام ابی ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب
نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ
کو مکمل کرے یا افطار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزہ سے
نہیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھالیا اس پر جب
حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ سے ہیں
ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھالیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا
بعد کو اسکی تمنا کر لینا (ترمذی) اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حنفی حدیث
کی ایک جماعت کے حوالے سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے
اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ سند صحیح ہے
لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام
زید نے حضرت عروہ اور ام المومنین حضرت عائشہ کے حوالے سے روایت کیا ہے
حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مرکانہ دعا
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا رکھا
نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں
اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا رکھا
جاتا ہے فرستے اس کے لئے ملائکہ آتے ہیں کہ تم روزہ رکھتے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رسول خدا

۱۹۸۱ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَضِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدَّيَا يَلَا لِي قَالَ إِنْ صَاحَبَكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُهُمَا وَنَقْضِلُ رِثَتِي يَلَا لِي فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرَتِ يَا يَلَا لِي أَنْتَ الْقَائِمُ يَسِيحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَفْرِكُهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَجَلُ عِنْدَهُ -

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدَرِ

پہلی فصل

۱۹۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ لَيْلَةَ الْقَدَرِ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ -

(رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸۳ وَ عَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادُوا لَيْلَةَ الْقَدَرِ فِي النَّهَارِ فِي الشَّهْرِ الْآخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنَّا نَوَاطِلُ فِي الشَّهْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَدِّثًا فَلْيُحَدِّثْهَا فِي الشَّهْرِ الْآخِرِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۸۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَوْمُ هَذَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدَرِ فِي ثَلَاثَةٍ تَبْقَى فِي مِائَةِ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى -

(رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸۵ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ أَعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْآدِثَ فِي قُبَّةٍ مَحْكُومَةٍ لَهُ أَهْلُهُ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنْ أَعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ الْيَوْمِ هَذَا

کی خدمت میں ٹکھا ہوا ہے تو اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بلال! کھانا کھاؤ تو جناب بلال نے کیا یا رسول اللہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اسے بلال نہیں معلوم ہے کائنات کی ہڈیاں بیسج میں مصروف رہتی ہیں۔ اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔

(شعب الایمان)

شَبَّ قَدَرِ کَا بِلَان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔ اس مسئلہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے خوابوں میں ثالث دیکھتا ہوں تم میں سے شب قدر کا تلاش شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (مخصوصیت کے ساتھ) یکیسویں، ستائیسویں، اور اسیسویں راتوں میں۔

(بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف چھوٹے خیمہ میں کیا اس اعتکاف کے دوران مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا تو میں لیلۃ القدر کو

الْغَيْثَةُ ثُمَّ أَمْسَكَتُ الْعَشِيرَةَ الْأَوَّلَى ثُمَّ أَيْتُتُ
فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشِيرَةِ الْأَوَّلَى فَهَمَنْ كَانَ
أَعْيَنَ مَعِيَ فَكَيْفَ حَكَمْتُ الْعَشِيرَةَ الْأَوَّلَى فَقَدْ
أَرَيْتُ هَذِهِ الْغَيْثَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُ
أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ مَبِيعَتِهَا قَالَتْ فَكَيْفَ
فِي الْعَشِيرَةِ الْأَوَّلَى وَالْقِسْمُ فِي كُلِّ وَتَرَةٍ
فَكَمَلَتِ السَّمَاءُ ذَلِكَ الْغَيْثَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرَفَةَ
فَوَكَّلَ الْمَسْجِدَ قَبْضَتَ عَيْنَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى جَبْهَتِهِمْ أَشْرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
مَبِيعَتُهُمْ وَ عَلَى عَشِيرَتَيْنِ مَسْفُوقَةٍ فِي السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ مَسْلُومَةٍ إِلَى قَوْمٍ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشِيرَةِ الْأَوَّلَى
وَالْبَاقِي لِلْمَخَارِقِ وَ فِي رِوَايَةٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ
لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ - (رداء مسطور)

۱۹۸۶ وَ عَنْ زَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنْ كَعْبٍ
فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُولُ الْحَدِيثَ
يُعِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَحْكُلَ
النَّاسُ أَمَّا إِنْ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا فِي
الْعَشِيرَةِ الْأَوَّلَى وَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عِشْرِينَ ثُمَّ حَكَتْ
لَا يَسْتَفِينُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا بَنِي
مَسْعُودٍ تَقُولُونَ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُسَوِّدِ قَالَ يَا تَعْلَمُكُمْ
أَدْرِي لَا بَيِّنَةَ إِلَّا بِرَأْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا -

(رداء مسطور)

۱۹۸۷ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ فِي الْعَشِيرَةِ الْأَوَّلَى مَا لَا
يَجْتَمِعُ فِي أُخْرَى - (رداء مسطور)

۱۹۸۸ وَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا حَقَّ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَهُ وَ أَحْيَى لَيْلَهُ وَ
أَيَقَطَّ أَهْلَهُ - (مسفق علیہ)

تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا تمکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ
نے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اب جو میری
سنت کے اتباع میں تمکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ آخری
عشرہ میں تمکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں
اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گلی کوچہ
جیسی زمین میں موعبد ہوں لہذا ائمہ نے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کے اطلاق
راتوں میں تلاش کر دیا۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی
گھوڑے کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کچھ ہوئی
تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور
کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ امام مسلم کی روایت میں صرف
عشرہ اور تمکاف کا ذکر ہے اور کل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے۔
جناب عبداللہ بن امیس کی روایت میں یہ مذکور ہے کہ یہ سو سو رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زہرا بن حبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے بھائی جناب عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص
روزانہ شب بیداری کرتا ہو لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ
ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا تھا کہ
لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بعد آخری عشرہ میں اور
تساویسویں شب کو ہے (اولیٰ عرف اسی رات کو عبادت کریں گے) پھر جناب
ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ تساویسویں شب کے ہے
راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ ایسے ابو اللہ اللہ اللہ
سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کو دہرے سے یا انشائی کی وجہ
اشک ہادی (جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اللہ مقرر اس طرح طوطا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی
علیہ وسلم عینی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے
دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا
آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کرنا بدھ لیتے
اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو بچھتے۔ (مشفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ عِدْتُ أَنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا كَانَ
قَوْلِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَمَلْتُ نِعْمَتَ الْعَقْلِ فَأَعْفُ عَنِّي -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالسَّيِّدِيُّ
وَصَحَّحَهُ)

۱۹۹۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقِسْمُهَا تَعْنِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ
فِي سِتِّهِ سَبْعِينَ أَوْ فِي سِتِّهِ سَبْعِينَ أَوْ فِي خَمْسِ سَبْعِينَ
أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أُخْرَى لَيْلَةً -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ
رَمَضَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْثُوقًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ)

۱۹۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي بَابِيَةِ الْوَنُ فِيهَا دَأَانَا أَصَلِي فِيهَا
يَعْبُدُ اللَّهُ كَمَا فِي بَيْتِكَ أَنْزَلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ
فَقَالَ أَنْزَلَ لَيْلَةَ ثَلَاثِ دَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ
كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا أَصَلَى
الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ حَتَّى يَخْتَبِرَ حَتَّى يَقْبَلَ الصُّبْحَ فَإِذَا
مَضَى الصُّبْحَ وَجَدَ دَأَانَةً عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَيُكَلِّسُ
عَلَيْهَا دَأَانَةً بَابًا وَبَابًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عني پر حضور (احمد ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں ایک سو تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابواسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوف روایت کیا)

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروفِ عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک بات بتادیں تاکہ اس میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں رات کو دروہی کہتے ہو (ہیں) جب جناب عبد اللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پڑتے اور اس

تیسری فصل

۱۹۹۳ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَخِيرَ نَابِلَيْكَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حجرہ سے باہر

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأَخِيهِ ثُمَّ بَلَغَهُ
الْعَدْرُ فَتَلَاخَى ذُلَانًا وَذُلَانًا فَرُوِعَتْ وَهَلَى أَنْ يَكُونَتْ
خَيْرًا لَكُمْ فَالْمُسْرُهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالشَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ
(دَوَاهُ الْبَحَارِ)

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْعَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
كُتُبِكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ
أَوْ قَائِمٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ
يُعْتَقِي يَوْمَ فُطِرُوهُمْ بَنَاهَا اللَّهُ بِهِمْ مَلَائِكَةً فَقَالَ يَا
مَلَائِكَتِي مَا عَمِلُوا أَجِيرُوا فِي عَمَلِهِ قَالُوا رَبَّنَا
جَسَدًا أَفَّا أَنْ يُدْفَى أَحَبُّهُ قَالَتْ مَلَائِكَتِي عِبِيدُ عِ
وَلَمَّا فِي قَضَائِهِ فَيُعْتَقِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْبُدُونَ
إِلَى الدُّعَاءِ وَدُعَائِي وَجَعَلَنِي وَدُعَائِي وَدُعَائِي وَ
الرَّحْمَةِ مَكَانِي الرَّحْمَةِ ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَقَدْ غُفِرَتْ
لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ سَيَاغِيكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيُخْرِجُونَ
مَعْلُومًا لَهُمْ

(دَوَاهُ الْبَحَارِ فِي شُعَبِ الرِّيَاسَةِ)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

پہلی فصل

۱۹۹۶ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمُكِّتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَزُولَ
الْشَّمْسُ أَعْتَكَفْتُ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ

(مُسْتَقْنِ عَلَيْهِ)

۱۹۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ النَّاسَ بِالْخَيْرِ وَكَانَ يَجُودُ مَا يَكُونُ
فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ
يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا
میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں
کے جھگڑے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب تمہیں جسے کر یہ بات
تمہارے لیے بہتر ہو لہذا اب اس کو پیچیدگیوں یا ستائشوں اور امتیازوں
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبریل علیہ السلام کے جلو میں آتے ہیں
اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے
ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا انعام کا دن ہوتا
ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے غم و غم سے فرماتا ہے اے فرشتو! اس مزدور کے لیے کیا
ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اس کا مزدور
مزدوری ہے جو اس کو ادا کی جائے تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور
بندوں نے اپنے آپ پر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے بھارتے
اور دعا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور عزت
مرتب کی قسم میں ان کی دعا قبول کر دوں گا اس وقت اشراف مآں ہے واپس ہو جاؤ
میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارا لٹا ہوا کونسیوں میں تبدیل کر دیا ہے اس بات
کو نقل کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے
ہیں تو ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان)

اعتکاف کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف
کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتے لگیں۔

(مُسْتَقْنِ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سعی تھے اور رمضان میں تو خصوصاً
کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریل علیہ السلام کی ہر
رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْعُرَّانَ قَادًا لِقِيَّةٍ جَدِيرٌ كُلُّكَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الْبَدِينِ
(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

۱۹۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَحْرَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُرَّانُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَحَرِّصَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الْآدِئِ قُبُضَ دَكَانَ يَحْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الْآدِئِ قُبُضَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَكَفَ أَذَى لِقَى رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ دَكَانَ لَا يَدُخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ
(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

۲۰۰۰ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْعَامِ الْآدِئِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْعَرَامِ قَالَ قَادِئٌ بِنَذْرِكَ
(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اتمکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اتمکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اتمکاف فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتمکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر متکلف میں داخل ہوتے تھے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اتمکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فراتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۰۰۱ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآدِئِ مِنَ رَمَضَانَ قَلْبَهُ يَحْتَكِفُ عَامًا قَلْبًا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ أَعْتَكَفَ عَشْرِينَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ)

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَحْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مَسْجِدِهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرَمُ الْبَيْتَ وَهُوَ مَسْجِدُ قَيْسٍ كَمَا هُوَ ذَكَرَ يَحْتَكِفُ يَسْأَلُ عَنْهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُحْتَكِمِينَ أَنْ لَا يَمُودُوا مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يَبَايَعَهَا وَلَا يَحْتَضِرَ لِحَاظَةِ الْأَلِيمَةِ الْوَدَّعِيَّةِ وَلَا اعْتِكَافًا إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافًا إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ -
(رواه أبو داود)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں سفت طریقہ یہ ہے کہ مشکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ محامضت کرے نہ اس کے ساتھ ملاکت کرے نہ -
تھناتے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (ابو داود)

تیسری فصل

۲۰۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُدْرِمُهُ سَبِيْرُهُ وَرَأَى اسْطُوانَةَ التَّزَكُّةِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (سجین) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

(رواه ابن ماجہ)

۲۰۰۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْمُحْتَكِمِينَ وَهُوَ يَتَكَبَّرُ الدُّنُوبَ وَيُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَاوِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا -
(رواه ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تقيتوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکو کار کہ اس کی نیکیاں ہی جاری ہوتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

کتاب فضائل القرآن

پہلی فصل

۲۰۰۷ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -
(رواه البخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

۲۰۰۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّعَّةِ فَقَالَ آيَةُكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَخْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ أَوْ الْعَقِيْقَةِ قِيَّامِي يَتَأَمَّنُ كَوْمًا دِينَ فِي عَيْرٍ لَمْ يَدُلَّ قَطْعٍ نَحْمِ قَعْنًا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مُنْجِي دَالِكٍ قَالِ أَفَلَا يَعْبُدُ نَحْمُ لَمْ يَأْتِ الْمَسْجِدَ فَيُعَلِّمَهُ أَوْ يَشْرَأُ آيَتِي مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ تَأَمَّنِي وَفَلَكُ حَيْرٌ

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صف پر بیٹھے تھے اسوقت کہنے فرمایا تم میں سے کون بڑے کو بان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور نہ رشتہ کے حاصل کی گئی ہوں ان پر وادی عقیق یا بطنان روزانہ جانا چاہتا ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی روایتوں کی تلاوت کرتا ہے یا وہ آیتیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دو اونٹنیوں کو حد توڑ کرنے سے

مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٍ حَيْثُ لَا مِنْ أَرْبَعٍ أَعْلَى مِنْ
الْإِبِلِ - (رَدَّاهُ مُبْتَلًى)

۲۰۰۹ وَكَانَ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۳ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبُ أَحَدِكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ
 يَتَّخِذَ فِيهِ ثَلَاثَ خُلَفَاءَ عِظَامِ مِثْلَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
 فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ
 مِنْ ثَلَاثِ خُلَفَاءَ عِظَامِ مِثْلَيْنِ -

(کتاب نمبر)

٢٠١- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الشُّقْرِ الْكَوْاهِ
الَّذِي وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ بِهِ وَهُوَ
عَلَيْهِ شَأْنِي لَهُ أَجْرَانِ -

(مفتی محمد شفیع)

٢٠١١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَدِ الْأَعْلَى الْأَمِينِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ
الْقُرْآنَ فَهُوَ يَوْمُهُمْ أَنَّهُ النَّبِيُّ وَأَنَّهُ النَّبِيُّ وَ
رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَلَا فَهُوَ يَقُولُ مَاتَ أَتَاهُ النَّبِيُّ وَأَنَّهُ
النَّبِيُّ - رُفِعَ عَلَيْهِ

٢٠١٢ وَكَانَ ابْنُ مُوسَى قَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَقْلُ
 الْأَنْبِيَاءِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَقْلُ الْمُؤْمِنِ
 الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَقْلُ الشُّجَرِ لَا رِيحَ لَهَا
 وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَقْلُ الْمُتَنَافِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 كَمَقْلِ الْخَطْلُو لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ
 وَمَقْلُ الْمُتَنَافِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَقْلُ الرَّيْحَانَةِ
 رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَقَنَّ عِنْدَهُ فِي رِوَايَةٍ
 الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأَوْجَةِ
 وَالْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ
 كَالشُّجَرَةِ -

بہتر ہے اور تم میں ایسی باتیں ہیں جو انہیں سے بہتر ہیں اور چار روایتوں میں انہیں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ انہیں کے صدقہ سے بہتر ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرنا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں جو میرے عرق کی بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین میوے کی ٹکلت نماز ہیں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

13

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا مسافر و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ ساتھ کر پڑھتا ہے اس کے لیے دو ہزار ثواب ہے۔

(محققان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آدمیوں سے غلبہ حسد کو مٹا جائے یہ ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے اس سے ملکہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبو دکھاتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اور ان کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کڑوا ہے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحانی کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ ملکہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے،

۲۰۱۳ وَكَانَ عَمْرٍو ابْنُ الْخَطَّابِ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ رُيُوسَ أَهْلِ الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُهُمْ فِي الْأَحْدِثِ -

(مدادہ مشیط)

۲۰۱۴ وَكَانَ ابْنُ سَوَّيْدٍ ابْنُ الْحَارِثِ ابْنُ أَبِي سَيْدٍ بَنِي حَضْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُقْرَأُ مِنَ الذِّكْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَكَرَّسَهُ مَرْبُوطَةً عِنْدَهُ إِذْ جَاءَتْ النَّفْسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ نَفْسًا فَجَاءَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ كَرَّسَ أَجَابَ النَّفْسُ قَالَتْ فَتَسَرَّكَ وَكَانَتْ ابْنَةُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَاطْلُقْ أَنْ تُصِيبَ دَلْعًا أَعْوَدَ رَفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ مَا مِنْكَ الْفُلُوكُ فِيهَا أَمَّا الْإِنْسَانُ الْمُتَصَائِبُ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حَضْرَةَ فَقَرَأَ ابْنُ حَضْرَةَ قَالِ قَالَتْ فَاسْتَفْقَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى نَفْسًا يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفَتْ وَالْيَوْمَ وَرَفَعَتْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ مَا مِنْكَ الْفُلُوكُ فِيهَا أَمَّا الْإِنْسَانُ الْمُتَصَائِبُ فَخَرَجَتْ عَلَى نَفْسِهَا قَالِ وَتَدْرِي مَا قَالِ قَالِ لَكَ أَنْ يَكُنْ ذَلِكَ الْمَرْبُوطَةُ دَنَتْ بِصُورِكَ وَكَوْنُ قَرَأَتْ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَدُنْ تَوَارِيهِمْ مَتَّقَنَّ عَلَيْهِ دَالْفُظُ لِلْمَكَارِي فِي مَشِيْعٍ خَرَجَتْ فِي الْجَنَابِ قَالِ فَخَرَجَتْ عَلَى صِيْفٍ السَّمْعِيَّةِ -

۲۰۱۵ وَكَانَ الْبَرَاءُ قَالِ قَالِ كَانَ رَجُلٌ يُقَرَأُ سُورَةُ الْكَافِرِينَ دَلَالِي حَبَابِهِمْ حُصَانٌ مَرْبُوطَةً كَقَطْعَتَيْنِ فَخَشَنَهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَتْ فَكَّرَسَهُ يَنْبُذُ دَلْعًا أَصْبَحَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّ دَلْعًا قَالِ قَالِ وَكَانَ الْكَافِرِينَ سَكَتَتْ بِالنَّفْسَانِ -

(متفق علیہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر عدم تعمیل کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سید بن حنفیہ ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا اسانے بندھا ہوا تھا اس نے کونٹا شروع کر دیا جب جناب سید خاموش ہوئے تو گھوڑا ابھی کر گیا جناب سید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا ابھر کودنے لگا جب سید خاموش ہوئے تو گھوڑا ابھر کر گیا اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب سید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا اپنے پدر گرامے جس سے بچے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب سید نے اگر سارا واقعہ سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو اپنے فرمایا اے ابن حنفیہ تم پر ہتھ پڑتے رہتے اے ابن حنفیہ تم پڑھتے رہتے جناب سید نے کہا مجھے یہ خبر ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو زبردست لڑا لے کیونکہ میرا بچہ بھی گھوڑے کے قریب تھا لہذا میں نے اس کو سر کا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں س طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سہی کو نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب سید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ حضرت براہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک صحابی سورہ کاف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب دو سیون میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ سنایا تو اپنے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)

٢٠١٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى قَالَ كُنْتُ أَصْبِي
 فِي الْمَسْجِدِ قَدْ عَاتَى الشَّيْءُ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً
 أُجِبَهُ ثُمَّ آتَيْتُ فَكُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَصْبِي
 قَالَ أَلَمْ يَعْزِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لَهُ وَلِلرَّسُولِ إِذَا
 دَعَاكُمْ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُ بِكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي
 الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّخَذَ
 يَسِيْرِي قَلَمًا أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّكَ كُنْتَ لَا أَعْلَمُ بِكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِمَّنِ الْقُرْآنِ
 قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
 وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ

(رواه البخاري)

۴۰۰ وَعَنْ أَبِي مُؤَذِبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ مَقَابِرَ الشَّيْطَانِ
يُنْفِخُ صَوْتُ الْبَيْتِ الَّذِي يُقَدَّرُ فِيهِ دُودَةُ الْبَيْتِ
(دَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(نورانیہ)

٢٠١٨ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْدُوا الدُّعَاءَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ شَقِيقًا يَلْصِقُ بِأَقْدُوا الدُّعَاءِ أَوْ يَمِينًا يَلْمِزُهُ
وَسُورَةُ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا
عَمَامَتَانِ أَوْ عِمَارَتَانِ أَوْ دِرْعَانِ مِنْ طَيْرِ صَوَافٍ
مُعَاجِزَيْنِ عَنْتِ أَمْحَايَهُمَا أَقْدُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ
فَإِنَّ أَحَدَهُمَا بَرَكَةٌ وَتَرَكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَوِيهِمَا
الْبُحْلَةُ.

(رواه ترمذی)

٢٠١٩ وَعَنِ الثَّوَالِيسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْفَنُ بِالْقُرَّانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
دَاهِلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَحْسَبُونَ بِهِ تَقْدِيمًا سَوْرَةُ
الْبَقَرَةِ وَالْإِسْرَاءِ كَأَنَّهُمَا عِمْدَتَانِ أَوْ طَلَتَانِ
سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنَ

حضرت ابو سعید بن معلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں معذور ہوں نماز تھا (اس لیے حاضر نہ ہوا) اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بدلے کو سزاؤں جیسے وہ چاہیں تو حاضر ہو جائو اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے حلال فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرہ سنانہ بناؤ اور جس گھر میں مسورہ بیوقوف کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

13

حضرت ابوالہامد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور جھکتی ہوئی دوسو تیس ہفتہ رکعت قرآن کی تلاوت کرو یہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح سایہ بن جائیں گی۔ پڑھنے والوں کی مانند دو صف بستہ ٹکڑیاں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھکنا کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطن پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

15

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کو اس سورہ بقرہ آندہ آئی تمہارا اس کے لگے جیلتی ہوں گی اور وہ سریش یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی اور ان میں چمک دیک ہوگی یا وہ صاف بستہ پرندوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

۳۔ علی کہ خود را از آنکه قیامت سے در آن وقت از آنکہ کھڑا ہو جائے پیش کیا جائے گا اور

كثير صرّاتٍ لُحَاثَيْنِ عَنْ صَاحِبِهِمَا -

٥٥٥

۲۰۲۰ وَعَنْ أَبِي بِن كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ إِنِّي أَتَى آيَةَ مِنْ
 كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ دَرَسْتُهُ أَقْلَمُ
 قَالَ يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ إِنِّي أَتَى آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ
 أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ كَرَامَةُ الْأَهْلِ الْبَيْتِ الْعِصْمَةِ قَالَ فَضَرَبَ
 فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ

(15-2)

٢٠٢١ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَ كُنْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُفَاءً زَكَاةً وَ رَمَنَانًا فَكَانَ ابْنُ جَعْفَرٍ
يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَكْرَهُنَّكَ إِلَى
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَنَعْتَابِي
وَعَلَى عِيَالٍ قَرْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ
عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَ هُرَيْرَةُ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِعَةُ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ شَكَاهَا حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَ عِيَالٌ كَرِجِمَةٌ
فَخَلَيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ أَمَا لِأَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ
وَسَيُّمُودُ فَعَدَّ قَتْ أَتَى سَيُّمُودُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ سَيُّمُودَ قَدْ صَدَّقْتُ
فَبَاءَ يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ
لَأَكْرَهُنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَ عِيَالِي قَرْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَ عِيَالٌ كَرِجِمَةٌ
كَرِجِمَةٌ فَخَلَيْتُ سَبِيْلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ ابْنُ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَ هُرَيْرَةُ مَا
فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَكَاهَا حَاجَةٌ
شَدِيدَةٌ وَ عِيَالٌ كَرِجِمَةٌ فَخَلَيْتُ سَبِيْلَهُ فَقَالَ
أَمَا لِأَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيُّمُودُ قَدْ صَدَّقْتُ فَبَاءَ
يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَكْرَهُنَّكَ

کے لیے جبراً کریں گے۔

15

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ابو منیفہ یا کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی کوئی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار: ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اسے ابو منیفہ یا کیا تم جانتے ہو کہ کتب اللہ کی کوئی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار: بڑا کہ آیت الکرسی۔ پس میرے پیش پر ہاتھ مارا اللہ فرمایا: اسے ابو منیفہ یا تمہیں یہ علم پہلے کہ جو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر مصافح کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا ایک شخص اس کو دیا اس نے غلہ بھڑنا شروع کر دیا لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گراؤں گا کہنے لگا کہ میں غریب عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا وہ صبح صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ ابو ہریرہ تمہاری قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیال داری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس نے تم سے یقیناً جھوٹ بولا وہ دوبارہ آئے گا مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہذا میں اس کا منتظر بارہ آیا اور غلہ بھڑنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے بی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ زاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے آگیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا مرحم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا کہ تمہاری رات قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیال داری سخت ضرورت اور عاجز بندی کا اظہار کیا میں نے رحم لاکھا چھوڑ دیا یہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا لہذا میں پھر اس کا منتظر بارہ آیا اور اس نے غلہ بھڑنا شروع کیا تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْخُصْرُ
كُلُّهُ مَذَابِ أَتَكَ تَزَعُمُ لَا تَعْمُوهُ بِشَقِّ تَعْمُوهُ فَكَانَ
دَعْوَى أَصْلَمَكَ كَيْلَمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا
أَدَيْتَ إِلَى فِدَايِكَ فَاقْدَأْ آيَةَ الْكُرْبَى اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَحْتَمِلَ آيَةَ قَرَأْتَكَ
لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ
حَتَّى تَصِيرَ فَخَلَيْتَ سَبِيلَهُ قَامَ بِحَتِّ فَكَانَ لَيْتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ آيَةَ لَيْتَ
فُلْتُ رَعَمَاتٍ يُعَلِّمُنِي كَوْنِي يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا
فَإِنْ آمَنَ آيَةُ مَدَّكَ وَهُوَ كَذِبٌ تَعْلَمُ مَنْ
تُحَاطَبُ مِنْهُ قُلُوبُ النَّاسِ فُلْتُ لَا فَكَانَ ذَاكَ
شَيْطَانٌ -

(رواه البخاری)

۲۰۲۲ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْ فُرْقَةٍ فَدَقَّعَ رَأْسَهُ
فَقَالَ هَذَا آيَةُ مِنْ السَّمَاءِ فَتَحَمَّ الْيَوْمَ كَعَمٍ
يَقْتَمُ قَطْرًا الْيَوْمَ فَزَلَّ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا
مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ كَعَمٍ يَنْزِلُ قَطْرًا الْيَوْمَ
فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِرْ بِخَيْرٍ أَقْرَبَ هُمَا لَعَلَّ يَوْمَ هُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَارْتَحَ أَنْكَتَابِ وَخَوَانِيهِ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ لَنْ نَقْدَرَ بِحَدِيثٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ -

(رواه مسلم)

۲۰۲۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ
قَرَأَ بِهَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتْهُ -

(متفق عليه)

۲۰۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَّكَ قَرَأَ آيَاتِ مِنْ آدِلِ حَقِّ

اور کہا کہ آج تو ضرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ کہتا ہے
کہ نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے یہ میری مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے
تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت
الکرسی اللہ لا الہ الا ہوا الحق القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے تمہیں ایک عطا فرما ل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ
ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا
کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ مجھ پر اس سے نازل دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات تو اس
نے سچ کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے
تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا
وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل
نے ایک آواز میں کہ اسماں کی جانب توجہ کر کے کہا کہ یہ آسمان اس صفحہ
کھینے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا اس دروازے سے ایک
فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترتا تھا۔ اس فرشتے نے بارگاہ نبوی
میں اگر سلام عرض کیا کہ کہہ لیا کہ دو نوروں کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی
نبی کو عطا نہیں ہوئے سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع میں دونوں
میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب بے گایا دیا کہ قبول کیا
جائے گا۔

(مسلم)

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں
آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ کھف کی ابتدائی دس آیات

یاد کر کے تلاوت کیں وہ تندرست رہیں اور محفوظ رہیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ الیہ رات میں یہاں قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورۃ اخلاص کی تلاوت چھٹے قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابو سعید روایت کیا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریر چھوئے (شکر کا اظہار کیا) پھر یہ صاحب نمازوں میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرأت میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے اگر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت فرعون سے بہتر سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورۃ قل ہو اللہ احد کو محبوب رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائے گی (ترمذی لیکن امام بخاری نے اس کا منقول روایت کیا ہے) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں ان جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورۃ فتح اور ناس کی ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۃ اخلاص سورۃ ناس اور سورۃ ناس پڑھ کر دونوں پتیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے

الکَمِینَ عَصِمَ مِنَ النَّحَالِ۔ (رداء مسلم)

۲۰۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعِمُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا ذَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْعُودِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ۔

(رداء مسلم دروہ البخاری عن ابی سعید)

۲۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَرَّجُ لَيْلًا عَلَى سِرَّتِهِ دَكَانَ يَقْرَأُ مِصْحَابَهُ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُخَيِّرُ مِنْهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يُخَيِّرُ ذَلِكَ قَالُوا قَدْ كَانَ لَا شَيْءَ مَعَهُ الرَّحْمَنُ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ۔

(متفق علیہ)

۲۰۲۷ وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ إِنَّ نَجْلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ جَبَّارًا قَدْ أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

(رداء الترمذی وروى البخاری معناه)

۲۰۲۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَيُّ آيَاتِ الْكِتَابِ الَّتِي كَرَّمَ يُرْسِلُهَا قَطُّ قُلْ أَعَزُّ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ أَعَزُّ بِرَبِّ النَّاسِ۔

(رداء مسلم)

۲۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاطِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَسَمَهُ كَعَقْدٍ ثُمَّ لَفَّتَ فِيهِمَا فَفَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعَزُّ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ أَعَزُّ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَسْتَمُّ يَوْمًا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ

يَبْدَأُ بِهَا مِمَّا عَلَى رَأْسِهِ وَذَوِيهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ حَسَنَةٍ
يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُّقْبِلًا عَلَيْهِ وَسَدًّا كَسَدِ
حَبِيَّتِكَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْيَمْعَلِجِ ابْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ اللَّهُ
تَعَالَى -

جہاں تک بات چلتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (مستحق علیہ اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر
کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ تَعْتَمِدُ الْعَرْشَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْقُرْآنُ يُحْمَلُ لَوْنًا لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالْحَقُّ
تُنَادَى الْأَمَنُ وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي
قَطَعَهُ اللَّهُ -

(رواہ فی شرح الشرح)

۲۰۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَلِيبِ الْقُرْآنِ أَقْدَامُ
وَارْتَنُ وَرَتْلُ كَمَا كُنْتَ تَدْعُو فِي الدُّنْيَا قَاتَ مَنْزِلَكَ
عِنْدَ الْخِيَارِ تَقْرَأُهَا -

(رواہ أحمد والترمذی وأبو داود والنسائی)

۲۰۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْبُذَى لَيْسَ فِي حَوْضٍ شَيْءٌ مِثْلَ
الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْغَرِيبِ -

(رواہ الترمذی والنسائی وأبو داود والترمذی في هذا
حديث صحيح)

۲۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَفَعَهُ
الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَنْ لَيْتِي أُعْطِيَتْهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ
السَّائِغِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ
اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ -

(رواہ الترمذی والنسائی وأبو داود في صحيح الترمذی)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش
کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے محبت کریگا اور قرآن
کی ظاہری اور باطنی حیثیات ہیں۔ دوسری امانت اُمیرِ مومنین کی امانت
نہا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور
جس نے مجھے قطع کیا (امانت زدہ) اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے (شرح السنہ)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی
تلاوت کرو اور اس طرح عشرہ عشرہ کر تے ہیں کہ ساتھ جس طرح تو دنیا میں
پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت
کرے۔ (احمد ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن برابر بھی قرآن نہیں ہو
دول اور ایران گھر کی مانند ہے۔
(دارمی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری
یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس
کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا
ہوں اور کلام الہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات
تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی)

وَقَالَ التَّزْمِيزِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ غَرِيبٍ

۲۰۳۳ وَكَانَ آيِنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ

حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا تَدْرِي أَنَّ

حَرْفَ أَلِفٍ حَرْفٌ وَلَا مِيمٌ حَرْفٌ وَوَيْهٌ حَرْفٌ -

رَدَّاهُ التَّزْمِيزِيُّ وَالذَّارِقِيُّ وَقَالَ التَّزْمِيزِيُّ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا -

۲۰۳۵ وَكَانَ الْعَارِضُ الْأَعْمَرِيُّ قَالَ مَرَرْتُ فِي

السَّجِيدِ فَإِذَا النَّاسُ يَتَوَضَّعُونَ فِي الْأَعْيَانِ فَذَكَرْتُ

عَلَى قَلْبِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوْقَدْ لَعَلَّوْهَا قُلْتُ لَعَلَّ

قَالَ إِنْ يَتَوَضَّعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُونَ

أَلَا قَدْ سَأَلْتُمْ وَفِيهِ قُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ

اللَّهُ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ مَا قَبَّلَكُمْ وَخَبَرٌ مَا

بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ هَذَا الْقَمَلُ لَيْسَ بِالْمُزَلِّ

مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَصِيبُ الْبَتَّةِ

الْمُضْدِي فِي غَيْرِهِ أَحْلَاهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ

الْمُتَمِّينُ وَهُوَ الْيَدُ الْكَلِيمَةُ وَهُوَ الْقَرَامُ الْكَلِيمُ

هَذَا لَيْسَ لَا تَزِيلُ بِهِ إِلَّا هُوَ أَوْ لَا تَكْتُمُ بِهِ

إِلَّا لَيْسَ وَلَا يَنْجِبُهُ مِنْهُ الْعِلْمُ وَلَا يُخَفِّئُ

عَنْ كَثْرَةِ الشَّرِّ وَلَا يَنْقُضُهُ عَجَابُ شَيْءٍ هُوَ الْإِنِّي

لَمْ تَسْتَحْهِمِ الْوَيْلُ لَوْ سَمِعْتَهُ عَشِيًّا قَالُوا لَا سَا

سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى التَّوْحِيدِ قَالُوا

بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ مَدَنِيٌّ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَحَدٌ

مَنْ حَكَمَ بِهِ عَدْلٌ وَمَنْ مَعَا لَيْسَ هُوَ إِلَى

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -

رَدَّاهُ التَّزْمِيزِيُّ وَالذَّارِقِيُّ وَقَالَ التَّزْمِيزِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ

إِسْنَادُهُ مَبْنُوعٌ فِي الْعَارِضِ مَقَالًا -

۲۰۳۶ وَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِلَ بِهِمَا

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور غریب ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے

ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک

حرف ہے بلکہ الف ایک حرف الم ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی)

اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح

اور غریب ہے

حضرت عمارت احمدرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد کی طرف سے

گزاراؤں دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیٹھا ہوا ہوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ معاملہ

حضرت علی کے سامنے رکھا تو اپنے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے میں نے

کہا بیشک تو خواب میں نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فقیر

واقع ہوگا اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس

علاصی کس طرح ممکن ہے تو اپنے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پھول

کی خبریں اور مستقیل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارا در بیان

مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی

بری بات نہیں جس شکرت نے اس قرآن کو چھوڑا اسکو اللہ ہلاک کرے اور جس نے

اسکے علاوہ اور کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اسکو گمراہ کرے گا۔ وہ اللہ کی

مضبوط رہی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ

خواہشات باطل کی طرف ملحق نہیں ہوتیں اس سے زبانیں ملحق نہیں

ہوتیں اور اس سے علماء اسیر ہوئے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پرانا

نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں

نے اسکو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور عیاختہ کہہ اٹھے ہم نے

عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں

اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا اور جسے اسپر عمل کیا وہ اجر و ثواب

پائے گا اور جسے اسکی مطابق قیصل دیا اسے انصاف کیا اور جس نے اسکی

طرف بلایا وہ سیدھے راستے کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی صاحب ترمذی نے

فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں مبہول ہیں اور راوی عمارت کا حال محل نظر ہے)

حضرت معاذ جعفی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

فَبَرَّ الْوَالِدَ وَالْوَالِدَاتُ كَانَا يَوْمَ الْيَوْمِ مَعَهُ وَأَحْسَنَ مِنْ
مَعَهُ وَالْكَافِرُ فِي يُوسُفَ الْقَائِلُ لَوْ كُنْتُ فَتًى فَمَنْ
فَعَلْتُكُمْ بِالَّذِي فِي عَيْنٍ بِهَذَا -

(رداء احمد و ابوداؤد)

۲۰۳۷. وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْغُرَانُ فِي
إِهَابِ نَحْرِ النَّبِيِّ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ -

(رداء الدارمی)

۲۰۳۸. وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَقْرَأَهُ فَاسْتَقْرَأَهُ فَاسْتَقْرَأَهُ
حَلَالًا وَحَرَامًا حَرَامًا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَقَقَهُ
فِي عَشْرَةِ مِثْقَالٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَّهَتْ لَهُ النَّارُ
رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الرَّادِيُّ لَمْ يَرِ الْقَوِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَرَبِيِّ -

۲۰۳۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لَكُمْ كَيْفَ تَقْرَأُوا فِي الْقُلُوبِ
تَقْرَأُوا أَمَّا الْقُرْآنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي النَّوْزَةِ وَلَا
فِي الْإِثْمِيلِ وَلَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْغُرَانِ مِنْهَا
وَلَا مَا سَبَّحَ مِنَ الْمَكَانِ وَالْمَكَانِ الْعَظِيمِ الَّذِي
أُعْطِيَتْهُ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَدَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ
مَا أُنْزِلَتْ وَتَعَبٌ كَرَأَى ابْنُ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۲۰۴۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَامْرُؤُهُ كَانَ مَقْلَ الْغُرَانِ
يَسْتَنْ تَعَلَّمَهُ قَرَأَهُ فَتَمَارَمَ كَمَنْ يَلِي حَرَابَ فَتَشْتَبِي
مِنْهَا لَمْرُؤٌ رِيحُهُ كُلُّ مَكَانٍ وَمَنْ كَانَ مِنْ

قیامت کے دن اس کے والد کو اپنا تاج پہنا یا جائے گا جن کی
چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور
کرتی ہے اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن
پر عمل کیا۔ (احمد و ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر قرآن کریم کو چڑھے میں لپیٹ کر
آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں بجے گا۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو چڑھ کر یا د رکھا اور اس کے
احکام کے مطابق حلال اور حرام کو حرام سمجھا اس کو اللہ تعالیٰ جنت
میں داخل فرمائے گا اور اگر کسی ایسے دس افراد کے بارے میں اسکی شفا
مقبول ہوگی جو شخص روزِ قیامت (احمد ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ترمذی
نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسکے راوی حفص بن سیدان
قوی الحدیث نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا تم نماز میں قرآن
کس طرح کرتے ہو تو انہوں نے سورۃ فاتحہ سنائی بنی علیہ السلام نے
ان سے سورۃ فاتحہ سن کر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے تو رات انجیل و زبور اور قرآن کریم میں ایسی جیسی اور کوئی سورت
نازل نہیں ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ اس قرآن کریم میں
دوبار نازل ہوئی ہے مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(دارمی میں عرف تورات و انجیل تک روایت ہوئی اور اس میں ابی
بن کعب کا تذکرہ نہیں ہے لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث
حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سکھو اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم کو
سکھنے اسکی تلاوت کرنے اور اسکے ساتھ قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جس طرح
مشک کی تیل کو مشک میں جینی مزید لایا جاتا ہے تو اسکو مسطر کر دینی ہے اسکی مثال

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل دیکھا، تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیل کی مانند ہے جو شک کی تھیل پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی نسائی ابن ماجہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیہ الصبیحہ تک اور آجہ المکرسیٰ کی سب سے تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے۔

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کی ایسی دو آیاتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیاتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب

بتایا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کاف کی ابتدائی تین آیاتوں کی تلاوت کی وہ فتنہ و جال سے محفوظ رہے گا۔

ردایہ ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس غریب قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

رداری لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو

غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یسین اور لڑائی کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورتوں کو سنا کر کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوا گی اور

تَعْلَمُ فَرْقَهُ وَهُوَ فِي جَوْفٍ يَكْمَلُ جَدَابِ الْأُذُنِ عَلَى مَسَلِكٍ - (رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

۲۰۲۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْيَمِّ الْمَصِيرِ فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ يَوْمَئِذٍ يَمِينُهُ حِفْظُهُمَا سَعَى يَمِينِهِ وَصَلَتْ قَرْنَهُ يَوْمَئِذٍ يَمِينُهُ حِفْظُهُمَا سَعَى يَمِينِهِ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَرِيبًا

۲۰۲۲. وَعَنِ الثَّعَالِبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَيْلَى عَامِرٌ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ حَتَّى يَوْمَئِذٍ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا تُعَذِّبُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَرِيبًا

۲۰۲۳. وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آدِلِ الْكَرْبِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ النَّجَالِ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنًا وَصَحِيحًا

۲۰۲۴. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِي شَيْءٌ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسْ دَمْنٌ قَدْ آتَى كَتَبَ اللَّهُ يَقْرَأُهَا قِرَاءَةً الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَرِيبًا

۲۰۲۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ طَهُ وَبَسَّ

قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَيْلَى عَامِرٌ كَلَّمَائِ يَمِينَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طَلَبِي لِأُمِّهِ

يُنَزِّلُ هَذِهِ عَلَيْهِمْ وَمَطْوِيٍّ لِأَجْوَابِ تَعْمِيلِ هَذَا وَ
مَطْوِيٍّ لِإِلْسِنَةٍ تَشْكُرُهُ بِهَذَا -

رَبَّوَاهُ الْقَارِئُ

۲۴۶. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَّ أَحْمَدَ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَقْبِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْهُ
بْنُ أَبِي خَثْعَمَةَ الزَّوَارِيُّ يُضَعَّفُ رَقَالَ مُسْتَدْرَكِ
يَعْنِي الْبُخَارِيُّ هُوَ مُتَكَرِّمُ الْحَدِيثِ)

٢٠٤. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرِهَ الدُّعَا فِي تِلْكَ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ (رواه الترمذي) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيكَ غَرِيبٌ وَهَذَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الرَّادِيُّ يُضَعِّفُ

٢٠٢٨ وَعَنْ الْعَرَبَانِي فِي سَارِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْتَهْتَمِينَ قَبْلَ أَنْ
 يَرُدُّهُ يَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرَ مِنَ آيَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
سَلَامٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

٢٠٣٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُرَّةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً
 شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى عُفِيَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ
 الْمُلْكُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْيَعْمِينِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٠٥٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّبَ بَعْضُ لُحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْبًا لَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ
لَا يَحْيِي أَتَاهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ نَاسٌ يُقْرَأُ لَهُمْ
تَبَارَكَ الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَمَمَ هَذَا فِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

مبارک ہیں وہ حکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ جاری ہوں گی۔

روايتي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ قلم، لقمان، پڑھ کر صبح کو تپا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے سمفرت کی دعا کرتے ہیں۔

ارجمت نرنڈی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ طبرانی نے مستدرک
ضعیف الحدیث ہے ائمہ امام بخاری نے فرمایا یہ شخص منکر
حدیث ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے جمعہ کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے (مصابیح تنزیہی نے فرمایا یہ حدیث غریبہ کیونکہ ہشام ابو المقدام (داوی ضعیف ہے)۔

حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے صحبات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک نہایت ہزار ایکوں سے بہتر ہے۔

راہبدر اورد۔ داری بحوالہ خالد بن محمد بن مسلمان لیکن صاحب
ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور مرئب بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورت تبارک الذی ہے۔

راحمہ ترمذی۔ البراد۔ لسانی۔ ابن ماجہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر غیظاً بوجھ غیر نصب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آئی کہ سورۃ تبارک اللہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورۃ پڑھی یہ سورت سن کر غیظ لگانے والے صحابی نے انکار و اجازت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

یہ سورت اللہ کے مذاہب کو رد کرنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

اللَّهُ مُخْلِصٌ دَسْخَهُ مِنَ الْكَافِرَةِ هِيَ الْمُنَجِّيةُ مُنَجِّيةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَوِيَّتِ

۲۰۵۱ وَعَنْ عُبَايَةَ بْنِ النُّجَيْفِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۵
كَانَ لَا يَتَأَمَّرُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْآنِ وَيُبَارِكَ فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

(رواہ احمد و الترمذی) وَقَالَ التَّرمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صَحِيحِهِ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ التَّسْتِمْ فِي التَّصَابِيحِ غَوِيَّتِ

۲۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ وَآلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَزِمْتَ تَعْمَلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ دَخَلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا تَعْمَلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ دَخَلَ يَأْتِيهَا الْكُفْرُ دَخَلَ تَعْمَلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ -

(رواہ الترمذی)

۲۰۵۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصَلِّيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْحَشْرِ وَكُلَّ آيَةٍ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيتَهُ فَكَانَ مَمَاتٌ وَفِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَمَاتٌ سَبْعِينَ مَرَّةً فَكَانَ حَيًّا حَتَّى يُمِيتَهُ فَكَانَ بِسَبْعِينَ مَلَكًا مَمْرُوكًا (مرداؤ)

التَّرمِذِيُّ قَالَ التَّرمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صَحِيحِهِ

۲۰۵۴ وَعَنْ أَبِي عَيْنٍ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً فَكَانَ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا مِائَةً مَرَّةً دُخِلَ فِي سَبْعِينَ مَلَكًا يَكُونُونَ عَلَيْهِ دِينٌ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ التَّرمِذِيُّ

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک اہل منزل مسجدہ اور سورہ تبارک اللہ کی تلاوت نہ کر لیتے۔

راحمہ داری لیکن امام ترمذی نے اور بھی اس مسئلے شرح السنہ میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مضایح میں اس حدیث کو غریب بتایا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر سورہ اعلیٰ اس ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفران (اچھا) قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم پڑھ کر سورہ مشرکی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دل پر مہر لگاتے ہیں اور اس کے لیے طلب غیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کو اس دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا ہے ترمذی اور داری نے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی کا فرض نہ ہو۔ (ترمذی)

قَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَكَثِيرٍ مِّنْ أَهْلِ كُرْدِ لَا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ
(صحيح)

۲۰۵۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتْلُوَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَأَمَّرَ عَلَى
تِسْمِيَّتِهِ ثُمَّ كَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
إِذَا كَانَتْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ التَّوْبَةُ يَا عَبْدِي
ادْخُلْ عَلَى تِسْمِيَّتِكَ الْجَنَّةَ.

(رواه الترمذي) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتَحَنَّنُ
(صحيح)

۲۰۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ السَّيِّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّهَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
فَقَالَ دَجِبَتْ قُلْتُ وَمَا دَجِبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ.

(رواه مالك والترمذي والنسائي)
۲۰۵۷ وَعَنْ خُرَدَوَيْهِ بْنِ تَوْقَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَدْبَيْتُ
إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْمَكْرُودُ قِيَامَتَا
بِرَّائَةٍ مِنَ الشُّرْكِ.

(رواه الترمذي وأبو داود والدارقطني)
۲۰۵۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبِي
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُعْفَةِ
وَالْأَبْرَةِ إِذْ عَشِيَّتُنَا رَيْبٌ وَظُلُمَةٌ شَدِيدَةٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ
بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ
يَا عُقْبَةُ لَعَنَ اللَّهُ يَوْمًا كَمَا تَعَوَّذُ مُتَعَوِّذِي بِشَيْئًا

(رواه أبو داود)
۲۰۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِي
كَيْفِ مَطْلَعِ دُعَائِي شَيْئًا يَدْعُو لَطْلُبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَجْتَاهُ فَقَالَ قُلْتُ مَا
أَقْرَأُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَذَتَيْنِ حِينَ

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق پچاس مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور
اس میں قرآن کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ شخص جب سو یا پاب تو اس کو چاہیے کہ وہ دائیں کروٹ لیٹے
اور سورہ بقرہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرما
لے کہ تیرے داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا واجب
ہو گئی میں نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔
(مالک، ترمذی، نسائی)

حضرت قزوینی فوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس چیز
کی بابت بتائیں جو میں سوئے وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ بقرہ
کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتی ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جعفہ اور ابورہ کے درمیان سفر میں تھا
اس دوران آمدھی اور بھکڑ چلنے لگے تو آپ نے سورہ قل اور ناس پڑھنی
شروع کیں اور مجھ سے بھی فرمایا اسے عقبہ تم بھی ان کے وسیلہ سے گناہ
سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ
حاصل نہیں کی۔

(ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شدہ
بارش اور اندھیری میں حضور علیہ السلام کی تلاش میں باہر نکلے جب آپ
طاہرات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا
سورہ اخلاص اور معوذتین کی جمع دس آمین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ تمہارے

تَصِيحُ رَجُلَيْنِ مُشِيٍّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یہ ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورہ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

(احمد - نسائی - دارمی)

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

۲۰۶۰ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلِّ أَحَدٍ يَرِيءُ الْعَالَمِينَ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

تیسری فصل

۲۰۶۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا عَصْرَ آيَةٍ وَعَصْرَ آيَةٍ كَرَأَيْتُمْ قَوْمًا دَعَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی و مطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت یا م حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح حدیث سے افضل ہے اور صدقہ و نفل، روزہ سے بہتر ہے والا محرم روزہ و وزخ سے افعال ہے۔

۲۰۶۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالشَّيْءِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ حَسَنٌ مِنَ النَّارِ -

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجرا کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

۲۰۶۳ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ آدَمَ التَّنْفُذِيِّ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّحِيلِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الْمَضْمَنِ الْفَوَاحِشِ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمَضْمَنِ تُصَغِّفُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْفَوَاحِشِ -

حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح رنگ لگتا ہے جس طرح نمی کی وجہ سے لوبہ رنگ پکڑتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی نقلی رنگ دور کرنے کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا موت، کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا مذکورہ بالا سبب حدیثوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان

۲۰۶۴ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصْبُغُ كَمَا يَصْبُغُ الْحَوِيثُ إِذَا أَصَابَ الْمَاءُ حَبِيبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يَجْلُوهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ التَّوْحِيدِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحْمَدِيُّ وَابْنُ الْأَثَرِ فِي)

۲۰۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَافِرِينَ فِي يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ أَضَاعَ لَهُ الْخَطِيئَةَ بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ.

(رواه الترمذی فی الدعوات الکبیر)

۲۰۴۲ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مَا يَمُرُّ شَيْئًا عَلَيْهِمَا وَكَانَ كَيْفَ يَرَى الْكُفَّارَ فَتَقَرَّرَتْ جَنَاحُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْفُرُ وَرَأَى أَنَّهُ فَشَقَّهَا السَّرْبُ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ أَتُحِبُّونَ لَهُ بِكُلِّ حَبْلَةٍ حَسَنَةً وَارْتَعَدَ لَهُ دَرَجَةٌ وَقَالَ أَكْثَرُ أَتُحِبُّونَ لَهَا صَلَاحُهَا فِي الْغَيْبِ تَعُولُ الْفُجَّارُ ثَمَّتْ مِنْ بَيْنِكَ فَشَقَّغَتْ فِيهِ ذَلِكَ لَمَّا كُنْتَ مِنْ بَيْنِكَ مَا مَعْنَى عَنْهُ ذَلِكَ كَتُوبُهَا كَانَتْ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْعَذْرَاءِ قَالَ فِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبْغِي حَتَّى يَمُرَّ هُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فَهَبْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً.

(رواه الدارقق)

۲۰۴۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ فِي صَدْرِهِ النَّهَارَ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ.

(رواه الدارقق مؤسلاً)

۲۰۴۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْهَمَزِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ أَيْضًا وَجَّهَ اللَّهُ تَعَالَى غَيْرَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِمْ فَاصْرَهُ وَهَذَا عِنْدَ مَوْتِهِ.

(رواه الترمذی فی شعب الایمان)

۲۰۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کاف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جہنوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ الم نشرہ کی تلاوت کو کہہ کر مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص اس سورہ کی کثرت سے تلاوت کرتا تھا اور اس کے ملاوہ اور کچھ نہ پڑتا تھا اور یہ شخص بڑا گناہ گار تھا اس صورت نے اس پر اپنے پر پھیلا کر رب تعالیٰ سے عرض کیا خداوند اس کی مغفرت فرما کیونکہ میری کثرت سے تلاوت کرتا تھا اللہ اس کی شفاعت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے گناہات کو مٹا کر دو۔ راوی نے یہ فرمایا کہ یہ صورت اپنے پر پھیلا کر اس کے لیے قرآن میں بھی جھگڑے گی اور اللہ تعالیٰ سے یہ کہے گی خداوند اگر میں تیری کتاب کا ایک جڑ ہوں تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اس سے جو فرما دے راوی فرماتے ہیں کہ یہ سورہ جاندار پر نبی کے کی طرح سے ہوگی اور اپنے پر پھینکے واسطے کو اپنے پر میں چھپائے گی اور اس کو نذاب قبر سے محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرے گی راوی نے سورہ ملک کے بارے میں بھی وہی کہا جو سورہ الم نشرہ کے بارے میں کہا تھا اور راوی حدیث کا معقول یہ تھا کہ وہ ان دونوں سوروں کو پڑھے بغیر ہوتے نہیں تھے جناب طاووس فرماتے ہیں کہ دونوں سوروں کو قرآن مجید

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں سورہ یسین کی تلاوت کرے گا اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(دارققی مؤسلاً)

حضرت معقل بن یسار زمزی روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ یسین کی تلاوت کرے تو اس کے سالانہ گناہ مٹا دیے جائیں گے تم اس سورہ کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر مہینہ

کو ہاں ہے اور قرآن کریم کا کو ہاں سورہ بقرہ اور ہر چیز کا خلاصہ ہر کتاب اور
قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن
جمل میں ہے اور قرآن کریم کا حسن و جمال سورہ رطل ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ واقعت کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ نہیں
ہٹے گا اور اس حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر رات سورہ واقعت پڑھنے کا حکم
فرماتے تھے۔ ورنہ کورہ بالادوں میں حدیثیں بھی تھیں جنہیں نے شعب الایمان میں
نقل کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ سج اسم ربک الاعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے کچھ تعلیم فرمائی تو آپ نے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا اللہ
سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔
نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا تم سے ہوتی ہے لیکن
اس نے وہی ذکر کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورہ بتادیں تو
نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے
تو اس شخص نے کہا اندکی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے
میں اس میں زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہ کر نشست کر کے روانہ ہو گیا تو نبی
علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جلد دوم مرتبہ
فرمایا۔

(احمد والیوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیتوں کی تلاوت کرنے
کی استطاعت رکھتا ہے صواب سے عرض کیا کہ میں یہ استطاعت ہوں گی

رَأَى يَحْيَىٰ شَيْئًا سَنَامًا قَالَتْ سَنَامُ الْعَرَابِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ
قَالَتْ يَحْيَىٰ شَيْئًا نَسَا بَا قَالَتْ كِتَابَ الْعَرَابِ الْمُفْصَلُ
(رواہ الدارمی)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْيَىٰ شَيْئًا عَرُوسٌ وَ عَرُوسٌ
الْعَرَابِ الرَّحْمَنُ -

۲۰۷۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي لَيْلَةٍ
لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْ قَاتِلَةٌ أَبَدًا وَكَانَتْ ابْنُ مَسْعُودٍ
يَأْمُرُ بَنَاتِهِ بِقُرْآنِ مَعَا كُلِّ لَيْلَةٍ -

(رواہما النعمانی فی شعب الایمان)

۲۰۷۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى
(رواہ احمد)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ يَا رَسُولُ
اللَّهُ فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ مِنْ ذَوَاتِ السَّاءِ فَقَالَ كَبُرَتْ
سِيَّتِي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَعَظَمَ لِسَانِي قَالَ فَكُنَّا
فَكُنَّا قَرِيبَ ذَوَاتِ حَمٍّ فَقَالَ يَحْيَىٰ فَقَالْتُمْ قَالَ
الزَّجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ سُورَةَ الْجَامِعَةِ فَأَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْتَلَّهَا حَتَّى
تَكُونُ مِنْهَا فَقَالَ الزَّجَلُ ذَاكَ الْيَوْمَ بَعَثَكَ يَا نَحْيَى
لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا اللَّهُ أَذْبَرَ الزَّجَلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ الزَّجَلُ يَحْيَى
مَسْئُومًا -

(رواہ احمد والیوداؤد)

۲۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَقْرَأَ الْفَتْ
الْبَقَرَةَ فِي لَيْلَةٍ يَوْمَ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ

الْفَالِ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَعْطِفُكُمْ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَقْرَأَ الْقُرْآنَ الشَّامِدَ

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

٢٠٨١
٤٥
وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ
قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ
وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ
فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذَا التَّكْرَارُ مُصَوِّرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَدْوَمُ مِنْ ذَلِكَ -

(دَوَاءُ النَّارِ)

٢٠٨٢ وَكَانَ الْحَسَنُ مُرْسَلًا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْ دَرَأَ فِي نَيْلِهِ مِائَةَ أَيْدٍ لَمْ يُعْجِزْهُ
الْقُرْآنُ بِذَلِكَ النَّيْلَةِ وَمَنْ دَرَأَ فِي نَيْلِهِ مِائَتَيْنِ أَيْدٍ
كُتِبَتْ لَهُ ثَمَرَتُ نَيْلِهِ وَمَنْ دَرَأَ فِي نَيْلِهِ خَمْسَ مِائَةٍ
إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قَطَاعَتَانِ مِنَ الْأَجْرِ خَالِدًا وَمَا
الْوَقْعَانِ وَمَا الْخَمْسُ عَشَرَ أَلْفًا.

(رَدَّاهُ الدَّارِغِي)

أَدَابُ التَّلَاوَةِ

پہلے فصل

تلاوت کے ادب

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینہ سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ دھسے کے گردن نکالتے ہیں۔ (در متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

٢٠٨٣ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي
تَكْفِي بِمِدْرِهِ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي تَكْفِي بِمِدْرِهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۲ وَعَنْ أَبِي مُسْعَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ مَا لَا يَحِبُّهُمُ آتِ

يَقُولُ كَيْفَ آتَتْهُ كَيْفًا وَكَيْفَ بَيْنَ قُسَيٍّ وَاسْتَدَّ كِرْدًا
الْقُرْآنَ قِرَاءَةً أَشَدَّ تَعْقِيْلًا مِنْ صَدْرِ الرَّجُلِ مِنَ
التَّعْمِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِعُقُولِهَا)

۲۰۸۵. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مِثْلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمِثْلِ صَاحِبِ
الْإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا فَلَنْ
أُطْلِقَهَا ذَمِيَّتٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۶. وَعَنْ حُذَيْفِ بْنِ غَزَاةٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجُوا الْقُرْآنَ
مَا اخْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فُلُورُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعُورُكُمْ
عَنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۷. وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَيْفَ كَانَتْ
قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ
مَدًّا أَكْثَرَ كَرًّا يَسُودُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمُ
يَسْمُوُ يَسْمُوُ اللَّهُ وَيَسْمُوُ بِالنَّحْوِ وَيَسْمُوُ
بِالنَّحْوِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۸۸. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَشِيءَ وَمَا أَذِنَ
لِنَبِيِّ يَتَعَلَّقُ بِالْقُرْآنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۹. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَشِيءَ وَمَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الْقَوَائِمِ
بِالْقُرْآنِ بِجَهْرٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مَنَ لَمْ يَتَعَلَّقْ بِالْقُرْآنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے میں فلاں آیت کو بھول گیا بلکہ اس کے بجائے یہ کہے کہ میں بھلا دیا قرآن کا اھد
رکھو کہ یہ لوگوں کے سینے سے نکلے میں آتا ہی تیرے جتنا کہ اونٹ دسی تھو
میں نہ بخاری اور امام مسلم نے اس احادیث کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹ دسی نہ ہے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی
سی ہے جس نے اس کو دسی سے باز نہ رکھا ہے اگر وہ اس کی خبر گیری کرتا ہے
تو وہ ہمارا رہتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ بن یشاق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت
کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تلاوت کرنے سے بھرپور
ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے
کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طویل قرات فرما
اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے تھے
طرح رحمن و رحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو نہیں سنایا
کہ نبی کی تجارت قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی
کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں
کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِصْبَاحِ أَقْرَأَ عَلَى ثَلَاثِ أَقْدَامٍ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْتَ قَالَ رَأَيْتُ أَحَبَّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ فَتْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَبَيْتُ إِذَا أَحْبَبْتُ مِنْ حَقِّ أَمْرِ يَشْرِيهِ فَحَسْبُكَ عَلَى هَذَا كَوْنُ شَيْئًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ قَالَ تَعْنِي الْقِيَمَةُ فَإِذَا عَمِنَا تَدْرِكَانِ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمِعَنِي لَكَ قَالَ لَعَنَ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ دِفْءٌ يَدَايِهِ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَعَنَ يَكُنِ الْكَافِرُ كَفَرًا قَالَ وَسَمِعَنِي قَالَ نَعَمْ فَبُكِيَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۳ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَائِلَ الْقُدْرَانَ إِلَى أَرْضِ الْعَدْنِ وَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ دِفْءٌ يَدَايِهِ يُسَلِّمُهُ لَأَنَّهُ قَدَرًا بِالْقُدْرَانِ قَاتِلِي لَأَنَّ مَنْ أَنْ يَمْلِكَهُ الْعَدْنُ وَ-

۲۰۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عَصَاةٍ مِنْ صُحْبَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَسْتَعِزُّ بِبَعْضٍ مِنَ الْعَرَبِيِّ وَقَارِي يَقْدَرُ عَلَيْنَا إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِي فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَوِمُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ - بَعَثَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمَرْتُ أَنْ أَصِيرَ تَمِيحًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پرورنی افروختھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ اس تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سنا چاہتا ہوں لہذا میں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کا دل لکڑی کا مال ہوگا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے" یعنی ہر امت کا نبی اور تین من پیروں کا گواہ بنائیں گے یہ آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا میں اتنا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف توجہ برکی تو اس وقت چشم مبارک آباد ہوا میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا ذکر ہر اس نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس وقت فرط مسرت سے جناب الی اللہ گئے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا حکم ربی ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقوں میں سفر سے منع فرمایا ہے دمشق علیہ لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ المینان میں نہیں لکھیں وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب ہمایر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے مائیگی اور نامناسب اور چمپے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے کے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام عمر بیٹیں اس

سَمِعَهُمْ قَالَ فَنَاجَسَ وَطْئَنَا لِعَدُوٍّ يَنْقِمُ مِنَّا
شَرًّا قَالَ بِسَيِّئِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّكُمَا وَبَسَرْتُمَا
وَجُوهَهُمَا لَكَ فَقَالَ أَتَبَرُّوَانِي مَخْشَرَةً
مَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ يَا كُتُوبَ الشَّامِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ تَدْعُلُونِ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ
يَنْصِفُونَ يَوْمَ ذَلِكَ خَمْسِيًّا نَزَّ سَنَدٌ -

(رواه أبو جعفر)

٢٠٩٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ١٣
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّهُمُ الْمَرَأَةُ بِأَصَوَاتِكُمْ
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّيَمِيمِيُّ)

٢٠٩٤ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ يُقَامُ
 الْقُرْآنُ لَكُمْ يَنْشَأُ إِلَّا كَفَى اللَّهُ تَرَمًا لِقِيَمَةِ أَجْرِهِ

(رواه أبو داود والترمذي)

٢٠٩٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مِنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
فِي أَهْلِ مِنْ ثَلَاثٍ -

(رواه الترمذي وأبو داود والدارقطني)

٢٠٩١ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِدِ بِالْقُرْآنِ
كَالْجَاهِدِ بِالسُّيْفِ وَالْمُسَدِّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسَدِّ
بِالسُّيْفِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَازٍ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۰۹۹ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَسَلَّمَ مَا أَتَى بِالْقُرْآنِ مِنْ أَمْتَحَلٍ
مَحْكَمَةٍ - (رواه الترمذي) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِينَ
(إِسْنَادُهُ بِالْقُرْآنِ)

٢١٠٠ وَعَنِ الْكَلْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ أَبِي
١٨ مُسَدَّدًا عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ

خدا نے لم نزل کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن کے بارے میں مجھ سے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس روکوں (یعنی ان کے پاس بیٹھوں) پھر آپ جلدی نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں کیست پیدا ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح ملتے جلتا لونڈا سب ملتے جلتے کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور ولایہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا اے مجاہدین کے غریب گرو تمہیں قیامت کے دن کی مکمل فورا نیت ہو جائے گی تمہارا دنوں سے نصف یوم پیشتر جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور وہ نصف یوم

حضرت برادر ابن مازن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب علیہ السلام نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کریم پڑھو۔ یعنی حسن قرائت اختیار کرو (احمد۔ البرہان۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے حالت ہذا ام میں ملے گا۔

والله اعلم بالصواب

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس نے قرآن کریم میں دن سے کم میں غم کیا وہ اس کو مجھ سے بچھو سکے گا۔

رتنڈی - ابو والد - دایم

حضرت عقیل بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ علی الامکان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابوداؤد و نسائی)۔ صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نے فرمایا یہ حدیث حسن (غریب ہے)۔
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان جمیں ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیح سے وہ لعل بن مکت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہما سے اصل ائمہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرفاً وفاقاً
نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ عن ابن ابی ملیک سے وہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح پھر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقف فرماتے
پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس
حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیک سے
روایت کی انہوں نے یحییٰ بن عمار سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ
سے روایت کیا جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے
جو اوپر درج کی گئی ہے۔)

تیسری فصل

سَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ مَا
هِيَ سَعَتْ قِرَاءَةً مُنْفَسَةً حَرَفًا حَرَفًا۔

(رداء الترمذی وأبو داؤد والنسائی)

۲۱۰۱۔ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ يَقُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقُولُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
ثُمَّ يَقُولُ۔ (رداء الترمذی وأبو داؤد والنسائی)
إِسْنَادُهُ يَسْتَقْبِلُ لَدَى النَّاسِ رُذًى هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مِنْ تَيْمِيٍّ بْنِ عَمَلٍ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ أَصَحُّ

۲۱۰۲۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ خَرِيجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَقْرًا فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَبَيْنَمَا
الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا كُنَّا نَحْنُ وَ
سَيِّفٌ أَقْوَامٌ يُعْبَوْنَ كَمَا يُقَامُ الْقِدْسُ
يُعْبَوْنَ وَلَا يَتَجَلَّوْنَ۔ (رداء أبو داؤد والنسائی)
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ

۲۱۰۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَلْحُظُونَ الْحَرْبَ وَ
أَصْرَارَهَا وَبَيْنَا كَوْ وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَنَحْنُ أَهْلُ
الْبَيْتِ بَيْنَ دَسِيقِي وَنَحْنُ كَوْمٌ يُعْبَوْنَ بِالنَّارِ
تَرْجِيَةِ الْغَنَاءِ وَالنَّوْمِ لَا يُجَاوِرُنَا جَرَهُ مَقْرُونَةٌ
قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الْإِيمَانِ يُعْبَوْنَ بِالنَّارِ

(رداء البیهقی فی شعیب الایمان)

(فی کتابہم)

۲۱۰۴۔ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَبِيبُ الْقُرْآنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں چھاتی اور
عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہم سے
پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھو
یہاں ہے مغرب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن کے ساتھ اور صحیح انداز
میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا جو دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس
اجر کو آخرت تک محروم نہیں کریں گے (ابوداؤد، شعب الایمان)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا
قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گو قول اور اہل کتاب یعنی یورپ
و انجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے
بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن کو قول اور نوحہ و زاری کے انداز
میں پڑھیں گے اور ان کا حال ہو گا کہ قرآن کریم ان کے من سے نیچے نہ اترے گا اور
ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند
کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان رزی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

يَا مَعْزِرَتُكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يُزِيدُ الْقُرْآنَ
مُحْتَاً. (رواه القاري)

۲۱۰۵ وَعَنْ طَاوُوسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ رَآهُ يَتْلُو الْقُرْآنَ دُونَ حَسَنِ صَوْتِهِ، فَقَدْ رَآهُ يَتْلُوهُ بِصَوْتِ الْبَغَاةِ. (رواه القاري)

۲۱۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّعُوا فِي الْقُرْآنِ وَتُكَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ مِنْ أَتَاوِ النَّسِيلِ وَالْقَهْمَاءِ وَتَغْتَوُوا وَتَدْبُرُوا مَا فِيهِ لَعْنَتُهُمْ تَغْلِبُكُمْ وَلَا تَعْلَمُوا لَعْنَتَهُ فَإِنَّ لَهُ لَعْنَةً. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

(دارمی)

طاووس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلے میں حسن صوت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے وادی کہتے ہیں جناب طلحہ میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

حضرت ابیدہ اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق مطالبہ تلاوت کرواؤ رات کے وقت یا دن میں قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ بھی آواز سے تلاوت کرو مضافین قرآن پر غور کرو تا کہ تلاوت پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب نہ کرو کیونکہ یہ دنیا خیر، بڑا اجر کا سبب ہے۔

(شعب الإيمان)

اختلاف قرأت کا بیان

پہلی فصل

حضرت عربی خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں ان سے فوراً انرا منہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو صلت دی اور قرأت سے قانع ہوئے تو میں ان کی گردن میں ہادر ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

۲۱۰۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا كَقِدَاسِ آتِ أَخِيكَ عَلَيْهِ تَعْلَمُ أَهْمَلْتُ حَتَّى انصرفت ثُمَّ لَبِثْتُ بِرُودَايِهِمْ فَبَحْتُ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُ نَبِيَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْقُرْآنَ الَّذِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ أَنْزِلَتْ لَكُمْ قَالَ لَيْبُ أَحَدًا

قَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَتَيْتُكَ إِنَّ هَذِهِ الْقُرْآنُ أَنْزِلَ
عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحَدِي قَا قَرَأُوا مَا تَشْرُقُونَ -

(مَنْعَن عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ بِمُسْلِمٍ)

۲۱۰۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَدِمًا
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِحَلَا فِيهَا
فَوُثِّتُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْخَبَرْتُ
فَعَدَدْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ وَلَا كَمَا تَحْسِبُ
فَلَا تَقْرَأُوا قِرَاءَتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَمَلَكُوا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۰۹ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ
فَدَخَلَ رَجُلٌ يُسَمَّى قَرَاءَةً أَنْتَرْتُهَا عَلَيْهِ شَعْرًا
دَخَلَ أَخْرَقَهَا قِرَاءَةً يَسُورِي قِرَاءَةً صَاحِبِهِ فَلَمَّا
قَصَصْتُهَا الْمَدِينَةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا اقْرَأَ قِرَاءَةً
أَنْتَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ أَخْرَقَهَا يَسُورِي قِرَاءَةً
صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدَرَا فَمَحَنَ شَا نَهُمَا فَنُظِفَ فِي نَفْسِي مِنَ الْكِبَرِ
فَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَرَا عَشِيَّتِي مَرَبَ فِي
مَدِينَةٍ فَيَقُصُّ مَرَقًا فَمَا أَتَعَدُّ إِلَى قِرَاءَةٍ
فَقَالَ لِي يَا أَبُي أُرِيدُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى
حَرْفٍ كَدَدْتُ الْيَهُودَ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي
كَدَدْتُ الْبَنِيَّةَ أَقْدَاهُ عَلَى حَرْفَيْنِ كَدَدْتُ
الْيَهُودَ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَدَخَلْتُ الْقَالِفَةَ أَقْدَاهُ
عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِي ذَلِكَ يَكُلُّ رَدَّةً رَدَدْتُ كَمَا
مَسَّاهُ تَنَاسَلَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي فَأَخَذْتُ الْقَالِفَةَ لِيَوْمٍ رَعِبَ
إِنَّ الْغُلَّانَ مَلَكُهُمْ حَتَّى إِذَا هَيَّجَهُمْ عَلَيْهِ بِالسَّلَامَةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قراتوں اور سات حروف
پر نازل ہوا لہذا تم میں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

رو بخاری - مسلم الفاظ حدیث بخوالہ مسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک
شخص کو قرات کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
عرض کیا تو آپؐ پر ہر مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپؐ فرمایا تم
دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلے
حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد میں موجود
تھا ایک شخص آیا اور غار پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ
علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے جو تلاوت
کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب یہ دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو ہم
تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص
نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے
اگر اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے
کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی
تو میرے دل میں جھوٹ یاد اتھام کا خیال آیا جس کا رنگ میں زمانہ قبل

اسلام میں بھی نہ ہوا تھا نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے
بیٹے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف النبی مجھ پر طاری ہوا اور میں
اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سوا اسے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس فرشتہ
قرآن لے کر آیا کہ اس کو ایک قرات سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں کیا
سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قراتوں میں پڑھنے
کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو تین قراتوں کی آسانی میرے ہوئی
اس کے بعد سات قراتوں میں پڑھنے کی آسانی میرے ہوئی اور یہ اس طرح ہوا
کہ میں ہر مرتبہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے تو مجھے سنا کہ نبی علیہ السلام فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا خداوند امیر میری امت کو بخش دے خداوند امیر میری امت
کو بخش دے میرے سوال کو میں نے اس دن تک ہر روز کر دیا جبکہ لوگ میری آواز

۲۸۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَقْرَأْ فِي حَرْفٍ خَرَجْتُمْ فَكَلِمَةٌ أَذَلَّ اسْتَرْيَدُوا وَيَزِيدُوا فِي حَقِّ أَنْتَهُمْ إِلَى سَبْعَةٍ آخِرِينَ قَالُوا ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ السَّبْعُ الرَّحْمِيُّ اسْمَاهُمْ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ -

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے ٹکار دی کہ تو وہ انداز قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھوانے لے رہے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن عباس فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۸۱۱ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِأَجْزَلٍ يُرَى ابْنُ بَرٍّ إِلَى أُمَّةٍ أَسْبَغَتْ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعُلَمَاءُ وَالتَّجَارِيذُ وَالرَّجُلُ الْيَتِيمُ لَمْ يَقْرَأْ بِكَتَابٍ كَانَ كَمَا مَحَلُّاتُ الْقُرْآنِ أَتَوْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْشَرٍ رَدَاهُ الْيَتِيمُ ذِي رِدَاءٍ لَا حَمْدَ وَآيَاتٍ دَاوِدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَايَ كَانِي كَرِي رِدَاءٍ فَلَسْتُ فِي قَالُوا إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَانِي فَقَعَا جِبْرِيلُ عَنْ كَيْدِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ كَيْسَارِي فَقَالَا جِبْرِيلُ أَحَدَا الْقُرْآنِ عَلَى حَرْفٍ قَالُوا مِيكَائِيلُ اسْتَوْدَعَهُ حَتَّى يَكُنْ مَبْعُوعًا أَحْشَرٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَايَ كَانِي -

حضرت ابی براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبریل امین امی دے پڑھی، اس کی جانب سے دعوت ہوا تو میں نے پڑھ لیا اور پھر وہاں بھی پڑھے ہیں اور بچے بچیاں بھی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب جبریل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے رتہ رتہ لیکن احمدا اور ابو داؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قرأتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی و روانی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبریل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قرأتوں سے پڑھئے میں کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی و روانی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزیر ایک قصہ گو پر ہوا تو تلاوت قرآن کریم کے بھیجا مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کہہ کے اللہ سے مانگو اور مقرر یہ ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

(راحمہ ورتہ رتہ)

۲۸۱۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فِي اللَّهِ بِمَ قَرَأَ سَبْعِينَ مَرَّةً يُعْطِيهِ اللَّهُ أَجْرًا يُعْطِيهِ الْقُرْآنُ يَكُونُ بِرَدِّ النَّاسِ -

(رداء احمد والترمذی)

تیسری فصل

۲۱۱۳ عَنْ جَبْرِیَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَمَّنْ مِنْهُ النَّاسَ جَاءَهُ كَيْدُ الْيَعْنَةِ وَدَجَلُهُ عَظُمَ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۱۱۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَبُزَّكَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ.

(رواہ أبو داود)

۲۱۱۵ وَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمصَ قَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ هُنَا أَتَيْتُكَ فَقَالَ عَيْنُ اللَّهِ وَاللَّهُ تَقَرَّأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ كُنَّا نَحْمِلُهَا لَدُنَّا وَجَدَ مِنْهُ رِيَّةَ الْخَيْرِ فَقَالَ أَنْتَ خَيْرُ النَّاسِ وَكَذَلِكَ بِأَلْوَنِيَابِ قَمَرِيَّةِ الْعَدَّةِ.

(متفق علیہ)

۲۱۱۶ وَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَابِثٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَتَلَ أَهْلَ الْيَمَامَةِ فَكَرَزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ قَالِ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّكَ أَنْتَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَدُ الْيَمَامَةِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قَالِي أَهْلِي آيَةُ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ يَا لَعْنَةُ الْبُلَاغِيْنَ كَيْفَ هَبْ كَيْفَ تَرَى الْقُرْآنَ قَالِي أَرَى أَنَّ تَأْمُرَ بِجَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِمَ كَيْفَ تَعْمَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو هَذَا قَالَهُ وَخَيْرُكُمْ مِثْلُ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَشْرَعَ اللَّهُ مَسْأَرِي لِيَدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ رَأَى عُمَرُ قَالِ رَبِّي قَالِ أَبُو بَكْرٍ

حضرت جریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

عقلمند سے روایت ہے کہ ہم قسطنطین تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی علیہ السلام نے میرے پیچھے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخالف کے منہ سے شراب کی دوائی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الہی کی تکذیب کرنا چاہ اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر مدباری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق نے بیمار کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر فرمایا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب صدیق نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بیمار کی جنگ میں بہت سے قادی شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ غلط کام کیا ہے کہ اگر اسی طرح قادی شہید ہوتے تب تو قرآن کریم کا بہت حصہ ہوتا ہے گا ان کا امر اور یہ کہ میں جمع قرآن کا انتظام کر دوں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن مگر کہیں ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور مذوری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کر چکے ہیں جس کی وجہ سے انشراح صدر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

إِنَّكَ رَحِيمٌ شَكَّابٌ عَاجِلٌ لَا تَنْهَضُكَ وَقَبْلَ كُنْتُ
تَكْتُبُ الرُّوحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَقْبَلُهُ الْقُرْآنُ فَاجْتَمَعَتْ قَوْلُهُ لَوْ كَلَّمْتَنِي
لَقُلْتُ جَبَلٌ مِمَّنِ الْجَبَالِ مَا كَانَ أَتَقَلَّ عَوْنُ
يَمَنًا أَسْرَفِي بِمِنْ جَمْعِهِ الْقُرْآنُ فَإِنْ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَوْ يَقَعْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ
فَسَلَّمَ يَذَلُّ أَبُوبَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ
اللَّهُ صَدْرِي لِذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرًا ابْنُ بَكْرٍ
وَعَمْرًا فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ
وَاللَّحَافِ وَصَدُوقِ الْبَرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ
الْجِدْرَ سُورَةَ الشُّورَةِ مَعَ آيَةِ خُرَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ
لَهَا أَحَدٌ هَامَةٌ أَحَدٌ عَشْرٌ لَقَدْ حَبَّأَهُ
رَسُولُ رَبِّهِ الْفُكَيْهَ حَتَّى خَارَتَهُ بِرَأْمَةٍ
فَكَانَتْ الصُّعْفُ عِشْدًا ابْنُ بَكْرٍ حَتَّى تَرَفَّاهُ
اللَّهُ شَقَّ عِشْدًا عَمْرًا خِلَافَةً شَقَّ عِشْدًا خَصَّةً
يَنْتِ حَسَمَةً

ہے حضرت زید فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا تم جو ان
اور علقمہ انسان ہر معاشرہ کے صالح فرد کو کوئی قسمیں کسی طرح قسم نہیں کرتا
ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت وہی کرتے
رہے ہو۔ لہذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں
مخدا کی قسم اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو
میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کام قرآن کریم میں کنا میرے لیے مشکل معلوم
ہو اس نے جناب صدیق سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم بہت
بستر کام ہے پھر جناب ابوبکر مجھے اس کام کے لیے مجھ کو دے دیے یہاں تک کہ
میرا بھی انشراح صدر اللہ رب العالمین بنے کر دیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت ابوبکر کو امر کیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا جو چھوٹا
کھجور کی چھالوں پر اور دو گولوں کے سینوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورہ قیوم
کا آخری حقہ مجھے جناب ابوبکر انصاری سے ملے اور مجھے کسی دوسرے
نہیں ملا تھا وہ آیت القدر باد کہ رسول من انفسکم و آخر سورہ تکوین و مجموعہ قرآن
وقت وفات تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد مجموعہ
قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے پاس جناب
حفصہ کی تحویل میں رہا۔

(بخاری)

(رواہ البخاری)

۲۱۱۴ وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَدِيثَهُ بَرَّ الْبَنَانِ
قَدِيمَةً عَلَى عُمَانَ دَكَاتٍ يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ
وَفِي تَحْوِيلِ أَرْمِينِيَّةٍ وَادْرِي بِجَنَانٍ مَعَ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ فَأَقْرَعَهُ حَدِيثَهُ اخْتِلَافُهُ فِي
الرُّسُومِ وَفَقَانِ حَدِيثَهُ يُعْتَمَدُ بِأَسْبَرِ
النُّسُومِ بَيْنَ أَدْرِيكِ هَلْ وَهُوَ الْأُمَّةُ قَبْلَ أَنْ
يَكُنَّ لِيُعْمَدَ فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَاتِ السُّجُودِ وَ
لِلْمُصَادَفِ فَأَرْسَلَ عُمَانُ إِلَى حَقِصَةَ ابْنِ
الرَّسَيْلِيِّ الْيَمَنِيِّ بِالْمُصَحَّفِ فَتَشَاحَفَا فِي الْمَصَاحِفِ
ثُمَّ بَدَأَ هَذَا الْيَمَنِيُّ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَقِصَةُ إِلَى
عُمَانَاتٍ فَاسْتَرْكَدَتْ بَيْنَ ثَابِتٍ وَعَبِيدَةَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حفصہ
بن عیاض حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب
عثمان شام اور عراق آرمینیا آذربائیجان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے
جناب حفصہ کو اختلاف قراءات کے خوف نے پریشان کر رکھا تھا اس لیے
انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اسے امیر المؤمنین اس امت کی ابھی سے
خبر نہیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قراءت کا شکار ہو جائیں
جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حفصہ
رضی اللہ عنہا سے کہلوایا کہ آپ جہیں وہ نسخہ قرآن رجوع زید بن ثابت نے
جمع کیا تھا اسے دیں ہم اس کی نقول کر اگر آپ کو واپس کر دیں گے حضرت
حفصہ نے وہ مجموعہ جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرت زید بن
ثابت۔ عبد اللہ بن زبیر سعید بن العاص بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

بِئْسَ الْمُنَافِقُ وَتَوَيْتَ يَا بِنْتُ الْعَاقِبِ وَعَبْدَ اللَّهِ
 بِنْتُ الْعَاقِبِ بَيْنَ وَشَايَرَفَتْهُمَا فِي الْمَصَاحِبِ
 وَكَانَ مَعَهُمَا لِيَرْوِيَهُمَا الْقُرْآنُ ثَلَاثَ رَدَّ
 اخْتَلَفَتْهُمَا ثُمَّ وَرَيْتُ بِنْتُ كَابِيَةِ فِي شَيْءٍ
 يَمُوتُ الْقُرْآنُ فَاتَّخَذُوهُ يَلَسَ بِمَرَاتِبٍ قَرَأَتَا
 تَنَزَّلَ يَلَسَ بِهِمَا فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا تَخَوُّوا الضَّعْفَ
 فِي الْمَصَاحِبِ رَدَّ عَنْمَا الضَّعْفَ إِلَى خَفِصَةٍ وَ
 أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ صَحِبَ يَمَانًا لِيَخْرُجَ
 وَأَمْرِي بِمَا يَرَوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ
 أَوْ مَصْحُفٍ أَنْ يُخَرِّجَ قَالَ ابْنُ يَزِيدَ فَإِذَا خَرَجَ
 حَارِجَةً بِنْتُ زَيْدٍ بِنْتُ كَابِيَةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ زَيْدَ
 بِنْتُ كَابِيَةِ قَالَ فَقَدْ تَلَا آيَةً مِنَ الْأَحْكَابِ
 حِينَ تَلَعْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَأَلْقَيْنَاهَا
 فَوَجَدْنَا هَامَةً حُذِيمَةً بَيْنَ كَابِيَةِ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٍ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ
 فَالْحَقْنَا هَا فِي مَذْرِبَتِهَا فِي الْمَصْحَفِ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا
 حَدَّثَكَ عَلَى أَنَّ عَمَّ لَمْ يَلِ الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنْ
 الْأَمْثَالِ فِي قَدَالِي بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنْ الْأَمْثَالِ قَدْ تَلَعْتُ
 بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكُنْ بَوَّاسًا لِيَوْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَوَضَعْتُهَا فِي الشَّيْبِ الطُّوْلِ مَا حَكَمْتُكَ عَلَى
 خَالِكَ قَالَ عُمَانُ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَأْتِي عَلَيْهِ الدَّمَانُ وَهُوَ تَنَزَّلُ
 عَلَيْهِ السُّورَةُ وَكَانَ الْعَدُوُّ وَكَانَ إِذَا سَرَّكَ عَلَيْهِ
 شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ فَيَتَوَلَّى صَوْتًا
 هَوَلَتْهُ الْآيَاتُ فِي الشَّعْبَةِ الْخَفِيفَةِ كَرِهَتْهَا
 كَذَا وَكَذَا فَذَا إِذَا سَرَّكَ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَتَوَلَّى

نقول تیار کریں جب عثمان نے تین قریشیوں سے کہا جب تم اور زید اور عائشہ
 کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا تلفظ لغت قریش کے مطابق
 کرو کیونکہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کاتب حضرات نے اسی
 طرح بقول تیار کریں اور اصل نسخہ جناب حفصہ کو واپس کر کے بقول مہولوں
 کے گورنروں کو بھیجیادیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منشر اور متفرق اوراق کو
 اندر آتش کر دیا جائے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے
 جناب حارثہ نے کہا کہ میرے والد کو سورہ احزاب کی ایک آیت ان صحائف
 میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کاش
 کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے سنی وہ آیت من
 المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ یہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں
 شامل کر دی (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
 عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کسی چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے سورہ انفال
 اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثالی میں سے اور سورہ برأت
 میثقیلہ دو سو آیت والی سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ
 الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے
 کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے تھے آیات قرآن
 کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں مضمون کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔
 جبکہ سورہ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ برأت
 نزول کے اعتبار سے آخری سورہ ہے اور ان دونوں کے مضمون آپس
 میں ایک دوسرے سے ملے ملتے ہیں حضور اللہ علیہ وسلم نے اپنی آیات

صَلُّوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا كَذًا
وَكَيْفًا وَكَانَتْ الْآيَةُ مِنَ آدَامَ لَمَّا سَأَلَتْ
يَا مَعْشَرَ بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي
أَرْصَانِ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْتُهِمْ قَفَا يَنْقَضُ بِهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا أَكْثَرُ
مِنْهَا قَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا قَوْمٌ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْثَرُ
سَطَرٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعُوهَا فِي
السُّبْحِ الطَّوْلِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

مقدس کے آخری دو رکعات سورہ الفال سورہ برات دونوں ایک
سورہ ہیں اس لیے دونوں کو جمع کر دیا گیا لیکن ان کی التقرادیت برقرار
رکھی اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ الفال
کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد)

کتاب الدعوات

پہلے فصل

دعاؤں کا بیان

۲۱۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ تَبِي دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً فَتَعْبَلْ كُلَّ
تَبِي دَعْوَةٍ قُلِّي احْتِمَاتُ دَعْوِي شَفَاعَةٌ لَا تُشْفِي
إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيهِ قَالُوا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ مَوْتَاتٍ
مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۱۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ مِنْكَ عَهْدًا أَنْ تُخَلِّقَ لِقَائِي
قَرِيبًا أَوْ بَعِيدًا فَإِنِّي أَدِينُ بِشَهَادَتِكَ
لَعْنَتُ جَلَدَتُكَ فَيَجْعَلَهَا لَكَ صَلَوةً وَرُكُوزَةً وَ
قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَكُنِ اللَّهُمَّ الْغَفِيرُ فَإِنَّ
يُشْفَى أَوْ يَشْفَى إِنْ شِئْتَ أَوْ يَشْفَى إِنْ شِئْتَ فَيَقْرَأُ
مُسْتَلْقَةً إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُنْكَرَ لَهُ - (رَوَاهُ الْبَغَاوِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کو خصوصیت عطا
کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسلہ میں مجاہدت کی لیکن میں نے اس دعا
کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک ہرگز نہ کر دیا ہے اب اس دعا
میں انشاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شریک نہ
کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الہی میں دعا کی خداوندائیں نے تیری بارگاہ میں
دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوندائیں لباس بشری
میں ہوں میں نے تیرے جسد بندے کو ایذا پہنچایا اس کو برا کہا اس پر لعنت
کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا
دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ
خداوند اگر تو پاب نہ ہو تو میری مغفرت فرما دے اگر تو پاب ہے تو مجھ پر رحم کر اور
تو پاب ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین نہ کرے کہ

اللہ تعالیٰ ان دعائوں کے مطابق کرتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں رہتا

۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي زَنْيًا شَقِيًّا وَتَكُنْ لِعِزِّهِمْ وَلِيَعْقِلُوا الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَى شَيْئًا إِلَّا أَخْطَاهُ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَابَّ لِلْحَبِيبِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَقْبَرِ مِنْهُ أَوْ قَطِيعَ حَرْبٍ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ قَبْلَ يَأْتِيهِ اللَّهُ مَا الْإِسْتِعْجَالُ كَانَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرْسَلْ تَجَابَّ لِي فَيَسْتَحْسِرُ مِنْ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لَا تُخَيَّرُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لَا خَيْرَ يَخِيرُ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَ الْوَيْتِ ذَلِكَ بِمِثْلِ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى الْفَرَسِ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ سَاعَةً يُنْشَأُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (رواہ مسلم) وَمَنْ دَعَا بِرَحْمَةِ ابْنِ حَبَابٍ رُبَّ دَعْوَةٍ مُنْقَلَبَةٍ فِي كِتَابِ الزُّكُوفِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوند اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے بلکہ یقین اور رغبت کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک گناہ قطع رحم اور ملحدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جب سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا اللہ کے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہوتا دیکھ کر حشاکہ کر بیٹھا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ حثین کر دیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی دس دس دعا کی قبولیت دعا کرتا ہے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مالوں اموال اور اولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی سامت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔ (مسلم) اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث میں میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے۔

دوسری فصل

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔ (راحمہ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۱۲۶ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ عِبَادَةٌ هُوَ الْعِبَادَةُ هُوَ قَدْ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

(رواہ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) (رواہ صحاح)

۲۱۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مِمَّا تَقْبَلُوهُ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْ الدُّعَاءِ (رواہ الترمذی) وَابْنُ مَلْجَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحْيَايْتُ حَدِيثًا

۲۱۲۹ وَعَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُو الْعَبْدُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَرْبِي فِي الْعَبْدِ إِلَّا التَّوْبَةُ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَدَعَيْتُكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ -

(رواہ الترمذی) وَرواہ أحمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذی في هذا أحيايت حدیثاً

۲۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو دُعَاءَ إِلَّا أَثَاءَ اللَّهِ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشَّيْءِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَرْشِهِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِيمٍ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ قَضَائِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ أَنْ يَسْأَلَ دَا فَضَّلَ الْوَجَادَؤُا أَيْقَانًا لَمُفْرَجٍ -

(رواہ الترمذی) وقال هذا أحيايت حدیثاً

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ يَقْضِبْ عَلَيْهِ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز قضا کو تبدیل نہیں کرتی اور مرکز زیادتی کا سبب ہوائے نیکی کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اسے اللہ تعالیٰ کے بند و خود پر دعا کو لازم کرلو۔

صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتاوا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرمادے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلاؤں کو رفع فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو مگر اللہ تعالیٰ پسند کرنا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت دست اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (ربائع ترمذی نے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دعا یہ ہے کہ اس سے مانیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیے کہ وہ وسعت اور فراخی کے عالم میں اللہ سے کثرت کے ساتھ طلب کرے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ قائل و لول کی دعا کو قبول نہیں کرتا (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو تمہیلوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھو اور ہاتھوں کی پشت تمہارے چہرہ کی جانب نہ ہو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھر لو ایک اور روایت جو جناب ابن عباس سے مروی ہے اس طرح ہے کہ اللہ سے ہاتھوں کے اندر دلی صبر کی طرف سے مانگو اور ہاتھوں کے بیرونی رخ سے طلب نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو یا تو ہاتھوں کو چہرے پر پھر لو۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب بھی دکریم ہے جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو غالی رہا پس کر دے۔

(ترمذی - ابوداؤد - دعوات کبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو منہ پر پھرنے سے پہلے نیچے دیکھتے۔

(ترمذی)

اللَّهُ عَلَيَّهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُنِجَةٍ لَكُمْ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَكُمْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْزِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُجَالَ الْعَاقِبَةُ.

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِندَ الشَّكَاوَةِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّحَاءِ.

(رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

۲۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ ذَانِمَةً مُؤْمِنُونَ يَا زُجَّاجَةً دَاعِمَةً أَنْ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَدَى.

(رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

(عريب)

۲۱۳۷ وَعَنْ قَالِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَكَلِّمُوهُ بِمُكَلِّمَاتِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِمُكَلِّمَاتِهَا رَفِئَ رَدَّيْهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللَّهَ بِمُكَلِّمَاتِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِمُكَلِّمَاتِهَا فَإِذَا قَرَعْتُمْ قَامَتْ سَعْوَاتُهَا بِهَا وَجُودُكُمْ.

(رواہ ابوداؤد)

۲۱۳۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكِبَ حَتَّى كَرِهَ يَسْتَجِي مِثَّ عَبْدٍ إِذَا رَقَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هَمًّا صَدْرًا.

(رواہ الترمذی و ابوداؤد والبيهقي في

الدعوات الكئيب)

۲۱۳۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِكُمْ هَمًّا حَتَّى يَسْمَعَ يَوْمًا دَجَّةً.

(رواہ الترمذی)

۲۱۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِبُ الْجَرَاحَةَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَقْرَأُ
 مَا يَزِي دَا إِلَيْكَ - (رواه أبو داود)

۲۱۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۲۳ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاؤِ لِحَاجَةٌ
 دَعْوَةُ غَائِبٍ لِحَاجَتِهِ -

وَقَالَ أَسِرْكُمَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنَسِنَا فَقَالَ
خَلِّمَهُمَا مَا يَسْرُرِي أَنَّ لِي بِهِمَا الْحُسْنَى -

(رِغَاءُ الْيَتَامَى وَالْيَتَامَى وَأَتَمَّتْ بِحُورٍ
عِشَّةً قَوْلَهُ دَلَّاسْنَا)

٢١٣٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ السَّامِعُ
حِينَ يُقُولُ دَعَاؤَ الْعَائِلِ دَعْوَةُ الْمَقْلُوبِ
يَرْقِعُهَا اللَّهُ فَوْقَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ
السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ دَعَاؤِي لَا تُصَرِّتْكَ وَلَا
تَعَذِّبْنِي - (رواه الترمذي)

۲۱۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا تُلَاقِيَنَّاهُمْ
دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمَسَاكِينِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
(رواه الترمذي في دأب ودأد دأين مملجة)

حضرت عائشہ صدیقہ دواست کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باص دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما
دیتے تھے۔ (الجراد اؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔"

وتتبعني - الوداد

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے کر فرمایا: "ہاں! ہمیں اپنی دوا میں شریک کرنا اور ہمیں زخمی نہ کرنا"۔ حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جملہ سے زیادہ اور کوئی جملہ مسرت نہیں دیتا تھا۔

(الہود اؤو لیکن صاحب قریذی نے صرف ہزیمون اکسودایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روز وادار کی دعا جو وہ انظار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ یاد لوں سے اور پسند فرمادیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی مغز و دھڑکروں کا پیا ہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو مرتد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی دعائیت لکھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

و ترمیزی - الیوداؤد - این ماجه

تیسری فصل

۲۱۳۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ بِرَبِّهِ حَتَّى يَكُونَهُ حَقٌّ
 عَلَيْهِ ثَمَنٌ ثَمَنُهُ تَعْلِيمُ إِذَا الْفَلَقُ نَادَى فِي رِوَايَةٍ
 مِنْ ثَمَانِ ثَمَانِي مَسْرُوعًا حَتَّى يَسْأَلَهُ الْيَمْلَعُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر حوائج کا تسرہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مرسلہ جناب ثابت بنانی کی روایت کو اس

حَتَّى يَسْأَلَ شَيْئًا إِذَا انْقَضَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَزِيَّ بَيْتَهُ لَا يُطَيِّرُ.

۲۱۴۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ لِصَبْعِهِ حِوَالَةً مُنْكَبِتَةً وَيَدْعُو.

۲۱۴۹ وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا دَرَعَ يَدَيْهِ مَسَمَةً وَجَمَةً يَمِينًا. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَعْلَى الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۱۵۰ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ أَنْ تَرَوْهُ يَدْعُو حَتَّى وَصَلَ يَدَيْهِ وَأَدْنَوْهُمَا وَلَا يَتَفَارَقُ أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبَعِهِ لِأُحَدٍ وَالأُخْرَى أَنَّ كَمَدَ يَدَيْكَ جَمِيعًا ذَرَفَ رَوَايَةً قَالَ وَالْأُخْرَى أَنَّ هَكَذَا دَرَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مَعًا يَمِينًا وَجَمَةً.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۵۱ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا دَرَعَ يَدَيْهِ وَأَدْنَوْهُمَا وَلَا يَتَفَارَقُ أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبَعِهِ لِأُحَدٍ وَالأُخْرَى أَنَّ كَمَدَ يَدَيْكَ جَمِيعًا ذَرَفَ رَوَايَةً قَالَ وَالْأُخْرَى أَنَّ هَكَذَا دَرَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مَعًا يَمِينًا وَجَمَةً.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامَتْ مُسْلِمَةُ يَدَيْهِ عَزَا.

طرح نقل کیا کہ نیک کی طلب بھی اللہ تعالیٰ سے کرے اور اگر کوئی کانٹروٹ جاسے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں اپنے ہاتھوں کو اتارنا پسند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نقرآنے لگتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دو ہاتھ کو غنڈہ فرماتے اور دھندیں ان کو اپنے چہرے پر بھر لیتے تھے مذکورہ بالا تینوں حدیثیں یہی سنے دعوات کبیر میں نقل کی ہیں۔

حضرت مکرر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے قریب تک اٹھاؤ۔ اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرو دعائیں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لبا کرو ایک اور دعائیت میں اس طرح ہے کہ عاجزی کرتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سینے سے اونچے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

يَدْعُوهُ لَيْسَ فِيهَا رُفْعٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَجَعُوا لَا أُعْطَاهُ
 اللَّهُ بِهَا لِيُخَذَى ثَلَاثُ أَمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ
 فَلَمَّا أَنْ يَدْعُوَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ
 مِنَ الشُّوْرِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نَذَرْنَا قَالَ اللَّهُ أَفْكَرُ
 (رَدَّاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ
 الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَهِمَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ
 وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَقَعُ وَدَعْوَةُ الْمَرْبِ حَتَّى
 يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْكَافِرِ لَا تُجِبُ يَظْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَ
 أَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ لِجَابَةِ دَعْوَةِ الْكَافِرِ يَظْهَرُ
 الْغَيْبُ -

(رَدَّاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلِمَاتِ)

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ ذِكْرُ اللَّهِ وَالتَّقَرُّبُ خَدِ اُونْدِي

پہل فصل

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ
 يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَبَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ
 الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ
 فِي مَقَامٍ عَظِيمٍ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبْرِئُ فِي طَوَافِ مَكَّةَ فَتَرَى
 جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَبَلُ دَانٍ فَقَالَ سَيَرُّوْهُ هَذَا جَبَلُ دَانٍ
 سَبَّحَ الْمَقَرَّةُ دُونَ قَالُوا وَمَا الْمَقَرَّةُ دُونَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ الدَّائِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا قَالُوا لَكُلِّ (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو
 پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر
 دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا
 فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا یا نبی قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
 مظلوم کی دعا جلد کے طور پر پوری۔ حاجی کی دعا جلد وہ حج کر کے واپس آتا
 ہے مجاہد کی دعا جلد وہ جنگ سے پیچھا یک مسلمان بھائی کی دوسرے
 مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر اپنے فرمایا ان میں جلد قبول
 ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے
 کی ہو۔

وہ جتنی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الہی کے لیے
 بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون
 اللہ ان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ
 ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا
 جلد پوری جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مغفروں پوش قدمی کر گئے صحابہ
 عرض کیا یا رسول اللہ مغفروں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ جو اللہ کو کثرت
 سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

۲۱۵۴. وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّنِي بِكَ كُورِيَّةَ وَالَّذِي لَا
يَنْ كُورِيَّةَ النَّبِيِّ وَالْمَيِّتِ -

(مفتی محمد شفیع)

۲۱۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا جَدُّكُمْ قَبْدِي
فِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذُكِرْتُمْ فَإِنْ ذُكِرْتُمْ فِي نَفْسِهِ ذُكِرْتُمْ
فِي نَفْسِي وَإِنْ ذُكِرْتُمْ فِي مَلِكٍ ذُكِرْتُمْ فِي مَلِكِي
خَيْرٌ مِنْكُمْ

(مفتی محمد شفیع)

٢١٥٨ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
قَالَهُ عَشْرًا مِثْلَهَا وَزَيْدٌ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَجَزَّاهُ سِتَّةً مِثْلَهَا أَوْ أَهْفَ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا
تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي بِشَيْءٍ آتَيْتُهُ هَدِيَّةً
وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي بِكَافٍ كَلِمَةٍ لَا يُشْرِكُ فِي
شَيْءٍ لَيْسَتْ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةٌ.

١٥٦

٢١٥٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى دِينًا
 قَعَدَ أَذُنُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَى عَشِيٍّ إِلَّا سَخِيَ
 أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَعَرَّبُ
 إِلَيَّ بِالنَّزَائِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ
 سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ
 الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَتَشَيَّ بِهَا ذَلِكَ
 مَا أَنَا إِلَّا عِطْفُكَ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لَا أُجِيبُكَ وَمَا
 تَزِدُّونِي عَنْ شَوْهَةِ أَنَا قَائِلُهُ لَسْتُ دُونِي عَنْ نَفْسِ
 الْمُؤْمِنِينَ بِكَرَّةِ الْمَوْتِ وَأَنَا أَكْرَهُ سَاوِيَةً وَلَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشخاص کی مثال جو اندھ بن جائیں گے یا اللہ کی یاد کرتے ہیں فغداں کی کسی ہے اور جو ذکر الہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

وہمق طیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عزا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہند سے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں مگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اپنے ساتھ میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر ہوتا ہوں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

مفتوح

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رب کریم کا ارشاد ہے جو شخص ایک انگلی کرے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اس کے مساوی دینا ہوں یا اس کی بخشش کر دیتا ہوں اور جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں اور جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو باقیوں کے برابر اس کی جانب سبقت کرتا ہوں اور جو میری جانب قدم بھندم آتا ہے تو میں تیزی سے اس کی جانب آتا ہوں اور جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گنا ہوں گے ساتھ آنا ہے اور اس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کنی مقدار کے مساوی بخشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ارشاد ہے جس سے میرے دوست کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور میرا سدا بہن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں مجھے سب سے پیارے فرشتے ہیں جو میں نے بنا دیے ہیں اور وہ ہمیشہ نوافل سکھادیں میرے قریب کہ حصول میں کوشاں رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو محبوب کیا اور جب میں نے اس کو محبوب بنالیا تو میں اس کی سلامت بن جاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ مستجاب اور بصارت بنتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور پھر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب مغفرت کیا ہے تو میں اس کی مغفرت

میں نے اس سے ملوایا کہ میں اس کے

الذُّنُوبِ قَرَأَا اِنَّهُمْ كَانُوا عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ اِلَى السَّمَاءِ
قَالَ رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا لِيْهِمْ مِنْ اٰيَاتٍ
جِئْتُمْ كَيْفَ تَقُولُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِندِ رَبِّنَا فِي الْاٰيَاتِ
يُسَبِّحُكَ ذَا ذِكْرٍ ذُوْكَ ذِكْرٍ وَبِهِمْ لَوْنٌ وَبِحَمْدِكَ
وَيَسُبِّحُكَ ذَا ذِكْرٍ وَمَا اَدْبَارُ اَيْسَرُ لَوْ اَنَّكَ
جِئْتُكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جِئْتِيْ قَالُوْا لَا اِنَّا رَاَيْ
كَ وَكَيْفَ تَقُوْلُ تَوَرَّأَوْا جِئْتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَعِيْذُ ذُوْكَ
كَانَ وَمِمَّا يَسْتَعِيْذُ ذُوْكَ قَالُوْا مِنْ تَارِكٍ كَانَ
وَهَلْ رَاَوْا تَارِيْكَ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ تَقُوْلُ تَوَرَّأَوْ
تَارِيْكَ قَالُوْا يَسْتَعِيْذُ ذُوْكَ قَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ قَدْ
عَفَرْتُ لَهُمْ فَاعْطِيْهُمْ مَّا سَاَلُوْا وَاجْعَلْ لَهُمْ
مِنْكَ اَسْتَبَارًا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ ذِكْرٌ
عَبْدًا خَطَا اَمَّا مَرَّةً فَجَعَلْتَ مِنْهُمْ قَوْمًا
يَقُوْلُوْنَ وَلَوْ عَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْفِيْ بِهِمْ
جَلِيْلُهُمْ.

۲۱۶۱ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ الشَّيْبَةِ الْأَسَدِيِّ
قَالَ لَبِيتُ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَظَلَةُ
قُلْتُ نَاثِقٌ حَظَلَةُ قَالَ جُعِلَ اللهُ مَا كَقَوْلِ
قُلْتُ لَنْ كُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْزِلُ نَا يَالْقَارِ وَالْجَنَّةُ كَانَا رَاَيْ عَيْنٍ قَرَأَا اَخْرَجْنَا
مِنْ عِندِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاثَنَا
الْاَزْدَ وَاجَّ وَالْاَزْدَ وَالْقَتِيْعَاتِ لَيْسَ بِنَا كَثِيْرًا قَالَ
اَبُو بَكْرٍ قَرَأَ اللهُ اِنَّا كُنَّا لَمِنْ مَحَلٍّ هَذَا قَالَتْ لَقَدْ اَنَا
وَاَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ نَاثِقٌ حَظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللهِ كُوْنُ عِنْدَكَ تَنْزِيْلُنَا يَالْقَارِ وَالْجَنَّةُ كَانَا رَاَيْ
عَيْنٍ قَرَأَا اَخْرَجْنَا مِنْ عِندِكَ عَاثَنَا الْاَزْدَ وَاجَّ وَ
الْاَزْدَ وَالْقَتِيْعَاتِ لَيْسَ بِنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

انسان سے بہت دُور تھے شبِ رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ اگر میں نے ان
کی مغفرت فرمادی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ
سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں
شامل نہیں وہ ان کے پاس کس کام سے آیا تھا اور یہ گیارہ رب تعالیٰ فلا
ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے والے بھی محروم اور سخت نہیں ہے
رہنماری لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت
سے فرشتے ذکر کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی
مجلس ملتی ہے تو وہی بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے پاؤں میں چھپا لیتے ہیں
اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان نفع دینے پھر جاتے ہیں اور
جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں
تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے مالا لکھ وہ ان کے مال سے کوئی رات
ہو تاکہ فرشتوں کو کہاں سے آ رہے ہو فرشتے فرماتے ہیں کہ ہم زمین سے تھے ان کے مال
پاس سے آ رہے ہیں جو تیری تسبیح۔ تمہیل تہمید اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول
تھے اندر سے اسے سوال تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے
کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت لنگ رہے تھے اب تعالیٰ فرماتا ہے۔ (تفسیر بر ص ۶۹)

حضرت حنظل بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری
جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دعا فرماد
اے حنظل کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حنظل تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا
بیوان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو حنظل کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہِ نبوی میں
ماضی ہوتے ہیں اور آپ ہیں دوزخ و جنت کی بابت جانتے ہیں اس وقت
ہماری حالت یہ ہوتی ہے گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب
ہم بارگاہِ نبوی سے اٹھ دھیاں میں آتے ہیں تو ہم اٹھ دھیاں زمینوں اور
باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جناب ابو بکر
نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابو بکر رضی اللہ عنہما
کی خدمت میں ماضی ہوئے میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حنظل
تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ حنظل نے عرض کیا یا رسول اللہ جب
آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ہم حنظلوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے
جاتے ہیں تو نبوی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت پر رہو جیسا کہ میرے پاس ہو رہے ہیں اور ذکر الہی میں مشغول رہتے ہو تو فرشتے تم سے بہتر ہوں اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول اللہ نے فرمایا اسے خطلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔
(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور زرو مال کے خرچ سے بھی بہترین اور اس جنگ سے بھی اچھا ہے جس میں تم نے مرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتادیں تو آپ نے فرمایا عہد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

(مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن مالک نے اس حدیث کو ابو الدرداء پر موقوف کیا ہے۔)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ شخص قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جیب تو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان ذکر الہی سے ترو۔

(احمد۔ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیب تمہارا اگر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے اس کی پشت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خوار کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر کرے تو بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْنْتُ مَعَكُمْ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِندِي وَفِي الدِّينِ كَوْنُكُمْ قَعَسَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طَرِيقِكُمْ وَفِيكُمْ يَا حَظْلَكُمُ سَاعَةً وَسَاعَةً فَكُلَّ مَرَاتٍ
(رواه مسلم)

۲۱۴۲ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ بِمَعْبُودَاتِكُمْ وَأَرْكَانِكُمْ عِندَ مَوْلَيْكُمْ وَأَرْكَانِكُمْ فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرُكُمْ قَرِينُ الْإِنْفَاقِ النَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرُكُمْ قَرِينُ الْبُخْلِ تَلَقَّوْا عَذْرُكُمْ فَتَغْزُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَصْرِفُوا أَعْنَاقَهُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكِّرُوا اللَّهَ

(رواه مالك وأحمد والترمذي وابن ماجه لا أن ما يملك وقف على أبي الدرداء)

۲۱۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْبٍ قَالَ جَاءَهُ أَعْرَابِي إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طَلَبِي لِيَمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِيَسَانِكَ رُكْبَتَيْنِ ذَكِّرَا اللَّهَ

(رواه أحمد والترمذي)

۲۱۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبَيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا وَمَا بَيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ جِلْدُ النَّارِ

(رواه الترمذي)

۲۱۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدَ الْغَدِيدِ كَرِهَ اللَّهُ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ بَرَّةٌ وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَدِينُ كَرِهَ اللَّهُ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ بَرَّةٌ

(رواہ ابو داؤد)

۲۱۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَتَّقُونَ مِنْ تَجْعَلُ لِي كُفْرًا اللَّهُ فَيُفَرِّدَ الْفَرَادَةَ إِلَّا قَامُوا عَنْ قَتْلِ جَنَاحٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ - (رواہ أحمد وأبو داؤد)

۲۱۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجْعَلُ قَوْمٌ تَجْعَلُ لِي كُفْرًا اللَّهُ فَيُفَرِّدَ الْفَرَادَةَ إِلَّا قَامُوا عَنْ قَتْلِ جَنَاحٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ - (رواہ أحمد وأبو داؤد)

۲۱۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَلَكٍ وَابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَمْرًا مَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذُكْرٍ اللَّهُ - (رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی هذا حديث قريب)

۲۱۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كُفْرَهُ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوًا لِلْقَلْبِ وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ الْقَاسِي - (رواہ الترمذی)

۲۱۷۰ وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتُ وَالسَّيِّئِينَ يَكْفُرُونَ الدَّهَبَ وَالْوَقْعَةَ كَمَا مَرَّ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْغَارِهِمْ فَقَالَ بَعْضُ أَصْغَارِهِمْ تَزَلَّتْ فِي الدَّهَبِ وَالْوَقْعَةِ كَوَيْلًا مِمَّا آتَى الْكَمَالَ حَيْثُ فَتَنَتْهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَا أَيْدٍ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيذُهُ عَلَى الْبُتَانِ - (رواہ أحمد وأبو داؤد وابن ماجہ)

(رواہ أحمد وأبو داؤد وابن ماجہ)

خسارے کی جگہ ہوگی (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں ہو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مرد و گم سے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (راحمہ ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ ایک مجلس میں بیٹھیں اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو عقل کے عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی کلام اس کے لئے بولے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں ملتا سوائے نیکی کے جو کرنے اور برائی سے روکنے اور ذکر الہی کے۔

(ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الہی سے خالی ہونا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیہ والذین یزکون الذہب الفحشہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور پاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین دولت یاد الہی ہے مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی یہی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے۔ (راحمہ ترمذی - ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۶۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجَلُكُمْ مَا لَوْ أَجَلْتُمْ لَدُنَّكُمْ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلُكُمْ إِلَّا ذَالِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلُكُمْ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَصْلَحْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَعْنَى نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ مِنْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ قَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْكُمُ خَدَّيْ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلُكُمْ هُنَا قَالُوا أَجَلُكُمْ لَدُنَّكُمْ اللَّهُ وَهَمُّكُمْ عَلَى مَا هَذَا تَالَيْسَ لَمْ يَمُوتْ رِيحُ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلُكُمْ إِلَّا ذَالِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلُكُمْ إِلَّا ذَالِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَصْلَحْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَلَكُمْ أَنَا فِي جَبَرِيلٍ فَأَخْبِرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَايِعُ بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ -

(رواہ مسلم)

۲۱۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أُمَّةٍ أَسْلَمَتْ قَدَّ كَثُرَتْ عَمَلَتْ فَأَخْبِرْنِي بِكَيْفٍ أَتَشَبَّهُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ يَسْأَلُكَ رَبُّكَ مِنْ ذُنُوبِهِ - (رواہ الترمذی و ابن ماجہ و ابن کثیر)

۲۱۶۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْحَمُ دَرَجَةً جَنَّةً اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ أَكُونُ اللَّهُ كَيْفَ يَرَادُ اللَّهُ أَكُونُ قِيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ النَّازِلِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ مَرَّ بِسَيِّفٍ فِي الْأَنْفَادِ وَالْمَشْرِقَيْنِ عَشِيَّ يَتَكَبَّرُ وَيَخْتَوِبُ وَمَا قِيْلَ اللَّهُ أَكُونُ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً (رواہ أحمد و الترمذی و ابن ماجہ و ابن کثیر)

(حدیث عربی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے کھائے ہوئے ہو تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الہی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہؓ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہؓ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کہا ہے میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ذکر الہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کس کس سوا اور کس چیز نے اکٹھا نہیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تمہیں دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل امینؑ نے اگر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ حرویل تم لوگوں پر ملا کہ تمہارے مجمع میں تم کو کتاب (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے مجھ پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتاویں جس پر میں تمکیر کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہارا زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔ (ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے اور قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری عمارتوں جاسے اور تم خون میں نہر جادو سبب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔ (احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَّرَ الشَّيْطَانُ حَاجَتَهُ عَنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ حَقَنَ دُمُوعَهُ دَسُوسًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

۲۱۴۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِظِينَ كَأَنَّهُمْ قَاتِلُ الْغَائِظِينَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِظِينَ كَأَنَّهُ خَضِرٌ فِي شَجَرٍ ثَابِتٍ فِي رِوَابِهِ قَسَمُ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءُ فِي وَسْطِ الشَّجَرَةِ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِظِينَ وَمِثْلُ مَسْحَاحٍ فِي بَيْتٍ مُطْلُوٍّ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِظِينَ يُرِيدُ اللَّهُ مُتَّحِدًا مِنَ الْجَمْعَةِ وَهُوَ سَاحٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِظِينَ يُخَفِّرُهُ يَحْدِدُهُ نَحْلٌ قَبِيحٌ وَأَعَجَمٌ وَالْقَبِيحُ بَنُو دَمَرٍ وَالْأَعَجَمُ الْبَهَائِمُ (رَوَاهُ رُوَيْدٌ)

۲۱۴۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَجْبَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۴۷ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَكَتَمْتُ فِي سَفَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَمُوتُ شَيْءٌ مَسْأَلَةٌ وَ مَسْأَلَةُ الْمَلُوبِ ذَكَرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَجْبَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم ناسل ہو جاتا ہے تو شیطان دوسرا ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے) حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کھانگے والوں کو بھانپا کر کے والا

مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ۔ ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں بزرگ اور خیر گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی دی میں اس کا خفیہ مقام دکھاتا ہے اللہ ذکر الہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخشش دیئے جاتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الہی کے (مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو کھاتا اور دلوں کو کتاب کو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور لوگوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الہی ہے سوائے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی حتیٰ اگر لڑنے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔ (یعنی دعوات کبیر)

تو یہ کہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا۔ معاف کرنے والا۔ نہایت مہربان
کائنات کا مالک۔ بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا۔ جمع کرنے
والا۔ بے پروا۔ بے پرواہ کرنے والا۔ راہ دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔
ہمیشہ رہنے والا باقی۔ کائنات کا راہ نما۔ پروردگار۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی نے دولت کبیر میں اور ترمذی
نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے
سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہارا بے نیاز
ہے تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جیسا کہ تیرا کوئی دوسرا نہیں رسول خدا
نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم
جب اس کے فوراً دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرمادیتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے
ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز بڑھ رہا
تھے نماز کے بعد اترنے دعا میں کہا خداوند اس تجھ سے طلب کرتا ہوں
کہ تیرا تمام قہر نفوس کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات
مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری
ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اسے زندہ اور مگر مری کرنے والے
میں تیرے سامنے دست بردار ہوں رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے
اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے واسطے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے
جب اس کے واسطے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جیسا
حضرت ابوداؤد یزیدی نے روایت کیا ہے حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والکلم
الاولہ لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت
الم اللہ لا الہ الا اللہ العلی القیوم ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

رَبُّ الشَّارِبِ الْمُسْتَقِيمِ الْعَفْوُ الرَّدُّ ذُو
مَالِكَ الْمَمْلُوكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
الْمُعِطُ الْجَائِمَةُ الْغَنِيُّ الْمُغْنَى الْعَارِمُ
الْمُقَادِرُ الْقَافِ الْمُسَوِّرُ الْهَادِي السَّيِّدُ
الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّحِيمُ الْقَبُورُ۔

(رداء المؤمنین فی ذالک) یعنی فی الذخائر الکبریٰ
ذکر الیقین فی ہذا احادیث قریبہ)

۲۱۸۱ وَعَنْ بَرِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْعَزِيدُ الْغَنِيُّ
كَفَّ يَدَكَ وَكَفَّ يَدَكَ وَكَفَّ يَدَكَ كَفَّ يَدَكَ كَفَّ يَدَكَ
فَقَالَ اللَّهُ يَا سُبُّوحٌ الْعَظِيمُ الْغَنِيُّ إِذَا
سُئِلَ بِمِ آخِلِي وَذَلِكَ دُعَاؤُكُمْ بِمِ أَحَبَّ۔

(رداء المؤمنین فی ذالک)

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ الْمَنَّانُ بَيِّنَةُ الْمَسْئُورِ وَالْإِنْفِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاؤُ اللَّهِ
يَا سُبُّوحٌ الْعَظِيمُ الْغَنِيُّ إِذَا دُعِيَ بِمِ أَحَبَّ وَ
سُئِلَ بِمِ آخِلِي۔ (رداء المؤمنین فی ذالک) دُعَاؤُكُمْ
الْمَسْأَلَةُ دَابْنُ مَاجَةٍ

۲۱۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ بِشَيْءٍ يَزِيدِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْعَظِيمُ فِي هَاتَيْنِ
الْآيَتَيْنِ وَلَا تَكْفُرُ لَهُ وَاحِدٌ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

(رداء المؤمنین فی ذالک) دَابْنُ مَاجَةٍ وَالْإِنْفِ

۲۱۸۴ وَ عَنِ سَعْدِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَهُ يَدُ عَزْمٍ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ .

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے اُن الفاظ میں تھی خداوند اتیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو چڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(راحمہ بن مرقی)

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عَشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْقَوْلُ هَذَا مُرَادٌ قَالَ بَلَى مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَسِمُ يَقْرَأُ نِصْفَهُ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدُ عَوْفٍ فَإِنَّ اللَّهَ فَجَأَ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ يَا سَمِيعُ الْإِنِّي إِذَا أَسْئَلُ بِكَ أَعْطَيْتَنِي كَذًا أَوْ بِيَّ أَجَابَ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي أَنْتَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ صِدِّيقٌ حَتَّى تَقِيَّ بِحَبِيبِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص دیکھو تو انہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا انہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بريدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابو موسیٰ معروفہ دعا پڑھا اور ان الفاظ میں دعا کی خداوند اس کو ای دیتا ہوں کہ تو معبود ہے میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے نہ کسی کو پیدا نہ تو جنا گیا نہ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو کیا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو موسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگنے والا ہمیشہ پایا جاتا ہے اور اس کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتا دوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تمہیں نے سب سے پہلے جناب ابو موسیٰ کو یہ بات سنائی، انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(ریزقی)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح تحمید تہلیل و تکبیر کے ثواب

پہل فصل

۲۱۸۸ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّكْلَامِ أَدْبَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ذَكَرْتُ رَوَايَةَ أَحَبُّ التَّكْلَامِ لِي اللَّهُ أَرْبَعَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمْ بَدَأْتَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآنَ أَتَوَّلُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا وَفَلَّ زَيْدُ الْبَحْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَبِجَمْدِهِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ تَوْرًا لِقِيَامِهِ يَأْتِيهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ وَمَنْ قَالَ وَمَنْ قَالَ وَرَأَى عَلَيْهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَمَّتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى الْبَشَرِ تَقِيْلَتَانِ فِي الْآخِرَتَيْنِ تَوْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے یہ ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ تہلیل و تکبیر اور دوسری روایت کے مطابق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی نضر کی بات نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح و تحمید تہلیل و تکبیر کتنا اچھے کلمے ہیں کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ و الحمد للہ

میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سوا گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام تک کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور وہ کسی کامل اس پر مہینے طالع کے مل سے فوقیت حاصل ذکر کے کام کر سوائے اس شخص کے جس نے ان کلمات کی بکریٹھا ہو۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز دی مجھے کہنا شروع کرے گا تو سرگاہنے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو تم ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو میری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو وسیع و بعیر ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تو تم سے تمہاری سواروں کی گردن کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہے راوی حدیث فرماتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے ملاں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھی اس وقت سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع نہ کر دوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور مجھے اس سے آگاہ فرما دیں تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(مستحق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم و بحمدہ پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے جب صبح کرتے ہیں تو فرشتہ اُترتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرے۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تہذیبوں یا اذکار میں سے افضل ترین

عَشْرًا قَابَ دُرِّهِمْ لَهُ مَا فِي سَمَوَاتٍ وَ مَرِجَاتٍ
عَنْهُ مَا فِي سَمَوَاتٍ وَ مَرِجَاتٍ وَ كَانَتْ لَهُ حُجْرًا وَ مَرِجَاتٍ
الشَّيْطَانِ يَدْرُسُهُ وَ الْإِنِّ مَعَهُ يُسْمِي وَ لَوْ بَيِّنَاتٍ
أَحَدًا يَأْتِيهِمْ وَ مَعَهُ حَافَّةٌ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ
مِنْهُ (مستحق علیہ)

۲۱۹۵ وَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ
النَّاسُ يَجْعَلُونَ بِالنَّكِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ
لَأَنْتُمْ لَا تَدْرُونَ أَصَحَّ وَلَا خَارِبًا لَأَنْتُمْ تَدْرُونَ
سَمِعْتُمْ أَهْلَ بَيْتِي وَ هُوَ مَعَكُمْ وَ الَّذِي تَدْعُونَ
أَقْدَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ قَدْ عَنِيَ رَأْسُكُمْ قَالُوا
أَبُو مُوسَى وَ أَنَا خَلَقْنَا أَهْلًا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللهِ فِي كَيْفٍ فَقَالَ يَا عَمِيَّةُ اللَّهُ ابْتَ
كَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَيْفٍ تَرْتُ كُنُوزَ الْجَنَّةِ قُلْتُ
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
(مستحق علیہ)

۲۱۹۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ
يَحْمَدُهُ عُدَّتْ لَهُ نَفْسُهُ فِي الْجَنَّةِ
(رداء القرمی)

۲۱۹۶ وَ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ مُنِيذِرًا مَكَادُ
يُنَادِي سُبْحًا الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ -
(رداء القرمی)

۲۱۹۸ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّوَكُّلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَفْضَلُ

ذکر اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الشُّكْرُ مَا شَكَرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ لَا يَحْمَدُهُ -

۲۲۰۰ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلُّ مَنْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي الشُّكْرِ وَالصَّلَاةِ -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَذْكُرَكَ بِهِ فَقَالَ يَا مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ ثَلَاثُ عِبَادِكَ يَعْمَلُونَ هَذَا الرَّسْمَ أَوْ يَدْعُونَ شَيْئًا تَعْصِيهِ بِهِ فَإِنْ يَأْتُواكَ مِنَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ دَعَائِرُهُنَّ عَجْرِي دَ الْكَرْمَيْنِ الشَّجَرَةُ وَضَعْنَ فِي كَفِّهِ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ فِي كَفِّهِ ثَلَاثُ يَهْتَدِي دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ

(رَدَّاهُ فِي تَرْجُومَةِ الشُّكْرِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَدَّ قَبْ رُجْبُهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَنَا أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي فِي وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ فَإِنْ كَانَ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يُقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرْغَبِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں لایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور سہولت میں اللہ کی حمد کرتے رہیں۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو بعض نے شعب الایمان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا تمہارا دعا مجھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام ہر روز وحدانیت کا ذکر کر ولا الہ الا اللہ کو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتائیجے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر ساتوں آسمان اور چاروں طرف کے آباد کرنے والے میں یعنی بسنے والے میں اور ساتوں زمینوں پر آباد کرنے والے میں ایک پہلے میں رکھے جائیں اور دوسرے پہلے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلا دوسرے پہلے در آباد کاروں

حضرات ابوسعید و ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب کا اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کتاب کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں لکھتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق ستائش اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیے ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے بچنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری اطاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے بچتا ہوں

۴۴ ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہماری میں یہ کلمات کہے اور اس کو موت آگئی تو اس کو آگ نہ جلانے کی و ترمذی ابن ماجہ

٢٢٠٣ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَقْنَسٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ
 ١٨ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا
 نَوْرٌ أَوْحَشَى نَسِيمُهُمْ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ
 أَكْبَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ
 مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَرُسُخُنَ اللَّهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي
 الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ
 اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ قَالَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا كَوْنٌ وَلَا فَزَعَةٌ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ
 ذَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
 هَذَا أَحْسَنُ مَا عَرِيفٌ)

٢٢٠٣٧ وَكَانَ عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 ١٩ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ
 اللَّهَ مِائَةً بِالنَّدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَبَّرَ
 مِائَةَ حَبَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالنَّدَاةِ وَمِائَةً
 بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ قَرِيبٍ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَمَنْ هَدَى اللَّهُ مِائَةً بِالنَّدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ
 كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ ذُلْدِ اسْمُوحِيلَ
 وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالنَّدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ
 كَهَيِّئَةٍ فِي ذَلِكَ الْمَعِيرِ أَحَدًا يَكْتُمُ سَمَاءًا أَوْ
 يَهْرَأَ مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 عَرَبِيٌّ)

٢٢٠٥ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ نِعْمَتُ السَّمِيعَانِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ سَلَاكَ دَلَالُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ كَمَا حَبَابُ
 دُونَ الْمَوْحَلِيِّ تَخْلُصُ إِلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
 قَالَ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِإِسْنَادٍ
 بِالْقَوِيِّ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
۲۱

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک خانوں کے پاس گیا تو وہ ان کے سامنے بھوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو بہتر یا اس سے آسان ہو وہ تسبیح یہ ہے اللہ رب العالمین کے لیے تسبیح ہے آسمان میں پیدا شدہ اشیاء کے مطابق یا زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح چنان دو نوں زمین و آسمان کے درمیان اشیاء کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان چیزوں کے مطابق جن کی ان سے تخلیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان کے مطابق اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان کے مطابق وہ انبی شان کے مطابق وہی تحول فرماتا ہے اور اپنی شان کے

حضرت عمرو بن تغلبہ اپنے والد اور وہ لکھواد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گویا اس نے سو حج کیے ہیں اور جو شخص صبح و شام اللہ کی حمد کرتا ہے گویا وہ اللہ کی راہی سو گھوڑے غیرات کرتا ہے اور جو شخص صبح و شام لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے سونے والوں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح و شام اللہ کی تکبیر بلند کی اس کے برابر کسی کو سوائے اس شخص کے جس کے تکبیر بلند کی ہو ثواب نہ ملے گا یا اس سے زیادہ عزت اللہ اکبر کہا ہو در جامع صبح و شام نہ پڑھنے سے حدیث کو غریب کہا ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تصبیح میرا ان عدل کا نصف وزن رکھتی ہیں اور تحفہ میں وزن کو مکمل کر دیتی ہے اور تمہیں دلا اللہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے عجاibat کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ بندہ بارگاہ الہی میں رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ (جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے
آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل
کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی
نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی
تو انہوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا
اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور نازخیز ہے اور سطح ہے وہاں
کاپانی میٹھا ہے اور اس میں شجرہ کادی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ والہ کبیر ہے۔

جامع ترمذی نے فرمایا اس سند کے لحاظ سے یہ حدیث
غریب ہے۔)

باب کبیرہ یعنی اللہ عنہا جو مجرات میں سے ہیں روایت کرتی
ہیں کہ ہم سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان
الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انہیں انگلیوں پر شمار کرو
کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور تم ان سے
غافل نہ رہو ورنہ رحمت الہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔
(ترمذی۔ الہدایۃ)

تیسری فصل

حضرت محمد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے
رسول خدا ﷺ سے اگر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں
جس کو میں کتابوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ و مدۃ لا شریک للہ
اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ اور سبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العزیز العظیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ
کی تعریف و توصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ
کلمات پڑھا کرو اللھم اغفر لی ورحمتی و اہدنی وارزقنی دعا فی راوی
فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے دعائی فرمایا یا نہیں۔
(مسلم)

اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ مخلصاً
قط لا فیحت لہ ابواب السماء حتی یغنی راک
العرش ما احسب الکبار۔

(رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب)

۲۲۰۶ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیفت ابراہیم لیلة اسری لی
فقال یا محمد اقد امتاک صبی السلام واخبرهم
ان الجنة طيبة التربة عذبة السماء وانها
قیعان وان فیها سہا سہان اللہ والحمد للہ ولا
لا الہ الا اللہ والہ اکبر۔

(رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن)

غریب استادار۔

۲۲۰۸ وعن یحییٰ وہ کانت من المہجول قال
قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنک کن
یا تسبیح والتہلیل والتقدیس واعوذات
یا لا حول فی انہن مشرکات مستطعات ولا
تغفلن فتنین الرحمة۔

(رواہ الترمذی واکبر داؤد)

۲۲۰۹ عن سعید بن ابی وقاص قال جاء امرأ
ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی بنی
کلاماً اقره قال قل لا الہ الا اللہ وحده لا شریک
لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان
اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العزیز العظیم قال فہو لا یلحق لی فی فانی فقال
قل اللھم اغفر لی وارحمہ فی وارحمہ فی وارحمہ فی
ارحمہ فی وارحمہ فی شاک السراوی فی
عافی فی۔
(رواہ مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے بھڑنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی سے بندہ کے گناہ ایسے ہی بھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے بھڑتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت کھول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ ماوی مدیث جناب کھول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ دلا منجا من اللہ الا الیہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے سترزد واز سے دور فرما دیتا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے دجائع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب کھول کی سماعت حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تلو سے چاروں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ غم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسا کلمہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے ہے کیا ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ شکر ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ اعلا ہے اور اللہ اکبر کا اجرا سحان اور زمین کے درمیان خلا کو پر کرتا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(رفیق)

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلَى شَجَرَةٍ قَائِمَةً الدُّرِّيَّ فَقَرَّبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَعُوا الدُّرِّيَّ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَكَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ نَسَاقُطُ دُثُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَسَاقُطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۱۱ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِي لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَوْلُهُمَا مِنْ كَثَرِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ لَمَنْ قَالَ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنَجًا مِنَ اللَّهِ إِلَّا بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَسَفَ اللَّهُ عَنْهُ سُبُوحِينَ بَابًا مِنَ الطُّرُقِ أَذْكَهَا الْفَقْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَهُ يَسَمَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔)

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْعَوْنَ دَائِمًا أَيْسَرُهَا اللَّهُ۔

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْنَيْتُ عَلَى تَحِيَّةٍ مِنْ تَحِيَّةِ الْعَرَشِ مِنْ كَثَرِ الْجَنَّةِ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَنَ عِبْدِي وَأَسْكَنَ رِزْقَهُمَا النَّبِيُّ فِي الْقَعَوَاتِ الْكُبَرَى۔

۲۲۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْعَلَّاهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ تَمَلَّكًا مابين السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلا إِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَنَ وَأَسْكَنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

توبہ واستغفار کا بیان

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

پہلی فصل

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأُّوا إِلَيَّ لَا تَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَالْكَوْبُ الْيَمِينُ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً -

(رواہ البخاری)

۲۲۱۶ وَعَنْ الْأَعْمَشِ السَّهْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَانُ عَلَى قَلْبِي قَدَافٌ لَا تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ -

(رداءہ مسلک)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُؤْخِرُونَ إِلَيَّ اللَّهُ قَرَأْتُ آسْرَبَ الْيَمِينِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ -

(رداءہ مسلک)

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا يَرْوِي عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي خَشِيتُ الظُّلُمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُكُمْ بَيْنَكُمْ مَعْرُومًا فَلَا تَطْلُبُوا يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ مَتَى إِلَّا مِنْ هَدِيَّةٍ فَمَا سَأَلْتُمْ فِي أَهْلِكُمْ يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ حَافِظَةً إِلَّا مَنْ أَطَاعَنِي فَاسْتَظْهِرُونِي أَطَاعَتَكُمْ يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ عَالِيَةً إِلَّا مَنْ كَسَبَتْهُ فَاسْتَظْهِرُونِي أَكْسَبَكُمْ يَا عِبَادِي لَسْتُ كُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَظْهِرُونِي أَغْفِرْكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا مَسْرُوعِي تَقْصُرُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَرَأَيْتُ أَزْكَكُمْ وَأَحْسَنَكُمْ وَذَلَّكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ كَانُوا عَلَى اللَّهِ قَلْبٌ رَجُلِي وَرَجُلِي وَمَنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندک قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں استغفار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت اعمر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر حجابات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت اعمر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ ہمیشہ کسی کے بارے میں فرمایا یا رب کریم فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر میں کو میں ہدایت سے نوازوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر میں کو میں غذا عراجم کروں لہذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو لکھاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو مگر میں کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کو گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور مجھے نفع دے سکتے ہو اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب پہلا اور سب آخری انسان

فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا بَعْدِي تَوَّانَ أَذْنُكَ وَأَخَذَكَ وَ
 لَأَسْأَلَنَّ رَحِمَتَكَ كَمَا نَزَلَ عَنِّي أَفْجِرَ قَلْبٍ رَجُلٍ قَلْبِي
 وَمِنْكَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا بَعْدِي
 تَوَّانَ أَذْنُكَ وَأَخَذَكَ وَلَا أَسْأَلَنَّ رَحِمَتَكَ
 قَامُوا فِي صَوْبِي قَاحِدًا فَكَأَنِّي قَاغِيَتُ كُلِّ
 لَأَسْأَلَنَّ رَحِمَتَكَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي
 إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحِيرُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا بَعْدِي
 لَأَسْأَلَنَّ رَحِمَتَكَ أَحْيِيَهَا عَلَيَّ لَوْ أَنَّكَ
 رَأَيْتَ مَا كَسَنَ وَجْهَكَ فَكَيْفَ كَسَنَ اللَّهُ وَجْهَكَ
 وَجْهًا غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَكُونُ إِلَّا نَفْسُهُ

(رواہ مسلم)

۲۲۱۹. وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ
 رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ
 يَسْأَلُ قَاتِي رَأْسًا فَكَانَ أَكْثَرُ تَرْبَةٍ قَالَ لَوْ
 قَتَلْتَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَيُّتِ قَدِيحَةٍ كُنَا
 وَكُنَا فَادْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِسَدْرِهِ نَحْوَهَا
 فَاحْتَضَمَتْ فِيهِ مَذْيَكُهُ الْتَزَحَمَتْ وَمَلَّيْكَةُ
 الْعَذَابِ فَادْوَى اللَّهُ إِلَى هُنَا أَنْ تَعْرِفِي قَدَالِ
 هُنَا أَنْ تَعْرِفِي فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجِدَا إِلَى
 هُنَا أَقْرَبَ بِشَرِّ قَعْفَرٍ لَهُ - (متفق عليه)

۲۲۲۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَلِمَةٌ تُدْنِي
 لَدَى اللَّهِ بِكُمْ وَتُبَاعِدُ بَيْنَكُمْ وَمِنْهُمْ قِيْسُكُمْ
 اللَّهُ قِيْعُكُمْ لَهُمْ

(رواہ مسلم)

۲۲۲۱. وَعَنْ أَبِي مُوَيْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالْذَّيْلِ لِيُؤْتِيَ
 مِسْكِيْنُ الدُّنْيَا وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالْأَيْمَانِ لِيُؤْتِيَ مِسْكِيْنُ

اور تمام انس و جن اگر قلب خاشع کے ساتھ آئیں تو کوئی بھی میرے ملک
 میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اسے میرے بندو! اگر تم مارا پہلا اور آخری یا
 تمام جن و انس مل کر برسے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان
 کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اسے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے
 انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ انگلیں اور کچھ دریا
 کریں تو میں ان کے سوالات کو پورا کروں گا اور اس سے میرے خزانہ
 میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ سولی کو دریا
 میں گویا جاسے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں
 اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا
 شکر ادا کرنا چاہئے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس
 پر ملامت کرنی چاہیے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا
 پھر وہ توبہ کے لیے دھرم دار پھر ایسا لکھ کر وہ ایک ماہ کے پاس آیا اور
 اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو وہ اپنے
 گناہوں میں اس نے ماہ کے بارے میں اس قاتل نے پھر ایک شخص
 سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن
 راستہ میں ہی اس کو موت آگئی لیکن اس کا مناسی گاؤں کی طرف تھا اب موت
 اور عذاب کا فرشتہ آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالیٰ ایک سنی کو مکرم دیا کہ
 اس شخص سے قریب ہو جاؤ اور دوسری سنی سے کہہ کہ تو اس سے وعدہ ہو جا
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا اس ذات اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم انھیں
 گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لاے گا جو تم کو لے کر
 اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ
 کرنے والا توبہ کرے اسی طرح دن کو دست قدرت دراز کرتا ہے تاکہ

۲۲۲۲ عَنْ جُنْدُبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ تَجْلَا قَالَ اللَّهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ يُغْفِرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذَاكَ عَلَى يَدَيْهِ عَلَى أَنْ لَا آخِذُ لِمَنْ كَفَرَ كَذِبًا فَدَعَا غُفْرَتُ لِمَنْ كَفَرَ وَاجْتَبَيْتُ عَنْكَ أَذْنًا قَالَ دَرَدَاهُ مُشَرِّفٌ ۲۲۲۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَرْسِيَّةِ قَالَتْ تَعْمَلُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَكَ الْإِلَهَ لَا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَدَعَاكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيْكَ وَأَبُوءُ بِدَانِيَّتِي فَاعْفُ عَنِّي يَا ذَا الْكَرَمِ الْغَفِيرِ لَا تُؤَيِّدْ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ الْمَوْتِ مَوْفِقًا يَنْهَاهُمَا عَنْ مَوْتٍ مِنْ تَوْبَةٍ قَبْلَ أَنْ يُمَيِّتَهُ فَهُوَ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ قَالَهُمَا قَبْلَ أَنْ يُصَيِّمَهُ فَهُوَ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن رب کریم نے فرمایا ہے کہ فلاں شخص نے توبہ کی تو اس کی مغفرت کر دی۔ حضرت عطاء بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوند! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عداور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری ہی ہوتی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں یہی طریقہ اسلام نے فرمایا اگر ان الفاظ میں یقین کامل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن تمام گناہ فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ لَكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غُفْرَتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِي بَيْتِكَ وَلَا آثَابِي يَا ابْنَ آدَمَ تَوْبَتَكَ ذُنُوبُكَ عَنَّا الْكَافِرُ ثُمَّ اسْتَغْفِرْتَنِي غُفْرَتُ لَكَ وَلَا آثَابِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَوْبَتَنِي بِغُرَابٍ الْأَرْضُ خَطَايَا ثُمَّ تَوْبَتَنِي لَا تُشْرِكُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَكُنْكَ يَقْرَأُهَا مَغْفِرَةٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَدَرَدَاهُ أَحْسَنُ دَعَايَ عَنِ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے جیب بھی پکارا اور مجھ سے رجوع بھی کیا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھ سے اس کی پرواہ نہیں ہے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بدلنا ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں را احمد لیکن دوسری نے اس حدیث کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا۔

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ کعبہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

۲۲۲۹ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَفَا عَنِّي

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَلَّى عَصِيَّةً فَلَمْ يَتُوبْ، فَكَانَ أَهْلُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَنَبَّهُونَ بِصَوْتِهَا. (رواه في شرح الشفا)
۲۲۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ الرَّسُولَ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَهْرًا وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ عَذَابًا وَكَانَ قَدَرُهُ قَدَرُ مَنْ كَذَبَ

لَا يَخْتَصِبُ - (رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه)

۲۲۲۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ الْوَصَّيْتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَ مِنَ اسْتَعْصَامٍ وَأَنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً -

(رواه الترمذي وأبو داود)

۲۲۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَفْسٍ أَوْفَتْ بِمَا رَزَقَتْهَا مِنْ أَنْعَامِ اللَّهِ ذَكَرَتْهُ فَإِنَّهَا تَبْكُ. (رواه الترمذي وابن ماجه والدارقطني)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ التَّوَّابُ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ تَكْتُمُهُ سَوْآتُهُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صَدَّقَ قَلْبُهُ ذَلِكَ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبُهُ فَذَلِكَ الْيَوْمُ التَّوَّابُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ تَرَانِ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)
۲۲۲۴ وَقَالَ التَّوَّابُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ مَصْنُوعٍ

۲۲۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ التَّوَّابُ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ تَكْتُمُهُ سَوْآتُهُ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صَدَّقَ قَلْبُهُ فَذَلِكَ الْيَوْمُ التَّوَّابُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ تَرَانِ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)

۲۲۲۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ التَّوَّابُ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ تَكْتُمُهُ سَوْآتُهُ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صَدَّقَ قَلْبُهُ فَذَلِكَ الْيَوْمُ التَّوَّابُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ تَرَانِ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)

کی مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ) ابن عباس ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا طریقہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو اور اس کی مغفرت ہو جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی - ابن ماجہ - دارقطنی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ رنگ ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان کے دلوں کے اعمال نے ان کے قلوب کو رنگ آلود کر دیا ہے۔

راحمہ ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ سانس کا پڑا اور باقی رہتا ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ نہ دھواں ان کے جسموں میں ہے ہسکا تا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

وَأَرْتَقَا مَكَانِي لَا أَرَانِي أَغْفِرُ لَهُمَا مَا اسْتَغْفَرُوا مِنِّي
(رواہ احمد)

۲۲۳۴ وَ عَنْ صُلْوَانَ بْنِ عَتَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۲۳
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى جَعَلَ
بِالْمَغْرِبِ نَابَا عَزْمُهُ مَسِيرُهُ سَبْعِينَ عَامًا لَمْ يُتَوَدَّ
لَا يُعْلَقْ مَا لَهُ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَ قَالَ كَوَلِّ
اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ -

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

۲۲۳۵ وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۳
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ
الشَّرِيَّةُ وَلَا تَنْقُطَ الشَّرِيَّةُ حَتَّى تَنْقُطَ الشَّيْءُ مِنْ
مُخْرِجِهَا - (رواہ احمد و ابوداؤد و الداریمی)

۲۲۳۶ وَ عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۳
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَهَجٍّ لَأَسْرَأَيْنِ
مُنْعَا بَيْنَ أَحَدَهُمَا مِجْرَدٌ فِي الْعِيَادَةِ وَالْأَخَرُ
يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ
فَيَقُولُ خَلِّني وَرَبِّي حَتَّى وَجِدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ
إِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّني وَرَبِّي أَبِيتُ
عَلَى رُكْبَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا
يُكَفِّرُكَ الْجَنَّةُ قَبِيعَتِ اللَّهِ الْيَوْمَ مَا مَلَكَكَ قَبِيعُ
أَرْضِ أَحْمَدَ فَأَجْمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَ قَالَ لِلْأَخَرِ اسْتَغْلِبْهُ أَنْ
تُحْلِلَهُ عَلَى عِيْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَأْتِي فَقَالَ
ادْعُوا بِهِ إِلَى التَّائِبِ

(رواہ احمد)

۲۲۳۷ وَ عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
۲۵
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ
الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَتِي

عزت و جمال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک اس کی مغفرت
کہ تائبوں کا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)
حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لہائی
ستیریں کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب طلع ہونے تک کھلا رہے
گا اور یہ کلام الہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب یرحمکم کی جانب سے اس
دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایران سے مشرف
نہ ہوا ہو گا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہجرت
توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہو گی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت
تک ہے جب تک کہ سورج مغرب طلع نہ ہو۔
(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی
میں دو دوست تھے جن میں سے ایک توبہ عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار
مابدا اپنے دوست سے کہتا کہ تو گناہ کم کرے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار
کے ساتھ پھیر دے ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو
ہمت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے
مال پر ہے دے گیا تو میرا گناہ ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم
اللہ تعالیٰ ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا اور مجھے جنت میں داخل نہیں
کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں
نے ان دونوں کو اسرار کو قبض کر لیا جبکہ دونوں نے بارگاہ الہی میں
ہمیش ہوئے تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے
جنت میں داخل ہو یا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے
محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا
فرشتوں اس بندے کو دو زنجیریں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ رسول
اللہ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ
بندہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا

اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِيْنَ -

(رواہ احمد والترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ يَقُولُ بَدَلٌ يَقْرَأُ -

۲۲۳۰ وَ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللّٰهُمَّ

۲۲۹ قَالِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرَ

اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ بِنَاوَدَايَ عَبْدِي لَكَ لَا اَسْتَعِيْزُ

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيْحٌ عَرِيبٌ)

۲۲۳۱ وَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۲۹ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا عِبَادِيْ كُنْكُمْ

مَقَالًا اِلَّا مَنْ هَدَيْتُمْ فَسَلُوْنِي الْهُدٰی اَحْيَاكُمْ وَ

مُتْلِكُمْ فَخَرِّا اِلَّا مَنْ اَعْيَيْتُمْ فَسَلُوْنِي اَسْرٰتِكُمْ

وَمُتْلِكُمْ مِنْ اِيَّيْكَ اِلَّا مَنْ عَايَيْتُمْ فَكُنْ عَلَيْهِمْ وَنُكْرًا

اِنَّ دُوْدًا رَوٰى عَنْهُ النَّبِيُّ وَ قَالَ سَمِعْتُ فِي غَفَرَتِ

لَهُ وَلَا اَبَايَ وَلَا وَاَنَ اَوْ لَكُمْ وَ اَخْرَجَكُمْ وَ حَيَّكُمْ وَ

مَيِّتَكُمْ وَ رَطَبَكُمْ وَ دِيَارَكُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی

قَلْبٍ عَسٰی يَنْتَ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَامَ

بَعُوْثٍ وَلَا وَاَنَ اَوْ لَكُمْ وَ اَخْرَجَكُمْ وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ

وَ رَطَبَكُمْ وَ دِيَارَكُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی قَلْبٍ عَسٰی

يَنْتَ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَامَ يَنْتَ

وَلَا وَاَنَ اَوْ لَكُمْ وَ اَخْرَجَكُمْ وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ رَطَبَكُمْ

وَ دِيَارَكُمْ اَجْمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ ذٰلِكَ فَسَالُ كُنْ

اِنْسَانٍ يَنْتَ مَا بَلَغْتَ اُمِّيَّتَكَ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ

سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا كُو

اَنَّ اَعَدَّكُمْ مَتَرًا لِيَجْرِيَ فَمَنْ يَبُوْا اِيْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا

ذٰلِكَ يَا قِيْ جَوَادُ مَا جِدَّ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَايَ

كَلَامًا رَعَدًا اِيْ كَلَامًا اِسْمًا اَمْرِيْ لِيَسْمَعَ اِذَا اَرَدْتُ

اَنْ اَقُوْلَ لَكَ كُنْ فَيَكُوْنُ -

(رواہ احمد والترمذی و ابْنُ مَاجَهَ)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرماتے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے

راحمہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب

شرح السنہ تلاوت کی بجائے بقول کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللہم

بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوند اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو کون

کبیرہ معاف فرماتا ہے وہ کونسا بندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ

ہو اور جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا یا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بند تم میرے سب گناہوں کو

جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں اللہ تم مجھ سے ہدایت طلب کر دے میں تم کو

راہ دکھاؤں گا اور تم میرے سب فقیر ہو کر جس کو میں غنی کروں، مجھ سے مالگو

میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عافیت

عطا کروں میں تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا

ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری

ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے (بندوں میں سے) الگے اور پچھلے زندہ اور

مردہ۔ تراور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں

تو میرے ملک و اقتدار میں ایک پتھر کے پرکے برابر ہیں اضافہ کر سکیں

گے اور اگر تمہارے الگے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک و تر میرے

شفیٰ بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار سے

بیک پھر کے پرکے برابر نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے الگے پچھلے زندہ اور

مردے خشک و تر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو ان کی خواہش

کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس

طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سوئی کو ڈالے تو اس کے سرے

میں جتنا پانی لگے گا وہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور بھرا دوں اور

وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور

میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں

تو میں کہتا ہوں ہو یا تو وہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔

(راحمہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۲۲ وَعَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۲۸ أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا أَهْلُ الشَّعْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالُوا قَالُوا
 رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أَلْفَى كَمَنْ أَلْفَى قَالُوا أَهْلُ أَنْ
 أَلْفَى كَذَلِكَ

(دُءَاهُ التَّوْبَةِ فِي دَابِئِ مَا حَاجَهُ وَاللَّهِ أَعْلَمُ)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ إِنَّ كُنَّا لَنَعْبُدُ رَسُولَ اللَّهِ
 ۲۹ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي
 وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ يَا أَمَّةَ مَكَّةَ

(دُءَاهُ أَحْمَدُ فِي التَّوْبَةِ فِي دَابِئِ مَا حَاجَهُ)

۲۲۲۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ
 ۳۰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَبِيبِ بْنِ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
 الْقَيُّومُ وَالرُّبُّ الْبَاقِي غُفِرَ لَهُ وَلَنْ كَانَ قَدَرُ
 مِنَ الرَّحْمَنِ (دُءَاهُ التَّوْبَةِ فِي دَابِئِ مَا حَاجَهُ لِكَيْفَتِهِ
 عَنْ أَبِي دَاوُدَ هِلَالِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ فِي
 هَذَا الْحَدِيثِ غَرِيبٌ)

حضرت انسؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے
 یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ نبی کریمؐ فرماتا ہے میری شان کے مطابق یہ ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں
 اور جس کے دل میں میری غیبت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی
 مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ
 کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کہ رُبُّكَ رَبُّكَ یَا رَبُّكَ یَا رَبُّكَ کہتے تھے
 آپؐ کہتے: خداوند میری توبہ کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ یہ شک تو
 توبہ کو قبول فرمائے والا اور مغفرت فرمائے والا ہے (راحد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ہلال بن یسارؓ بن زید جو رسول خداؐ کے آزاد کردہ غلام
 ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو داود اجماع سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا: جس نے یہ کلمات
 کہے ہیں اس سب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی
 معبود نہیں جس کی ذات حیی و قیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی
 مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہو یا یہی کہوں
 زہور صاحب ابوداؤد نے ہلال کی بھانجے ہلال نام کہا ہے جبکہ جامع
 ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۲۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۳۱ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ
 لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ قِيْلَ يَأْتِيكَ أَتَى فِي هَذِهِ
 قِيْلَ يَأْتِيكَ فَارْتَدَّ لَكَ

(دُءَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند
 فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کتاب ہے یہ درجہ مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم
 فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت میرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے
 (احمد)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی
 ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے
 برپا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی
 ہے تو وہ اس کو دنیا و ما فیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک مدد کرے

۲۲۲۶ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۳۲ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا
 كَأَخْرَافِ الْمُنْتَخَرَاتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَدْخُلُهُ مِنْ أَبِي
 أَدَا مَرَاتٍ أَوْ صِدْقَةٍ قَدْ دَا لِحَقَّتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قَالَتْ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ يَخْلُ

دنیا والوں کی دعائیں مردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور
زندہ لوگ اپنے مردوں کی طرف غصہ ان کے لیے مغفرت کی طلب
جوئی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے
نامر اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی راہن ماجہ نانی نے اپنی کتاب
صل لوم دیلت میں نقل کیا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کما کر کے خداوند اچھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے
خوش ہوں اور برائی کر کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں راہن ماجہ
دعوات کبیر

حضرت عاتق بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ
بن مسعود نے مجھ سے دو مردوں میں نقل کیں ایک کی نسبت توبہ صریحاً
کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ یہ ہیں میں
اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان
ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو کھس
کی طرح بھٹاتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے
اشارہ سے ناک سے اڑایا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
سکار و دعا کی مدد سے اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا
کہ نبی کریم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے
بہت خوش ہوتا ہے جتنا بلکہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح
ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اتر کر اس کے ساتھ سواری
اور کھائے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا
لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی
جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہوا تو اللہ تعالیٰ
نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی
تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہیں تھا لوٹ کر سوؤں گا
میں اس کا مجھے موت کے لہذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار
میں بیٹ گیا لیکن سبب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھائے

عَلَى أَهْلِ الْفُؤُورِ مِنْ دَعَا أَهْلِ الْأَرْضِ أَمَّا
الْحَبَابُ فَلَا تَهْدِيَهُ إِلَّا إِلَى الْأَمْوَاتِ الَّتِي تَغْفَرُ
لَهُمْ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۲۲۷۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَن لِيَمَن تَجِدَ فِي
صَبِيغَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ
رَوَى النَّسَائِيُّ فِي مَعْلَى يَوْمِ الدِّينِ)

۲۲۲۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا
اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسْلَمُوا اسْتَغْفَرُوا - (رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۲۲۷۹ وَعَنِ الْعَمْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ
إِنِّي الْمُؤْمِنُ بِذِي ذُنُوبٍ كَأَنَّهُ تَائِبٌ تَائِبٌ
تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْقَلَبَ
بِذِي ذُنُوبٍ كَذُوبٍ تَائِبٌ عَلَى الْفُؤُورِ فَقَالَ
يَا هَكَذَا آمَنَ بِسَيِّئِهِ فَكَذَبَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ كُلُّ أَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ إِذَا مَاتَ مَرَّ بِمَنْزِلَةٍ
فِي رَجُلٍ سَدَّلَ فِيهِ أَرْضِي دُونَ مَنَازِلِهِ مَعَهُ
وَأَجَلَتْهُ عَلَيْهِمَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَهُ
رَأْسَهُ فَنَامَ تَوَمَّةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ
وَأَجَلَتْهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا أَشَقَّتْ عَلَيْهِ
الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَرَمَ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ
إِلَى مَكَانِ الْوَدَاعِ كُنْتُ فِيهِ فَاتَمَّ حَتَّى أَمُوتَ
فَوَضَعَهُ رَأْسَهُ عَلَى سَائِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ
فَرَأَى أَنَّهُ جَلَسَ عَلَيْهِمَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ
فَنَالَهُ أَشَدُّ فَوْحًا بِتَوْبَةِ الصَّابِرِ الْمُؤْمِنِ مِنَ

هَذَا يَكُونُ ذَرِيَّةً مِّنْكُمْ ذَرِيَّةً مِّنْكُمْ ذَرِيَّةً مِّنْكُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبُخَارِيُّ الْمَرْفُوعُ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا.

۲۲۵۰ وَعَنْ عَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُتَّقِينَ
الْمُتَّقِينَ.

۲۲۵۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ الدُّنْيَا بَعْدَ
الْآيَةِ يُعْبَاوِي الَّذِينَ اسْتَرْفَعُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا
تَنْظُرُوا الْآيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ أَشْرَكَ فَكَتَمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَا وَمَنْ
أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَعْلَمُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ
يَعْلَمْ الْجَنَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَنَابُ
قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ ذَرِيَّةُ
الْأَعَادِيكِ الشَّلَاةُ أَحْمَدُ ذَرِيَّةُ الْبَيْتِ الْخَيْرِ
فِي كِتَابِ الْبَيْتِ وَالنُّشُورِ.

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَحْدِلُ بِهِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالِ دُرُوبٍ عَفَا اللَّهُ لَهُ.

(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَيْتِ وَالنُّشُورِ)

۲۲۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّائِبُ مِنَ
الدُّنْيَا كَمَنْ لَا دُنْيَا لَهُ.

(رَدَّاهُ ابْنُ مَلِكٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْدَاوِيُّ وَهُوَ
مَنْقُولٌ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ ذَرِيَّةُ مَوْقُوفًا

پینے کا سامان بے حد تھا لیکن اللہ تعالیٰ بکندہ مومن کی توبہ سے
اتنی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان
کے بٹنے پر نہیں ہوتا امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا
حضرت ص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں
بتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (راحمہ)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا آپ فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اسے میرے بند و جنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم
میری رحمت سے نا امید ہو اور آخرت تک ہمارے مومن میں سے ایک
شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا پھر مومن کر بیٹھا اللہ تعالیٰ نے سکوت
فرمایا لیکن بعد میں فرمایا ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرو تین مرتبہ فرمایا
حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے
جب تک کہ پردہ مائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے
تو نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کو مال و شرک میں موت آئے۔
(یہی کتاب البعث والنشور)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ
اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پھاڑ کے برابر
گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(یہی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا
ہی ہے جیسا کہ اس سے صد و گناہ نہ ہوا ہو اور ابن ماجہ شعب الایمان
میں یہی روایت کر کے یہ کہا کہ یہ روایت صرف خمرانی سے منقول
ہے جو معمول ہیں لیکن شرح السنن میں انہیں سے موقوف ذرا لے کر
روایت منقول ہے راوی نے فرمایا نہ امت بھی توبہ کی طرح ہے اور

قَالَ اللَّهُ تَزَكَّيْهِ ذَا الْقَابِئِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے حدود و گناہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ

وَسَمِعْتُ رَحْمَتَ اللَّهِ

پہلی فصل

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَّا فَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَمَنْ عَمِلَهُ فَوَقَّى عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَلَى عَفْوَِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ عَفْوَِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَزَلَّ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْحَيِّ وَالْأَمْسِ وَالْأَمْسِ وَالْأَمْسِ وَالْأَمْسِ قَسَمًا يَتِمُّ ظُهُورُ رَبِّهَا يَتَرَحَّمُونَ رَبِّهَا تَطْلُفُ الرِّحْلُ عَلَى رِجْلِهِمَا وَآخِرُ اللَّهِ تَسْمًا وَيُجِيعُ رَحْمَةً يَرَحَّمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِيُحْمِلُهُ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ قَدْ أَكَلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَسْمَاءُ بِطْنِ الرَّحْمَةِ۔

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا يَوْعَدُ اللَّهُ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِمْ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا يَوْعَدُ اللَّهُ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِمْ أَحَدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ يَشْرَاكِ تَعْلِيمِهِ وَالنَّارُ أَوْسَعُ ذَالِكِ۔

(رِوَاةُ الْجَمَاعَةِ)

۲۲۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف ایک رحمت نازل فرمائی جو انسانوں جنوں و بندوں اور پرندوں کے درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے یہ سب آپس میں محبت اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے نادے رحمتیں قیامت کے دن کے بعد بھی ہوئی ہیں اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالے سے فرمایا کہ اس ایک رحمت اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی ترنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ تمہاری جوئی کے تسرے زیادہ قریب ہیں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ تَمَّ بِعَمَلٍ خَيْرًا
فَطُرَّ لَاهِلُهُ فِي رِجَالِهِ اسْتَدْرَكَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ
فَلَمَّا خَضَعَهُ الْمَوْتُ أَدْوَمِي بَيْنَهُمَا إِذَا مَاتَ
مَحْوُومًا ثُمَّ أَدْرَدَا نَصْفَهُ فِي الْيَمِّ وَنَصْفَهُ
فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَيْتَ قَدَرًا اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا
مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ
مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْيَمَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ
لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ
أَنْتَ أَعْلَمُ نَجْمَكَ

(متفق علیہ)

۲۲۴۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحًا إِذَا امْرَأَةٌ
مِنَ السَّيِّئِ قَدْ تَعَلَّبَتْ بَيْنَهُمَا كَتْمًا إِذَا دَجَبَتْ
صَوْتًا فِي السَّيِّئِ أَحَدُهُمَا فَالْتَصِقَتْ بِبَطْنِهَا
وَأَرْضَعَتْ فَقَالَ لَنَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْرَدَنَ هَلْوَ طَارِحَةً وَكَذَّهَا فِي النَّارِ
فَقُلْنَا لَا دَهِي تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَكْرَهَ فَقَالَ
اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذَا يُولَدُهَا

(متفق علیہ)

۲۲۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُبْنِيَ أَحَدًا قَتَلَهُ عَمَلُهُ قَالُوا
وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْتَ
يَتَفَتَّحُنَا فِي اللَّهِ مِثْلُ بَرَحَتِهِمْ قَسَدًا وَفَارِثًا
وَأَعْدَا دَاوُدَ وَهَارَا وَشَيْئًا مِنْ الدُّلْبَةِ وَالْعَقْدِ
الْقَصْدِ سَبْعًا

(متفق علیہ)

۲۲۴۲ وَعَنْ سَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا قَتَلَهُ عَمَلُهُ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کبھی جلا
نہیں کیا اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی
کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو
میری لاش کو جلا دینا اور میری نصف خاک کو گن میں ڈال دینا اور نصف کو دینا
میں ہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا
تو مجھے ایسا عذاب ہو گا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا۔ جب وہ شخص مر
گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے
دربارہ خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کرے اس کے بعد
اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا

اے رب تیرے خوف سے اور تیرے حال سے خوب واقف ہے
اس کی عرضداشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی و تحقیق علیہ
حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتی
سے دو دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خوار بچہ
لظہر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ
پلاتی تھی اس موقع پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ
اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گا ہمارے عزم نے عرض کیا جب تک اس کا
بیس چلے گا وہ ایسا کہے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے
جندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمائے والا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نہات نہیں ملے گی جہاں نے
عرض کیا آپ کو یا رسول اللہ انبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہذا اپنے گروہ اور
گھارہ کو درست کرو۔ طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو۔ میاں دروی
اختیار کرو۔ میاں دروی اختیار کرو تاکہ مقصد در ثواب و نہات (

حاصل کر لو) (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ ناز و غرور

ہیں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چور ہو یا زنا کار ہو تو
کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ لمن خاف مقام ربہ جنتن کا اعادہ
فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکاہنے
اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا
تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابو العداؤ کی ناک ناک اکو ہو۔

(احمد)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کبیلہ
مساب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کبیلہ میں چھپی ہوئی تھی انہوں
نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پندہ
کی آواز سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کبیلہ میں چھپایا لیکن ان
بچوں کی ماں اگر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کبیلہ کو کھول دیا تو وہ
بھی کبیلہ میں آگئی تو میں اس کو بھی چھپایا اب یہ سب میرے کبیلہ میں ہیں
نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہذا اس نے
سب کو کبیلہ سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے
بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں جھٹانے لگی اس
موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب
کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مسجود فرمایا
ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ
طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں
چھوڑ دو یہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا اعلیٰ ارشاد میں وہ شخص
ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَّةُ وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ جَنَّتْنِ فَقُلْتُ الثَّانِيَّةُ قُلْتُ رَفِي قُلْتُ
سَرَقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةُ دَيْسَ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتْنِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةُ قُلْتُ
رَفِي قُلْتُ سَرَقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَلِكَ رَغْمَ آتُفِ
أَبِي الدَّرْدَاءِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۶۷ عَنْ عَامِرِ النَّازِمِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ
يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ
رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ دَفِي يَدُهُ شَيْءٌ قَدِ انْتَفَعَ عَلَيْهِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمِصْرَةٍ شَجَرٍ فَجِئْتُ
فِيهَا أَصْنَوَاتٍ فَرَاخٌ حَاثِرٌ فَأَخَذْتُ تَهْتِ قَوْمٌ مَعَهُ
فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَنِّي رَائِي
فَكَفَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَفْتُ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُ تَهْتِ
يَكْسَائِي فَهَتَّ أَذْلَؤُ مَنِي قَالَ فَهَتَّ قَوْمٌ مَعَهُ
وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لَسُرَدَمَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ بِرُحُو أُولَ الْأَقْدَامِ فَرَلَبَا
قَوْلَانِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَرْحَمُ بِجَادٍ مِنْ أُولِ
الْأَقْدَامِ بِفَرَاخِهَا أَرْحَمُ بِهَتَّ حَتَّى
تَهْتِ مِنْ حَتَّى أَخَذْتُ تَهْتِ وَأُمُّهُنَّ
مَعَهُنَّ فَوَجَّهَ بِهَتَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ
ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے
جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت بانڈی کے نیچے آگ جلا
رہی تھی میں نے اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا سب آگ کی لپٹا اٹھتی تو وہ

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ
فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قُلْتُ لَنَا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَ
أَمْرَاةٌ تَغْضِبُ بَيْتَ رَحْمَتِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَكَذَا
أَرْكَبَهُ وَهَبَ نَحْنُ بِهِ فَأَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
يَا بَنِي آدَمَ وَأَوْفَى الْبَيْتِ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ
بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِبَنِيهَا
قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُكْفِي وَكَدَهَا فِي النَّارِ
كَأَكْبَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ
إِلَّا الْمَارِدَ الْمَصْرُودَ الَّذِي يَحْمَدُ عَلَى اللَّهِ وَآبِي
أَنْ يَقُولَ لَكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الصِّدِّيقَ لَيَكُونُ سَرْمَاةَ اللَّهِ فَلَا يَدَالُ يَدَ الْإِلَهِ
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُجَبِّرَ شَيْئًا فَإِنْ فَلَا نَاعَبِدِي
يَلْقُوسُ أَنْ يُرْضِيَنِي إِلَّا ذَلِكَ رَحْمَتِي عَلَيْكَ فَيَقُولُ
جِبْرِيلُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ
الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوَّكُهُمْ حَتَّى يَقْرَأَهَا
أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَوْبِطُ لَهُ الْإِلَافُ
الْأَوَّلُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۵۰ وَعَنْ أَنَسَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْهَضُ
فَالْمُحَرِّقِينَ دَمِيئُهُمْ مُنْقَطِعَةٌ وَهُمْ فِي الْيَمِينِ
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كَلَّمَهُمْ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ

وَالشُّعْرِ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی
اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں پھر اس
عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو کر کیا اللہ تعالیٰ ان بہت
زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں بچے کے
ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا
ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو
جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں
اور اس کی وجہ انیت کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ
جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضا مندی کا طالب تھا
خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ لگے گی پھر جناب جبریل اعلان کرتے
ہی کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ لگے گی تو وہ ملاں مٹرش اور
ان کے گرد اگر جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں
آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ
رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض
ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے
اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا یہ سب بنتی ہیں۔

(یعنی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح و شام اور سوتے وقت پڑھنی والی دعائیں

پہلی فصل

۲۲۴۱ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْكَرَمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لِي أَشْكُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ لِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْبُكَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ رُبِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي السَّاءِ وَعَذَابٍ فِي الْكَثِيرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۲ وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ يَا سَيِّدَ أُمُوتٍ وَأَحْيِي كَلِمَةً اسْتَيْقِظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الْكَافِيَانَا بَعْدَ مَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَكَةِ)

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ كَلَامِي فَرَأَاهُ فَلْيَنْفُضْ فَرَأَاهُ يَدَ أَخِيهِ إِذَا رَأَى لَابِدْرِي مَا خَفَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا سَيِّدَ رَقِيقٍ وَضَعْتُ جَبْهِي بِكَ أَدْعُكَ أَنْ أَمْسُكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ

حضرت عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے تھے کہ تم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوند میں اس رات میں بخیر بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوند اے اللہ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں حتیٰ کہ پلٹے سے بھگوان بلکہ بڑھاپے سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے ہم پر صبح نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی دوسری روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوند اے میری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو بستر پر لیٹتے تو اہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ رکھتے تھے۔ خداوند تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے۔ اے رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اس کی طرف لوٹتا ہے (بخاری لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت بلالؓ سے روایت کیا ہے) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بستر پر جائے تو چاہے کھسپے اسے چادر سے چھارے کی طرح اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر کیا گرا پڑا ہے پھر بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے خداوند اے تیرا نام لے کر میں نے بستر پر گروٹ لی ہے اور تیرے ہی حکم سے بستر سے اٹھوں گا اور اگر نیند میں تو میری

أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَقَهَا يَمَّا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادُكَ الشَّالِيحِينَ
وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقْرِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ
لِيَقُلْ يَا سَمْعَكَ مُتَقِي عَنِّي وَفِي رِوَايَةٍ
فَلْيَنْفَعْنِي بِصَنْدِ قُورِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَرَأْسَ
أَمْسَلَتْ قَفِيئِي فَأَعُوذُ لَهَا -

۲۲۴۲ وَعَنْ الْبَرْكَاتِ بْنِ عَارِظٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَى إِلَى فِرَاشِهِ
تَأَمَّرَ عَلَى شِقْرِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ
لِقَفِيئِي إِلَيْكَ وَدَجَمْتُ دَجْمِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ
أَمْرِي إِلَيْكَ وَاللَّيَالِ طَهَّرِي إِلَيْكَ رَغَبَةً وَرَ
وَحَبَةً إِلَيْكَ لَا سَلْجًا وَلَا مَنَاجًا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ
أَمْسَلْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَتَوَلْتُ وَبَسْمِيتِكَ الَّتِي
أَرْسَلْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَامَ لَهَا ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَبِئِهِ مَاتَ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيَّا فُلَانٌ إِذَا أَقْبَتَ إِلَى فِرَاشِهِ
فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ لِلْمَلَائِكَةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْرِ
الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسْكُنْ لِقَفِيئِي إِلَيْكَ إِلَى
قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قَوْلَ مَنْ لِيَلْتَمِسَ مِنْكَ
عَلَى الْفِطْرَةِ فَإِنَّ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي فِي أَعْمَسَاتٍ وَسَقَاتٍ وَكَفَاتٍ وَأَدَانَا فَكَمْ يَتَمَنَّى
لَا كَافٍ لَهُ وَلَا مَوْجِي - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۲۴۶ وَعَنْ قَلْبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ أُمِّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ اللَّهَ مَا تَلْقَى فِي نَدَاهَا مِنَ الرَّحْمَةِ
وَالْمِنَّةِ أَنَّهَا إِذَا عَاثَتْ رَقِيقًا فَكَمْ تُصَادِقُهُ فَكَمْ كَرَّتْ
فَالَيْكَ لَيْتَ آفِئْتَهُ فَكَمْ حَبَاءُ أَخْبَرَتْهُ فَأَفِئْتَهُ قَالَ

ہاں لے لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما
جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے
مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر دہنی کروٹ لیے پھر بستر کو
کھات کیے و متفق علیہ لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو
اپنے لباس کی چادر سے تین مرتبہ جھاڑے اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے

حضرت برادر بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو دہنی کروٹ لیتے کہ
کہتے ہر خداوند میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری
جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے سانس کا تیرے سپرد کر دیے اپنی پیٹھ
کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے کہ کوئی جائے چناہ اور
پھرنے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب و تیری
مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت و رسالت
پر ایمان لازم تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کلمات کو
کہنے کے بعد اگر کسی کو کسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی۔
ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب برادر نے
فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر
پر جاؤ تو نواز نہ کھساؤ وضو کرو پھر دہنی کروٹ لیتے کہ کو خداوند میں
نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور خدا سے اُرسَلْتُ تم کے
کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر
زندگی میں صبح کی تو بھلائی ملے گی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیں کلمات فرماتے تمام تعریفیں
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہمارا مدد
فرمایا ہمیں پناہ دی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا
حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں پھکی پیسنے کی وجہ سے
نشانات کی شکایت اور اسی تکلیف کا اظہار کرتے کے لیے کہیں کہیں
انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

فَعَلَّامًا وَكَذَّابًا أَخَذْنَا مِمَّا جَعَلْنَا حَذَقًا حَبِيبًا نَعْمُومًا
فَعَلَّامًا عَلَى مَكَارِهِمْ كَمَا جَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا
حُجَّتًا وَجَعَلْتُ سِرِّي قَدِيمًا عَلَى بَطْنِي فَتَعَالَى الْإِلَٰهُ
أَدُلُّكُمْ عَلَى سَبِيلٍ مَيَّسًا لَّنَا إِذَا أَخَذْنَا مِمَّا جَعَلْنَا مَقْبُوحًا
فَسَيِّئًا لَّنَا وَفَلَاحِيْنَ وَاسْمُ الْفُلَانِ وَفَلَاحِيْنَ وَكَتَبْنَا
أَرْبَعًا وَفَلَاحِيْنَ فَهَوَّ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ خَادِمٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ قَاهِلَةُ ابْنِ
الْأَسْوَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ
إِلَّا أَذْلُكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ مُسْتَجِيبٍ اللَّهُ
كُلُّهُ وَفَلَاحِيْنَ وَفَلَاحِيْنَ اللَّهُ كُلُّهُ وَفَلَاحِيْنَ
وَفَلَاحِيْنَ اللَّهُ أَرْبَعًا وَفَلَاحِيْنَ وَفَلَاحِيْنَ صَلَوَاتُ
عَيْنٍ مَنَالِكِ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دوسری فصل

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا
وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ
الْمُحْيِي وَكَذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ
أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ
الْمُحْيِي

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَرَرْتُ بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَكَذَا أَمْسَيْتُ
قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَلِّمِ الْغَيْبَ وَالشَّهَادَةَ وَالْأَمْرَ
وَالْأَمْرَ رَبِّ حَيْثُ شِئْتَ وَكَذَلِكَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَهْوَيْتُكَ مِنْ شَيْءٍ نَفْسِي وَ
مِنْ شَيْءٍ الشَّيْطَانِ وَشَيْءٍ فَكُلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت مالک سے
اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا
واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت
ہمارے گھر تشریف لائے جب ہم بستروں پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے
آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا بیٹے رو پھر آپ ہم دونوں
کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی
ٹھڈ کی محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز نہ
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک ایک خادم کا
سال کرنے ہی کر رہے تھے اللہ تعالیٰ جیسے رسم کی خدمت میں
حاضر ہو کر تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر
ہو تمہارا نہ کہ بعد اور رات کو صبح کے وقت سبحان اللہ تینیس بار الحمد
لے تینیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوند اتیری تو فوق سے
ہم نے صبح و شام کی تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف
ہیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوند اتیری تو فوق
کے مطابق ہم نے شام و صبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری
جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکارِ دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام
نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو خداوند اظہارِ باطن کو جاننے والے زمین و
آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز
کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تمہارے

وَلَا اَمْسِيَتْ وَلَا اَذَا اَخَذَتْ مَضْجَعَكَ۔

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸۰ وَعَنْ اَبِي بَنِی عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ

فِي صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ مَسَاءً كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي

لَا يَضُرُّهُ اَشِيْمٌ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ مَسْرُوعِهِ شَيْءٌ

فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَتْهُ عَرَفٌ قَالِيحٌ فَيَجْعَلُ الرَّجُلُ

يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَى اَمَارَاتِ

الْعَبْدِيَّتِ كَمَا حَذَرْتُكَ وَتَكُنِي لَمْ اَكُنْ يَوْمَئِذٍ

لَيْسَ مِنْهُ اَللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَةٌ۔ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

ابْنُ مَاجَةَ وَابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ تُؤَيِّسْهُ فَبَاوَدَ

بَلَاؤُهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ

تُؤَيِّسْهُ فَبَاوَدَ بَلَاؤُهُ حَتَّى يُبْسِيَ۔

۲۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَمْسَى اَمْسَيْنَا وَاسْمَى الْمَلِكُ

يَوْمًا وَالْحَمْدُ لَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي ظَنِّي مِنَ الْيُسْرِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَ مَا

وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي ظَنِّي مِنَ الْيُسْرِ وَشَرِّ مَا

بَعْدَ هَا رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَمِنْ سُوءِ

الْكِبَرِ اَوْ الْكُفْرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَ

الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ

فِي الْقَبْرِ وَلَئِنْ اَصْبَحَ قَالَ فَاِنَّكَ اَيْضًا اَصْبَحْتَ وَاصْبَحَ

الْمَلِكُ يَوْمًا۔ (رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ

لَمْ يَكُنْ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ)

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں شیطان کے شر سے

اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعا تیرے کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ابی عبد سے سنا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چند روزانہ صبح و شام میں پڑھے

یہ کلمات کہے گا اس خالق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و

آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس

کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہو گا جناب ابان کو فارغ ہو گیا تو ایک شخص

رات کے وقت عیادت کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے

کہا تو کیا دیکھتا ہے حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر

مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا ترجمہ ذی۔ ابن ماجہ

لیکن سفن الورد میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس

کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا

وہ شام تک محفوظ رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھاتے، ہم نے اور ملکیت

خداوندی نے شام کی ہے تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں

جو تمنا ہے اس کا کوئی شرک نہیں دہی لائق ستائش ہے اور اس کے لیے

اقدار اعلیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوند میں آج کی

شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور آج کی رات

اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں سستی

پڑھانے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے

کہ میں پڑھانے کبیر و زخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں

صبح کے وقت دعا میں صبح کا تذکرہ کرتے اور شام کے وقت دعا میں

شام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ راہد اور لیکن جامع ترمذی میں کبر کے ساتھ

کفر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

حضرت ابی ساجہ اوی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے

يُصَلِّيهَا قِيَمُ الْقُرْبَىٰ جِئِن يُصْبِحُ جِئِن سُبْحَاتِ اللَّهِ
وَيَحْمَدُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا
كَرِهِيَ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَعِلْمُهُ قِيَمَةُ مَنْ
قَالَهَا جِئِن يُصْبِحُ حُفَظَ حَتَّى يُصْبِيَ وَمَنْ قَالَهَا
جِئِن يُصْبِي حُفَظَ حَتَّى يُصْبِيَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۳ وَعَنِ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جِئِن يُصْبِحُ
فَسُبْحَانَ اللَّهِ جِئِن تَسُوْنُ وَجِئِن تُصْبِحُونَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَجِئِن
تُظْهِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا
قَالَ فِي يَوْمِهِ كَذَا لَكَ وَمَنْ قَالَهُ جِئِن يُصْبِي
أَدْرَكَ مَا قَالَ فِي لَيْلَتِهِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۴ وَعَنِ ابْنِ عَتَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدَلٌ رَقَبَةٌ قِيَمُ
وَلَيْلٍ مِائَتِينَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُفَظَ
عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفِعَ لَهُ عَشْرُ رَجَائِتٍ وَ
كَانَ فِي حُجْرَةِ رَبِّهِ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُصْبِيَ وَ
إِنِ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى
يُصْبِيَ كَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى الْمَنَاقِبَ نَعَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ أَبَا عَتَّابٍ يَحْمَدُكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ
صَدَقَ أَبُو عَتَّابٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۸۵ وَعَنِ الْعَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ الْيَمَنِيُّ عَنْ

۱۵

پاک اور لائقِ حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذاتِ قدرت و اقتدار اسی کے
پاس ہے جو وہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا
مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الہی ہر چیز کو محیط
ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام
کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے سبحان اللہ جِئِن
تَسُوْنُ وَجِئِن تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَعَشِيًّا وَجِئِن تُظْهِرُونَ ... تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت
کیں تو یہ دن کے گناہوں کے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام
کو تلاوت کی تو یہ رات کو گناہوں کے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

حضرت ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام سے اس کے نام لگائی
میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس
درجے بند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنے سے اللہ تعالیٰ
کی پناہ میں رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے
وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام
سے خواب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث روایت
کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت عمار بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا ہے کہ
فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولے یہ کلمات مآ
مرتبہ پڑھو خداوند مجھے نار و دوزخ سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت
واقع ہوگی تو آتش دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد
پڑھا اور اسی دن میں موت آجائے تو نار و دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح
شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوند میں تم سے دین دنیا
میں مافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوند میں دینی دنیاوی امور میں اپنے
اہل و مال میں غنا اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوند ا میرے
عیسوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے حامی بائیں آگے پیچھے
اور پیچھے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوند ا میں غفلت کا اعتراف کرتا
ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمیں میں دھنسے جانے سے پناہ
مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا ہو خداوند اہم نے صبح کی تیری
ذات کو تیرے ماحلانِ عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو
گواہ کرتے ہیں کہ تیری معبود حقیقی ہے تیرے۔ ا کوئی معبود نہیں تو خدا
ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے
بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے مرزوق ہونے والے
گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھنا ہے تو اس
راست میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(ابوداؤد) لیکن جامع ترمذی نے فرمایا

یہ مدیش غریب ہے)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات

أُتِيَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ أَسْرَ
رَالَيْتُ فَقَالَ إِذَا أَمَرْتُ مِنْ صَلَاتِكَ الْمَغْرِبِ قُلْ
قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي مِنَ التَّارِ سَبْعَةَ
مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ لَمْ تُمِتْ فِي لَيْلَتِكَ
كُتِبَ لَكَ جَوَارُ مِثْلَهَا وَذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ قُلْ
كَذَا لَكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارُ
مِثْلَهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُكُهُ لَوْلَا الْكُنُيَاتُ وَبَيْنَ يَمِينِي
وَسِمَانِي يَصْبِيحُ اللَّهُمَّ لِي اسْئَلُكَ الْعَاقِبَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ لِي اسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَاقِبَةَ فِي
وَبَيْنِي وَدُونِي وَآخِثِي وَمَسَافِي اللَّهُمَّ اسْئَلُ
عَوَارِثِي وَارِثِي وَرَعَائِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ
مَنْ يَبِيْدُنِي وَمِنْ خَلْقِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ
شِمَانِي وَبَيْنِي وَرِثِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي الْعَصَبَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ بَيْنَ يَصْبِيحُ اللَّهُمَّ أَصْحَحْنَا
خُشْيَتِكَ وَنَشَيْدُ حَمَلَةَ خَشْيَتِكَ وَمَلَكُوتِكَ وَ
جَمِيعَ خَلْقِكَ أَتَكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَحَدِّثْ
رَأْسِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ
ذَنْبٍ وَلَنْ قَالَهَا بَيْنَ يَمِينِي وَخَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا
أَصَابَهُ فِي يَوْمِكَ الْيَوْمَ مِنْ ذَنْبٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۸۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى

وَلَا أَصْبَحَ فَلَا رُغِيْبٌ يَا اللَّهُ رَبِّكَ لَا تَلْزِمْنِي دِيْنًا
وَرُبُّكَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَكُنَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ تَبْرُئَنِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رواہ احمد والترمذی)

۲۲۸۹ ^{۱۹} وَعَنْ حَدِيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُجْصَمُ عِبَادُكَ
تَبَعْتُ عِبَادَكَ -

(رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البرکلی)
۲۲۹۰ ^{۲۱} وَعَنْ حَسَنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَوْمَدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ
خَدَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۹۱ ^{۲۱} وَعَنْ عَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضِيِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ الشَّامِتِ مِنْ شَرِّ مَا
أَنْتَ أَعْلَمُ بِتَأْسِيْتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ
الْمَاثِرَ اللَّهُمَّ لَا يُؤْمَرُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ رِعْدُكَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَبَدُ سُبْحَانَكَ وَ
بِحَمْدِكَ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۹۲ ^{۲۲} وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ أَلَيْسَ لِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
أَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَارْتَدَّتْ
كَانَتِ مِثْلَ زَبَدٍ الْبَحْرِ أَوْ عَذْرَاةٍ مَرْمِيَةٍ فَأَلِجَ أَوْ عَذْرَاةٍ
فَرَّقِي الْبَحْرَ أَوْ عَذْرَاةٍ أَلَامَ الدُّنْيَا -

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ غَرِيْبٍ)
۲۲۹۳ ^{۲۳} وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

کتاب تواسنہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن
راخی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی بدولت پر اسلام کے دین پر
حق ہونے اور محمد مصطفیٰ کی رسالت پر راضی ہوا" (احمد - ترمذی)
حضرت منزلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب رات کو سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹے پھر
کہتے: خداوند مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو
بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہ اگر بندوں کو اکٹھا کرے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے اس سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سونے کے لیے لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات
تین مرتبہ پڑھتے تھے: خداوند اے مجھے اس دن کے عذاب سے بچا
جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا۔

(ابو داؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اے میری ذات پاک سے اور
تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اے رب کریم میں اس
شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی توبہ ناشانی ہو کر کھینچ لیتا ہے خداوند
تو گناہوں اور قرض کو دور کرتا ہے اور تیرا شکر شکست نہیں کھاتا
تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی کو قنہ نہ کر اس کی دولت
غیبیں بھیما سکتی پاک ہے تیری ذات اور تو ہی لائق ستائش ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ذم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے
تواسنہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ مندر کے جھاگ یا ریگستان
کے ریت کی بجائے زیادہ غزل کے پتوں کی بجائے یا دنیا کے دنوں کی بجائے
ہوں ان کی مغفرت فرمادیتا ہے وہ دعا یہ ہے میں اس ذات سے پناہ
طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی وقیوم ہے میں اس
کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا
حضرت قتادہ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ
مَنْجَعَهُ يَغْفِرُ آثِمَةً سَوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا دَعَا
اللَّهُ بِهِ مَلَكَ فَلَا يَقْدِرُ شَيْءٌ يُرْذِلُهُ حَتَّى يَمُوتَ
مَتَّى هَبْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتْ لَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْجَانَ مَسْلُومًا لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا وَهُمَا يَسِيرُونَ مَنْ يَعْمَلُ بِهَذَا قَبِيلٌ يُسَمُّهُ اللَّهُ فِي دُجْرٍ كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا أَوْ يَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ قَاتِلَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقُبَانِهَا بَيْدَةً قَالَ فَبَلَغْتَ عَمْرُونَ دِيَارَهُمَا الْبَلَدَيْنِ وَاللَّيْلُ وَخَمْسُ سَاعَةٍ فِي الْيَمِينِ إِذَا أَخَذَ مَنْجَعًا يَسِيرُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَآتَتْ فَبَلَغْتَ الْبَلَدَيْنِ وَاللَّيْلُ فِي الْيَمِينِ فَاتَّكَمَ يَعْمَلُ فِي الْيَمِينِ وَالْبَلَدَيْنِ الْبَلَدَيْنِ وَخَمْسُ سَاعَةٍ سَبْعَةٌ قَالُوا وَكَيْفَ لَا تُخَيِّبُهَا قَالَ يَا فِي أَحَدِكُمَا الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَوةٍ قَبُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا أَخْبَى يَنْتَقِلُ فَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَنْفَعَكَ وَيَأْتِي فِي مَنْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَتَوَمَّعُ حَتَّى يَنْتَهَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ آخِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عِبْدُ اللَّهِ مَسْلُومًا كَذَا فِي رَوَايَةٍ يَحْمَدُهُ قَوْلُهُ وَاللَّيْلُ وَخَمْسُ سَاعَةٍ فِي الْيَمِينِ قَالَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَتَلَايَيْنَ إِذَا أَخَذَ مَنْجَعًا وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَتَلَايَيْنَ وَيَسْتَبِيحُ ثَلَاثًا وَتَلَايَيْنَ وَفِي الْكُتُبِ الْمَصَنُوعَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو -

۲۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قَبْلَكَ وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَكَفَلَ الْجَنَّةَ

یاد رکھنے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جانگے تک کوئی اذیت نہ دینے والی چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان داخل جنت ہوگا مستوجہ ہوا کہ وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر تراویح میں باعتبار وزن ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری بات یہ کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۴ بار تسبیح کرے ۳۴ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۴ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد تو موجود ہے مگر میزان میں ایک ہزار و کچھ اور ہے تم میں کوئی ایسا نہ ہو جو شب و روز میں دھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص کے پاس مالیت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منقطع کرتا ہے اسی طرح حجاب کو سوتے وقت بھی اس کو ملادیتا ہے اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا ہے (ترمذی)۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابوداؤد اس طرح روایت کیا ہے دو خصلتیں یاد و عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ قدر ایک سو پچاس ہیں کہ بعد فرمایا جو اللہ اکبر پڑھے ہاتھ جائیں اور بستر پر لیٹے وقت ۳۴ بار اللہ کی حمد کرے جو تیس بار تکبیر اور تیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں ہے حضرت عبد اللہ بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے خداوند تعالیٰ جو نعمت چاہے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملنی ہے تیری ذات و احد ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے

تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات شکر ادا کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹے تو یہ دعائیں کلمات کہتے۔ خداوند! آسمانوں۔ زمینوں اور ہر چیز کے خالق۔ ہائے اور غنمی کو بھاریے والے تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے۔ یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی مخفی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوند! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کر دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق و مالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی۔ مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تکریم ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو ترک کمال تک پہنچانے والے سب کے محبوب میں تجھ سے نادر و نزر سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیت نہ

ذَلِكَ الشُّكْرُ فَقَدْ آذَى شُكْرُ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ وَمَثَلُ ذَلِكَ حِينَ يُسَبِّحُ فَقَدْ آذَى شُكْرُ لَيْلَتِهِ۔
(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّحْمَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ قَائِلِنَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَنَ السُّورِ وَالْمُنْجِلِنَ وَالْمُعْزِلِنَ وَأَنْعَمَ أَنْ أَعُوذَ بِكَ مِنْ شَيْءٍ مُجِلٍ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ الْخَيْرُ بِمَا صَبَّحْتَ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ إِنْ شِئْتَ بِحَقِّي الْيَقِينُ وَأَعِزَّنِي مِنَ الْفَقْرِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِمَّا اخْتَلَفَ فِيهِ

۲۲۹۴ وَعَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَمَنْعَتُ جَنَّتِي وَهُوَ اللَّهُمَّ اعْزِزْنِي وَتَقِمْ لِي شَيْئًا شَيْئًا وَتَقِمْ لِي بِكَ رَحْمَةً وَاجْعَلْنِي فِي النَّبِيِّ الْأَعْلَى۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي مَا دَلَنِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَتَّعَنِي فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَمَطَانِي فَأَجْزَلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَهَهُمُ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَرَبِّكَ دَالِ اللَّهِ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۶ وَعَنْ جَبْرِيدَةَ قَالَ سَأَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهُ مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَحْنُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ لَكَ إِذْ أُدِيَّتْ إِلَى فِرَاشِكَ
فَقُلِ اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَفَلَكْتُ
وَرَبُّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَفَلَكْتُ وَرَبُّ الشَّجَائِرِ
وَمَا أَفَلَكْتُ كُنْ لِي حَبَّارًا مِمَّنْ شَرَحْتَ لَكَ كُلَّهُمْ
جَمِيعًا أَنْ يَدْرُوكَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَذَنْ يَبْغِي
عَنْ جَارِكَ وَجَعَلَ ثَنَاءَكَ وَكَذَلِكَ خَيْرُكَ لَكَ
إِلَّا أَنْتَ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث
ليس إسناده بالمتروك وحديثهم بن ظهير الطبرانی
قد ترك حديثه بعض أهل الحديث)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو
تو دعا کرو۔ خداوند ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ لیکن
ہیں اور جو کچھ وہ اٹھانے پرستے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین
اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے
شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر ریاضی کرنے والے کی ریاضی اور ظلم سے
محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے مفید ہے تیری شائبہ سے بلند ہے تیرے سوا
کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس
حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن اسیر کی روایت کردہ حدیث
کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

تیسری فصل

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَفَوَّضَهُ
وَبَرَكَّتْ وَهُدَاهُ وَأَعَزَّهُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَسْمَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ -
(رواه أبو داود)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ
کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوند میں
آج کے دن کی فتح و نصرت اور برکت اور عطا فرمادے۔ میں آج کے
دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اچھا
طرح شام کے وقت کہے۔

(ابو داؤد)

۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ
لِأَبِي يَأْتِيَا سَمْعَكَ لَقَوْلِ كُلِّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي
بَدَائِئِ النَّفْسِ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي
لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَكُونُ مَا تَشَاءُ حِينَ تُصِيبُهُ وَتَشَاءُ
حِينَ تُسَمِّيهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ يَدْعُو بِهِمْ قَالُوا الْحَبِيبُ أَنْتَ
أَسْتَنْبِحُ بِسْمِكَ -

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ
کلمات پڑھتے ہیں : خداوند تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت
عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب
رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابو داؤد)

(رواه أبو داود)
۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی ادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكَرَامَةُ لِلَّهِ
وَالْعِظَمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
مَا سَكَنَ فِيهِمَا وَهُوَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ
صَلَاحًا وَآدَمَةً نَبَاهًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ذِكْرُهُ الْمُرَوِّى فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ
ابْنِ الشَّيْبَانِ.

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالٍ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
أَصْبَحْنَا عَلَى فِكْرَةِ الْإِسْلَامِ وَفِكْرَةِ الْإِسْلَامِ
وَعَنْ دِينَ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْ مَلِكٍ أَيْتَانِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریا کی اور عظمت اللہ کے لئے ہے خالق۔ امر اللہ کے لئے ہیں شب و روز اور دن و رات میں جو کلام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لئے ہیں خداوند اس دن کی ابتداء نیک کا سبب و مریانی حصہ کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اسے سبب رحم کریم الوفا کریمہ رحم کریمہ (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن ابی قحیفہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے) حضرت عبدالرحمن بن ابی قحیفہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین طہیت پر جو مشرکوں میں سے تھے صبح کی۔

(احمد۔ دارمی)

مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

پہلی فصل

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتَّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ يَنْفِتُ رَبَّنَا وَمَا ذَكَرَ فِي ذَلِكَ كَيْفَ يُصْرِكُ شَيْطَانُ الْإِدَا - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْخَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضَيْنِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَثُ عَشَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستی کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ خداوند اہلک و مرہم جو اولاد عطا فرماتے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شوہر کی اس مقابرت سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔) (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے عظیم اور حلیم خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ (مستفق علیہ)

حضرت سلیمان بن مرہ در حنی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک تمہارا ایسا جاننا ہوں جس کو غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میری بھڑک نہیں ہوں۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سرخ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر رنگ دیتا ہے اور جب گدھے کو رینگے سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جلتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت تین بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو سحر نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوند ہم اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہو۔ خداوند اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی دلازی کو مختصر فرما دے خداوند اس سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل و عیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سفر کی مشقتوں پر سے حالات اور اہل و عیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے ہم واپس جو رسول تو کہہ کر اپنے رب کی دعا کر کے والے اور اس کا حمد کرنا میری مسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کی سختیوں والی کے مصائب سے نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپس پراں کی دعا کو بری حالت میں اور غربت میں رکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

جَلَدُومٌ قَاتِلُهَا يَسْبِقُ مَا يَسْبِقُ مُخَصَّبًا قَاتِلُهَا حَمَرٌ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ لَا عِلْمَ كَلِمَةٍ لَوْ قَاتَلَهَا كَذَّابٌ عَنْهُ مَا يَحِبُّ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَوِ الرَّجُلُ لَا كَسَمَهُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ يَسْبِقُونَ -

(متفق علیہ)

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدَّائِي كَفُّوا قِسْقُوا اللَّهَ مِنْ قَسْلِهِمْ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَوْبَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا -

(متفق علیہ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَى عَلَى بَعِيرٍ خَارِجًا إِلَى الشَّهْرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَدِّرِينَ فَمَا كَانَ إِلَى رَبِّنَا كَمُنْتَدِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالْتَقْوَى وَبِالْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَآهِلَنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَعَاؤِ الشَّيْءِ وَكَاتِبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَلِذَا رَجَعْتَ فَاصْبِرْ وَزَامِ فِيهِمْ أَزْيَبُونَ تَأْيِيبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّنَا نَعْمًا وَدُونَ -

(رواه مسلم)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ دَعَاؤِ الشَّيْءِ وَكَاتِبَةِ الْمَنْظَرِ وَالْحَدْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَطْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ

وَالسَّالِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۰ وَعَنْ خُوَلَاءَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّتَ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ أَهْوَيْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَوْ يَطْرُقُ شَيْءٌ حَتَّى يَزِيدَ تَعْوِيلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَتْ مِنْ عَقَرٍ لَكَ عَلَيْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا نَوَدُّكَ حِينَ أَسَمَيْتَ أَهْوَيْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَوْ تَصْرُكُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ أَوْ سَجَدَ يَقُولُ سُبُّوحٌ سَامِعٌ لِيَحْمَدَ اللَّهُ وَحَسَنٌ بِلَايِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا مَا جَبَلْنَا دَاخِلُ عَلَيْنَا عَاذًا يَا اللَّهُ مِنَ الشَّارِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۳ وَعَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَّى مِنْ عَذْوٍ أَوْ حَمَرٍ أَوْ حَمَرٍ يَكْبِرُ عَلَى كُلِّ شَرْبٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمِينَ تَأْمِينُ عَابِدُونَ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ وَصَلَّى اللَّهُ وَحْدَهُ وَتَصَرَّعَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنَزِلُ الْكِتَابِ سَوِيْعُ الْحَبَابِ

(مسلم)

حضرت خولاء بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی منزل پر اترے اور یہ کلمات کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ دیتا ہوں مخلوق کے شر سے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھونے کا ثبوت دیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں یا اللہ تعالیٰ سے اس کے کمال کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ملنے والے نے سنی اور اس بہتر نصیحت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمایا۔ خداوند تو ہماری ضمانت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش و زلزلہ سے پناہ مانگ کر نکالے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد رجب یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے مولا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اتمدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے تو یہ کہنے والے عبادت اللہ سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندہ کا مدد فرما اور کافروں کے لشکر کو تباہ کر دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اویسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: حلا کتاب کے نازل فرمانے والے جلویا

اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلِّزْهُمْ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آتِي فَقَرَّبْنَا لَيْلِي طَعَامًا وَطَبْخًا فَكُلْنَا مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِسَمْنٍ فَكَأَتْ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي السَّوِي بِيْتِ اصْبَحِيَّةً وَيَجْبِسُهُ السَّيَّابَةُ وَالْوُسْطَى فِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي السَّوِي عَلَى ظَهْرِ اصْبَحِيَّةٍ السَّيَّابَةِ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ آتِي دَاخِلًا يَلْبَسُ دَاخِلًا اذْهَبْ اللَّهُ لَنَا فَكَانَ اللَّهُمَّ تَارِكٌ لَهُمْ فِيمَا دَنَوْهُمْ وَاعْبُدْ لَهُمْ وَارْتَعِبْ لَهُمْ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حساب لینے والے مجبور خداوند کفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما انہیں شکست دے اور انکے پاتے ثبات میں لغزش والہدے (متفق علیہ)
حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مکان ہوتے آگے خدمت میں کھانے کی چیزیں بشمول مایہ و پیش کیں اسکے بعد آگے خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ نے انہیں سے کچھ کھائیں اور گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان دبایا۔ اور ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کھجور کی گٹھلیوں کو اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا اسکے بعد آگے خدمت میں پانی لایا گیا جو آپ نے پی لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ والدہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کے لگام پکڑے ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام سے التجا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں اور آپ نے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوند انہیں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا چاند دیکھتے تو دعائیں نکالتے اس طرح کہتے: خداوند امن۔ ایمان بے سلائی اور اسلام کے ساتھ (ہر سائے) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اسے چاند نہ لائے ہمارے رب اللہ تعالیٰ ہے (ابن ماجہ) نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے۔

حضرات عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس دعا کو پڑھنے سے وجہ نجاتی آلام نہیں ہوگا (ابن ماجہ) نے اس حدیث کو حسن اور ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو نزہا بتایا کیونکہ عمر و ابن دینار ہادی قوی نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ السَّيِّدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلَكَ عَلَيْنَا يَا لَأَمِنٍ وَإِلِيمَانٍ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا غَرِيبًا)

۲۳۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ رَجُلٌ تَرَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا آتَيْتُكُمْ بِهِمْ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْخِيلاً إِلَّا تَرْجِيئُهُ فَإِنَّكَ الْبَلَاءُ مَا كُنَّا نَمْنَحُكَ سَرَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَسَمَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثًا غَرِيبًا وَعُمَرُ وَابْنُ دِينَارٍ قَوِيَّانِ (بِالْقَوِي)

۲۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
ہم ہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا
ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اس کے دست قدرت میں بھلائی
سب الہم چیز پر اسکا اقتدار ہے۔ ہیں اللہ تھانے اس کے نام اعمال
میں دس لاکھ نیکیاں کھے گا اور دس لاکھ برائیاں اس کے نام اعمال سے
مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں
گھر بن جائے گا لایں نام لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور
شرح السنن میں بازار کی بھلتے سو فی جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید و فروخت
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے
پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت نے کیا
مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعا میں کسے سے میں بھلائی کی
توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد قبول
جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا
کرنے والے سے سنا وہ دعا الجلال والاكرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے
فرمایا تیری دعا قبول ہوگی۔ اب مانگ لے نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو
اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو کہنے
فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر سیکار باتیں کی ہوں
تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیں کلمات کہے خداوند
تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے
ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی حاکم ابی داؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔
جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت
پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سبحوننا احد اذما کنا انا
مترجمین دلائل ربنا سبحان الذی سبحوننا احد اذما کنا انا
اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوند تیری ذات پاک ہے میں نے

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَيَسُبُّوهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ
مَعَاصِيَهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ
دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
قَرَنِي شَرِيحُ الشُّكْرِ مَنْ قَالَ فِي سُورَةِ حَاجَةِ يَسَاءُ
فِيهِ بَدَلٌ مِنْ دَخَلِ السُّورَةِ

۲۳۱۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
تَمَامَ النِّعَمَةِ فَقَالَ آيُ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعَمَةِ قَالَ دَعَا
أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ لَا إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعَمَةِ دُخُولَ
الْجَنَّةِ وَالْفِرَارَ مِنَ النَّارِ وَتَمَامُ رَجُلًا يَقُولُ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَبْلِ اسْتِجَابَتِكَ كُلُّ
دَعْوَةٍ مَقْبُولَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَا
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ
الْبَلَاءَ فَكَلِمَةُ الْعَافِيَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لُحْظُهُ
فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلِمَاتِ)
۲۳۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُنِيَ بِمَا أَتَى لِيُكَفِّرَ مَا فَلَكَ مَا
دَعَا رَجُلًا فِي الزَّكَاتِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى
عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي
سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ فَلَنَّا إِلَى رَبِّنَا
نَسْتَغْفِرُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ

ثَلَاثًا سَبْعًا نَكَ لِرَقِي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي قَوَانِي لَا
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبًا إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ صَحَبَكَ فَتَبَيَّنَ مِنْ آتِي
شَيْءٍ وَصَحَبَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْتَعْمِلًا مَا صَنَعْتَ
ثُمَّ صَحَبَكَ فَقُلْتُ مِنْ آتِي شَيْءٍ وَصَحَبَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَجْعَبُ مِنْ عَجَبِكَ
إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يُسْرَلُ يُعْلَمُ أَنَّهُ لَا
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبًا عَجَبِي.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَجْلًا أَخَذَ بِسِدَاهُ فَلَا يَدْعُهَا
حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْعِرَ اللَّهُ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَالْخَيْرُ
عَمَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ وَخَرَاتِيمُ عَمَلِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
فِي رَوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ خَرَاتِيمُ عَمَلِكَ.

۲۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَّابِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْعِرَ
الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْعِرَ اللَّهُ دِينَكُمْ وَآمَانَتَكُمْ وَ
خَرَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا
مَرَّةً فِي فَقَالَ رَدَدَكَ اللَّهُ الشَّعْرَى قَالَ زِدْنِي قَالَ
وَعَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا أَبْنَى أَنْتَ وَأَتَى فَكَانَ
يَسْتَدْلِكُ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتُ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مَسْنُونٌ غَرِيبٌ)
۲۳۲۵ وَعَنْ أَبِي مَرْثُودَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَدْعِيَنِي قَالَ عَلَيْكَ يَتَعَوَّى

اللَّهُ وَالتَّكْبِيرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ فَلَمَّا دَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت
کرنے والا نہیں یہ کلمات کہ کہ جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا
اے امیر المؤمنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے
وہی علی کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر
معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲
طلب کرتا ہے تو رب کرم غرض ہوتا ہے اور اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ
بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(راحمہ ترمذی - ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے
تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک
کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے
دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا دوسری روایت میں
اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں ترمذی لیکن ابو داؤد اور ابن ماجہ
میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں
نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیے
برکت فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے اس
میں کچھ زیادتی فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت
فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے
فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے رحمت فرمائی اس حدیث کو غریب کہتے ہیں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے
تصبیحت فرمائی تو آپ نے فرمایا شیت الہی خود پر لازم کرو اور ہر ہفتہ

اللَّهُمَّ اطْلُوهُ الْبَعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ الشَّغْرَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَاحَرَ فَأَهْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضِ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلِقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يُدَبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسَدَةٍ وَبَيْنَ الْعَقَبِ وَالْعَقَبِ وَمِنْ شَرِّ سَائِرِ الْبَلَدِ وَمِنْ دَائِبِ وَمَا وَكَلَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصِيٌّ وَنُصَيْرِي يَا أَحْمَدُ وَيَا أَصُولَ دِيكَ أَقَاتِلْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ لَنَا فَجَعَلْنَاكَ فِي نُحُورِهِمْ دَعْوَةً يَدْعُونَ بِكَ مِنْ شَرِّ دَرَجَةٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُزِلَ أَوْ نَجْعَلَ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَيْنَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَرْفِهِ فِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ كُنْتُ أُمُوسَلَبَةً مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ قَطُّ إِلَّا دَفَعَهُ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَيَّ -

۲۳۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوند! اس کے سفر کے بعد کو کم فرما اور سفر کو اس کے لئے آسان فرما (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اسے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اعدا جویرا ہے اس سے اور تجھ پر جو پختے ہیں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں تیرے کالے ناگ سانپ، کچھو، شہر میں رہنے والوں، پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقع پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند! تو میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے مبارکے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوند! ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے اللہ نہام کیا ہے جس پر میں نے ہمدرد کیا۔ خداوند! ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم لغزش میں پڑیں یا ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی، جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہلایا۔ لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوند! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ نہ کروں یا راہ سے ہٹا کر یا جاؤں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جائے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ يَسُوهُ
لَوْ كُنْتُ عَلَى اللَّهِ لَأَحْوَلُ وَلَا خَوْفَ إِلَّا يَا اللَّهُ يُقَالُ
لَهُ يَجِيئُكَ هُدًى وَكَفَيْتَ دُرُودَتِ قِيَمَتُكَ
لَهُ الشَّيْطَانُ دَيُّوْنُ شَيْطَانٍ أَخْرَجْتَ لَكَ
بِرَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُنْ دُرُوقِي - (رواه أبو داود)
وَرَدَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ

۲۳۳۱ ^{۲۸} وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ التَّحِيْلُ
بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ السُّلُوبِ
وَحَيْرَ الْمَخْرُجِ يَسُوهُ اللَّهُ دَجَنًا وَعَلَى اللَّهِ رَيْبًا
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لَبَّيْكُمْ عَلَى أَهْلِهِ - (رواه أبو داود)
۲۳۳۲ ^{۲۹} وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ
(رواه أحمد والتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ ^{۳۰} وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ
أَخَذْتُكُمْ أَمْرًا أَوْ اشْتَرَيْتُمْ خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَخُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ فَإِذَا اشْتَرَى
بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَتِهِ سَامِعًا وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ
فِي رِدَائِهِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَاوِدِ مِنْكُمْ نِيًّا أَخَذْتُهَا وَسَبَّحْتُهَا
وَلَبَّيْتُهَا بِالْبَرَكَةِ - (رواه أبو داود وابن ماجه)

۲۳۳۴ ^{۳۱} وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاؤُ الْمَسْكُوتِ اللَّهُمَّ هَمِّكَ
أَرْبُؤْ فَلَا تُكَلِّفْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ وَآمُسِدْ
بِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

(رواه أبو داود)

۲۳۳۵ ^{۳۲} وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جس کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے۔ میں اللہ کا نام لے کر اپنے
گھر سے پرنکلا ہوں۔ اس کے سوا تو گناہ سے پھرنے اور نہ نیک عمل کرنے
کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جاوے تیری راہ راست کی جانب
دیکھناں کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری مخالفت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان
اس سے دور ہو جائے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ کیا
تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی مخالفت

حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح
دعا کرے خداوند میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا
ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوتے اس پر پھر دے کیا۔ اس کے بعد گھر والوں
کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرمائی اللہ تعالیٰ تم پر کتب
میں اذیت اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا
فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد ابو عمرو کے روایت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوند میں تجھ
سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی
اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگو ہوں اور جب
اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک
روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا
کرے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا صحیبت زودہ کے لئے دعائیں کلمات یہ ہیں خداوند میں تیری
رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی تہمت نہ دے اور
میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی کا حق عبادت نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مُسْتَعِثٌّ لِمُسْتَعِثٍّ وَدُعَاؤُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا أُعَذِّقُكَ
كَلَامًا إِذَا أَقْبَلْتَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكَ وَقَطَعِي عَنْكَ
دِينُكَ فَإِنْ قُلْتَ بَلَىٰ قَالَ كُلُّ لَذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا
أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ رَاقِيْ أَخُوذِيكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْمُذْنِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبَةِ الْعَالِيْنَ
قَهْمِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَفَعَلْتُ ذَلِكَ قَدْ هَبَّ اللَّهُ
هَبِّي وَقَطَعِي عَنِّي دِينِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عِيْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ لِي
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قَالَ لَا أُعَذِّقُكَ بِحَالٍ
عَلَيْهِ سَلَامٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْ
عَلَيْكَ يَمْلِكُ جَبَلِي كَيْفَ دِينًا إِذَا هُوَ اللَّهُ عَنْكَ كُلُّ
اللَّهُمَّ اكْنِزْنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ وَسَنَدُهُ كَرِيهُنَّ جَابِلًا إِذَا تَوَكَّلْتُمْ
مُبْتَلًا الْوَلَايَ فِي تَابٍ تَقْطِيعِهِ إِلَّا دَاوِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى)

تیسری فصل

۲۳۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اجْتَمَعَ مَجْلِسًا أَوْ مَسَلَتْ لَكُمْ
بِحِلْمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تُكَلِّمُوا
بِخَيْرٍ كَانَ طَاعَةً عَلَيْكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تُكَلِّمُوا
بِشَرٍّ كَانَ كُفْرًا لَهُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَسْبِكَ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۳۸ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْوَهْلَ قَالَ هَلَالٌ خَيْرٌ
وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ أَمْنٌ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ بارگاہ میں ایک شخص نے گمراہی کی یا رسول اللہ غموں کا مارا
اور قرض کے بوجھ سے ٹھہرا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں
ایسی بات نہ سکھائوں جو تمہارے غموں کو دور کر کے قرض سے نجات دلائے !
اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائے نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح و شام
یہ دعا پڑھو غم و غلاؤں میں مجھ سے غم اور تفکرات سے غم اور سستی سے
بزدلی اور کجی سے پناہ مانگنا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں قرض اور
لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح و شام ان کلمات کے ساتھ
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک مکتب
و غلام آئے اگر کہا کہ میں اپنی کاتب (شرائط لڑائی) سے عاجز آ گیا ہوں
میری مدد کریں جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں ہوں وہ کلمات
بتانا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے اگر تم پر ہوا
کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کر دے گا۔ تم اس
طرح دعا کرو خداوند مجھے حلال کا رزق عطا فرما اور مجھ کو روزی سے بے پروا
کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے امیر سے بے نیاز کر دے۔

ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اس میں جمع ہے ۳۰ کلاب
فی باب تخطیۃ الاولاد فی انشاء اللہ تعالیٰ کے ذیل میں نقل کریں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے
تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا
تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گے تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے
اس پر ہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کرو گے تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں
گے وہ کلمات اس طرح ہیں سب کریم تیری ذات پاک کو لائق ہے تیرے سوا
کوئی سمجھو نہیں میں تجھ سے مغفرت مانگا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (نسائی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا جاندار دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے
بھلائی اور ہدایت کا جاننے میں اس ذات پر ایمان لایا میں

يَا كَلْبُ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي دَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا۔

(رداء ابو داؤد)

۲۳۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مَا قُلِيَ اللَّهُ
لِي عَبْدِي دَابَّتْ أَمْرُكَ وَدَابَّتْ أَمْرُكَ دَفَّتْ
قَبْضَتُكَ تَامَسَتْ يَدُكَ مَا فِي حَكْمِكَ عَدَلٌ
فِي قَضَائِكَ أَتَاكَ بِحُلٍّ أَسْوَأَ هَؤُلَاءِ سَمِعْتَ بِهِ
كَفْسَكَ أَوْ أَشْرَكَتَ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلِمْتَ أَحَدًا
مِنْ غَلَبِكَ أَوْ أَهَمَّتْ عِبَادَكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ
عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِسْمًا قَلْبِي وَجِلْدًا هَيْئِي
وَعَلِي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطْرًا أَوْ أَذْهَبَ اللَّهُ غَمَّهُ
وَأَبْدَلَهُ بِهِ كَرَامًا۔

(رداء ترمذی)

۲۳۴۰ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَبَحْنَا كُنَّا نَقْرَأُ
إِذَا أُنْزِلَتْ سَبَّحْنَا۔

(رداء البخاری)

۲۳۴۱ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا يَقُولُ يَا حَبِيبُ مَرَّكَ
أَسْتَجِيبُ۔ (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ شُيُخِ الْإِسْلَامِ
وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ
الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ
بَلَغَتْ الْعُذُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اللَّهُمَّ اسْرُ
عَوْرَاتِنَا وَأَمِنْ رَدِّ عَائِنَا قَالَ صَرَبَ اللَّهُ دُجُوبَهُ
أَعْدَائِهِ بِالزَّبْرِ وَهَرَمَ اللَّهُ بِالزَّبْرِ۔

(رداء احمد)

۲۳۴۳ وَعَنْ بَرْيَدَةَ قَالَ كَانَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الشُّرْقَى قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ
إِيَّاكَ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الشُّرْقَى وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعْوَدُ

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس
نہا کی حمد ہے جو ماہِ گزشتہ کو لے لیا گیا اور یہ مہینہ عطا فرمایا۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے
نعماء و نعم میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندگی کا بیٹا ہوں تیرے نیرائے
ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے مجھ پر قہرِ حکم جاری ہے
تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ یہ کچھ سے ہر اس نام کے ساتھ سال کننا ہر
میں کے ساتھ تونے خود کو صحت کیا ہے یہی کتاب میں نازل کیا یا اپنی غفلت میں سے
کہ نہ کھلا اپنے بندوں میں سے کسی کو جتا یا یا یہ وہیب میں جانتا رہا کہ قرآن کریم کو میرے
قلب کی بار میرے منوں کا مدد دے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ اس کے علم کو رد کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسانیوں میں تبدیل
کر دیتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ
جب بندی پر چڑھتے تو کہیں پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے محمدی و قیوم میں
تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی) اس حدیث کو غریب
اور غیر محفوظ بتایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگِ خندق
کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو
دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا
ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! اس طرح دعا کرو خداوند
ہمارے پیروں کی پردہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابوسعید خدری
فرماتے ہیں۔ ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھرن گئے اور اس ہوا نے دشمنوں کو شکست دیدی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ کا نام سیر میں آئے
۔ لا تذلنا ہم اس اللہ اور جو کچھ اس اللہ کا طلب کرتے

ہیں اور اس کے شر اور حسد اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوند
میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو یہاں پہنچنے والی ہو۔
(زبیدی دعوات کبیرا)

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً -
(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت۔ بد بختی آنے۔ قدریر کی برائی اور
دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔
(متفق علیہ)

۲۳۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْمٍ النَّبَلَاءِ
وَدَرَكِ الرِّشَاءِ وَشَرِّ النَّصَاءِ وَشَمَانَةِ الْأَعْدَاءِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تعفلات۔ غم۔ بچاؤ کی سستی
بزدلی۔ کج روی۔ قرض اور دشمنوں کے غلبے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
(متفق علیہ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفَقْرِ الدَّيْنِ
وَعَبَثَةِ الزَّوَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے سستی طویل عمر قرض
اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند علیم و دوزخ کے عذاب آگ کے
نقصانات۔ فقر کے فتنہ اس کی برائیوں۔ دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے
پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند امیر ہے گناہوں کو روت اور اولوں کے بانی
سے دھواں ال۔ خداوند امیر ہے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میلا کپڑا
سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوند امیر ہے گناہوں کے درمیان ایسا ہی
بعد پیدا کر دے جیسا کہ قرینے مشرق و مغرب میں بعد رکھتا ہے۔
(متفق علیہ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْهَمِّ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتِيَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَيْبِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْغَمِّ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
اللَّهُمَّ اغْوِلْ خَطَايَايَ بِمَلَوِ الثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ
قَلْبِي كَمَا يَتَّقِي الشُّرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّامِ وَبَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے بیکسی۔
سستی۔ بزدلی۔ بخل۔ طویل عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
خداوند امیر ہے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوند

۲۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَمِّ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا

تو بشری تزکیہ فرماتے والا کامیاب اور مالک مطلق ہے۔ خداوند میں تجھ سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوند میں تجھ سے نعمت کے زائل ہونے کو نہ ختم ہونے۔ ناگہانی غلبہ اور تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی سے جو میں نے کی ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں تیرے اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر ہجو و سہ کیا تیری طرف رجوع ہوا تیری مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوند میں تیری عزت و جلالت کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن دُعاؤں کو موت آئے گی (متفق علیہ)

دوسری فصل

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ دَرَكْتَهُمَا أَنْتَ وَلَيْسَ بِمَا دَمَوْنَهَا اللَّهُمَّ عَلَيَّ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَرَمٍ قَلْبٍ لَا يَحْكُمُ دَرَمٍ
مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ دَرَمٍ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَجَاءَ لِقَمَّتِكَ وَجَوْبِكَ سَخَطِكَ۔

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَخْلُقُ۔

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۳۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْكَمْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِالْيَكِ أَتَيْتُ وَبِكَ خَافَعْتُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ لَوْلَاكَ لَأَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْوَحْدَى الْوَحْدَى لَا يَكُونُ وَالْحَيُّ لَا يَمُوتُ وَالْوَاقِعُ لَا يَكُونُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْاِرْبَاعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَرَمٍ قَلْبٍ لَا يَحْكُمُ دَرَمٍ لَيْسَ لَا تَشْبَعُ دَرَمٍ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (رِوَاةُ أَحْمَدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالتَّيْمِيِّ عَنْهُمَا)۔

۲۳۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْجُلْحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں ان چار باتوں سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو ایسے نفس سے جسکو کبھی سیری نہ ہو اور ایسی دعا جو مقبول نہ ہو (ابو احمد ابو داؤد ابن ماجہ جراح ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اور نسائی نے دونوں راویوں سے روایت کی ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کجھوسی۔ ہنسی عمر امینہ

وَسُوْرَةُ الْعَمْرِ وَفُتْنَةُ الْقَدْرِ وَعَذَابُ الْقَدْرِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

الْفَقْرِ وَالْفَقْدِ وَالْجُودِ وَالْجَوْدِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

أُظْلِمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۴ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْيَسْقَانِ وَالْيَقَانِ

وَسُوْرَةِ الْاِخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۵ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُعْثَةِ فَدَاةِ

يُسْ الصَّحِيحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَدَاةِ يَسْتِ

الْبَيْطَانَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَسْجَةَ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ

الْجُدَاوِرِ وَالْجَمْرَيْنِ وَمِنْ سَبِيِ الْأَسْقَامِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۷ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُتَكَرِّرَاتِ

الْاِخْلَاقِ وَالْاِعْتِمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْتَنِي تَعْوِيْذًا أَعُوذُ بِهِ قَالَ

قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي

وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مِجَنِّي۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۹ وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

كَيْ فَنِّهِ أَوْ قَرْبِهِ مَذَابٍ مِنْهُ يَطْلُبُ كَرَاهِيِي۔

(ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فقر، معاشی

کی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے اخلاق

نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فاجر سے پناہ طلب کرتا ہوں

کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری

عادت ہے۔

(ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں برص، جنام، جھونک اور

بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں برے

اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شعیب بن شکیل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ

مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائی جس کا میں درد کروں تو آپ نے فرمایا اس

طرح دعا کرو (خداوند میں اپنی سماعت بصارت، لہق، قلبی اور رازہ

مرد کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں) (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے پناہ

وَالَّذِينَ قَالُوا رَبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقُولُ أَتَكْفُرُ بِالَّذِينَ
كَانَ نَعْمُ دَفِي رِوَايَةٍ أَلْفَهُمْ إِيَّيْ أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ قَالَ رَبُّكَ دَعَا لَكَ قَالَ نَعَمْ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعائیں

پہلی فصل

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ
اعْفُ عَنِّي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَلَا تَسْرِقْ فِي أَمْرِي وَمَا
أَنْتَ أَهْلُهُمْ مِثِّي اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي حَقِّي وَهَرَبِي
وَحَطَايَايَ وَصَغِيرَاتِي وَكُلَّ ذَا إِلَهٍ عَشِيءِي اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي
مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَسْرَجْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَنْتَ أَهْلُهُمْ مِثِّي أَنْتَ الْمُعْتِمِدُ وَأَنْتَ الْمُؤْتَمَرُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي
هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ لِي خَيْرَ
زِيَادَةٍ فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْعِفَاةَ وَالْعَقَابَ وَالْعِلْفَى -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرص کو
بلیغ سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دوسری روایت کے مطابق
یہ دعا اس لڑکے منقول ہے خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں
ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دونوں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے
تھے خداوند میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں
اسراف اور میری کمزوریوں کو چھین تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب
کو بخش دے خداوند میری یہی اکثر شستوں پیورہ گوئی بقصد اور بلا قصد
مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرما دے۔ خداوند میرے اگلے
پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو جس کو تو خوب جانتا ہے معاف فرما دے
میری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند دین کو میرے لئے بہتر اور کمال
فرما جو میرے کالوں کا نگران ہے اور دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں
میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں
لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی ہمہ کار خیر کی زیادتی فرما اور میری موت کے
ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔
(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے
خداوند! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری حرام روزی سے باز رہنے اور
تو نگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

وَابْنُ مَسَاجِدَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ حَسَنٌ غَرِيبٌ
إِسْنَادًا۔

۲۳۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جِبِلَّاجًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ
قَالَ سَلِّ بِكَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعْفَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي
الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا
أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعْفَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔

(رواہ الترمذی فی وائیں مساجد و قال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب (سناداً))

۲۳۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي
حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِنْهُمَا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ
قُوَّةً لِي فِيهِمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَيْتَ عَنِّي مِنْهُمَا
أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ دِرْغَامًا لِي فِيهِمَا تُحِبُّ۔

(رواہ الترمذی)

۲۳۴۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قُلْنَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَبْدَأَ
بِهُذُلٍ أَوْ الدُّعَاءِ (لِاصْبَابِ) اللَّهُمَّ احْبِبْ لَنَا مِنْ
حُبِّكَ مَا نَعْمَلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاوِيَتِكَ وَبَيْنَ
مَعَاوِيَتِكَ مَا نَبْتَغِيهِ بِمَجْلِسِكَ وَبَيْنَ الْمَكِينِ مَا
نُفْعِنُ بِهِ عَنكَ مُمْسِكَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا
بِاسْمَاعِيَتِكَ وَابْتِغَايَتِكَ وَتَوَقَّتْ مَا أَحْبَبْتَنَا وَاجْعَلْ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَنَّا مَنْ ظَلَمْنَا وَانْقُصَا
عَنَّا مَنْ قَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُوسِبَتَنَا فِي دِينِنَا
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْبَرْهَمَتَنَا وَلَا مَبْلَغَ حِلْمِنَا

ابن ماجہ لکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن
اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی
دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے
کاموں میں معافی طلب کرو اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو
آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ
نے وہی جواب دیکر فرمایا جب میں دنیا و آخرت میں معافیت اور دعاوات لگاتا ہوں
فلاح حاصل ہوگئی۔

ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن

اور غریب ہے)

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعائیں یہ کلمات فرماتے تھے
خداوند! مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے
عطا فرما خداوند! تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو
محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنادے اور مجھے پرہیزگار
میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جس کو تو محبوب
رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین سے
دعا کہ لئے دعا فرماتے۔ خداوند! تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو
ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی
اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرمائے اور ہمیں
اس یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوند! زندگی
میں ہمیں اچھی ساعت بھارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپس
پر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کر دے
اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے دشمنوں کے
علم کے لئے مرکز آرائش بننا اور جو ہم پر رحم نہ کرے اس کو ہم پر

وَلَا تَلْطِطْ عَلَيْنَا مِنْ لَدُنْكَ حَتَّى نَسْتَجِيبَكَ

غلبہ نہ عنایت کر۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)
۲۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي
وَعَلَيْتَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى
كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَمَلِ النَّارِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۲۸۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرَّحْمَٰنُ سَمِعَ

عِنْدَهُ دَجْوَةً كَمَا دَوَّى الثَّمَلُ فَإِنْ نَزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا
فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ مِنَّا فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ وَرَفَعَ

يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآلِهِمْنَا وَلَا
تُؤْمِنَا وَاعْطِنَا وَلَا تُعْزِمْنَا وَآيُشْرَنَا وَلَا تُؤْشِرْ

عَلَيْنَا وَارْحَمْنَا وَارْحَمْنَا اللَّهُ قَالَ أُشْرِيَتْ عَلَيَّ
عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ

أَخْلَجَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَلَعَ عَشْرَ آيَاتٍ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند جو علم تو نے مجھے عطا
فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما میرے علم میں زیادتی نہ کر اور مجھے علم
نافع عطا فرما ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی حالت
سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور
غریب ہے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی ٹکلی

کی بھینچنا ہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ
کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام

نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوند ہم میں آزمائش
فرما کی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں

کسی نہ کر ہم کو بزدلی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگی نہ کر۔ ہم کو راہنی کراہ
راہنی رہ ہم سے دھوکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں

نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگی۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے
بعد قدامت المؤمنین سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۲۸۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِ
الْبَصْرِ أَوَى السَّقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ

اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ
صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَادْعُهُ

أَنْ يَقْرَأَ فِي عَيْنَيْهِ الرَّحْمَةَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ
اللَّهُمَّ قَلْبِي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ

بَيْتِي الرَّحْمَةِ إِنْ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ إِلَيَّ دَعَا لِي بِبَيْتِي لِي
خَاصِّي خَيْرٌ وَاللَّهُمَّ فَشْفِعْهُ فِي رَدِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک
نابینا شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ

میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو
تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور چاہو تو اس پر صبر کر لو یہ تمہارے

لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے
فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔ خداوند میں تجھ سے سوال

کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے
میں آپ کے دیکھنے والے بن کر ہوں خواہ وہ کتنا ہی دور ہو

خداوند نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمائے (جامع ترمذی)

۱۲۷

٢٣٨٢ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ دَاوُدُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ السَّيِّئَ
 يُبْغِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي
 دِمَائِي وَأَهْلِي وَمَنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يَصُوتُ عَنْهُ يَقُولُ
 كَانَ أَحَبَّ الْبَشَرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

٢٣٨٣ وَعَنْ عَطَاءٍ وَبْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
١٤
يُنَادِي عَمْرُو بْنُ يَاسِرٍ صَلَوةً فَأَدَجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ
الْقَوْمِ لَقَدْ خَفِفتَ وَأَدَجَزْتَ الصَّلَوةَ فَقَالَ أَمَا
عَلَيَّ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ تَمَعُّثُهُنَّ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ عِمْرَانَ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ ضَالِكًا
عَنِ الدُّعَاءِ فَخَرَجَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ
يَعْلُوكَ الْغَيْبُ وَكُنْ رَيْكَ عَلَى الْخَلْقِ أَخْبِرْنِي
مَا عَلِمْتَ الْخَبْرَةَ خَيْرًا لِي وَتَوْفِيقًا إِذَا عَلِمْتَ
الرَّيَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَتَكَ فِي الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالنَّصَبِ
وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْعَقْلِ وَالْإِخْوَانِ وَأَسْأَلُكَ
نَوِيحًا لَا يَنْفُذُ وَأَسْأَلُكَ قُوَّةً عَيْنٌ لَا تَنْقُطُ
وَأَسْأَلُكَ الْبِرَّ بِرِضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ
الْحَيْثُ بَعْدَ الْحَرِّ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى
وَجْهِكَ وَالشُّرْقَى إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاةٍ مُفْتَرَةٍ
وَلَا فُتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ كَرِّمْنَا بِرَيْسَةِ الْإِيمَانِ وَ
اجْعَلْنَا هَدَاةً مُهْدِيَيْنَ -

(رواه البخاري)

۲۳۸۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ الْعَجَبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے۔ خداوند میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کر دے۔ اے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات، مال و اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ بے شک داؤد بہت زیادہ عزت کرنے والوں میں سے تھا۔

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ چارے ساتھ قنارہ ادا کی۔۔۔ تو نہایت متعجب و پریمی قوم لوگوں نے کہا کہ آپ نے بکری اور مختصر غار پر حلالی۔ جناب عمار نے فرمایا کہ کئی بات نہیں یہاں اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کھڑے ہوئے تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور اگر اپنی قوم کو وہ دعا بتائی (الفاظ دعا) خداوند میں تیرے عالم الغیب کو نے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ۔ جب تک

تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت پہنچ دینا بہتر ہے
میرے لیے تو بہتر ہوا ہے اللہ! یہی غیب اللہ! خدا کی تیرے خوف کا سہارا کرتا ہوں اور
غم و سرور میں تجھ سے کمر حق کھینے کی توفیق طلب کرتا ہوں مالدار کی اور غربت
میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت
طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو
ہمیشہ رہے۔ اور نقصان کے بعد تیری رضا پاتا ہوں اور سرنے کے بعد
زندگی کی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی اللہ
طلب کرتا ہوں تیری لقمان شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ میں نہ تو
فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوند! ہمیں ایمان کی رحمت سے

فرین فرما۔ اور میں سیدھا اپنے والوں کا راہنما بنا (انسان)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوند! میں تجھ سے

نفع دینے والے علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ - بیہقی و دعوات کبیرا)

حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوند مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد کروں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے صحت و عافیت دے اور ہیر گاری حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (ترمذی)

حضرت امجد رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوند میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو ریا کاری سے میری زبان کو جھوٹ اور میری آنکھ کو خیانت سے محفوظ فرما دے اسے مالک و مول تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو بھانپا ہے۔

(دعوات کبیرا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طہریل امیری کی وجہ بہت کمزور اور اندھ پرندہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں یہ کہہ کر کہ دعا کرتا تھا خداوند اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوند تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کرے اور میں ناروغہ رخ سے محفوظ فرما دوں گے کہتے ہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جس کی طاقت نہ ہو

کافیاً و عملاً مُتَقَبِّلًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا - (رداء احمد و ابن ماجہ و البیہقی فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَعَا حَفْصَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَغْنَاهُ شُكْرَكَ وَ أَكْثَرُ ذِكْرَكَ وَ آتِيَهُ نُصْحَكَ وَ أَحْفَظْ دِينَكَ - (رداء الترمذی)

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْيَقِينَةَ وَ الْحَقَّةَ وَ الْأَمَانَةَ وَ حَسَنَ الْخُلُقِ وَ الْوَيْضَانِ بِالْإِسْلَامِ - (رداء ابن ماجہ و ابن ماجہ و البیہقی فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنْ الْيَقَارِ وَ عَمَلِي مِنْ الرِّيَاءِ وَ دَلْسِي مِنَ الْكِبَابِ وَ عَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورَ -

(رداء ابن ماجہ و البیہقی فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَرَجَلَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَّتْ فُصَادُ مِثْلِ الْعَرَبِ فَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِتَعَالَى أَوْ تَسْأَلُهُ رِيَاءً قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاتِقِي يَوْمَ فِي الْأَخِرَةِ فَجَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيعُ وَلَا تَسْتَطِيعُ أَفَلَا كُنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَذَابَ النَّارِ قَالَ قَدْ عَا اللَّهُ يَوْمَ فَتَقَاهُ اللَّهُ -

(رداء مسند)

۲۳۸۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُزِيلَ نَفْسَهُ قَالُوا وَ كَيْفَ يُزِيلُ نَفْسَهُ قَالَ يَمْتَرِضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِيَمْلَأَ بَطْنَهُ - (رداء الترمذی و ابن ماجہ و البیہقی)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ^۱وَسَلُّوا الْعُمْرَةَ إِلَى الْعُمْرَةِ كَعَفَاةٍ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجَّ الْمُبَرَّكَ وَلَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

(متفق علیہ)

۲۳۹۵ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ^۲عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

(متفق علیہ)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ^۳كَفَى رُكْبًا بِالرُّكُوعِ فَقَالَ مِنَ الْعُمْرَةِ قُلُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَدَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيغًا فَقَالَتْ أَيْمَنُةٌ أَحَبُّ قَالَ لَعَنَهُ دَلِيلُ أَحَبِّهِ.

(رداءہ منیہ)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشَعَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَيَّ عِيَادِي فِي الْحَجَّةِ أَوْ رَكْعَتِي أَوْ شَيْئًا كَبِيرًا أَلَا يَكْفِيْتُ عَلَى الدَّاحِلَةِ أَفَأَجْزُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَهُ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوُفَاةِ.

(متفق علیہ)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ أَفَى رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُخْبِرْتُ أَنَّ نَحْبَهُ دَلِيلُهُمَا مَا تَشْتَدُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَائِلِيهِ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَاقْبِضْ دِينَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

(متفق علیہ)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوتُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا مَرْأَةٌ بِرَجُلٍ إِلَّا وَفَّقَ امْرَأَةً إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْكَثِيفُ فِي عَدْوٍ وَكَذَا أَكْثَرُ وَخَدَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَةً قَالَ أَذْهَبَ فَاحْجَجْ مَعَ امْرَأَتِكَ.

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عروسے دوسرے عروسے تک کا درمیان عرسہ لگنا ہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عرسہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیسے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تہلیل خشم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرشتے ہیں ایک زینبہ حج التیسرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سولہ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں انکی طرف سے حج کر دے تو آپ نے فرمایا ہاں ارادی کہتے ہیں یہ واقعہ حجتہ الوداع کا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر دینی تجھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں اتو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کر اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تھلیہ میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو نلالہ فداں غزوہ کے لئے معذور ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

اسلام کی کتاب میں ہے کہ اگر کسی نے حج کیا تو اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔

۲۲۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَشْأَذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَهْدِ فَقَالَ جَعَلْتُكَ الْحَبِيَّةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ تُسَيِّرُهُ يَوْمَ وَلَدَتْ
إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَخْرَجٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ
وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قُرْنَ الْمَنَازِلِ
وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتُمُو قُصُوفَ نَهْشٍ وَرِسْنَ أَفَى
فَلْيَهْرُفَ مِنْ عَمِيرٍ أَهْلِيهِمْ رِسْنَ كَاتِ بَرِيَّةٍ الْحَبِيَّةَ
وَالْعُمَرَةَ كَمَنْ كَانَ دُوْنَهُمْ فَهَمْلُهُ مِنْ أَهْلِهِ
وَكَذَلِكَ الْكَذَّالُ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ وَمَنْهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ
وَالْقُرَيْشِ الْأَخْذُ الْجُحْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْحِزَاقِ
مِنْ ذَاتِ عِزٍّ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قُرْنَ وَمَهْلُ
أَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتُمُو

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَلَكَتْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَالْأَنْثَى
كَانَتْ مَعَ حَبِيبَةٍ عُمَرَاءَ مِنَ الْحَيَاءِ بِبَيْتٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ
وَعُمَرَاءَ مِنَ الْعَامِ الْمُعْبُولِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءَ
مِنَ الْحَيَاءِ أَنْتَ حَدَّثَ قَسَمَ عَنْ رَجُلٍ حَتَّى فِي ذِي
الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءَ مَعَ حَبِيبَةٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۵ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے ہجرت طلب کی تو آپ نے
فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن
کا سفر نہ کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ
(میسقات) ذوالحلیفہ (موجودہ نام بیر علی) شام والوں کے لئے جحفہ نجد
کیلئے قرن منازل میں والوں کے لئے یلم۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لیے ہیں

جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر ملاقوں سے ان
کی جانب گزر کر آئیں اور ان کی حدود سے باہر رہتے ہوں ان کی حدود میں رہنے والے
شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کیلئے اسکا گھر میقات ہے اور یہ حکم
حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستہ
ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے عراقیوں کے لئے میقات
ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یلم ہے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں
ہوتے سماتے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے
موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ مکہ کے لئے جعرانہ جنگ
حنین کے بعد اموال غنیمت کی قسم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے یہ
تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَكُلُّ مَا لَمْ يَحُجَّ مِنْ حَاجِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ مَنَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُمْهَا نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ صَبَّحْتُ لَمْ تَسْمُكُوا بِهَا وَلَمْ تَسْطِطُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَطَمَنَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۰۵ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادَ وَرَحِمَهُ سَيِّئًا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَيَقُولُ عَلَى النَّاسِ حُجُّهُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَهُ الْبَيْتُ سَيِّئًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي مُسْنَدِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ فَالْحَارِثُ يُعْتَقُ فِي الْحَدِيثِ)

۲۳۰۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَدَّةَ فِي الزُّكُوفِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَكُلُّهُمَا يَنْفِقُ الْفَقْرَ وَالِدُ ثَوْبٍ كَمَا يَنْفِقُ الْكَيُّونُ خَيْثُ الْخَيْثِ وَالِدَ الْهَيْبِ وَالْوَقْفَةِ وَكَيْسٌ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ كَوَافٍ إِلَّا الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ

۲۳۱۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْمِرْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جنابا قرعہ بن عباس نے کھڑے ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمرہ صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد و نسائی - دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی سواری کا مالک ہو جو اسکو خلاء کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اخراجات سفر جو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر شاردانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو نادارہ کی کفالت کر سکیں (رجاس ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اسکی سند محل نظر ہے کیونکہ حلال بن عبد بنجول اور عمارت ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں ضرورت نہیں ہے (رجلا حیات کے باوجود حج و نكاح نہ کرنا) (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو پورا کرے میں عملت کرتے - (ابوداؤد - دارمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ وہ دونوں تلکدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھیٹی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اندکچہ نہیں (ترمذی - نسائی) جبکہ احمد اور

أَحْمَدُ وَابْنُ مَلْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ

۲۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُجِيبُ الْحَجَّ

قَالَ النَّادَا وَالرَّاحِلَةُ - (رواه الترمذي)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْعَاجِلُ قَالَ الشَّيْءُ السَّيِّئُ

فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْحَجَّ أَفْضَلُ قَالَ

الْعَبْرُ وَالشَّيْءُ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّيِّئُ

قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةٌ - (رواه في شرح الشَّيْءِ وَرَدَى ابْنُ

مَاجَةٍ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْفُكْ الْفَصْلُ الْخَامِسَ)

۲۳۱۳ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقْبِيُّ أَنَّهُ أَقَى الْمَشْرِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ آيَةَ

شَيْءٍ كَيْفَ لَا يَسْتَوِيهِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الْفَلَاحُ

قَالَ حُجَّةٌ عَنْ أَبِيكَ وَأَعْمَدُ -

(رواه الترمذي وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَكَانَ الترمذي

هَذَا أَحَدَ يَتَّحَسَّنَ صَوْتَهُ)

۲۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَنَفْسِكَ عَنْ شُبْرُمَةَ

قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخْرَجَنِي أَدْقَرِيَّتِي قَالَ أَحَبَّجْتَ

عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّةٌ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّةٌ عَنْ

شُبْرُمَةَ - (رواه الشافعي وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ)

۲۳۱۵ وَعَنْهُ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ الْمَشْرِيَّ الْعَقْبِيُّ -

(رواه الترمذي وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرَقٍ -

(رواه أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۳۱۷ وَعَنْ أُبَيِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مِمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهْلُ يَحْتَجُّ أَوْ عُمْرَةً

ابن عباس نے حضرت عمر سے من لوہے کے میل روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کیسے ثابت کیا گیا ہے

تو آپ نے فرمایا سامان سفر اور سفر کی سہولت موجود ہونا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج اور عمرہ کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا

بغیر خوشبو لگاتے سر کے بالوں کو پرالندہ رکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ

کو نساخ افضل ہے آپ نے فرمایا بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا

دوران ایک اور سائل نے کھینٹ ہرگز سوال کیا کہ قرآن میں سبیل سے کیا مراد ہے؟

تو آپ نے فرمایا زور اور سوار کی شرح السنہ لیکن صاحب ابن ماجہ نے آخری الفاظ

حضرت ابو رزینہ عقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد

بڑھے ہوئے ہیں اور نہ تو سوار کی پر سوار ہو سکتے ہیں نہ حج و عمرہ کر سکتے ہیں

تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر لو۔

راہبوز نساخ ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمر کی جانب سے لپیک پکاتے سن کر اس

سے دریافت فرمایا شبرمر کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا شبرمر

(شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر

رہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر

فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق مقرر فرمایا۔

(ابوداؤد نساخ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے حج و عمرہ کے لئے

قَالَ السَّجْدُ الْأَقْلَى إِلَى السَّجْدِ الْكَبِيرِ غُفْرَانٌ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ دُونِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ دَجِبَتْ لَهُ الْحَقَّةُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سجداً اقلی سے مسجد کبیر تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ
معاف کر دیے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت
واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۳۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ
فَلَا يَزِدُّوْنَ وَيَقُودُونَ لِحُجَّتِ الْمُؤْمِنُونَ فَكَرَّذَا
قَبْلَ مَوَاسِمَتِهِ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَقْوِدًا
فَكَانَ خَيْرَ الزَّادِ الْقَوْدَى -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں
کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لائے اور
میں اگر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو مشرک ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم
میں فرمایا زادراہ نیکر چلو اور بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۱۹ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
النَّسَاءُ وَجِهًا قَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ جِهَادٌ لَا يَفُوتُكَ فِي الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو
اپنے فریادوں ایسا جہاد جس میں جنگ و جدل نہیں وہ حج و عمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۳۲۰ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَنْتَمِعْ مِنَ الْحَجِّ عَشْرَةَ
ظَاهِرَةً أَوْ سُلْطَانًا جَائِزًا وَمِنْ حَائِشٍ كَمَا تَدُلُّ
يَحْجُ فَلَيْسَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا قُلْتُ شَاءَ نَصْرَانِيًّا -

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری
حجابت مزاحم ہوئی نہ وہ بیماری یا حاکم کے جبر کی وجہ سے رکاب ملک بلا وجہ
حج نہ کیا اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کہ مرے یا نصرانی ہو کہ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمْرَاءُ هُمَا الْمُتَوَلَّانِ دَعْوُهُ
أَجَابَهُمْ فَلَنْ اسْتَغْفِرَهُ غُفْرَانُهُمْ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سامان ہیں اگر وہ
دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۲۲ وَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ دَعَا اللَّهُ ثَلَاثًا الْغَارِيَّ وَالْحَاجَّ وَالْمُعْتَمِرَ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامان تین ہیں مجاہد
حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی شعب الایمان)

۲۳۲۳ وَ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَبَيَّرَ وَاسْتَمَرَّ إِذَا لَبِثْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ
وَمَرَّةً أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَكَرَّاهُ
مُعْتَمِرًا لَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام
کر دو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے
پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)

۲۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَارِيًّا مَشَقَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَارِي وَالْحَارِجِ وَالْمُعْتَمِرِ - (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج - عمرے یا جماد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

بَابُ لِاحْرَامِ وَالتَّكْبِيَةِ

احرام اور تکبیر (لبیک) کا بیان

پہلی فصل

۲۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْدِعُ احْرَامَهُ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَ مَلَأَ قَبْلَ أَنْ يُطَوَّفَ بِالنَّبِيِّ يَطِيبُ فِيهِ مِنْكَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دَرِيْعِ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرِّمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھوتے تو طواف سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مالک میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَلَيْتُ أَنْ يَقُولُ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا لَوْلَا الْكَلِمَاتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جھے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور افضلہ تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اور اضافہ کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ وَجَلَّ فِي الْحَرَمِ وَاسْتَوْبَحَ تَأْتَتْ قَائِمَةٌ أَهْلَ مِنْ عِنْدِ مَسْعُودِ بْنِ الْحَلِيفَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پیر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تکبیر شروع کر دیتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُهُمْ بِالْحَجَّةِ صُرْنَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلندہ کھار سے بارگاہ النخاریں فریاد کرتے تھے (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۲۹ وَعَنْ أَبِي قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَانْتَهَمَ لِيَصْرُخُونَ بِمَوَاحِيِشِهَا الْحَبَةِ وَالْحَمَةِ - (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابو طلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج مکرر کرتے تھے۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ)

۲۴۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حَجَّةَ الْوُدَّ أَنْ يَمْسُكًا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ ذَوَاتِ مَنْ أَهْلُ بَحْثَةٍ وَغُمَرَةٍ ذَوَاتِ مَنْ أَهْلُ بِالنَّحْيِ وَأَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّحْيِ فَأَمَّا مَنْ أَهْلُ بَعْثَرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلُ بِالنَّحْيِ أَوْ جَمْعَ النَّحْيِ وَالْعَمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْيِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ بِالْعَمْرَةِ إِلَى النَّحْيِ بَدَأَ فَأَهْلُ بِالنَّحْيِ لَهَا أَهْلُ بِالنَّحْيِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لئے (قرآن کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَأَعْتَمَلَ (رَدَّاهُ التَّزْمِيحُ وَالْكَارِحُ)

۲۴۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيَّ رَأْسَهُ بِالْوَسْلِ.

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۴۳۴ وَعَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي حَجٍّ مِمَّنْ قَامَرِي أَنِ امْرَأَتِي أَنْ تَوَقَّعُوا آمُوا شَهْمَ يَأْزِلُ هَلَالُ آبِ السُّكَيْبَةِ (رَدَّاهُ مَالِكٌ وَالتَّزْمِيحُ وَالْكَارِحُ أَبُو دَاوُدَ وَ الشَّائِبِيُّ وَابْنُ مَالِجَةَ وَالتَّزْمِيحُ)

۲۴۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِي إِلَّا لَبَّى مَوْجَ عَنْ تَيْمِيمٍ وَشُعْبَةَ مِنْ حَجْرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرَةٍ عَلَى شَفَاةِ الْأَرْضِ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا (رَدَّاهُ التَّزْمِيحُ وَالْكَارِحُ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے قبل اپنے بالوں کو خفلی سے جھایا۔ (ابوداؤد)

حضرت غلام بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے آکر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں شاک راوی (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین اور آسمان سے ختم ہوتا ہے (یعنی جانیں میں کن سارے زمین و آسمان)

وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَكُ بِرُذَى الْعُلَمَاءِ وَكَفَتَيْنِ رُحْمَ
 إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ السَّاقَةُ فَأَيُّمَةً عِنْدَ مَسْجِدِي ذِي
 الْعُلَمَاءِ أَهْلَ بِهِؤُلَاءِ النُّكَلِمَاتِ وَيَقُولُ بَيْنَكَ اللَّهُمَّ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْغَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ
 وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

(مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ وَلَقَدْ أَهْلَسْنَاهُ)

۲۲۲۴ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
۱۳ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا
قَرَأَ مِنْ تِلْكَ يَتَذَكَّرُ أَنَّ اللَّهَ رِضْوَانُهُ وَالْجَنَّةُ وَاسْتَعْفَاهُ
بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ الثَّعَالِبِيُّ)

(رواه الشافعي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلمیح پڑھتے حاضر ہوں خداوند اتری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادتمندی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں، تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔

مستحق عليه بالفاظ مسلم،

حضرت عمارہ بن خزییم بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب
نبی علیہ السلام تبلیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا
جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔
(شافعی)

(15)

تیسری فصل

٢٣٣٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْحَجَّةُ أَذِنَ فِي الثَّامِنِ فَاجْتَمِعُوا فَلَيْزًا أَيْ الْبَيْدَاءَ أَوْ أَحْوَرَ»
(رواه البخاري)

(رواه البخاری)

٢٣٣٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَقُولُونَ لِبَنِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكْفُرُونَ قَدِ الْأَشْرَافُ مَوْلَاكَ
تَعْلِيكَ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطْلُفُونَ
بِالْبَيْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کر دیا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام میدا تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

باندھا (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین
تکبیر اس طرح پکارتے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم پر افسوس ہے میں اس
خاموش ہر ماؤ لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک جیسا کہ تو مانگ
ہے اور جس چیز کا وہ مانگ ہے اس کا تو بھی مانگ ہے۔ وہ لوگ وہاں ملوث اس طرح کہتے رہتے
(مسلم)

٢٢

حجۃ الوداع کے واقعات

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوُدَّاءِ

پہلی قسط

۲۴۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ سِنِينَ ثُمَّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

يَعْبُرُ ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ بِالنَّحْبِ فِي النَّاحِيَةِ أَمَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَبِلَ مَرَلُومَةً
بَشَرًا كَثِيرًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ
قَوْلَاتِ أَهْلِهِ بِرَبِّتِ عُمَيْسٍ مُعْتَمِدَةٍ بِأَمْرِ
فَارُسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَشِيرِي بِتَرْتِيبٍ وَاحِدٍ
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ رَوَّيَ الْقَصُورَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِلَةٌ عَلَى
الْبَيْتِ أَوْ أَهْلٍ بِالْمَوْحِيهِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ حَيَّاكُمْ لَنَا مَنُورُ إِلَّا الْحَبَّةَ لَنَا
نَعْبُوتُ الْحَمْدَ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ
الرُّوْكَنَ فَمَا كَانَ سَبْعًا قَرَمَلٌ ثَلَاثًا دَمَشْقَى أَرْبَعًا ثُمَّ
تَقَدَّمَ مَلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَدَّمَ وَأَخَذَ قَامِي
مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا فَبَعَثَ الْحَقَّاقَ بَيْنَ
دَيْنِ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَعَ فِي الرُّوْكَتَيْنِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثُمَّ رَجَعَ
إِلَى الرُّوْكَنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا
ثَلَاثًا وَمِنْ الصَّفَا قَرَعَ لِرَأْسِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ
تَحْتِهَا ثُمَّ أَيْدَاهُمَا بَدَعَ اللَّهُ بِهِمْ مَبْدَأَ الصَّفَا فَرَفَعَ
عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ
اللَّهُ وَكَثَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَرَّمَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَدَ وَعَدَهُ دَنْصَرُ
عَبْدُهُ وَهَرَمَ الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ
قَالَ مِثْلَ هَذِهِ لَكَ مَرَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ دَمَشْقَى إِلَى
الْمَرْوَةِ حَتَّى انْسَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ
سَخَى حَتَّى إِذَا صَبَا مَشَى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَتَعَلَّ
عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا تَعَلَّ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ

دوسری سال جب آپ نے حج کا اعلان کیا تو اعلان کو یاد رکھی علیہ السلام کہ
حج کا اعلان ہے یہ سنگر بہت سے لوگ مدینہ آگئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ
کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اسرار نے نبی علیہ السلام
کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر مولد ہوئے تو جناب اسرار نے نبی علیہ السلام
سے معلوم کیا کہ اب میں کیا کروں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور
گدی لٹک کر احرام باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز
پڑھی اور قصورانی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام بیداء میں پہنچی
تو آپ نے ان الفاظ میں تلبیہ پڑھی میں حاضر ہوں خداوند میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور نعمتیں تیرے
لئے ہیں تو صاحب آئندہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں جناب جابر فرماتے ہیں
کہ اس وقت ہماری نیت حج کی تھی اس میں عمرو سے واقعہ بھی تھے جب ہم
نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات
مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھیروں میں حمل کے مطابق
چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آکر یہ آیت تلاوت کی کہ مقام ابراہیم کہ نماز کی
جگہ بناؤ اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم پر آئے اور بیت اللہ کے
درمیان سے ٹھٹھک اور طواف کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جہیں
سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے
اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفائے جانب چلے گئے اور صفائے قریب
پہنچ کر کلمات ارشاد فرماتے بیشک صفاد مردہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے
میں میں شروع کرتا ہوں بطریق اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سعی کی ابتداء میں
صفاد پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دو گھبراہٹ کی جانب بڑھ کر کے اشرا کی تکبیر و
تحمید بیان کی اور کہا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اس نے اپنے بندوں
مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو تباہ شکست دی اس کے بعد دعا فرمائی اس
طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفائے اشرا کر مردہ کی جانب روانہ ہوئے جب
پہاڑی سے اتر کر مہوار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع
ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مردہ پر آئے اور اس طرح پورے عمارت
اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفاد پر کی تھی۔

اَلْخُرُوجِ عَلٰی الْمَدِيْنَةِ نَادِي وَهُوَ عَلٰی الْمَدِيْنَةِ وَ
 النَّاسِ نَحْنُ فَقَالَ لَوْ اَنِي اسْتَعْبَدْتُ مِنْ اَمْرِى مَا
 اسْتَعْبَدْتُ لِمَا سِوَى الْهَدْيِ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ
 كَانَ مِنْكُمْ نَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُجِزْ وَلْيُجْعَلْهَا
 عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بَنِ جُعْفَةَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْسَ بِمَا هَذَا اَمْرًا كَسِبَ قَتْلَكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ وَاجْعَلْ فِي
 الْاُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ
 لَا يَكُنْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ وَكَذَلِكَ مَرَّ عَلَى مَنَاسِكَ يَبْدُو
 الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ
 حِينَ تَمَرَّضْتَ الْحَجَّ قَالَتْ قُلْتُ اَللَّهُمَّ اِنِّي اُحِلُّ
 بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَتْ قَالَتْ مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا
 عُجْلَ قَالَتْ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الْيَنَانِي كَذَبَرِي
 عَلَى مَنَاسِكَ الْيَمِينِ وَالْيَمِينِ آتَى بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَائَةً قَالَتْ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ
 فَلَمَّا كَانَ بَدَأَ التَّوْبَةَ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى فَأَهْلُوا
 بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
 بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْعَجْزَ
 ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ بِقَبْلَةٍ
 مِنْ شَعْرِ قَصْرَبٍ لَهَا بِتَوْبَةٍ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ رَاقِعٌ عِنْدَ الشَّعْرِ
 الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْحَاجَةِ وَلَمَّا جَازَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ
 فَوَجَدَ الْقَبْلَةَ قَدَ حَرَبَتْ لَهُ بِتَوْبَةٍ فَتَوَلَّى بِهَا
 حَتَّى إِذَا رَاقِعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْرَاءِ فَوُحِلَتْ
 لَهُ قَالِي بَعَثَ الرَّوَادِي فَعَتَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ
 دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
 هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا

لیکن جب آخری پھیرے میں مردہ ہوتے تو صحابہ پہاڑی سے نیچے
 تھے اس وقت اپنے فرمایا اگر مجھے وہ پہلے سے معلوم ہوتا ہوا
 تو میں اپنے ساتھ بدری اترتا لیکن نہ آتا اور پہلے عمر کرنا اب تم میں
 جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے
 اور عمرہ کر لے۔ اس وقت جناب سراقہ بن جعفہ نے کھڑے ہو کر کہا۔

یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدی ہے تو نبی علیہ السلام نے
 اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمر حج میں داخل کر دیا گیا
 ہے یہ آپ نے دوسری کہا آپ نے فرمایا یہ حکم ابدی ہے ابدی ہے۔ حرت
 علی اپنے ساتھ میں سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدی لے کر آئے تھے اپنے

ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا نیت کی تھی (تو)
 کیا الفاظ کہتے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوند میں اس کی
 نیت کرتا ہوں جو احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام
 نے فرمایا چونکہ تم ہدی ساتھ لاتے ہو اسلئے ابھی احرام کھو لکر حلال نہ ہو
 راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی بدری کے جو
 اونٹ ساتھ لاتے تھے وہ تعداد میں سوتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سواتے
 ان کے جوہری کے جانور ساتھ لاتے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں
 رہے باقی سب نے احرام اتار دیے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب
 ترویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو سنی کی جانب نبی علیہ السلام کے
 ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا
 نبی اکرم نبی علیہ السلام نے ظہر عصر۔ مغرب اور عشاء اور نویں کی ضرر
 میں ادا کیں۔ پھر چڑھے بعد تھوڑی دیر اور میں سم کیا۔ یہاں منسہ نبی کا
 سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی کو میں خیمہ نصب کرنے
 کا حکم فرمایا یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے
 روانہ ہوئے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ شعر حرام کے
 قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن
 نبی علیہ السلام یہاں سے گزرتے ہوئے عرفہ میں تشریف لاتے۔ وہاں اپنے دیکھا
 کہ آپ کا خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا ہے اسلئے وہاں ترک قیام فرمایا جب
 سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) اپنے ناتہ قصہ کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار
 ہوئے اور وادی نمرہ کے اندر اگر چہ عرب میں کو غنا طلب کرنے بہت

الَا تَحُلُّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْعِبَادِيَّةِ تَحْتَ قَدْحِي مَوْضُوعٌ
 وَرَمَاءُ الْعِبَادِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ قُلْتُ أَقُلْ دِيمَا أَصْنُ مِنْ
 دِمَائِي وَكَأَصْنُ مِنْ رِيبَةٍ بَيْنَ الْخَارِثِ وَكَانَ مُسْتَوْضَعًا
 فِي بَنِي سَبِيحٍ فَقَتَلَهُ هَذَا يَلْ قَرِيبَا الْعِبَادِيَّةِ مَوْضُوعٌ
 وَأَقُلْ رَبِّمَا أَصْنُ مِنْ رَبِّمَا رَبِّمَا عَبَّاسٍ حِينَ
 عَبَّاسٍ الْمُطْلَبِ قُلْتُ مَوْضُوعٌ كَلِّهْ قَاتِلُوا
 اللَّهُ فِي الْقِتَالِ قُلْتُ كَلِّهْ أَخَذَ شَوْهَنَ بِأَمَانٍ
 اللَّهُ وَاسْتَعْلَمَ قُرْبَهُمْ بِحِلْمَةِ اللَّهِ وَكَلِّهْ
 عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُؤْطِئِينَ قُلْتُ كَلِّهْ أَحَدًا أَتَكْرَهُونَهُ
 قُلْتُ قَعَلْتُ ذَالِكَ قَاتِلُوا يَوْمَهُمْ صَرَبًا غَيْرَ
 مُسْتَجِرٍ وَكَلِّهْ عَلَيْهِمْ مَرْفُوعَهُمْ وَكَلِّهْ تَعْلَمُ
 بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَهْلُوا
 بَعْدَهُ إِنْ احْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ
 تَسْلُونَ مَعَهُ قُلْتُ مَا أَنْتُمْ قَاتِلُونَ قَاتِلُوا
 لَكُمْ أَنْتُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَأَدَيْتُمْ وَنَصَحْتُمْ فَكُلُّ
 بِأَضْبَعِ الْقِتَابَةِ بِرَفْعِهَا إِلَيْ الْقِتَالِ وَبَيْنَ كُفَّهَا
 إِلَى التَّائِبِينَ اللَّهُمَّ اشْهَدَ اللَّهُمَّ اشْهَدَ ذَلِكَ
 مَرَاتٍ شَعْرًا أَذِنَ يَلَاكُ شَعْرًا قَامَ فَصَلَّى
 الْقُلُوبَ شَعْرًا قَامَ فَصَلَّى الْقُلُوبَ وَكَلِّهْ بِصَلَّى
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا كَلِّهْ حَتَّى آتَى الْمَرْفُوعَ فَجَعَلَ
 بَطْنُ مَا قَبْلَهُ الْقُلُوبَ إِلَى الصَّخْرَاتِ وَجَعَلَ
 حَبْلُ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ
 فَكَلَّمَ بَيْنَ دَاخِلًا حَتَّى عَدَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ
 الصُّغْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ السَّمَاءُ
 وَدَفَعَهُ حَتَّى آتَى الْمَرْفُوعَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ
 وَالْحَقَّ يَا ذَاكَ قَاتِلُوا قَاتِلُوا وَكَلِّهْ
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَتِ الْفَجْرُ
 فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ يَا ذَاكَ
 قَاتِلُوا شَعْرًا كَلِّهْ الْقُلُوبَ حَتَّى آتَى الْمَشْهُدَ

ہو شیار و خبر دار اور عیالیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا
 گیا ہے۔ دور عیالیت کے تمام خون معاف کر دیتے تھے ہیں اور سب سے پہلے
 میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیع بن حارث کا تھا جنہوں
 نے بنی سعد میں دو درہم پیا تھا اور انکو قبیلہ ہذیل نے قتل کیا تھا اسی
 طرح دور عیالیت کے تمام سود غم کر دیتے تھے میں اور میں اس سلسلہ میں
 پہل کر کے حضرت عباس بن عبد المطلب کے سودی اسرار کو ختم کرتا ہوں
 لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان
 کی وجہ سے انکی ذمہ داری لے لی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے انکی
 شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں
 پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو
 تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان
 کے کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا حق سلوک سے کفالت کر دین
 سنے تم میں ایسی چیز کو چھوڑ دے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو گے
 تو گراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کتاب الہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں
 سوال ہو گا تو تم کیا کو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے
 پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت و خبر خواہی کی۔ اس کے
 بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے
 اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے تین مرتبہ فرمایا
 خداوند! تو گواہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان و اقامت
 پڑھی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی اس کے بعد جناب بلال نے پھر اقامت
 پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے بعد
 سنتیں و نفل نہ پڑھے گئے نماز سے فارغ ہو کر ناقہ قصواء پر سوار ہو کر
 عزرائل تشریف لے گئے اور اس طرح اذہنی کو روکا کہ اس کا پیٹ سخت
 کہ جانب تھا اور صل مشاة نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی
 طرف اس طرح آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر بھڑکی کی نرہ دی
 ختم نہ ہو گئی اور آفتاب غروب نہ ہو گیا یہاں آپ نے جناب اسامہ کو اذہنی پر اپنے
 ساتھ بٹھایا اور مروافہ کی جانب راہنہ ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشا کی
 نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے
 درمیان اور کچھ نہ پڑھا پھر طلوع فجر تک بیٹھ رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر

الْحَمَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْفِيلَةَ فَدَعَاَهُ دُكْبَرًا وَهَلَلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ دَائِقًا حَتَّى اسْتَفْرَجَ اذْهَبَ
قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَارْدَتِ النَّمِطُ
بَيْنَ عَتَايَسِ حَتَّى اَتَى بَطْنُ مُحَيْسِرٍ فَحَرَكَ قَلِيلًا
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الرُّسْتَى الَّتِي تَخْرُجُ عَنْ
الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ تَبْنِيهَا وَقَالَ حَصَى الْخَدَنِ زَمَنِي مِثْلَ بَطْنِ
الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَبَيَّعَ
بَيْنَ نَتْنِيذٍ ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَتَحَرَ مَا عَجَزَ
اَشْرَكَهُ فِي هَذِهِ ثُمَّ اَصْرَمَ مِنْ كُلِّ بَشَرَةٍ
يَبْضَعُ فَجَعِلَتْ فِي قُدْرٍ قَطِيعَتٌ فَامْلَأَ مِنْ
لَحْمِهَا وَشَرِبَ بَا مِثْلَ مَرْفَعِهَا ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ
اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا قَا مَرَّ اِلَى الْبَيْتِ
فَعَثَى بِسِكَّةِ الظُّهْرِ قَا قَا عَلَى بَنِي عَبِيدٍ الْمُطَّيِّبِ
يَسْتَوْنَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَقَالَ اَنْزِعُوا بَنِي عَبِيدٍ الْمُطَّيِّبِ
قَا قَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ اَلنَّاسُ عَلَى سِقَائِكُمْ لَمْ تَمُتْ
مَعَكُمْ فَا دُلُّوهُ دُلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ

(رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۳۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوُثِّقَتْ
اَهْلُ بَيْتِهِمْ وَوُثِّقَتْ اَهْلُ بَيْتِهِمْ فَسَلَّمْنَا
فَدِثْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ اَهْلُ بَيْتِهِمْ فَلَمْ يُعِدْ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ
اَحْرَمَ بَيْتِهِمْ فَاَهْدَى فَلْيُحِلَّ يَا اَلْحَيُّ مَعَ الْخَمْرِ
ثُمَّ لَا يَحِلُّ وَبَيْنَهُمَا ذِفْرٌ وَدَائِيَةٌ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى
يَحِلَّ بِتَحْرِيقِهِمْ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهِمْ كَسَبَتْهُ
حَجَّةٌ قَالَتْ فَحِضَّتْ وَلَمْ تَطْعُ يَا بُنَيَّتُ وَلَا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَاتِلًا حَتَّى كَانَ

تقدیر کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تعمیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت
بیان کی اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل
گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی
پر تھے راستہ میں وادی محسر میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جرہ
کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب والے جرہ بڑا
کرمات چھوٹی ٹکریاں بطین وادی سے شیطان پر ماریں اور کھنگریاں مارتے
وقت اللہ اکبر کہاری سے فارغ ہو کر قرآن کا ذکر آئے اور ترسٹھ اونٹ اپنے
دست مبارک سے ذبح کر کے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت مکہ کو دیا
نبی علیہ السلام نے اپنی ہری میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر
اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ لیا جائے یہ گوشت ہانڈی میں
پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد اپنی اونٹنی
پر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیارت) کیا اور حرم کعبہ میں نثار
غلبہ ادا فرمایا۔ نثار سے فارغ ہو کر چار ذرمز پر گئے اور جو عبد المطلب
سے بوز ذرمز کے کوٹیں سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنوئیں سے پانی نکالو
اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کنوئیں
سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے
اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے
حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا جب تک کہ آئے تو نبی علیہ السلام
نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قرآنی کا جانور ساتھ
نہیں لاتے ہیں وہ طواف کے بعد حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا
احرام تو باندھا ہے لیکن ہری ساتھ لاتے ہیں انکو حیا ہے کہ وہ عمرہ کے ساتھ
حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی
ہری کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ
اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دونوں ماہرین کا آنے گوارا ہے
نہ تو طواف کیا تھا نہ سنی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نوروزی الحج) آگیا۔

يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمَّا أَهْلَلْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا مَرَرْنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَيْنَا لَأَسْبَى وَأَمْتِشَطَ وَأَهْلَلْنَا
 بِالنَّبِيِّ وَأَتَرْنَا الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي
 بَعَثَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي
 أَنْ أَهْوِمَ مَتَكَانَ عُمَرِي مِنَ الشَّعْبِ يَوْمَ كَانَتْ
 نَطَافُ الْبَنِيَّةِ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالنَّبِيِّ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَلُوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا
 بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ هُنَا وَأَمَّا الْبَنِيُّ جَمَعُوا الْحَجَّةَ
 وَالْعُمْرَةَ فَأَتَيْنَا طَافُوا طَوَافًا وَاجْتَمَعُوا

(متفق علیہ)

۲۵۷۲ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ قَالَ تَبِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ
 إِلَى الْحَجَّةِ فَكَانَ مَعَهُ الْقُدَامِيُّ مِنْ ذِي الْحَكْفَةِ
 وَبَدَأَ قَاهِلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَلَ بِالْحَجَّةِ فَخَمَمَهُ
 النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ
 إِلَى الْحَجَّةِ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَبِهِمْ مَنْ
 تَعَرَّضُوا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى
 فَلَمَّا لَا يَجِدُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى
 يَقْضَى حَجَّتَهُ وَمَنْ تَعَرَّضَ مِنْكُمْ أَهْدَى
 فَلَمَّا طَعَنَ بِالنَّبِيِّ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَلَيْتُمْ قَوْمًا
 وَلَيْتُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ بِالْعُمْرَةِ وَلَيْتُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ
 هَذَا قَلْبُكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجَّةِ وَسَبْعَةَ أَفْرَجَةٍ
 إِلَى أَهْلِهَا فَطَافَ سِتِينَ قَدِيمًا مَكَّةَ وَأَسْتَلَمَ الزُّكُوفَ
 أَقْبَلَ شَيْءًا ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْرَافٍ وَرَمَى أَرْبَعًا
 فَوَكَّلَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالنَّبِيِّ حَتَّى الْمَقَامِ
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ
 بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ أَطْرَافٍ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ
 مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّتَهُ وَنَحَوَ

میں نے عمر کیلئے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ
 چوٹ کھول کر لگھی کروں عمر چھ روزوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں
 چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب
 عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تنعیم سے احرام باندھ کر رکروں
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں نے عمر کا احرام باندھا تھا انہوں نے
 کسی سے اگر طواف بھی کیا اور سنی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں
 نے حج و عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن فدا الحلیفہ
 سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہر کسی کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے
 بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں ویسا ہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے
 جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے
 تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہری کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو
 ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کر لیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے
 پاس ہری کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کریں اور
 بال کمر کر کے حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی
 دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھ
 لیں اور سات روزے گھر فائیں اگر رکھیں مکہ اگر نبی علیہ السلام غلظان کعبہ
 کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ
 چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو
 رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھر کر صفا و مروہ کے سات چکر لگاتے لیکن
 اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوتیں جو احرام کی وجہ سے
 حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے
 پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبیحہ کیا۔ پھر فناء کعبہ کا طواف افاضہ
 کر کے حلال ہوئے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی تھیں
 وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہری کا جانور نہ لائے تھے

انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔

هَذَا يَوْمَ الذِّكْرِ ذَا فَاقِشَ قَطَاةٌ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ حَلَّ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَرَمَ مِنْهُ وَقَعَلَ وَمِثْلَ مَا قَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِلِ الْهَدَى
مِنَ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استغواہہ (مستغواہہ) کیا
ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ہڈی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد
حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو بنا دیا گیا
ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

۲۴۴۳ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ
لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَذَاتِ
الْعُمْرَةِ قَدْ فَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدَاهُ
مُسْلِمٌ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذِهِ عُمْرَةٌ قَالَ جَابِرٌ كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرٌ رَابِعَةٌ فَخَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا
أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَلُّوْا وَاصْبِرُوا الْيَتَامَى
قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ وَلَكِنْ أَحَلَّ
لَهُمْ فَعَلْنَا نَحْنُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ
إِلَّا خَمْسُ أَمْشَاتٍ نَقْضُفُ الْخَمْسَ أَشْفَاؤُنَا فِي
عَرَفَةَ نَقْطُرُ مَسَاكِينَنَا السَّمِيئَةَ قَالَ يَوْمَ جَابِرٌ
يَسِيرُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرُ وَجَبَّحَتْهَا قَالَ
فَقَامَ الْمَنْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا كُنَّا
قَدْ عَلَيْنَا إِلَى أَنْفَعِ شَيْءٍ وَأَسَدُكُمْ وَأَسْبَغُكُمْ
وَكُلُّوْا هَدْيِي لَعَلَّكُمْ كَمَا تَحِلُّونَ ذِكْرُ اسْتِغْفَارِكُمْ
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْدَبْتُ لَمْ أَتِ الْهَدْيَ فَحَلُّوْا
فَعَلَلْنَا وَسَبَّغْنَا وَأَلْعَنَّا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ
جَابِرٌ فَقَدْ مَرَّ عَيْنِي مِنْ سَعَابَتِهِمْ فَقَالَ بَعْدَ هَذَا
قَالَ بَيْنَا أَهْلُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام
باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ
کی صبح کو (حکم) آئے اور میں یہ حکم دیا کہ ہم احرام اتار کر حلال ہو جائیں
اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ
نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی
اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم النحر میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور میں
یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے اکثر
متناسل سے مادہ یعنی اٹھارہ ہو کر ٹھکانا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر
اس دوران جس طرح ہاتھ لاکر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب
تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اسکے بعد نبی علیہ السلام
نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ غمناک
خدا رکھنے والا تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ
صلح ہوں اگر میرے ساتھ ہڈی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی یہ طرح حلال ہو جاتا۔ جیسے
تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا اس وقت خیال نہ آتا جس کا اب خیال آتا تو
میں ہڈی اپنے ساتھ نہ لانا لیتا (حکم اتار دیا) اور حلال ہو جاتا۔ چنانچہ ہم نے آپ کے
فرمان کو سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا کہ

فَأَمَّا وَامْنُكُمْ حَرَامًا قَالَ وَاهْدَىٰ لَكُمْ سُبُلَ الْهُدَىٰ
فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّكَ
هَذَا أَمْرٌ لَّيْكَ قَالَ لَا بَيَّ

(ردۃ مسلم)

۲۲۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيحُ بَعْضُ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
أَوْحَشٍ فَدَخَلَ عَلَى وَهُوَ عَصَبَانُ فَمَلَّتْ مِنْ لَحْشَتَيْهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الشَّارِقَ قَالَ أَوْ مَا شَحَرَتْ
آتَى أَمْرَتُ النَّاسِ يَا صِدِّقُ فَا هُمْ بِتَرَدُّدٍ وَت
وَلَوْ آتَى اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدَىٰ مَعِيَ حَتَّى أَشْرَبِيَهُ شَرًّا أَحْسَنَ
كَمَا حَلَمْتُ

(ردۃ مسلم)

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

پہلی فصل

۲۲۳۶ عَنْ تَائِبٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدِرُ
مَكَّةَ إِلَّا بِأَنْ يَذِيحَ طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَخْضِلَ
يُصْبِي قَدْ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا فَلَمَّا أَفْرَمَهَا مَرَّ
بِذِي طَوًى وَبَاتَ يَهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَكُونَ الْيَتَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعَلُ قَالَ

(متفق علیہ)

۲۲۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا
وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا (متفق علیہ)

۲۲۳۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَبَّرَتْ عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ
شَيْءٍ كَبَدَ آيَةٍ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهَا تَوَهَّأَتْ لَمْ طَانَ

جب حضرت علیؓ اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے تو اپنے دربارت
فرمایا کہ میں نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے
جو اللہ کے رسولؐ نے باندھا ہے تو اسے نبی علیہ السلام نے فرمایا تو ربانی کے بارگاہ کو سارگھو
اور حج مکہ حالت احرام میں رہو حضرت بارگاہ کے یہ کہ تسمیہ نہ کرنا ہی کیا تو یہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے
تو اس وقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے منبر
نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس
کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھ سے پہلے اس بات کا احساس ہو جاتا جو
بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا جانا تو اپنے ساتھ نہ لانا اور اسکو خرید
لینا اور ملال ہو جانا جس طرح دوسرے ملال ہوتے ہیں۔

(مسلم)

مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

حضرت تائیب روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب
بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر
کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپس
میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت العلیٰ
کی طرف سے آئے اور زیریں سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا
کہ مکہ کو تشریف لائے کے بعد سب سے پہلے آپ نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

حضرت علیؓ کے لئے تھے اس وقت سر اتریں ایک برس میں جس نے فضلوں کی تحفہ عظیم فرمایا یہ کہ ایک سال کے لیے چھایا بددی۔ تو ہی طے السلام نے فرمایا یہ حکم ابوبکر کے لیے ہے۔

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ حَبَّ ابْنُ بَكْرِ فَكَانَ أَذَلُّ
ثُمَّ بَدَأَ بِطَوَافِ الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجَّةِ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ
مَا يَقْدُرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ مَشْعَرَاتٍ
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۰ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَّةِ إِلَى الْحَجَّةِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ
يَسْتَبِيحُ وَيُطْلِقُ الْمِسْبِلَ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاءَ مَلَائِكَةٍ أَوَّلَ الْحَجَّةِ فَاسْتَكْمَلَهُ
ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِمْ فَوَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۲ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ عَنِ اسْتِغْلَالِ الْحَجَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبِلُهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا التَّوَكُّنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعْضِ تَسْلِيمِ التَّوَكُّنِ
يَسْتَحَبُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى يَمِينِهِمْ فَلَمَّا آتَى عَلَى التَّوَكُّنِ أَفَادَ

لیکن یہ عمرو نہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لئے آئے تو انہوں
نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عمرو نہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے
تین پھروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے
پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے تین پکڑوں میں حجر اسود سے شروع کر
کے حجر اسود پر ختم کرتے ہوتے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کے رمل
سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان اسی طریق میں جہاں چاہتا تھا تیز چلے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مکہ آئے تو غار کعبہ میں اگر پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں
جانب چلتے اور تین پھروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار پھیرے معمول کے مطابق
چلتے۔ (مسلم)

حضرت زہیر بن عربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا
تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کا
استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کونوں کے
جو زمین کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اذان پر سوار ہو کر طواف کیا
اور اپنے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اذان پڑھ کر
طواف کیا اور جب بھی حجر اسود کے سامنے آئے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی

الْبَيْتِ حَتَّىٰ يَفِيَّ يَدَيْهِ وَكَفَّ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الزُّكْنَ بِمِصْبَحَيْنِ مَعَهُ وَيَقِيلُ الْوُجَعَيْنِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّةَ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ طَوَّيْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لِعَلَّكَ تَقْضِي كُنْتَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ حَتَّى كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ بَنَاتِ أَدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْعَابِدُ عِوَانٌ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطُوفِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوُدَّ يَوْمَ النُّحْرِ فِي رَهْطِ امْرَأَةٍ أَنْ يُؤْذَنَ فِي النَّسَائِمِ إِلَّا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَاثِرِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ مُعْرِيًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چوڑی سے اشارہ کر کے اس کو چومتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا تذکرہ تھا جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تمیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک! تو آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی میٹھوں پر مقرر کر دی ہے تم وہ تمام کام کرو جو عبادی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاؤں ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قریانی کے دن مکہ دیا کہ یہ لوگوں میں جا کر اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد تو کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے پاس میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا جب بکرا شریف لاسے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ دیا پھر خاند کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منکبا اور جب تک اللہ نے جا بجا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

۲۳۵۹ عَنْ الْمُهَاجِرِ السَّيِّحِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ الْبَيْتَ يَرْفَعُهُ يَدَايِهِ فَقَالَ قَدْ حَجَّجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَّاجِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَقَى الصُّفَا فَعَلَّاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَدَفَعَهُ يَدَايِهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ

اللّٰهُ مَا شَاءَ وَدَعَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۹۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلُوبُ الْفُلُوفِ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَوةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَحْكُمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَحْكَمْ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِحَيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالذَّارِقِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَعْنَاهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَخَذَ بِيَمَانَا مِنَ اللَّيْلِ فَسَوَّاهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَبْحَثَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَدَى عِثَانٍ يُصِيرُ بِهِمَا ذِلَّةً تَنْطَلِقُ بِهِ يَتَشَهُدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَيٍّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّارِقِيُّ)

۲۳۹۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التُّرُكَّ وَالْمَقَامَرِيَّ قَوْمَانِ مِنْ تِائُفِ الْبَيْتِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا ذُكُورُهُمَا يَنْطَلِقُ نُورُهُمَا الْأَهْلَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۹۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِمُهُ عَلَى التُّرُكِّ بْنِ زَيْدًا مَا تَرَأَيْتُ أَحَدًا قَامَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاجِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ فِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قَسَحَهُمَا كَقَارَةٍ لَلْعَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُغَ قَا حَصَاةً كَاتٍ كَعِثِي رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضُرُّ كَدَّ مَا ذَكَرَ يَدْرُكُهُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْ يَمَاهُ خَطِيئَتُهُ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہو لہذا جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کے نہ سائی۔ دوسری لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اتر اٹھا تو وہ دو دھڑ سے زیادہ پیچید تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ راہمہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اٹھائے اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو انگلیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو عقیدت و محبت کی ساتھ بوسہ دیا ہو گا ترمذی میں اس کا ترجمہ ہے کہ میں نے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں دو یا قوت میں ہیں جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یمنی کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے تھے میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دینے سے منع کیا کہ چھڑا گناہوں کا کفار سے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس کمر کا سات مرتبہ طواف کیا اور تمام شرک لاکھ پابندی کی تو اس کو ایک مقام آندہ کر کے کاٹوا بے گناہی نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک ہدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)

(رَدَاۃُ الْقَرْمِیْنِ)

۲۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّوَكُّلِينَ رِيًّا أَمَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ نَعَّدَ ابْنُ

الْكَلْبِ - (رَدَاۃُ أَبُودَاوُدَ)

۲۳۴۳ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي بَنْتُ أَبِي نُجْدَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ فَتَنَطَّرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَعِي بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَذَكَّيْتُ يَسْنَى فَإِنْ مِيزَنَهُ لَمْ يَدْرِمِي شِدَّةَ الصَّغِي وَبِغَمَّةٍ يَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ -

(رَدَاۃُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ دَرَوِي أَحْمَدُ مَعَم)

(الْحَيْثَلَانِ)

۲۳۴۸ وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِي بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعْضِ لَوْنٍ لَا تَرَبَّ وَلَا هَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ الْيَمِّ - (رَدَاۃُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۲۳۴۹ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَ الْبَلْبِيتِ مَضْطَلِعًا بِأَبْرِدٍ أَحْمَرَ - (رَدَاۃُ الْقَرْمِیْنِ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَ حَالَهُ أَعْقَرُوا مِنْ الْجَهَنَّمَ أَنْتُمْ قَرَمُوا بِالْبَلْبِيتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْوَاحَهُمْ تَحْتَ أَيْمَانِهِمْ لَقَدْ كَذَّبُوا عَلَى عَوَالِمِهِمُ الْيَسْرَى - (رَدَاۃُ أَبُودَاوُدَ)

تیسری فصل

۲۳۵۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِغَاثَةً لَمْ نَعْمَلْهَا نَبِيًّا التَّوَكُّلِينَ الْيَمَانِيَّةَ وَالْحَجْرِيَّةَ شَيْئًا وَلَا دَخَلُوا

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے روزوں کرکڑوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رہنا آٹا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قد غلب انار پر چھٹے سنا۔

(ابوداؤد)

صغیر بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو تمیر کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آل ابرصین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سہی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سہی کرتے دیکھا اور نیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالا پریش اور راتھا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا یہی کہ وہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سہی کو تہ سے بے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

حضرت قتادہ بن عبد اللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سہی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو تہ نہ ہٹکتے اور نہ بٹو بچو کی صدا لگتی تھیں۔ (شرح السنہ)

حضرت علی بن کثیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر حالت مضطباع میں خاد کعبہ کا طواف کیا (چادر کو داغی بل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو مضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبری)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھ آپ کے صحابہ نے حجرانہ کے مقام سے طواف کیا اور طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو داغی بل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور بکریاں کا استقام (دھننا) بٹو بٹو کرنے کا وجہ سے اس وقت سے

مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ
مُسْلِمًا عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ تَهُمَا قَالَ نَافِعُ رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَسْلِمُ الْحَبْرَ سَيِّدَهُ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ
مَا بَرَكَةُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَنْعَلُهُ -

٢٣٤٢ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ
 ٢٤
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي
 مِنْ دَرَاوِ الثَّامِينَ وَأَنْتِ لَأَكْبَرُ نَطَقْتُ دَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى حَنْبِ الْبَيْتِ
 يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابُ مَطْلُورِ -

(مفتوحہ)

۲۴۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَرْصَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عُمَرَ
يُقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَجْتَ قَائِلًا
وَلَا تَضُرُّ وَلَا أَرَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَبِلْتُكَ -

(مفتی محمد عظیم)

٢٥٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَتَكَلَّمَ بِمِثْقَلِ سَبْعُونَ مَلَكًا يُعْنِي الرَّكْنَ الْيَمَانِي
مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَمْرَ وَالْعَاقِبَةَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنَّمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ جَاءَ عَذَابُ النَّارِ قَالُوا أَمِينُ -

رواه ابن ماجه

٢٢٤٥ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَتْ يَدَايِهِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُجِئَتْ عَنْهُ عَشْرُ مِائَاتٍ
كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ
كَانَ تَتَكَلَّمُ وَهُوَ فِي ذَلِكَ الْعَالِ خَاضٍ فِي الرَّحْمَةِ
يَرْجُلُهُ كَمَا يَنْفُذُ الْمَاءُ بِرِجْلَيْهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: جب رسول اللہ کو ان دونوں کا اسلام کرنے دیکھا تو متفق علیہ اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق مہجرتِ نافعہ نے فرمایا میں نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے جبراً رکھ دیا اور پھر اس ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا اور سی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کہنے دیکھا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں جیسا رہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر سواری پر طواف کرو اور دوران طواف میں تھیں یا اسلام کو خاتمہ کعبہ کی ایک جانب نماز پڑھتے دیکھا کرتا رہیں آپ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

مستحقان

حضرت عابد بن دینار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھجور کا سود کو چرتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں اس کو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ دیتا۔

وہم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کن یا نبی پر اللہ تعالیٰ نے ستر شتوں کو مقرر کیا ہے جو شخص اس کے قریب ہو جائے الفاظ کہے خداوند میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عطا اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوند تو میں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور میں آتش و دوزخ سے محفوظ رہوں اور اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...
نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کیے ہوئے خاندان کی کاسات مرتبہ
طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والحمد
لکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم اس کے ثمر اعمال سے اس
لئے مشا دیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے
دس درجہ تہ بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف بائیں
کمرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریا سے رحمت میں اسی طرح بر

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

وقوف عرفات

پہلی فصل

۲۴۴۶ عَنْ مُسْتَعِدِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ
أَبْنَ بِنَ مَالِكٍ قَهْمًا غَارِيًّا مِنْ هِمْزٍ إِلَى عَرَفَةَ
كَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْلُ مِنَّا
الْبُهِمِلُ فَلَا يَسْكُرُ عَلَيْهِ وَيَكْبُرُ الْمُسْكِرُ مِنَّا
فَلَا يَسْكُرُ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۷ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَرْتُ هَهُنَا دِمِي كُلُّهَا مَنَعَهَا قَهْرًا
فِي رَحَالِكُمْ وَوَقَعْتُ هَهُنَا دَعْرَةً كُلُّهَا مَوْقِفٌ
وَوَقَعْتُ هَهُنَا وَجَسَمٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۸ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ أَكْرَمَ مِنْكَ
يُعْتَمِرُ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا يَمُتُ الشَّامِ مِنْ تَوْبِهِ عَرَفَةَ
وَأَنَّكَ لَبَدُّ لَوْ أَنَّكُمْ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ قِيلُوا
مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت محمد بن ابی بکر شعیبی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس
بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان
سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقع پر کیا
پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان
پر کوئی مفسر نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان
سے بھی کوئی تصریح نہ کر رہا تھا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے قربانی کے جانور کو یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا
علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات
میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا علاقہ
ہے۔ مزید فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: یہاں کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عظیم العزہ سے
زیادہ بندوں کو دونوں حصے آدا کرتا ہو پہلے رب کریم
بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر
کرے فرماتا ہے کہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۲۴۴۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّوَّانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا
يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ سَمِعَ رَوَايَةً كَسَمْتُمْ فِي كَمْتَا
بَلْكَ كَمْرِي مَعْتَمِرٌ تَجْوَ مَوْقِفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَسَمْتُمْ
يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَسَمْتُمْ تَجْوَ مَوْقِفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَسَمْتُمْ
مَرْجِلُ النَّصَارَى آتَى أَوَّلَ كَمَا كَسَمْتُمْ مَرْجِلُ النَّصَارَى كَسَمْتُمْ
فَرَايَا بَلْ كَسَمْتُمْ لَوْ كَسَمْتُمْ لَوْ كَسَمْتُمْ لَوْ كَسَمْتُمْ لَوْ كَسَمْتُمْ

حضرت عمرو بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں
یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس
جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقف عمرو بن عبد اللہ کے نام سے موسوم تھا
یہ رضی اللہ عنہما کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن
مرجیل نصاریٰ آئے اور کہا کہ میں سرکارِ دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے
فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ کھڑے رہو کیونکہ تم اپنے جہاں

إِثْنَيْ مِثْرَيْنِ وَأَنْتَ أَشَدُّ حُبًّا وَهَيْدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۲۳۸۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَوْقِفٍ مَنَحَةٌ وَكُلُّ
مَنَحَةٍ لَفْظٌ مَوْقِفٌ وَكُلُّ لَفْظٍ مَنَحَةٌ طَوِيلٌ وَمَنْحَرٌ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۲۳۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَخْزُومٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى
بَيْعِ بَنِي إِسْمَاعِيلَ فِي التَّوْبَةِ بَيْنَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ
دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ
قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَدِيُّ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ
أَنَّهُ قَالَ لَا شَرِيكَ لَهُ -

۲۳۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
يَوْمَ عَرَفَةَ أَسْأَلُكَ وَلَا أَحْجِدُ وَلَا أَحْقِرُ وَلَا أَغِيظُ
مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ دَمًا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَهْدِي
مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْ الدُّنُوبِ
الْعَظِيمِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَئِذٍ مَا رَأَى يَوْمَئِذٍ قَالَ
نَافِلَةُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلُ يَرْحَمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا
فِي شَرْحِ الشُّعْرِ بِلَفْظِ (الْمَصَابِيحِ)

۲۳۸۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ نَزَلَتْ إِلَهُ
السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَيْسًا فِي بَيْعِ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ نَعْرُفُوا
إِلَى بَابِي أَتَوْنِي شُعْبًا غَيْرًا مَتَّحِينَ مِنْ كُلِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا
نے فرمایا اسلام میدان عرفات موقوف ہے اور سارا امنی قربانی کی جگہ
ہے اور سارا مزدلفہ موقوف (مٹھرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے
والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد و دارمی)

حضرت خالد بن بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا کو نویں لوی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے
دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک
سکالوں میں تھے (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور جلیل ذرا سے روایت کرتے
ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے
اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم
فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لا مالک ولا الحمد
وہر علی کل شیء قدیر ہیں۔

ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے
لا شریک (مکرم روایت کیا ہے)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور
کسی دن زیادہ دلیل، حفیہ اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور
اس کا سبب رحمت الہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور
یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبریل مالک کی صفوں
کو ترتیب دے رہے تھے۔

(بروایت امام مالک مرسلہ اور شرح الشریا الفاظ مصابیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا نبی ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا
ہے اور فرشتوں سے فخر یہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ
میرے پاس پہر گندہ حال شوریدہ بال و در و در سے آتے ہیں۔

فَإِذَا عَمِيتِ أَفْئِدَتُكَ أَتَىٰ قَدْ عَفَرْتَ لَمْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ
يَا رَبِّ فَلَاكَ كَانَ يَحْفَظُ وَفَلَاكَ وَفَلَاكَ قَدْ
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَتْ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا مِنْ تَوْبِهِ أَكْثَرُ
عَمِيَةً مِنَ النَّارِ مِنْ تَوْبِهِ عَمِيَةً
(رواه في شرح الشُّعْر)

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں میں نے ان کی بخشش کر دی ہے فرشتے عرض کرتے
ہیں خداوند افعال شخص مگر گناہ مشہور ہے اور افعال مرد اور عورت
عورت بھی گناہوں میں آلودہ ہیں رب کریم فرماتا ہے میں نے ان کو بھی
معاف کر دیا نبی علیہ السلام نے فرمایا یوم العرفہ کے علاوہ اور کسی دن
راستے زیادہ، نار و زرخ سے آزاد نہیں کیے جاتے۔
(شرح السنہ)

تیسری فصل

۲۳۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَرِيحًا وَمَنْ
كَانَ دُونَهَا يَقُولُونَ يَا لِمُزْدَلِفَةَ ذَكَانُوا يُسْتَمُونَ
الْحُسْنَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقُولُونَ يَعْرِفُونَ فَلَمَّا
جَاءَ الْإِسْلَامَ مَرَّ اللَّهُ بِبَيْتِهِ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ
بِهَا ثُمَّ لِيَنْقُضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
أَفْضَرُوا مِنْ حَيْثُ أَفْضَرُ النَّاسُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش اور دیگر گنہگار
دین کے بیچ تھے وہ رفویہ ذی الحجہ کو مزدلفہ میں بھڑکاتے تھے
اور انہیں جس (بہادر) بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات
میں وقوف کرتے تھے ظہر اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے
فرمایا تم عرفات میں وقوف فرماؤ اور وہیں سے واپس ہوں آں
کہ تاہم اس آیت سے ہوتی ہے پھر واپس آں جہاں سے لوگ واپس
ہوتے ہیں (متفق علیہ)

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَمْ يَمُوتْ عَمِيَةً عَرَفَةَ
يَا لِمُزْدَلِفَةَ فَأَجِيبَ آتَى قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ مَا عَفَرَ
الْمُظَلِمِينَ قَالُوا لِمُزْدَلِفَةَ مِنْهُ قَالَ آتَى رُبِّ
لَنْ تُبْقِيَ أَطْلَقَتْ الْمَظْلُومِينَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرَتْ
لِلْمُظَلِمِينَ فَكَمْ يُجِيبُ عَمِيَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ
أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَصَبَّحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ
فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُو بْنُ أَبِي أَنْتَ دَائِمًا لَنْتَ هَلْ يَوْمَ
لَسَاعَةٍ مَا كُنْتَ تَصْبَحُكَ فِيهِمَا كُنَّا الْوَقْتُ الْفُكْلُ فَصَبَّحَكَ
اللَّهُ بِسَلَامٍ قَالَتْ إِنَّ عَدَا اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ لَنَا عَلَيْهِمُ إِنَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِي ذُنُوبِي
أَخَذَ الثَّرَابَ فَجَعَلَ يَحْفَرُهُ عَلَى رَأْسِهِ دَائِمًا هُوَ
بِالْوَيْلِ وَالنُّبُورِ قَدْ صَبَّحَكَ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَدْوَاهِ -

حضرت عباس بن مرزوق اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول خدا نے رفویہ ذی الحجہ کی شام امت مسلمہ کی مغفرت کے لیے
دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے رب کریم نے فرمایا میں نے ان کی
مظالم کو معاف کر دیا سوائے مظالم کے جو ظہر میں ظالم سے مظلوم
کا حق ہوں گا نبی علیہ السلام نے کہا خداوند اگر تو چاہے تو مظلوم کو
جنت دے کہ ظالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اتفاق منظور
نہ ہوا مگر جب دوبارہ مزدلفہ میں دعا فرمائی تو قبول ہو گئی راوی
تھے اس وقت نبی علیہ السلام سکھائے تو حضرات ابو بکر و عمر نے عرض کیا یا رسول
ہمارے ماں باپ آپ پر قربان رب کریم آپ کو مسکراتا کھنکھاتے اس وقت
مسکراہٹ کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا ابلیس کو جب
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور امت مسلمہ کی
مغفرت فرمادی ہے تو اس نے سر پر خاک بکھیر لی ہے اور ہلاکت کا
پکار رہا ہے اس کی بے بسی دیکھ کر مسکراتا رہا ہوں۔
راہن ماجہ بیہقی کتاب بعثت و الشورم

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّبِيُّ فِي كِتَابِ الْبَحْثِ
الْمَشْهُورِ نَحْوَهُ -

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات و مزدلفہ سے واپسی

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر
واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں
نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سواہی
کو دوڑاتے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس آنے کے دوران سفر آپ نے عقب
سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز نہلانے کی آوازیں سنیں تو آپ
نے کوسے سے اشارہ کر کے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا
اجرا کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ
تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر چلتے
لیکن مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام نے فضل اپنے پیچھے بٹھایا تھا
یہ دونوں باتیں ہیں کہ نبی علیہ السلام حجۃ مبرورہ کے لئے تکلیف
پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی دعا
سے پہلے اقامت کی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد
نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

۲۳۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَهُ قَالَ كَانَ
يَسِيرُ الْعَفْوَ فَإِذَا وَجَّهًا فَجَعَلَ يَمْشِي
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۸۸ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّكَ دَفَعَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَرَاهِمًا رَجَبًا شَدِيدًا أَذْهَبَ بِالنَّاسِ فَأَشَارَ
بِمِطْلَحِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالتَّكِينَةِ
فَإِنَّ الدَّرَكَيْنِ يُزَالِيَانِ -

(رواه البخاری)

۲۳۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ شَحًّا
أَرَدَتْ الْفَضْلَ مِنَ الْمَرْفِقَةِ زَالِيَةً فَجَعَلَ هَمًّا
فَأَنَّ لَهُ يَزِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ
حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۰ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كَلَّ مَاجِدَةً مَبْرُكًا
يَا قَامَةً وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا دَلَا عَلَى إِشْرَاقِ رَاحِلَتِهِمَا
مِنْهُمَا - (رواه البخاری)

۲۳۹۱ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لَطِيقًا بِهَا

لَا صَلَاتَيْنِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَالْشَّامِ بِجَمْعِهِمْ وَصَلَّى
الْفَجْرَ نِيْمَتَيْنِ قَبْلَ مِثْقَالَيْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۲۹۲ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ آتَانِي مَنْ قَدَّمَ مَا لِي فِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي مَنَعَةٍ أَوْ فِي مَنَعَةٍ
۲۲۹۳ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رُوِيَ
السَّيِّدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ فِي عَشِيرَةِ عَرَفَةَ
وَقَدْ آتَى جَمْعُ اللَّيْلِ جَمْعٌ دَقُّوا عَلَيْهِمْ بِالسَّيِّئَةِ
وَهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ حَتَّى دَخَلَ مَعْشَرًا وَهُوَ مِنْ حَتَّى
كَانَ عَلَيْهِمْ بِحَصَى الْخَدَّيْنِ الَّتِي يُدْعَى بِهَا الْجَمْرَةُ
وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعِي
حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

(رَدَّاهُ مُسْتَلِمْ)

۲۲۹۴ وَكَانَ جَمْعُ بَابٍ: لَا آتَانِي مَنْ قَدَّمَ مَا لِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِمْ وَعَلَيْهِ السَّيِّئَةُ وَأَمْرُهُمْ بِالسَّيِّئَةِ
وَأَمْرُهُمْ فِي وَادِي مَعْشَرٍ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِسُجُلِ
حَصَى الْخَدَّيْنِ وَقَالَ لَحِيْلَى لَا آتَانِي مَنْ بَعْدَ عَارِي هَذَا
لَمْ أَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي
جَمَاعَةِ التَّوَمِيذِيِّ مَعَ تَقْدِيرِهِ وَتَأْخِيرِهِ -

تا آخر کے ساتھ نقل کیا ہے

دوسری فصل

۲۲۹۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ كَتَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَكُمُ الْيَهُودَ
كَأَنَّهُمْ يَدْعُونَ مِنَ غُرُفَتَيْنِ يَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا تَمُوتُ
الْبَحَالِ فِي دُجُودِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ
أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ يَكُونُ كَأَنَّهَا تَمُوتُ الْيَهُودَ الْيَهُودَ
دُجُودِهِمْ فَلَمَّا لَا تَدْعُو مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ
الشَّمْسُ دَعَا قَوْمٌ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ هَدَانَا مُنَالَيْفَ لِمَدَى عَيْنِكَ الْوَدَّكَانِ
الشَّرَكِ - (رَدَّاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ فِي حُجَّاتِ الْإِيمَانِ وَقَالَ
خَطْبَتَا وَتَأْتِي ظَهْرَهُ)

سے ٹالا ہو کر صرف دو نمازیں مغرب اور عشاء اور مزدلفہ میں جمع کر کے
پڑھیں اور اسی شبہ نمازوں سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ان افراد میں تھا جنہیں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عواتین اور ضعیف لوگوں کے
انہوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہیں وہ اسلام
نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو
اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی حمرین میں
کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا کہ میرے لیے کنکریاں لیں کہ وہ وادی
کہتے ہیں آپ وادی کے وقت تک تلبیس کرتے رہے۔

(مسلم)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...
مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستہ میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے
رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب
وادی حمرین پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد آپ نے ساتھیوں سے
فرمایا کہ میرے لیے کنکریاں چننے کے برابر یا سنگریزے چنیں آپ نے
صحابہ سے فرمایا شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں

روا صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کے تقدم و

محمد بن قیس بن مخزوم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ دو جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس
وقت واپس لوٹے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے
سروں پر عداوت ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی
طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح
مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج اتنا بلند
ہو جاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر گڑیاں ہیں البتہ غروب آفتاب
سے پہلے عرفات سے روانہ نہ ہوں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے
پہلے روانہ ہو جائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبدالمطلب کے بہت سے لوگوں کو گدھوں پر سوار کر کے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت بنی ہاشم علیہ وسلم نے ہمارے گدھنوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا صاحبزادہ طلوع آفتاب سے پہلے وحی نہ کرنا راہروادو۔ نسائی۔ ابن ماجہ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب مزدلفہ سے بھیج دیا انہوں نے منیٰ آ کر رمی کی اس کے بعد طواف افاضہ کیا جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کادان تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرماتے (راہروادو)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مکہ میں مقیم یا عمرہ کرنے والا حجرا سود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے رہنا (راہروادو) اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا ہے

تیسری فصل

یہ قرب بن ماسم بن عروہ نے حضرت شریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو مزدلفہ تک آپ کے قدم زمین سے نہ اٹکے۔ (راہروادو)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالگرنے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تم اس سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نماز جلد پڑھ لو۔ یہ سن کہ جناب عبد اللہ بن عمر نے فرمایا درست جواب دیا مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحابہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ اسوہ رسول کو اپناتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۹۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ أُغْيِلِمَةً نَبِيَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمَاطٍ فَجَعَلَ يَلْعَنُ لِقَائًا أَبِي قَتَادَةَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَرَمًا الْجَمْرَةَ قَبْلَ النَّحْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَامَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَدًا هَا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۴۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلْتَمَى الْمُعْتِمِرُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ دُرُوي مُخَوِّفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۲۴۹۹ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بَيْنَ عُرْدَةَ أَنْ سَمِعَ الشَّرِيدَ يَقُولُ أَهْنَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَتَّ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتَّى أَتَى جَمْعًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۰۰ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ يُونُسَ عَنْ تَوَالٍ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَأَلُوهُ إِنْ كُنْتَ مُؤَيَّدًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّنَةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفْعَلُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأَلُوهُ وَهَلْ يَجْمَعُونَ ذَلِكَ إِلَّا سُنَّةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ رَمَى الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لَنَا خَيْرٌ مِمَّا سِوَهُمْ قَرِيبٌ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَجِبُهُمْ بَعْدَ حَجَّتِي هُنَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِوُشْلٍ حَصَى الْخَذْفِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ ضَعْفِي وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ فَإِذَا رَأَيْتَ النَّفْسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ رَامِيَ الْجِمَارِ الْكَبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَمَيْنَهُ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ رَمَى الْجِمَارِ تَوَدَّ الشَّيْءُ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْءِ تَوَدَّ الْفُلُوكُ تَوَدَّ لَوْلَا أَنْتَ فَمَنْ قَلَيْتَ جَبِينُ وَتَوَدَّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۶ عَنْ مُدَاةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى تَأْقِذٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ صَرَبٌ وَلَا حَلْدٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سوار پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا اٹھو گوارکان حج سیکرہ رسال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں حج ساتھ حج کا موقع ملے (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں ذوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ قناتہ کعبہ کی ہر سمت میرے بائیں جانب اور منی امیر سے دائیں جانب تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگ پر تیرہ مارے وقت تکبیر کی ہادی کہتے ہیں کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحجاب میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی حجار صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں دھیلے لے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت قدامت بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہبا پر سوار ہو کر رمی کرتے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب نہ

ہونے کی آوازیں تھیں۔

(شافعی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے کسی کو مارا تو اس کے لیے مقرر کیا گئے ہیں دو داری جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے مٹی میں سایہ دار بنادیا جہاں آپ آرام کریں فرمایا نہیں مٹی میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو اس جگہ پہنچے جسے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

تیسری فصل

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی اولیٰ وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے جہاں وہ تیسیر و تبلییل اور تحمید کرتے اور جبرو غلبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔ (دعایک)

وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)
النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَجَاوَعَلْتُمُ الرِّجَالَ فَكُلُوا وَالتَّحَنُّنُ بَيْنَ النَّفْسِ وَالْمَرْءُ لَا يَمُوتُ وَكَفَرًا اللَّهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ يَحْسَنًا صَحِيحًا)
۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَنْبِئُنَا لَكَ بِئَاءَ يُطْلَقُ بِمِثْلِي قَالَ لَا مِثْلِي مُتَنَاهٍ مِنْ سَبَقِي - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۵۰۹ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْعَبْرَتَيْنِ الْأُولَى بَيْنَ دُفُوعًا كَرِيمًا يَكْتُمُ اللَّهُ دَسِيسَةً وَيَحْمَدُ دِينَ عَزَّ اللَّهُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ہدی کے احکام

بَابُ الْهَدْيِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جو تھول کا قراوہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بہیدہ پر آئے تو رجم کے لیے تجلیہ پڑھا۔

مسلم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد کھڑے ہو کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جو تھول کا قراوہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بہیدہ پر آئے تو رجم کے لیے تجلیہ پڑھا۔ (مسلم علیہ)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۵۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ بَيْنَ الْخَلِيفَةِ وَشَعْرَةِ دَعَا بِمَا قَتِمَ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامٍ مِنَ الْأَيْمَنِ فَكَلَّمَهَا الدَّمَ عَنْهَا وَقَالَ هَا تَعْلَمِينَ لَكُمْ ذِكْرٌ كَيْفَ دَاخِلَتْنَا فَلَمَّا اسْمَعْتُمْ بِهِ عَلَى الْمَيْدِ أَوْ أَهْلٍ بِالْحَجَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَمَّا فَكَلَّمَهَا - (مُسْلِمٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لَمْ يَرَوْا سَلَامَةً عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳ وَعَنْ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَّ مَا يَذُنُّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُنُّ نَحْرَهُ قَدْ هَا وَاشْحَرَهَا

وَأَمَّا هَا فَمَا حَرَمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلٌ لَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ قَلَّ مَا يَذُنُّ هَارِمْ عَرِين

كَانَ يَشْرِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَهُ ابْنُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا سَوِيًّا يَدْنُو فَقَالَ أَتَيْتُمَا لِقَاءَ

إِنَّمَا يَدْنُو قَالَ أَتَيْتُمَا وَبِئْسَ فِي الشَّامَةِ أَوَّلُ الشَّامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ مَوْلَى عَنْ زَكْوَيْبِ الْعَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَيْتُمَا بِالْمَعْرِضِيِّ إِذَا لَحِثْتَ

إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظِلَّهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَنًا مَعَ رَجُلٍ وَأَمْرَةٍ

فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ

وَمِنْهَا قَالَ اتَّخِذْهَا نَحْرًا صَبِغْ تَعْلِيْقَهَا فِي ذِمَّتِهَا ثُمَّ

اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا

أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرَ نَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۰

نے دس ذی الحجہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے ذبح

کی (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اہمات ملو منین کی طرف سے حج کے موقع پر گائے ذبح فرمائی۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلا دے دیے جن کو نبی علیہ السلام

نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا

اس وقت مدلل چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی یعنی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں

قلا دے دیے اور ان سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ

کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو چمکانا ہوا لے جا رہا تھا تو

اپنے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے

تو اپنے اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر بھی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے

ابو ہریرہ بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو فرمایا

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا

جانور نہ ملے تو اس پر مجبوراً سوار ہو جاؤ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو سنا تھا ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا

اس شخص کو میرے مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے

کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستہ میں ہی رک جائے تو کیا

کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں

اس کے کھرنک کر کوہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس

کا گوشت نہ کھائیں (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

کے ساتھ صلح مدینہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں
کی جانب سے ذبح کیے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ الْبَيْتَةَ عَنْ سَبْعَةٍ
وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۲۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُمَّ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
كَانَتْ تَبْخَرُهَا قَالِ ابْنُهَا قِيَامًا مَقِيَّةً
سِنَّةً مُحْتَمِلَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالِ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَمَ عَلَى بَدَنِهِمْ وَأَنَّ أَصَدَّ
يَكُونُهَا وَيَكُونُهَا وَأَنَّ لَا أُحْطَى الْخَبَرُ
وَمِنْهَا قَالِ تَحْنُ نَعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالِ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ
بَدَنًا مَوْقِيًّا ذَلِكَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالِ كَلَّا وَتَزِدُّوْنَا قَالِ كَلْنَا وَتَزِدُّوْنَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے مدینہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے
طور پر شکرین مکر کو جلانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں پانڈی
یا سونے کا چھلکا تھا۔

(ابوداؤد)

۲۵۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي هَذَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ يَلْبَسُ جَهْلِيًّا فِي
رَأْسِهِ مِرَّةً مِنْ فِصَّةٍ وَفِي رِجْلَيْهِ مِنْ دَهَبٍ يَحْمِلُهُ
بِمَا لَكَ الْمَشْرُوقِينَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۲۴ وَعَنْ نَاجِيَةِ الْخُدَاجِيِّ قَالِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ مَا عَطَبَ مِنَ الْبُيُوتِ قَالِ أَنْعِدْهَا ثُمَّ
أَغْلِسْ لَعَنَهَا فِي دَوْمَةٍ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا
قِيَامًا كَذَلِكَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْإِسْنَادُ فِي ذَلِكَ مُسْتَبَدَّ
وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ عَنْ نَاجِيَةِ

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدی کا اونٹ ہلاک
ہونے لگے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر
خون میں لپیٹ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں (ترمذی ابن ماجہ
ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا)

(الاسبقی)

۲۵۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَأْكُلُ مِنْ عِلْمِهِ يَوْمَ النَّحْلِ ثُمَّ يَوْمَ الْقَبْرِ قَالَ تَوَدُّهُ الْيَوْمَ الثَّانِي قَالَ وَكَرِبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَائِكَ خَمْسًا أَوْ سِتًّا فَطَوَّقَنَ يَدَيْ لَعْنَتِ اللَّهِ يَأْتِيَهُنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجِبَتْ جُزُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمُوا بِكَلِمَةٍ خَوْفِيَةٍ لَهَا نَهْمُهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَمَطَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَوْنُ حَوَاتِنَ ابْنِ عَسَاكٍ وَحَافِي فِي تَابِ الْأَمْثَلِ)

حضرت عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قربانوں کی یاد دہانی الحجۃ النبی علیہ السلام کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سر کا سنے کچھ فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے راہد اور حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی مدشیں باب الاضحیٰ میں نقل کی گئی ہیں۔

تیسری فصل

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَدِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْ مَنَحِيٍّ مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ رَفِيقٍ مِنْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلْنَا مَا قَعَلْنَا الْعَامُ الْمَاضِي قَالَ فَكُلُوا وَاطْعِمُوا وَادْخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُمُودٌ فَادْرُدْكُمْ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلم بن اکود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ جوتا پائے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ ہر گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں ان کی مدد کرو (متفق علیہ)

۲۵۲۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهْمُنَاكُمْ عَنْ حُرْمَتِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا قَوْلَ تَلْذِثُ لَكُمْ فَسَمِعْتُمْ حَيَاةَ اللَّهِ يَا لَشَعْوِ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَادْخِرُوا الْآرَاقَ هُنَا وَالْآيَامَ أَيْامُ آخِلٍ وَشُرْبٍ ذَوِ كِرَالِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن اکود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت ماحصل ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمہیں وسعت ماحصل ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلبِ ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الہی کے ہیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَلْقِ

سرمنڈانے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۲۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَّهُ مَنَافِعُهُمْ وَكَفَّرَ بَعْضُهُمْ.

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ إِنِّي فَكَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْمَرْدَّةُ بِسُفْتَيْنِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۳۲ وَعَنْ أَبِي إِبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُ قَالِي الْعَبْدَةَ قَرَمًا هَا ثُمَّ آتَى مَرْزُوقًا يَسْجُو وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالنَّحْلِي وَكَادَنَ الْحَالِي شَقَّ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهَا ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ رَاكَةً ثُمَّ نَادَى الشَّيْءَ الْأَيْمَنَ فَقَالَ الْحَلْقُ فَحَلَقَهَا فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَهِيئْهُ بَيْنَ النَّاسِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَهُ يَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر صحابہ نے جو الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مردہ کے قریب تیر کے پیکان سے منڈے۔ (مستفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو الوداع کے موقع پر سرمنڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔ (مستفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو الوداع کے موقع پر سرمنڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔ (مستفق علیہ)۔

(مستفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طواف فاء کعبہ سے پہلے

۲۵۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّطُ يَوْمَ النَّحْرِ بِيَمِينِي فَيَقُولُ لِأَحَدِهِمَا رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَتَيْتُ فَقَالَ لَا خَرَجَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نحر کے روز کوئی مصلیٰ کو ایک شخص نے معلوم کیا کہ نحر کے بعد رمی کا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی نحر نہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَكْهَنْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ قَالَ اخْلُقْ أَوْ تَقِمْ وَلَا خَرَجَ وَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈانے یا کمرے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی مصلیٰ نہیں - (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أَكْثَمَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَ قِيَمًا قَائِلِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ أَوْ آخِرَتُ قِيَمًا أَوْ قَدْ مَتَّ قِيَمًا فَكَانَ يَقُولُ لَا خَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ إِذَا تَرَضَّ بِحَرَضٍ مِثْلِهِ وَهُوَ قَائِلٌ قَدْ إِلَيْكَ الْيَوْمَ حَرَجٌ وَهَلَكٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت اکثم بن شریک سے روایت ہے کہ میں ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرمادیتے کوئی مصلیٰ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔

(ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

دسویں الحجہ کا خطبہ - ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ خُطِبْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابوبکر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین مہینے تشریق کے روز ہیں۔

وَدُّوا الْحَجَّةَ وَالْمَحْوَمَ وَرَجِبَ مَضَرَ الدِّينِ فِي بَيْنِ بَنِي كَدَا
وَشُعْبَانَ وَقَالَ آتَى شَهْرِي هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَوِي بِغَيْرِ اسْمِهِ
فَقَالَ الْيَسَّ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ آتَى بَلَدِي هَذَا
قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَكُونُ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ الْيَسَّ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى
يَوْمَ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَكُونُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ الْيَسَّ يَوْمَ
الْعَصْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى وَمَا تَكُونُ وَأَمَّا نَكُونُ
وَأَعْرَضَ عَنْكُمْ عَنَّا مَرَّ كَحَدِّ مَرَّ يَوْمَ كَحَدِّ هَذَا
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَاسْتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ
فَيَسَّ كُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ إِلَّا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
مَثَلًا لَا تَعْمُرُكُمْ بِعَصَاكُمْ رِقَابَ بَعْضِ الْأَهْلِ
بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَتَيَبَّكُمُ
الشَّاهِدُ الْغَائِبُ قَدَّتْ مُبَلِّغُ أَدْنَى مِنْ سَامِعٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَنِ
أَرَى الْجَبَّارَ قَالَ إِذَا رَأَى إِمَامَكَ فَأَرِمْهُ فَأَعَدَّتْ
عَلَيْهِ السَّكَاةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَقَّنُ قِرَاءَةَ آيَاتِ الشَّمْسِ
رَمِيَتْ - (رَوَاهُ الْجُبَّارِيُّ)

۲۵۲۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى
جَمْرَةَ الدَّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبِّرُ عَلَى إِشْرَاقِ حَصَاةٍ
شَقِيْقَةً مَرَّحَى يُرْمِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
طَوِيلًا وَيَذْهَبُ وَيَقُومُ يَدَّيْهِ شَعْرَتَا الْوُشْطَى
بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبِّرُ كُلَّمَا رَأَى بِحَصَاةٍ شَقِيْقَةً
يَذْأَبُ الْإِيمَانَ فَيُرْمِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
شَقِيْقَةً وَيَذْهَبُ وَيَقُومُ يَدَّيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا شَقِيْقَةً
جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقِيمَةِ مِنْ حُطَيْنِ الرَّاوِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ
يُكْبِّرُ بِرَمِيٍّ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ حَتَّى هَا شَقِيْقَةً

والے ہیں ذی القعدة ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا مہینہ کاربیب ہوجاؤ
اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو ہا منترج
نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں سن کر آپ خاموش
رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشور نام کے علاوہ اور
کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہم نے جواب دیا بیشک
ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس
کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس
کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیمہ (مکہ) نہیں ہے صحابہ
نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم
نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس
وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قریانی کا دن نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ
فرمایا تمہارے خون۔ مال، عزیز، ایک سو دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں اس
طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب
سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا
خیر و امیری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک سو دوسرے کی گندنا

حضرت ویر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انہوں نے بتایا جب تمہارا امام
رقائد رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے
کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلے تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)
سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
وہ پہلے قریبانے جبرہ ریات نکھرے بال ماساتے اور ہر نکھرہ پر تکبیر کہتے اس کے
بعد نرم زمین پر آرام سے بہت دیر تک رہتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا
کرتے پھر چہرہ وسطیٰ پر اگر رات نکھرے مادے اور ہر نکھرہ پر تکبیر کہتے پھر
ایسے جانب نرم جگہ اگر قیاد ہو کر طویل دعا کرتے پھر چہرہ عقبیٰ پر دعا کرتے
کے درمیان ہے اگر تکبیر کہتے ہوئے رات نکھرے بال ماساتے اور اس کے
بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آکر فرماتے ہیں نے نبی کریم صلی اللہ

(بخاری)

فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ طَلِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَمِيتَ بِمَنَّةٍ لَيْلِيٍّ مَعِيَ مِنْ أَجْلِ سَعَائِمٍ فَأُذِنَ لَهُ -
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السَّعَائِمِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ
يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أَيْتِكَ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ مِثْرَةٍ هَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي
فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى دَمْرَمَ وَهُمْ يَسْتَوُونَ وَيَعْمَلُونَ
فِيهَا فَقَالَ اسْمُكُمُ الْفَارُكِيُّ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ
لَوْلَا أَنْ كُفِّلْتُ أَنْزَلْتُ حَتَّى أَضْمَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ
وَأَشْأَلُ عَائِيقَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَفَعَ
رُكُوعَهُ إِلَى الْمَحْضَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَلَعَ بِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ صَالِيٍّ الظُّهْرَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بَشِيرٌ قَالَ قَالَ ابْنُ صَالِيٍّ الْعَصْرَ يَوْمَ
النَّحْرِ قَالَ يَا لَأَبْطَحٍ ثُمَّ قَالَ أَفَحَسَلْ كَمَا يَفْعَلُ
أَمْزَأَكُنَّ -
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَّوِلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ
بِشَيْءٍ إِلَّا مَا نَزَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَنَّهُ كَانَ أَمْتًا يُخْرِجُهُ إِذَا أَحْبَبَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منی کے دوران مکہ مکرمہ میں
قیام کی اجازت طلب کی تو صحابہ جیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے
پیر و قبی نے نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مدینہ کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے
فضل سے کہا کہ ہمارے بیٹے یاں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضرت
علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی بلاؤ تو ام الفضل نے کہا اے
یا رسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام
نے دوبارہ پانی طلب کر کے پیر و قبیہ پر آئے اور دیکھا کہ لوگ
کوئی بے سے پانی نکال کر پی رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم تنگ
لام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غیہ
عاسل کر لیں گے تو میں بھی رسوا دی سے اتر کر رسی کو کندے کی باب
اشارہ کر کے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز میں (منی میں) پیر و قبیہ پر حضور نبی
وادی محض میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور
طواف کیا (بخاری)

حضرت عبد العزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہہ کر کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے
رسول خدا سے سن کر یاد رکھی کہ آپ نے ترویس کے دل و آٹھ ذی الحجہ
کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منی میں نے معلوم کیا کہ
یوم نحر تیرہ صوبہ ذی الحجہ کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا
ایطین پیر و قبیہ میں بتایا کہ منی میں ہی طرح کرو جس طرح تیرہ ایٹہ امر کریم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام ایطین قیام
سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ
آپ کی وہاں سے مدینہ کے لیے روانگی زیادہ آسان تھی (مسند علیہ)

۲۵۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ أَخَذْتُ مِنَ التَّنْبِيهِ بِمَنْ
قَدْ خَلَتْ فَقَضَيْتُ عَمِّي فِي دَأْسِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُعُ حَتَّى قَرَعْتُ قَامِرَ النَّاسِ
بِالزَّحِيلِ فَخَرَجَ قَمَرٌ بِالنَّبِيِّ قَطَافٌ بِهِ قَبْلُ صَلَوةِ
الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ مَا
وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلَى بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ
اِخْتِلَافٍ بَيْنَهُمَا فِي الْبُحْثِ.

۲۵۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ
فِي النَّجْلِ وَجَرُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَفِرُّنَ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونُوا بِأَعْيُنِهِمْ بِالْبَيْتِ
إِلَّا أَنَّهُ حُفَّتْ مِنَ الْخَائِنِينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَاصَّتْ سَعِيدَةُ ثَلَاثَةَ
النَّجْمِ فَقَالَتْ مَا أَرَأَيْتِ إِلَّا خَاسَتْكُمْ قَالَ النَّبِيُّ عَمْرِي
حَتَّى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّجْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَأُفْرِجِي.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيْ
يَوْمِ هَذَا قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ قَوَاتٌ دِمَاءُكُمْ
وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَافُكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْعَلِي خَابِ عَلَى دَلِيلٍ
وَلَا مَذْلُومٍ عَلَى قَالِبِهِ إِلَّا ذَوَاتُ الشَّيْطَانِ قَدْ آوَسَ
أَنْ يُجَبَّنَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا ذَكَرْتُ سَكُونَكُمْ
طَاعَةً فِيمَا تَحْتَفِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَرَّ بَنِي يَهُدَى.
(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَالٍجَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي
وَصَحِّحَهُ).

۲۵۵۳ وَعَنْ زَيْنِ عَدْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ رَأَيْتُ

۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے تنعم سے عمرو
کا احرام باندھا اور عمرو کی باندیاں خود پر عائد کیں اور عمرو ادا کیا مگر
دو عالم مقامِ اہل بیت میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرو سے فارغ
ہو کر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا میں نے
آپ سے فارغ ہوئے اور خانہ کعبہ آکر خانہ کعبہ سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ
کی جانب روانہ ہوئے مولف کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو بڑوں
میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے

۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حج سے فارغ
ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ جہدھر جاتے چل دیتے چنانچہ
رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو
جب تک کہ وہ طوافِ وداع نہ کرے لیکن ماہر ادبی میں جتنا اہل بیت اس
سے متفق ہیں کی راضی علیہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت صفیر کما ہوا دی آگئی تو کہنے لگیں شاید میری وجہ سے تم سب کو رکنا
پڑ جائے جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے دلقوب کے
کلمات فرمائے اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو
بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روٹکی اختیار کر دو

دوسری فصل

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن الاوس سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
لوگو آج کو نسا دن ہے ہر صحابہ نے عرض کیا حج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا
تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری ابروؤں ایک دوسرے پر ایسی طرح
حرام ہیں جس طرح آج کا دن اور یہ شہر حرم ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ
تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے نہ خبردار وہ
شیطان اس بات سے تو نا امید ہو جائے کہ اس مقدس شہر میں اس کی
اطاعت کی جائے لیکن جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت
کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا راہن ماجر اور صاحب
ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت رافع بن عمر و مزی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ
عَيْنَ الزُّلْفَى عَلَى بَعْدِ شَهْمَاءَ وَعَلَى يَحْيَى
عَنْ النَّاسِ بَيْنَ قَارِيَةِ وَقَارِيَةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُمَا يَوْمَ النَّحْرِ
إِلَى النَّبْلِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ فِي النَّبْلِ أَفَافَ فِيهِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ حِمْرَةَ الْحَقِيقَةِ فَقَدْ
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبِئْسَاءَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ
الشُّعْرِ وَقَالَ اسْتَدَاكَ صَحِيفَتِي فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ
وَالشَّافِعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَأَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبِئْسَاءَ)

۲۵۵۷ وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ عَيْنَ الزُّلْفَى عَلَى
إِلَى مَعْنَى حَمَكْتُ بِهَا لَيْلَى أَتَيْتُ الشَّارِبِي سَبْعِي
الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ كَثِيرَةٌ حَسْبَانِ
يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَتَقِيفُ هُنَا الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ
فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَقْصُرُ وَيَكُونُ الثَّالِثَةُ فَلَا يَقِفُ
عِنْدَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۵۸ وَعَنْ أَبِي الْبَدَايُغِيِّ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ
أَيْبَرُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُوعَاذَ الْإِبِلَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَبْرُمُوا يَوْمَ النَّحْرِ
ثُمَّ يَجْعَلُوا رَمِي يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَمُوتُ
فِي أَحَدِهِمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ صَحِيحَةٍ)

کو مٹی میں پاشت کے وقت سرخ خمر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے
دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا
رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو دور کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔

(ابو داؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو دو سو بی زلیحہ کی رات تک مومن فرمایا۔
(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔
(ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا تم میں سے جس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی اس کے بعد اس پر تمام حج
سوائے بیوی سے قربت کے حلال ہو گیا، رہا احب شرح اس حدیث نے
اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف بتایا ہو اسے لیکن احمد
نسائی کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا کہ
جو شخص جمرہ پر کنگریاں مارے تو اس کے لیے
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے قربانی کے آخری دن طواف افاضہ نماز ظہر کے بعد کیا پھر آپ تشریف
لائے اور ایام تشریق کی بقیرہ آئیں وہاں تک آئے اور جمرات کی رمی فرمائی
پھر جمرہ پر سات کنگریاں ماریں اور پھر کنگری پر اللہ اکبر کہا پچھلے اور
دوسرے جمرہ پر کنگریاں مار کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام
فرمایا رقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے جمرہ پر کنگریاں مار کر
قیام و دعا فرمائی (ابو داؤد)

حضرت ابو البدر اح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا نے ان لوگوں کو حرم کے پاس اوشٹ سے یہ اجازت
دے دی کہ وہ دس تا بیس گوری کر لیں اور پھر کہہ سکیں وہ گوری کی رمی ایک
دن کر لیں۔

مالک نسائی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحَرَّمُ

احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہل فصل

۲۵۵۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الثَّمَنَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرْجَاسَ وَلَا الْخِمَامَةَ وَلَا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلِيَقْطَعَهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَحَ رَعْفَتَانِ وَلَا دَرَسَ مُشَقٌّ عَلَيْهِ وَرَأَى الْخَاوِزِي فِي رَوَايَةٍ وَلَا تَتَّقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحَرَّمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الثَّقَاذِيْنَ

حضرت محمد بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنو نہ کٹیاں باندھو نہ پاجامے پہنو اور نہ بال پوش استعمال کرو نہ موزے پہنو لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور لپٹا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو چھو جائے لیکن امام بخاری نے اس احادیث کے ساتھ نقل کیا ہے کہ احرام باندھنے والی قانون نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستاں پہنے۔

۲۵۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّعَ الْمُحَرَّمُ نَعْلَيْنِ لَيْسَ سَرَادِيلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان خطبہ فرماتے سنا کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو حالت احرام میں موزے پہن لے اور اگر کسی کے پاس نہ ہند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

۲۵۶۱ وَعَنْ يَعْقُبَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْزِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جَبَّةٌ وَهُوَ مُسْتَبِطٌ يَأْتِيهِ الْخُلُوفُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالنَّعْلِ وَهَلِي هَ هَ فَقَالَ إِنَّمَا الطَّيِّبُ الَّذِي فِي يَدَيْكَ فَأَخِذْهُ تِلْكَ مَرَاتِبُ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَأَتْرُكُهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عَمَلِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي سَجْدِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعقوب بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم جہلم میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوک رکھا۔ خوشبو سے لطف اٹھا کر تہہ پہنا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمر کا احرام باندھا ہے اور نہ لباس پہنا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا تو شبو کو تین مرتبہ دھو اور کرتے کو اتار دو اس کے بعد وہی ارکان عمرہ میں ادا کرو جو حج میں کرتے ہو۔

۲۵۶۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَكَبَّرُ الْمُحَرَّمُ وَلَا يُمِرُّ وَلَا يَخْطُبُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم حالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرے نہ منگنی کرے۔ (مسلم)

۲۵۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ مَيِّمُونَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کیا

۲۵۴۳ وَعَنْ تَزِيْدَ بْنِ الْأَمِيْقِ بْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ
عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ
مُحْيِي الشُّعْبَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْأَكْبَرُونَ عَلَى أَنَّ تَزَوُّجَهَا
حَلَالٌ وَقَدْ أَمَرَ تَزَوُّجُهَا وَهُوَ مُحْرَمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا قَدْ
هُوَ حَلَالٌ بِسَرِّهِ فِي ظَوْنِي مَكَّةَ -

۲۵۴۵ وَعَنْ أَبِي الْيُؤُبِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۷ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْلِ إِذَا اسْتَكْبَرْتَ عَلَيْهِ وَهُوَ
مُحْرِمٌ مَتَّحًا هُمَا بِالْقَبْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أُمِّ الْحَصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أَسَمَةَ
بِنْتُ لَاحٍ وَاحِدَهُمَا اخِدًا يَخْطُبُ نَاقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعًا ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ
النَّحْرِ حَتَّى رَمَى جِمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدِ يَتَوَضَّعُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَهُوَ يُؤْوِدُ تَحْتَ قِنَارٍ وَالْقَمَلُ
تَمَازُتٌ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَا تُذِيقُ هَذَا قَمَلًا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلْعَلُ رَأْسَكَ وَأَطْعَمُكَ قَرَقَابَتِ
سِتْرَ مَسَاكِينٍ وَالْمَرْءُ ثَلَاثَةَ أَصْيَافٍ أَوْصُو ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ أَوْ أَشْكَ تَسِيكَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ یہی اہم ابنِ اُخت میمونہ سے روایت ہے کہ جب آپ حلال تھے (مسلم)۔ شیخ محمد السنی نے فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ حضرت میمونہ سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہ تھے لیکن اعلانِ کھراج حالت احرام میں ہوا اور احرام سے خارج ہو کر مکہ کے راستے میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی ہے۔

حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینا کی لگوائی۔

(متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دھکی دھکی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے ان پر ہلکا ہلکا کیا۔

(مسلم)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی ٹیکل پکڑ لی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے عمرو عقیقہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن جحر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاس تشریف لائے میں اس وقت باندھی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو کس میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جو میں تمہیں اذیت دے رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا امر کو منڈا کر چھ مسکینوں کو ایک فرقہ کھانا کھلا دو اور فرقہ ایک پیادہ ہے جس میں تین صاع بنس آتی ہے یہ تین روزے رکھ لو یا ایک جا لودہ بچ کر دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۲
وَالزَّيَّابُ وَمَا سَلَكَ الْوَرَمُ وَالزَّرْعَانُ مِنَ الزَّيَّابِ
وَلَمْ يَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحْبَبَ مِنَ الْوَرَمِ الْيَاقِيبِ
مَعْصَرًا أَوْ حَبِي أَوْ سَرَادِيلَ أَوْ قَبِيصَ أَوْ
خُفَّ - (رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۲۵۴۱ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الزَّكِيَّانُ يَهْدُونَ ۱۳
بَنَاتَهُنَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحْرِمَاتٍ فَإِذَا جَاؤُنَّ رَأَيْتُ سِدَاتُ لِحْدَانًا جَلْبَابًا
مِنْ لَابِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاؤُنَّ كُفَّتَاهُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ تَرْمِذِي مَحَابَّةَ مَعْنَاهُ)

۲۵۴۲ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴
وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِالنَّزِيَّتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُتَمَتِّتِ
يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے
منع فرماتے سنا ہے آپؐ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو
زعفران اور دوس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے
پایں کپڑے چھینیں چاہے وہ کسبئی رنگ کے ہوں یا خمر کے آپؐ نے زیور
پا یا ر قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرسار ہمارے پاس سے
گزرنے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے
ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک (خاتون) اپنی چادر سر پہ ڈالتی تھی
چہرہ کو چھپا لیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول دیتے
اور بعد ازاں اور ابن عباسؓ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں دو دن زینہ استعمال فرماتے جو
نوشہ دار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۳ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرْآنَ ۱۵
الَّذِي عَلَى ثَوْبٍ يَأْتِيهِ قَالَ لَبِيتُ عَلَيْهِ بَرَكًا فَقَالَ
تَلَفُّي عَلَى هَذَا وَقَدْ تَلَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَنَّ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۴ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يُحَيْمَةَ ۱۶
قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ مُحْرِمٌ يَلْبَسُ جَمِلَ مِنْ خِلَافِ مَكَّةَ فِي دَسِطٍ
رَاسِهِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۴۵ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى ۱۷

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں سر دی محسوس ہوئی تو انہوں نے
مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برساتی ڈال دی اس
وقت انہوں نے فرمایا تم یہ مجھے اڑھا رہے ہو علامہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے عرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مالک بن حجین سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں حالت احرام میں بھی غسل کے
مقام پر دوران قیام سر کے درمیان سیٹکی لگوائی۔

(مشفق علیہ)
حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ دَجِيجٍ
كَانَ يَوْمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقَسَاوِيُّ)

۲۵۴۷ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَ
هُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَتَا الرُّسُولَ بَيْنَهُمَا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

نے حالت احرام میں ورد کی تکلیف کی وجہ پیر کے تلوسے میں سے نکال کر لیا
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا نے حضرت
میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں نہ تھے اور سب ہم بستری فرمائی تو بھی
آپ حالت احرام میں تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد
کا فریضہ انجام دیا تھا اور احمد سب ترمذی نے اور ابوداؤد کو میں کہا ہے

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ لَصِيدَ حالت احرام میں شکار کی منعیت پہل فصل

۲۵۴۸ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَبَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا وَخَيْضًا
وَهُوَ بِالْأَثْوَاوِ أَوْ يَوْذَانَ فَزَادَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي
وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَمُودُهُ عَلَيْهِ لَكِنَّا إِنَّا خُرْمٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۹ وَعَنْ أَبِي كَثَادَةَ أَنَّهُ أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّتْ مَعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ
وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ قَرَأَ أَحْمَدًا وَخَيْضًا
قَبْلَ أَنْ يَدَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَأَوْهُ أَتَاكَ
فَدَكِبَ فَدَسَّ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَتَّوُفُوهُ سَوْطًا فَابْتَدَأَ
فَتَنَاوَلُوهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَاتَّكَلُوا
فَتَبَيَّمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ مَا كَانَ مِنْ مَعَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا
مَعَنَا رَيْبِلُهُ فَأَخَذَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا فَلَمَّا
أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْسَئَكُمْ
أَحَدٌ أَصْرَهُ أَنْ تَعْمَلَ عَلَيْهِمْ أَوْ أَتَا رَيْبِلَهُمَا قَالُوا لَا
قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا -

۲۵۴۹ وَعَنْ ابْنِ حُمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت صعوب بن جببامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا
کی خدمت میں گور خر پیش کیا آپ اس وقت مقام الجوار اور ان دونوں
مادوں میں تھے لیکن بنی غایہ السلام نے اس کو واپس کر دیا جب میرے
چہرے نبی علیہ السلام نے اظہار نفوس دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے
اس کو اس لیے واپس کر دیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں (متفق علیہ)
حضرت ابوقثادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں میں چند خمر ساتھیوں کے ساتھ
پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے
ایک جنگلی گدھا گور خر دیکھا لیکن وہ گور خر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا
ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابوقثادہ نے اس کو دیکھا تو
انگور سے پر سوار ہو کر اقبیہوں سے بستر بنا کر انہوں نے خوابا تو انہوں نے
خود کوڑا سے اس پر حمل کر دیا وہ اس کو زخمی کر کے ذرا کر لیا پھر اس کو
خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ
ہوئے جب ہم رسول خدا سے جا ملے تو براہِ اختیار نے اس بارے میں
نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس کو شہت میں سے کچھ باقی ہے تو
لوگوں نے کہا اس کی ٹانگ باقی ہے چنانچہ وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام
کو پیش کیا اگر تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا یا متفق علیہ بخاری و مسلم کی ایک
اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ہم کھاتے تو انہوں نے کہا نہیں نہ آپ نے فرمایا بقیہ گوشت کھاؤ

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَيْ مَنْ تَنَهَقَ فِي
الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةَ وَالْعُدَابَ وَالْجِدَادَ
وَالْعَقْرَبَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ قَوَامٌ يُقْتَلْنَ فِي الْبَيْتِ وَالْعَمَى
الْحَيَّةُ وَالْعُدَابُ الْأَبْعَدُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ
وَالْعِدَايَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سرزمین حرم پر حالت احرام میں مارنے
وے پر کوئی گناہ نہیں ہے چوہا، کوا، چیل، بچھو اور پاگل کتا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ مزی جانور ایسے ہیں جنہیں
حرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابن کوا، چوہا، پاگل کتا
اور چیل (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ سَكَاكُ مَا
لَمْ تَعْبُدُوا أَوْ بَعَاثَ لَكُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسَانِيُّ)

۲۵۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَعْدُ مِنْ صَيِّدِ الْبَعْرِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْمُخْرِمُ السَّبْعَ الْعَادَى -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَبِيْعِ أَمْسَكَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ
أَيُّوْكُلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ يَمْنَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسَانِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ أَحَدٍ عَنْ حَسَنِ صَاحِبِهِ

۲۵۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَبِيْعِ قَالَ مُوسِمٌ وَيَجْعَلُ فِيهِ
كَبْشًا لِمَا أَصَابَهُ الْمُخْرِمُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ
نہ تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی و دیوانی شکار میں شامل ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا مالیت احرام میں ورنہ کو قتل کیا جاسکتا ہے
(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ہار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھ کے بارے میں معلوم کیا کہ شکار
میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ روایت آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں۔

(نسائی و شافعی جابح ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور

صحیح بتایا ہے)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے مجھ کے بارے میں دریافت کیا گیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے
فرمایا ہاں اور اگر مالیت احرام میں اس کا شکار کو تو اس کے بدلے

وَالنَّارِي

۲۵۸۸ وَعَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ حَبِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْعُشْبَةِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ الشَّيْءَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُ عَنْ أَكْلِ النَّثِيبِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ النَّثِيبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ يَالْقَوِيَّ)

میںڈھا قرآن کرے راجوہ اور ابن ماجہ۔ دارمی

حضرت حوزیمہ بن حبیبی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کیا جو کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے پھیر کر کھائے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے اندر بھلائی ہے کیا وہ پھیر کر کھاتا ہے روایت ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

تیسری فصل

عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم دعا احرام میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بعض نے نہ کھایا جب بنا۔ طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ رعالت احرام میں کھایا ہے و مسلم

۲۵۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُوفًا هَيَّا لَنَا طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فِيمَا مِنْ أَكْلٍ وَفِيمَا مِنْ تَدَمُّرٍ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حج فوت ہونے اور حالت احرام میں رو جانے کا بیان

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفُوتِ الْحَجِّ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں روکا گیا تو آپ نے فرمایا کہ منڈایا اہانت المؤمنین سے ہم بستر فرمایا قرآن کی جواز کو ذکر کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۵۸۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَّقَ رَأْسَهُ وَجَاءَ مَعَهُ نِسَاءٌ وَنَحَرْنَ هَذَيْنِ حَتَّى أَحْصَرَ عَامًا قَابِلًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو کفار قریش غارت گردی میں تھے ہم نے انہیں روک دیا تو انہوں نے فرمایا کہ منڈائی یا اہانت المؤمنین اور صحابہ نے بھی بال منڈائے (بخاری)

۲۵۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَانَ كُفَّارٍ قَرِيبٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آيَاهُ وَحَلَّقَ رَأْسَهُ أَصْحَابُهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سیدنا ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈائے سے پہلے قرآن کی اور صی پر بھی حکم دیا (بخاری)

۲۵۹۰ وَعَنِ الْمُسَدِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ أَصْحَابُهُ بَيْنَ الْوَلَدِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَاتَانَ أَلَيْسَ حَبِيبُ سَنَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَبِيبَ أَحَدٍ لَهُ
عَنِ النِّسْبَةِ طَائِفًا بِالْبَيْتِ وَالْمَنْفَقَةِ وَالْمَدْرَةِ ثُمَّ حَلَّ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَشَيْءٌ يَحْبِبُهُ عَامًّا قَاتَانَ بِإِلَاقِهِمْ أَوْ
يَصُومُونَ لَهُمْ يَحِبُّ هَدِيًّا.

(رواه البخاري)

۲۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِبَاغَةٍ بِمِنَى الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهَا
 لَعَلَّكِ أَرْدَتْ الْحَجَّ قَالَتْ وَأَمَّا مَا أَجِدُنِي إِلَّا رَجْعَةً
 فَقَالَ لَهَا احْبُثِي وَاشْتَرِي دِقْوِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي مَحَبَّتِ
 حَبَسْتَنِي - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

(مستحق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مزدہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آزاد ہو کر سالہا سالہ اللہ سے ملے اور ہدی (قربانی) دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے۔

دینکاری

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 خطبہ نبوت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا
 تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا نعم کی قسم میں خود کو میرا پانی
 ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی
 رک جاؤں گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٢٥٩٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَيِّنَ لَنَا الْهَدَى الَّذِي
نَحْرُوهَا عَامَ الْحَدِّ بَيْتَهُ فِي عُمَرَةِ الْقَضَاةِ -

(رواۃ البخاری)

٢٥٩٣ رَوَى الْجَاهِلِي عَنْ عَبْدِ الْإِسْلَامِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَبُرَ أَوْ عَجِرَ
فَقَدْ سَلَ وَعَلَيْهِ الْحَبْرُ مِنْ قَابِلٍ - (بَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَتَرَاوَدَّ
أَبُو دَاوُدَ فِي إِطْرَافِهِ أُخْرَى أَوْ مَرَضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ وَفِي الْمَصَابِيحِ مَوْجُودٌ)

٢٥٩٥ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَبْمُ عَرَقٌ
 مِمَّنْ أَدْرَكَ عَرَقَهُ ثَلَاثَةَ جَنَمٍ قَبْلَ كُلِّهِمُ الْفَجْرُ قَدْ
 أَدْرَكَ الْحَبْمَ أَيَّامِي ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ
 فَلَا شَرَّ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا شَرَّ عَلَيْهِ (رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْجُودٍ وَابْنُ سَلَامٍ وَابْنُ أَبِي

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں جانور دیا جائے جو انہوں نے عمرہ بلیہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

والجواب

حضرت جمال بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دور ان احرام حج کس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال اُتھو حج لازم ہے رنسانی ابن ماجہ وادی لیکن صاحب الجودہ اور دوسرے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کوئی احرام میں بیمار ہو جائے یا جامع تہذیبی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب مصابیح نے ضعیف کہا ہے)

حضرت عبدالرحمن بن لیث مدنی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا سنا ہے کہ جو عہدہ کے دن ہے جس نے وقوفِ عرفہ مزدلفہ کی رات میں ظلوں، فجر سے پہلے پالیا اس نے حج کو پایا اور منیٰ میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں جلدی لگا کر ادا کر لیے اس پر سواغندہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

والہو اور انسانی اُپس ماجہ دارمی جامع تہ مذی نے فرمایا یہ حدیث

وَقَالَ التَّيْمِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ سَائِرِهِمْ

میں نے

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے
پہلی فصل

٢٥٩٤ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قِيَامِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ
 وَبَيْعَةٌ فَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاقْبِدُوا وَقَالَ يَوْمَ قِيَامِ مَكَّةَ
 إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ يَوْمَ يَخْلُقُ السَّالْبِينَ فِي الْأَرْضِ
 فَهَرَجُوا مِنْ حُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى تَوْبِ الْقِيَامَةِ طَوَّلَ اللَّهُ حَيْلَ
 الْوَيْلِ فِيهِ لِأَعْيُنِ كَبِيرِي وَلَمْ يَحِجِلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ
 نَهَارٍ فَهَرَجُوا مِنْ حُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى تَوْبِ الْقِيَامَةِ لَا يَبْعُدُ
 شَرُّهُ وَلَا يَنْقُصُ صِدْقُهُ وَلَا يَنْقُصُ لَفْظُهُ إِلَّا مَنْ
 عَدَّهَا وَلَا يَحِثُّ عَلَى خِلَافِهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَلَا إِذَا دُخِرَ لَكَ لِقَائُهُمْ وَلِبَيْعَتِهِمْ فَتَنَانِ
 إِلَّا إِذَا دُخِرَ مَسْنَنٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
 هَدِيرَةٌ لَا يُعْصِدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْقُوطُ سَائِقُهَا
 إِلَّا مُشْدَاً

۲۵۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُولَدُ لِرَجُلٍ أَنْ يُحِبَّ بِسَكَّةٍ الْيَتَامَى -
(رواه مسلم)

٢٥٩٨ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ النِّمَاطُ فَلَمَّا انْزَعَاهُ
 جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْثَارِ الْكُعبَةِ
 (متفق عليه)

۲۵۹۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ يَوْمَئِذٍ مَعَهُ وَعَلِيٌّ عَامَةً - رَوَاهُ يَحْيَى

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور ثبوت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آ جاؤ نبی علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ایسا شمار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام و معزز فرمایا جس کو آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق مقرر فرمائی اور وہ قیامت کے دن ایک لشکر اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے مومن ہے محمد سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور نبی کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام و خطا امن ہے نہ تو اس کے خارجہ اور درخت کو کاٹا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو لے لیا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کو بغیر پیمانے اٹھایا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اگر اجازت صرف بڑی چیزوں کو ہماروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی علیہ السلام نے اس کے کاٹنے کی اجازت حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص کو مکر میں ہتھیار نہ کرے نہ چپے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود حجاب
آپ نے اس کو اتارنا تو ایک شخص نے اگر کہا کہ ابنِ خطل کعبہ مکہ کے پروردگار
سے چیٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ متفق علیہ
حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک

مکھوٹھا بامائے مگر اس کی تشیروں واپس کے لیے،

۲۶۰۰- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ
مِنَ الْأَرْضِ يُخَسُّ يَأْقِيهِمْ وَآخِرُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَكَيْفَ يُخَسُّ يَأْقِيهِمْ وَآخِرُهُمْ وَفِيهِمْ
أَسْرَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسُّ يَأْقِيهِمْ
وَآخِرُهُمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى بَنَاتِهِمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرَّبُ الْكُفَّةَ ذُو الشَّرَفَيْنِ
مِنَ الْحَبَشَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۲- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بِهَ اسْوَدَا أَحْبَبَ يَقْدُمُهَا سَجَرًا حَبْرًا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پر بیاہ اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر ہر ایک لشکر چڑھائی گئے گا جب وہ نظر زمین پر ایک میدان
میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ
فرماتی ہیں میں نے عرب کو کیا یا رسول اللہ اگلے اونچے گھٹلوں کے ساتھ وہ کیسے
دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ
دشمنیکار نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس دشمن کے شر سے ڈالو
اور آخر والوں کو دھنسا یا جائے گا پھر ان کی عیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائیگا
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور بڑی پہاڑیوں والا کعبہ مقدس کی حرمت کو پامال
کرنے کا مرتکب علیہ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا میں ایسے نمر کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور شیرمندی
والا ہے اور وہ کعبہ مقدس کی ایک اینٹ کو اکھاڑ دے (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۰۳- عَنْ بَعْثَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُكَارَ النُّطَاعِمِ فِي الْحَدِّ وَالْمَعَادِ
فِيهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۰۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَآ أَطْبَقَ مِنْ بَقَرَةٍ وَأَحْبَبَ
إِلَيَّ وَكَوَلَا أَنْ قَرْمِي أَخْرَجُوَنِي مِثْلِي مَا سَكَنْتُ غَيْرِي
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
عَرَبِيٌّ سَائِدًا)

۲۶۰۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنِي حَمْرَةَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى
الْحَدِّ دَرَوْ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ رِضَى اللَّهِ وَأَحَبُّ
أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ وَكَوَلَا أَنْ قَرْمِي أَخْرَجْتُ مِثْلِي مَا
خَرَجْتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت بعتی بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا حرم مقدس کے لیے نذکی مرد کو روکنے والے کا عمل الحاد ہے
والہذا (ابو داؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حرم آسمانی میں طلب ہو کر فرمایا اسے کہ تو کتنا عمدہ شہر اور مجھے کس قدر
محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت سے لیے مجھ کو مکہ کے قریب تیرے سوا
اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا رہا ہوتا تو تم ہی سے اس حد سے نکلتا دیتا
کر کے فرمایا یہ حد ہے تو حسن و بیع ہے لیکن اس کی سند غریب ہے

حضرت عبد اللہ بن ہدی بن حمرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ کو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اے
سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی
زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے مکہ چھوڑنے
پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں یہاں سے نہ جاتا تو تم ہی۔ ابن ماجہ

تیسری فصل

۲۶۰۶ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُورَ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنُ لِي إِلَيْهَا أَلَا يُؤْمَرُ أَحَدٌ ثَلَاثَ قَوْلَاتٍ مَرَّةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ مِنْ تَوْرٍ أَلْفَ مِائَةِ مِائَةٍ أَدْنَى وَدَعَاهُ فَخَلَّى وَأَبْصَرَهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكْتُمُ بِهِ حَيْدَهُ اللَّهُ دَأْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ لِلَّهِ وَلَهُ بِحَرَمِهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي بِمَنْ يَأْتِيهِ الْيَوْمَ الْآخِرُ أَنْ يَسُوكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِفَيْتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَنَ لِرَسُولِهِ دَلَمَ يَأْذَنَ لَكُمْ فَلَا تَأْذَنُوا لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ قَدْ عَادَتْ حَرَمُهَا الْيَوْمَ كَحَرَمِهَا يَارَاسِمٍ قُلَيْبُكَ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَوَيْلٌ لِي مِنْ شُرَيْبٍ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِكَ الْإِكْرَامَ يَا أَبَا شُرَيْبٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبَدُ عَاصِيًا وَلَا قَاسِيًا يَكْدِمُ وَلَا قَارًا يَكْرِيهِ مُسْقِنٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُعَادِ فِي الْحَرَمِ الْجَنَائِةُ.

۲۶۰۷ وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ يُخَيَّرُ مَا عَظُمُوا هَذِهِ الْحَرَمَةَ حَتَّى تَعْطِفَ مَا قَرَّادًا مَتَّعُوا ذَالِكَ مَكَّنُوا (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے لشکر کی رہائش کے لیے مکہ کے حرم میں داخل ہوا۔

حضرت ابو شریب خدوی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر کی رہائش کے لیے مکہ کے حرم میں داخل ہوا دیکھا کہ وہ اپنے لشکر کے دو سرے دن کاغذوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت ہی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرمائی کسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں تو فریاد کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے حجت پکڑے تو اس کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دو سروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس آج بھی رہا ہے جس طرح کل تھا اور یہ بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں راوی مدینہ سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا عمرو بن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہہ دیا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اسے ابو شریب حرم غاصب مجرم اور بھگورٹے قاتل یا بھگورٹے مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔

حضرت عیاش بن ابی ریحہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمین مکہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعلیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو ہمال کر دیں گے تو ہلاکت میں اپڑ جائیں گے راہن ماجہ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى
 حرم مدینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے
 پہلی فصل

٤٠٨ هـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أَعْرِضُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هُوَ مِنَ الصِّحَافِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ
 حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَمْرٍاءَ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا لَكُمْ
 أَوْ أَدَّى مَعِدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ
 وَفَمَنْ أَسْلَمَ مِنْكُمْ وَاجْتَنَبَ يَمْنَى اللَّهِ وَاسْتَكْبَرَ
 أَخْفَرُ مِلَّةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَافَى
 قَوْمًا لِيُغَيِّرُوا دِينَ سَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا مِنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ أَوْ
 ثَرَتِي غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ -

٢٤٠٩ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ قَالٍ قَالَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدِ مَمَائِنَ لَا بَنَى الْمَدِينَةَ أَنْ يَنْقُضَ عِصَاهُ أَوْ يَنْقُلَ صِيْدَهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ رَغِبَ عَنْهَا وَلَا أَبْدَلُ اللَّهُ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ مِنْهُ وَلَا يَنْبِثُ أَحَدٌ عَلَى أَرْضِهَا وَجُوهٌ هَالَا لَأَكُنْتُ لَهُ شَيْعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(دعا علیہ)

۲۴۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
فرمان لیا کہ جو اللہ کو پسند نہیں لگتا اور جو اس کو پسند ہے۔ میں ہے چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کو پسند ہے اور اللہ کا
مناقہ کرتا ہے اب اس کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ یا جو اللہ کو پسند ہے اور اللہ کی
مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے کفرشتوں اور تمام جہنم کی لعنت ہے
اس کے لئے فرشتوں قبول کیے جائیں گے اور نوافل اور مسلمانوں کا معاملہ
یکساں ہے جو ایک عام مسلمان بھی کہہ سکتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے معاملہ
کو توڑتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور بندوں کی لعنت ہے
جس کا کوئی کفر ضرر اور نقص قبول نہ ہوگا اور جو کوئی اپنے دوستوں کی اجازت
اور ان کی رضامندی کے بغیر دوسروں سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھائے
اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی لعنت ہے اور کہ کوئی
فرس و نسل عداوت قبول نہ ہوگی (مستحق علیہ السلام بخاری اور مسلم کی ایک)

اور روایت میں اس طرح ہے جس نے اپنے اپنے علاوہ کسی اور کی جانب
(جس کی نسبت کی اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور سے دوستی کا ہنر نہ تھا)
حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرام کرتا ہوں اس علاقہ میں نہ تو
مجادد اور نہ غنیمت کا نام جائے نہ اس میں شکار کیا جائے نہ بی بی علیہ السلام نے
فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس درے کے تغذیہ کو چاہتے ہوں اگر
کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی نہ رکھتے ہوئے اس کو بھروسے تو اللہ تعالیٰ
اس کا نعم البدل عیا فرمادے گا اور جو شخص مدینہ کی سختی اور تنگی محنت و
مشقت پر ثابت قدم رہے گا - میں قیامت میں اس کا شفیق و شہید

۱۲

ہوں گا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِيرُ عَلَى لَدَاوِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتُهَا
أَحَدًا مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَقِيقًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّكَاسُ إِذَا دَاوَا أَكَلَ الْقَمْزَ
حَتَّى دَخَلَ بِهِ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا أَخَذَهُ
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي لَهْمِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي نَبَاتِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَوَاتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَوَاتِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ قَالَ عَبْدُكَ وَ
نَبِيَّكَ وَلَهُ دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَآثَارَ أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ
يَوْمَئِذٍ مَا دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَنْحُ
أَسْعَدُ وَلِيَدِي لَهُ فَيُخْطَمُ كَالْإِثْمَارِ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا
وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا رَضِيَهَا أَنْ لَا
يُهْرَأَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقَوْلِ اللَّهِ
تُحْبَطُ فِيهَا شَجَرَةُ الْإِلَاحِ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا أَرْكَبَ إِلَى
قَصْرِهُ بِالْعَرَبِيِّ فَوَجَدَ عَمِيًّا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِطُ
فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجِعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبِيدِ فَكَلَّمُوهُ
أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبَى أَنْ يَبُدَّ عَلَيْهِمْ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُخِلَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ
فَوَجَّهَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَرَتْهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ عَيِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَيْثُمَا مَكَّةَ إِذَا أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے
گا میں قیامت کے دن اس کا سفارش کروں گا۔

مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب قسطن
لانیہ پہل دیکھتے تو اس کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب
نبی علیہ السلام اس پہل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوند اہم اسے پھولوں اور ہر
شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوند اجنباب ابراہیم تیرے خدمت تیرے نبی و
خلیل سے میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی
تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور سرور آئنی دعا کرتا ہوں اس کے
بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو باکرہ پہل عطا فرمادیتے تھے۔

مسلم

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرام کر دیا
میں مدینہ کو حرام دیتا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ
تو غریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں
اور مالوروں کی فدا اس کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے
جائیں۔ (مسلم)

حضرت عمار بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد بن
الذہلانی نے سرار ہر گراہنے مکان کی جانب جو دواوی عقیق میں تھا گئے تو
ایک غلام کو روک لیا کہ وہ اتورہ خست کاٹ رہا تھا یا پتے جھاڑ رہا تھا
دشک راوی: تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد
وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک نے اگر پر آب سعادت کہا کہ
وہ کپڑے اتورہ چھینے والے گریں: اسی غلام کو دست دیں کہ وہ اللہ عزوجل
نے کہا خدا کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسول خدا نے
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب سعد بن ابی کرب اور حضرت بلال
کو ہمارہ لگیا میں نے اگر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعا پڑھ
کلمات کہے کہ خداوند مدینہ کو پھیر لیا اسی محبوب اب اسے بیباک کہ

وَصَوِّحَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَسَارِعِهَا وَمَدِينِهَا وَانْعُدْ
حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا يَا الْجُحْفَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَوْبَةٍ
الَّتِي فِي خَدَّجَتِ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْبِجَةً
فَتَأْتِيْنَهَا أَنْ دِيَاءَ الْمَدِينَةِ لَعْنَتُ إِلَى مَهْبِجَةٍ
دَهِي الْجُحْفَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۱۶ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغْتَمُ الْيَمَنُ
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَغْتَمُ الشَّامُ
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَغْتَمُ الْبَحْرَانِ
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۱۷ وَعَنْ أَبِي مُدْرِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِرْتُ بِقَدْرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقَدْرِيَّةَ يَقُولُونَ
يُثْرِبُ دَهِي الْمَدِينَةِ تُشْنِي الشَّامُ كَمَا يُشْنِي الْكُفْرُ
غَبَّتِ الْحَدِيدُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۱۸ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَخَى الْمَدِينَةَ
كَلَابَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۱۹ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ كَابِيَةِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصَابَ الْأَعْرَابِيَّ شَاكًا
بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ أَقْلَنِي بِبَيْتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ وَلَيْتِي بِبَيْتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ
أَقْلَنِي بِبَيْتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خط کو صحت کا گواہ بنائے یہاں کے عمار
اور عمار میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے ہمارے کو جس کی طرف
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے متفق روایت کہتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رو
پر کندہ بالوں والی عورت مدینہ سے نکل کر بیعت جھٹ میں جا کر اتری ہے
تو میں نے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کی تصویر یہی کہ مدینہ کی وبا جھٹ
جھٹ منتقل ہو گئی (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم پیش اپنی عیال
اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم
ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اسی طرح شام فتح ہوگا اور ایک جماعت
اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ
کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں اسی
طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے
کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب
آجائے گی جس کو لوگ شرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برسوں
کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دھو کر دیتی
حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام
طاب رکھا ہے (مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک ایرانی نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس ایرانی کو بخاریہ گھیر لیا
نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت ختم کر دیں
لیکن نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا بعد میں اس نے اگر پھر بیعت ختم کرنے کو
کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر انکار کر دیا لیکن اس نے پھر اگر بیعت ختم
کرے تو کہا لیکن پھر نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا الْمَدِينَةُ كَالْيَوْمِ تَنْفِي خَبَرَهَا وَ
تَنْفِي طَبَقَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُودُ لِنَاغَةَ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ
يُشَارِعَا كَمَا يُشَارِعَانِ الْيَوْمَ خَبَرْتُ الْحَبَشِيِّ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْقَابِ الْمَدِينَةَ مَلَأَتْكَ لَا يَدْخُلُهَا
النَّظَارُونَ وَلَا الدَّجَالُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبَّحَهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَلْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْكَ الْكَلْبُ فَكَهُ
مَسَافِقِينَ يَحْمِلُونَ قَبَائِلَ السَّيْفَةِ فَتَرْجِعُ الْمَدِينَةَ
يَأْخُذُهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيُخْرِجُ إِلَيْكَ كُلَّ كَاذِبٍ وَمُنَافِقٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۳ وَعَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْنِيُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا اسْمَاءَ
كَمَا يَسْمَاءُ الْيَمَلُ فِي الْمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَتَطَرَّقَ إِلَى جِدَارِ الْمَدِينَةِ
أَدْنَاهُمْ رَاجِلَةً وَلَوْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُجَّتِهَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَلَسَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجْبِلُنَا وَنُجِبَةُ اللَّهِ
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَطَرَفَ أَحَدٍ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۶ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ جِبَلٍ يُجْبِلُنَا وَنُجِبَةُ -

کیا تب ہی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھی اسی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی
ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کسدینہ اپنے برے لوگوں کو
اسی طرح نہ نکال دے گا جس طرح بھی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دجال
اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو مال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہے
سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے امدان کے واسطے کا کوئی راستہ نہیں
کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی
کرتے ہیں لہذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں آکر سے گا پھر
مدینہ میں تین مرتبہ نزل لائے گا پھر کافرو منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)
حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ نہ دی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا
جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ناکہ کو تیز کر دیتے
اگر کسی اور سواری پر بڑھتے تو اس مدینہ کی محبت میں اسے اڑھ لگاتے
(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ
کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبت
رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دونوں
پہاڑوں کے درمیان زمین رمدینہ ہے اس کو حرمت دینا ہوں (متفق علیہ)
حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا امدان ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

(رَوَاهُ التَّحَارُثِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۲۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يُصِيدُ فِي حَرَمِهِ
الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَبَهُ شِيَابَهُ فَجَاءَ سَوَاطِيَهُ فَكَلَّمُوهُ فَيَبُو فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ
وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يُصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُ
عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمِيَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۸ وَعَنْ سَالِحِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ
عَبِيدًا مِنَ عِبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ
الْمَدِينَةِ فَأَخَذَهُ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ لِعَبْدِي لِمَ تَفْعَلُ هَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ
مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ
شَيْئًا فَلْيَمِنْ أَخَذَهُ سَلْبُهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ رَجُلٍ وَبَعْضًا مِنْ حَرَمِ حَرَمِهِ
يَلَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُعْنَى الشَّيْءِ دَجْرٌ وَكَرُوا
أَنَّهُمْ مِنْ تَأْوِيلِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَأَ
أَنَّهُمَا)

۲۶۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ
بِهَا فَإِنَّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الترمذی وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
إِسْنَادًا)

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد
بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے
دیکھ کر اس کو پکڑ لیا اور نبی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار
دیا ہے، تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آنے
اگر آپ سے کپڑوں کی واپس کے سلسلے میں بات چیت کی اس پر جناب
سعد نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کر کے فرمایا کہ
جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہذا میں
روہ لیا ہوں، تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کر دوں گا جو مجھے نبی علیہ السلام نے
کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)
حضرت صالح بن سعد نے ان کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)
میں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کا
رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا
کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے
کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑ
لے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے ۔

(ابوداؤد)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
وادی ورج میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ
کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد لیکن امام محمد اس نے
وجہ کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطا
نے وجہ کا تذکرہ مؤثر کی جگہ مذکر کی ضمیر سے کیا ہے ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کو یروقیں نصیب ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آئے پھر
اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کر دوں گا ۔
راحمہ اللہ جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی
سند غریب ہے ۔

۲۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كَرِيَةً مِنْ قُرَى الْأَسْلَامِ خَدَّابَا الْمَدَائِنَةِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدَ بَيِّنَاتِ حَسَنِ قَرِيْبٍ)

۲۴۳۲ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ أَيْ هُوَ لَدَى السَّلَاقَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ مُحَمَّدٍ الْوَحْدَانِ الْمَدَائِنَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قُسْرَيْنِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور قریب ہے)۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں آخر وہ تباہی جائے، ہجرت ہوگی وہ مدینہ، بحرین اور قسریں ہیں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۲۴۳۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدَائِنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسِيحِ النَّفَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدَائِنَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر نام نہاد مسیح، دجال کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس دوران مدینہ کے سات دروازے دراستے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوند اے تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دوگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔

(متفق علیہ)

۲۴۳۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا أَكَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدَائِنَةَ وَصَبَّ عَلَى بِلَالٍ نَظَرَ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَدَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْمَدَائِنَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۲۴۳۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مِنْ حَجَّةٍ فَرَّادٍ بَرِيٍّ بَعْدَ مَوْتِي مَا كَانَ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۴۳۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصد امیری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہوگا اور جو مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مہاجر پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یا نہ لوگوں کے ساتھ مشہور ہوگا (شعب الایمان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کر لیا تو اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

حضرت یحییٰ بن سدید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا قَدِ اجْتَمَعَ بِالنَّبِيِّ يَتَوَقَّعُ
كَامَلَةً رَجُلًا فِي الْقَبْرِ فَقَالَ يَتَسَمَّيُ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّى مَا
كُنْتُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا لَمْ يَأْذِنْهُ إِلَّا مَا أَرَدْتُ
الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا عَلَى
الْأَرْضِ بَعْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَبْرَأَ بِمَا مِنْهَا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۲۶۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوَادُّ
الْعَقِيصَ يَقُولُ أَتَاكَ فِي اللَّيْلَةِ آيَةٌ مِنْ رَبِّي فَقَالَ مَلِكٌ
فِي هَذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ عَمَّرَهُ فِي حَيَاتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ
وَقَدْ عَمَّرَهُ وَحَيَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے
قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرام گاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول
خدا نے فرمایا تو نے بڑی بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب یہ
تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ
کی راہ میں قتل ہونے کی تر مثال یہی نہیں لیکن اس رب سے کوئی خط
مجھے محبوب نہیں کہ بس میں میری آخری آرام گاہ ہو یہ کلمات آپ نے
تین مرتبہ فرمائے۔

مسالک مسلمان

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی
عقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کی کہ ایک فرشتہ نے آکر مجھ بتایا
کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بنیادی کو عمرہ بھیجے گا حسب ایک روایت
کے مطابق عمرہ وحج یعنی اس وادی میں فاسخ و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(تیسرا صفحہ ۴۹۳) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب
کرتے ہیں کب تک فرماتا ہے وہ مجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا
ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں
رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر
دیا اور میں چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار بندہ بھی
ہے جو وہاں سے گزرتے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس
بیٹھنے والا محرم نہیں رہتا۔



جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد اول)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابراہ	میزان ابراہ	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱ تا ۵	۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم	x	x	۱۸۷ تا ۲۶۰	۷۳
۳	کتاب الطہارۃ	۶ تا ۱۸	۱۳	۲۶۱ تا ۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹ تا ۷۲	۵۴	۵۱۸ تا ۱۴۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳ تا ۸۰	۸	۱۴۳۶ تا ۱۶۷۹	۲۴۴
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱ تا ۸۹	۹	۱۶۸۰ تا ۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰ تا ۹۸	۹	۱۸۶۰ تا ۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹ تا ۱۰۰	۲	۲۰۰۷ تا ۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱ تا ۱۰۲	۲	۲۱۱۹ تا ۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳ تا ۱۰۹	۷	۲۱۷۹ تا ۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰ تا ۱۲۳	۱۵	۲۳۹۱ تا ۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان	x	۱۲۳	x	۲۶۳۸

گدائے در اولیاء :- عبدالمکیم خاں اختر
مجددی منظری شاہجہان پوری
لاہور چھاپونی

